بعونہ تعالیٰ شانہ

امیر اللغات

حصہ اول

تالیف لطیف

سنہ ۱۸۹۱ء

ناظم باکمال نا ثر عدیم المثال صاحب توقیر جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی اُستاذ عالیجناب نواب کلب علیخاں
خلد آشیان رئیس رامپور ادخلہم اللہ فی الجنان

مطبع مفید عام آگرہ میں احمد خان صوفی کے اہتمام سے طبع ہوا

(خصوصاً جنکے کلام سے اس لغت مین سند یا مثال دیگئی ہی) آسان اُردو مین اختصار کے ساتھہ لغات کے حقیقی اور مجازی معنون کی تعبیرین - (سوا مثلون
مقولون اور مشہور مصرعون کے کہ انکو بحیثیت مثل و مقولہ اور جملہ ہونے کے حقیقی معنی سے کوئی تعلق نہین ہوتا) اور انکا محل استعمال جدا جدا پہلوون کے
ساتھہ بلکہ جملون مین آنے کو موقع موقع سے زبان اُردو یا کسی دوسری مانوس زبان مین انکے مستعملہ مروجہ مترادفات اور انکے متضاد لفظ - تذکیر و تانیث
کی تحقیق (کہ اردو زبان مین یہہ بھی ایک بہت بڑی بات ہی) واحد و جمع کی حالت مین لغات کے معنی و محل استعمال کا فرق - بعض حروف ابجد کا باہم
ایک دوسرے سے بدلنا لفظ لفظ کی تحقیق (کہ کس زبان کا ہی) اشتقاق - مادہ اگلی اور حال کی زبان کا فرق کہ پہلے فصحا کیا بولتے تھے اور اب اسکی
جگہہ کیا بولتے ہین - کہین کہین کسی مشہور شخص یا مشہور چیز کا مختصر حال جیسے فصل - آ - ص - مین آصف پر پہنچکر نواب آصف الدولہ [illegible] کا مختصر حال یا حرف
تا سے قرشت مین تاج پر پہنچکر تاج محل کا روضہ اور اسیطرح کے بہت سے فائدے کی کارآمد اور ضروری باتین جہانتک لغت کی شان پہونچتی ہین داخل کی گئی ہین

دفعہ ۱ - ترتیب سے متعلق

اصل لغت کو شروع سطر و بہت جلی قلم سے اور اسکے ماتحت اور متعلق لغات کو شروع سطر سے کچھہ جگہہ چھوڑ کر اندک جلی قلم سے اور لغات کے معنی وغیرہ کو
خفی قلم سے لکھا ہی - وہ عبارت حاشیہ بہت ہی خفی قلم سے اس زمانے کی طرز و پسند کے موافق متن ہی مین خط کھینچکر لکھی ہی - لغات کی ترتیب
حروف تہجی کی ترتیب پر رکھی ہی - مگر اسطرح کہ اصل لغت کے ماتحت اور متعلق جسقدر لغات ہین انکو اصل لغت کے ماتحت برعایت ترتیب باہمی پہلے لکھہ لیا ہی
تب دوسرا اصل لغت شروع کیا ہی اور ترتیب کامل کا لحاظ انھین اصل لغات مین رکھا ہی یعنی آب اصل لغت ہی اسکے تحت مین آب آب - آب تاب ہونا - آب جاتی رہنا
اور آبیاری وغیرہ لکھکر - آبا - آبادی - آبرو - وغیرہ اصل لغت اور ماتحت لغات ہر ایک کے ذیل مین لکھے ہین ؛

ہر لغت کا پہلے فرد قائم کیا ہی پھر اسیکے مرکبات اور محاورات وغیرہ بتائے ہین - مثلا آج کے بعد آج کل آج کل کرنا - آج مرے کل دوسرا دن - مقامات
مناسب پر ہر لغت کے صحیح پڑہے جانے کیواسطے اعراب دیدیے ہین اور جہان کہین اعراب سے کام نہین چلا ہی اور لغت مین التباس کی صورت پیش آئی ہی
وہان اعراب دینے کے علاوہ حتی الامکان اس لغت سے زیادہ معروف الفاظ مین وزن بتا دیا ہی مثلا چوہڑ مور کے وزن پر - چوڑ دمہ کے وزن پر -

دفعہ ۲ - محاورات سے متعلق

جو محاورہ خاص دلی یا خاص لکھنؤ کا ہی یا لکھنؤ مین اور طرح اور دلّی مین اور طرح معنون مین اور طرح بولا جاتا ہی وہان اختلاف ظاہر کردیا ہی جیسے دلّی مین آب بگڑنا
لکھنؤ مین اس جگہہ آب جاتی رہنا بولتے ہین

جو محاورہ واحد و جمع دونون حالتون مین معناً متحد ہی اسکو واحد ہی مین قائم کرکے مثالین دیدی ہین مثلاً آنکھہ یا آنکھین آنا - اور جن محاورات مین بحالت
جمع و واحد معنی مین کمی یا زیادتی کا فرق ہی وہان واحد جمع کو الگ الگ قائم کیا ہی جیسے آنکھہ پھوڑنا آنکھین پھوڑنا - اسلیے کہ آنکھین پھوڑنا کے دوسرے

(سابق سفیر ریاست و حال وائس پریسیڈنٹ کونسل آف ریجنسی) کے ذریعے سے سر آلفرڈ لائل صاحب بہادر کے پاس بھیجا جنرل صاحب بہادر نے کہ بڑے
مربی اس لغت کے اسوقت سے اسوقت تک ہین اور انکو اس لغت کے ساتھ پوری دلچسپی اور سچی ہمدردی بلکہ عشق ہے دوسری جون ۱۸۸۵ء کو میری درخواست کے
ساتھ پیش کیا۔ ہز آنر نے نمونے کو بہت پسند فرما کے جو جو ہدایتین کین اور وعدے فرمائے انکو بطور یادداشت جنرل صاحب بہادر نے لکھ لیا جنمین سے
بعض یہ تھے "یہ درخواست معقول ہے کہ گورنمنٹ بہت سی جلدین اس لغت کی خرید کرے ہم مختلف ریاستہاے ہندوستان اور بنگال پنجاب بمبئی اور
مدراس کے گورنمنٹون سے بھی درخواست اعانت کرینگے اور ہز اکسلنسی ویسراے سے التجا کر کے انکو سرپرست اور مربی اسکا بنا ئینگے۔ جسقدر روپیہ
منشی صاحب اسکی تالیف کے لیے خیال کرتے ہین اس سے کہین زیادہ مہیا ہو جائیگا۔ اول ایک دو تہ پروف کے طور پر تیار ہو جائے اور قریب قریب
دو سو جلدین اسکی تمام ہندوستان مین گردش کرائی جائین ایک عمدہ چھاپہ خانہ اسکے واسطے ہو جسقدر تالیف ہوتا جائے اسکا پروف پہلے چھپوا کے مختلف اضلاع
ہندوستان مین مشتہر کیا جائے اور جب اسپر اعتراض اور حرف گیری ہو لے تو اصلاح اور درستی کے بعد چھاپا جائے" چنانچہ وہی نمونہ جسپر پوری توجہ کی نوبت نہ آئی تھی ۱۸۸۶ء
مین چھپوا دیا گیا۔

افسوس یہ بیل منڈھے نہین چڑھنے پائی تھی کہ نواب خلد آشیان مرض الموت مین مبتلا ہو کر دنیا سے رحلت فرما گئے سر آلفرڈ لائل نے بھی ہندوستان کو
خیرباد کہا۔ مین سمجھا ع آن قدح بشکست وآن ساقی نماند۔ اردو کی قسمت ہی مین یہ بدا ہے کہ سنورنے نہ پائے۔ مین اسے کیا کرون اور کوئی کیا کرے۔
ان چوٹون سے میرا دل ٹوٹا مگر ہمت نہ ٹوٹی اور رہ رہکر تمنا گدگدایا کی۔ مین نے دیکھا کہ اردو کی بیل پھیلتی چلی جاتی ہے دفترونمین یہی زبان اخبارونمین یہی زبان
پرانی شاعری سسک رہی ہے تو کیا ہوا نئی شاعری اردو کے نئے لباس سے دلہن بنکر نکلی ہے۔ آخر بامی کڑھی مین ابال آیا اور مین نے ۱۸۸۹ء مین
اس تجربے کے واسطے سفر کیا کہ دیکھون اردو لغت کیسی ہے۔ ملک کے خیالات کیسے ہین لکھنؤ فیض آباد اور بنارس ہوتا ہوا پٹنے تک گیا۔ جس سے بات چیت
ہوئی سنتے اپنی تمنا کے اظہار سے میری تمنا کو اور شہ دی۔ خان بہادر شیخ احمد حسین خان مذاق (تعلقہ دار پریانوان۔ اودھ) مولوی حکیم قاضی سید
محمد قائم علی رئیس بیتا بہار۔ سید محمد مہدی حسن خان شاداب مرحوم (رئیس رسولپور ضلع مظفرپور) ذی فہم بلند حوصلہ اور قدردانی کرنے والے ملے۔
غرض پلٹنے پر عرش آشیان نواب محمد مشتاق علی خان بہادر طاب ثراہ نے باجلاس کونسل یہی منظوری فرمائی کہ پنینہ رامپور مین یہ لغات کا دفتہ بند
ہ فتنہ کی صورت جو سر آلفرڈ لائل کی ہدایت مین تھی کسیطرح بن نہ پڑی اسلیے کہ سر آلفرڈ لائل کا ارادہ یہ تھا کہ وہ اس کام کو سرکاری کام کا ضمیمہ بنا مین آ
ملا خیال سے کہ لغت ملک کے لیے ہے مین نے پنج کی تحریرون اور اخبارون کے ذریعے سے تالیف کے اہم مسائل کو ملک کے سامنے پیش کیا جس سے
ایسے ایسے اچھے نتیجے نکلے جو کبھی کسی مصنف یا مولف کی خود رائی سے نہین نکل سکتے۔ جن لائق لوگون نے اپنی بیش بہا رایون سے مجھے شکر گزار فرمایا
انہون نے بہرنوع مجھپر احسان نہین کیا بلکہ اپنی زبان اپنے ملک پر بھی احسان کیا۔ زندگی ہے تو آیندہ جو مقدمہ ترتیب دونگا اسمین دل کھولکر احسان

کرنے والون کا شکریہ اور ترتیب و تالیف کی مصیبتون کا کچا چٹھا لکھونگا۔ ؎ در ہر دمیم عذر ما بپذیر۔ ای بسا آرزو کہ خاک شدہ۔

یہ بات میرے بیان کی محتاج نہین ہی کہ کوئی بڑا کام چھیڑا جاتا ہی تو پہلے اُسمین اکثر دقتین پیش آتی ہین۔ سیکڑون کتابونکے ورق اُلٹے اپنے پچھلے سرمایے سے جو سالہاے دراز کا ذخیرہ تھا مدد لی۔ لائق لوگون سے مشورے لیے۔ خاص کمیٹی قائم کرکے بحثین کین۔ ہزار ہا روپیے خرچ ہوے تب جا کر دو برس کی جانکاہی مین اس حصے کو مرتب کر پایا جسکو آپ لوگونکی خدمت مین پیش کرتا ہون اسے ملاحظہ فرما کر اب بھی جو کوئی نیک صلاح دیگا مین ہرگز ہٹ دہرمی سے کام نلونگا بلکہ شکریے کے ساتھ آیندہ حصون کے لیے اسکو صرف آنکھونکے سامنے نہین بلکہ دماغ کے خزانے مین احتیاط سے رکھونگا۔

اور حصونکی نسبت مجھے صرف اتنا کہدینے کی ضرورت ہی کہ پہلے حصے کی ترتیب اور تالیف کے وقت بہت گتھیان سلجھ گئین اور آسانی کے راستے صاف ہوگئے جتنی دیر پہلے حصے مین ہوئی اتنی دیر اب نہوگی غالبا سال بسال شایع ہونگے۔ مگر ساری ہمت اور سارا حوصلہ قدردانی کے ہاتھ ہی دل ٹوٹے گا تو ہمت کو بیکے اور بڑہیگا تو ہمت کے ساتھ۔ اب تک ہمت ان وجوہ سے بندہی ہوئی ہی کہ ایک عالی مرتبہ جلیل الشان حاکم سر آلفرڈ لائل بہادر نے اسکی فرمایش کی تھی اور گورنمنٹ کے التفات کی امیدین ظاہر فرمائی تھین تو ممکن نہین کہ موجودہ لوکل گورنمنٹ اور گورنمنٹ پنجاب مدراس بمبئی اور گورنمنٹ آف انڈیا التفات نفرماے اور بہ دہندے معہذا ایک نامی ریاست مین اسکی بنا پڑی اور بڑے لائق اور نامور رئیس نواب خلد آشیان نے ابتدا اسکی طرف توجہ فرمائی اور اسی ریاست کے دوسرے فراخ حوصلہ رئیس نواب عرش آشیان نے باجلاس کونسل ایسی دستگیری کی کہ ریاست ہی مین اسکا دفتر قائم ہوکر کام کا آغاز ہوا اور تیسرے عالی ہمم رئیس نواب محمد حامد علیخان بہادر زاد عمرہم و اقبالہم و دام ملکہم و جلالہم کے عہد دولت مین یہ پہلا حصہ چھپکر شایع ہوتا ہی تو ضرور امید کو قوت ہی کہ عموماً ہندوستانی ریاستین اور خصوصاً جن جن کو اس ریاست کے ساتھ برادرانہ و دوستانہ خصوصیات مین وہ بیشک اسکو وقعت کی نظر سے دیکھین گی۔ انکے دربارون اور کتب خانون مین یہ لغت جگہ پاے گا اور خاص توجہ سے انکی قلمرو مین اشاعت پاے گا۔ وچونکہ یہ کوئی مذہبی تالیف نہین بلکہ صرف زبان کا لغت ہی جسکو ہر مذہب و ملت کا آدمی بہت خوشی اور دلچسپی کے ساتھ دیکھنا پسند کرے گا اسلیے ملک سے بھی پوری قدردانی کی امید ہی۔

اب مین بیان کے سلسلے کو طول دینا نہین چاہتا اور اپنے ہونہار آقاے ولی نعمت نواب محمد حامد علیخان بہادر بالقابہ کی درازی عمر اور ترقی اقبال کی دعا پر ختم کرتا ہون۔

امیر احمد امیر مینائی لکھنوی
ریاست رامپور۔ روہیلکھنڈ
فروری ۱۸۹۱ء

معنی آنکھونکو صدمہ پہنچانا - آنکھون پر زور دینا (انتظار اور دیدہ ریزی وغیرہ کی جگہہ) بھی ہین اور یہ معنی آنکھہ پھوڑنا کے نہین ہین -

جن محاورات کے حالت اثبات ونفی مین ایک ہی معنی رہتے ہین صرف اثبات ونفی کا فرق ہوتا ہی انکو اثبات ہی کے ساتھہ قائم کیا ہی جیسے آباد کرنا - آباد ہونا - اور جنکے معنی حالت نفی مین کچھہ گھٹتے بڑہتے یا بدل جاتے ہین اُن کو دونون صورتون سے علحدہ علحدہ قائم کیا ہی جیسے آنکھہ اٹھاکر دیکھنا - متوجہ ہونے کے معنی مین لکھکر آنکھہ اٹھاکر نہ دیکھنا بھی لکھا ہی اسلیے کہ اسکے معنی لجانا شرمانا بھی ہین - جو محاورات مختلف الالفاظ یا الفاظ کم وبیش کے ساتھہ متحد المعنی ہین انکو علحدہ علحدہ قائم کیا ہی جیسے آنکھہ آنا - آنکھہ دُکھنا - دماغ ہونا - عرش پہ دماغ ہونا - اور ایسے متحد المعنی محاورات جنکے الفاظ مین باہم بہت ہی کم فرق ہی انہین ایک ہی صورت سے قائم کرکے اور صورتین اُسکے ذیل مین لکھدی ہین جیسے آئینے مین مُنھہ دیکھو لکھکر اسکے تحت مین لکھدیا ہی - آئینے مین صورت تو دیکھو بھی بولتے ہین -

جن محاورات کے صدر اصلی کے ساتھہ کچھہ اور معنی ہین اور صدر ترکیبی کے ساتھہ کچھہ اور انکو دونون صورتون سے الگ الگ قائم کیا ہی مثلاً آنکھہ بدلنا - آنکھہ بدلجانا -

جو محاورات ضمائر کے محتاج ہوتے ہین یعنی کہ ہی نہ کسی ضمیر غائب یا مخاطب کے ساتھہ انکا استعمال کیا جاتا ہی انکو کسی ایک ضمیر کے ساتھہ لکھکر تفصیل کردی ہی کہ یہہ اس ضمیر کی تخصیص نہین ہی اور ضمائر کے ساتھہ بھی استعمال ہی جیسے مُنھہ ہی ملاحظہ ہی - انکو آپکا منھہ ہی اور آپکا ملاحظہ ہی قائم کیا ہی اگرچہ تمہارا مُنھہ ہی - انکا منھہ ہی - سب طرح مستعمل ہی اور اسیطرح حسن استعمال پہ نظر کرکے بعض وہ محاورات بھی لکھے ہین جو درحقیقت محاورہ در محاورہ ہین جیسے آبرو پہ پانی پھرنا - آبرو خاک مین ملنا - یہ ظاہر ہی کہ پانی پھرنا - خاک مین ملنا خود محاورے ہین مگر اسمین بھی شک نہین ہی کہ آبرو کے ساتھہ زیادہ خوبصورت ہین -

ہر محاورے کو فعل لازم اور فعل متعدی کے ساتھہ الگ الگ قائم کیا ہی (سوا فعلِ لازم ہونا کے کہ اسکے ساتھہ اکثر الفاظ کے استعمال مین تعمیم ہی جہان زیادہ حسن پایا ہی وہین قائم کیا ہی) بشرطیکہ دونون طرح مستعمل ہی لیکن جو محاورے لازم اور متعدی معنی دینے مین متحد اللفظ ہین انہین الگ الگ نہین لکھا ہی صرف ایک ہی جگہہ قائم کرکے لازم اور متعدی ہونیکی حالت مین نمبروار معنی بتادیے ہین مثلاً آبرو دینا لازم بھی ہی اور متعدی بھی تو اسے یون لکھا ہی - آبرو دینا نمبر ۱ - متعدی - مرتبہ بڑہانا -

نمبر ۲ - لازم توقیر گنوانا -

ترتیب کی رو سے اکثر محاورے لازم اور متعدی کے ساتھہ برابر ہی آتے ہین اور دونون جگہہ معنی لکھنا اسقدر قریب ترتیب بدنما ہی اسلیے لازم یا متعدی جسکے ساتھہ پہلے محاورہ آیا وہان پورے معنی لکھدیے اور اُسکے بعد جس فعل کے ساتھہ آیا اُسپر صرف لازم یا متعدی لکھدیا جیسے آب وتاب بڑہانا حسن وخوبی بڑہانا - آب وتاب بڑہنا لازم

دفعہ ۳ - تذکیر و تانیث سے متعلق

جو لغت تذکیر و تانیث کے لحاظ سے دلّی اور لکھنؤ میں یکسان ہی مثال سے اُسکے مذکر یا مؤنث ثابت کرنے کی کوشش نہیں کی ہی اور جس لغت کے تذکیر و تانیث میں اختلاف ہی اُسکو قائم تو اُسی صورت سے کیا ہی جس صورت سے لکھنؤ میں ہی مگر ذیل میں مستند شعرا کے کلام سے اس اختلاف کی تفصیل کر دی ہی کہ دلّی میں یون بولتے ہیں جیسے دیتا لکھنؤ میں مذکر ہی اور دلّی میں مؤنث اور جس لغت میں باعتبار زمانہ سابق و حال کے اختلاف ہی وہان تصریح کر کے دونون زبانون کے مستند شعرا کا کلام سند دیا ہی جیسے سیر کہ متقدمین نے مذکر کہا ہی اور متوسطین اور متاخرین نے مؤنث -

دلّی والون میں جو لغت باہم مختلف فیہ پایا گیا اسکی صرف تصریح کر دی ہی مثلاً سانس کو ظفر دہلوی نے مؤنث کہا ہی ؏ ہمیشہ چپ ہی رہے ہم کبھی جو ٹھنڈی سانس بھری بھی ہنس کے تو ہو کر پتنگ جان سے بھی - اور داغ دہلوی نے مذکر کہا ہی ؏ اور ہیا غم ہجر میں کیا کہا ہی - اک ترے دم کیلیے سانس اٹکا کہا ہی -

اور لکھنؤ والون میں جہان یہ صورت پیش آئی ہی وہان ضمناً دیگر اپنی راے بھی ظاہر کر دی ہی مثلاً خلش کو آتش نے مذکر کہا ہی ؏ ہو تیر انکھیون نہ نکیو تجھے بت مست - یاد تیری دل سے کبھی خلش [illegible] کا - اور برق نے مؤنث کہا ہی ؏ نہیں کانٹے کی ترکان سے خلش خار دان کی - جا [illegible] نہیں بار دہی تو [illegible] کی - اور مولف کے نزدیک مؤنث ہی تو اپنی راے لکھ دی ہی -

دفعہ ۴ - توسیع زبان سے متعلق

بھاکا یعنی سنسکرت کے وہ عمدہ الفاظ اور محاورات جنھیں متاخرین نے بلک اور بھی چیز سمجھ کر چھوڑ دیا تھا انکو بھی اس لغت میں داخل کیا ہی مثلاً پیتا یعنی جسکو کوئی چاہے اور پیارا ہے - ابھی ہی سانس میں میتا بس کہ گھبراہٹ پیدا ہو -

جو الفاظ ترکیب کی رو سے غلط ہیں مگر بول چال میں کثرت سے آگئے ہیں اور قبل اساتذہ نے ان ترکیبون سے سہی ترکیب کے ساتھ کہا بھی ہی اور زبان کو انکا ترک کرنا دشوار ہی جیسے نادان - سمجھدار - گالیان - بچھونا - وغیرہ وغیرہ ان کو بھی داخل لغت کر لیا ہی - اور انکے استعمال کی نسبت اپنی راے لکھدی ہی -

وہ انگریزی الفاظ جو آجکل زبان [illegible] میں ہیں اور جنکی ضرورت پائی گئی ہی جو لغت میں داخل کر لیے ہیں مثلاً اسٹیشن - اپیل - کمشنر - پارسل - پمفلٹ - اسٹامپ - وغیرہ وغیرہ -

دفعہ-۵-علامات مقررہ

ذیل کی علامتین ان مقاصد کیواسطے اس لغت مین داخل کی گئی ہین جو ان علامتون کے ساتھ دوسرے خانے مین لکھی ہین-

علامت	کس بات کی علامت ہے	علامت	کس بات کی علامت ہے
ع	زبان عربی -	ق	قطعہ
ف	زبان فارسی	!	افسوس-خوشی-تعجب وغیرہ (انٹرجکشن)
س	زبان سنسکرت	؟	استفہام
ھ	زبان ہندی	( )	ان دونون قوسون کے درمیان مین جملہ معترضہ یا کسی امر کی زیادہ تشریح لکھی جاتی ہے (بریکیٹ)
اُ	زبان اردو		
ت	زبان ترکی	" "	ان کے درمیان کی عبارت نقل ہے یا قول کی ہوتی ہے یا کوئی خصوصیت (انورٹیڈ کاماز)
–	حتو معنی وغیرہ (ڈیش)		
ص	شعر	عو	عورتون کی زبان (ریختی)
ـ	مصرع	ث	مخصوص نظم و نثر (نثر سے مراد شاعرانہ خیال کی نثر ہے)

دفعہ-۶-متفرقات

ہر لفظ کے کل معنی عام اس سے کہ وہ اضافت یا نسبت سے پیدا ہوتے ہون یا حالت نحوی سے جدا جدا نمبر قائم کرکے سب اسکے ذیل مین لکھدیے ہین
مثلاً آب نمبر (۱) عنصر-نمبر (۲) عرق جیسے آب ترنج-نمبر (۳) شراب- نمبر (۴) باڑھ جیسے آب جاتی رہنا-نمبر (۵) چمک جیسے آب گوہر-

جو لغات صرف شاعرانہ خیال ادا کرنے مین مستعمل ہین اور روزمرہ کی بول چال سے انکو چندان تعلق نہین انکو قائم کرکے ن ث بنا دیا ہے جیسے آزار پانا ن ث
انکا ص نہ کھایا تھا کبھی خون جگر ہمنے مگر کھایا- نہ پایا تھا کبھی آزار الفت مین مگر پایا-

اور اسیطرح جو لغت ایسا ہے کہ بعض معنی مین بول چال مین ہے اور بعض مین صرف نظم و نثر کے ساتھ تخصیص ہے تو ایسے لغت کے وہ معنی بھی ن ث کی علامت بنا کر وہین لکھدیے ہین جو مخصوص بہ نظم و نثر ہین مثلاً آب دینا کہ یہ سان پر لگانے اور جلا دینے کے معنون مین تو بول چال مین داخل ہے اور ریختہ مین پانی دینا کی جگہ اسکا استعمال شاعری کے ساتھ تخصیص رکھتا ہے اسلیے اسکو ون لکھدیا ہے-

آب دینا نمبر (۱) تلوار وغیرہ کو سان پر لگانا-

موزون کرتا ہی اور وزن مین اگر وہ بنایت نہ آئیگا تو اس خیال کے ادا کرنے کو قافیے ہی بدل دیگا ہی ان الفاظ مین کون سے لفظ داخل زبان سمجھے جائینگے؟ چوتھے گو ایسے الفاظ فارسی اور عربی لغات مین موجود ہین لیکن اردو کا طالب پورا فائدہ کبھی نہین اٹھا سکتا - فارسی اور عربی کے لغت دیکھکر وہ کیونکر اندازہ کریگا کہ یہ لفظ انہین معنون مین اردو مین مستعمل ہی یا نہین کیونکہ ہمارا شعبان مترادف ہین اور زبانون پر دونون مین سے کوئی نہین ہی البتہ ہمارا چونکہ برابر اردو کے شعرا استعمال کرتے ہین اسواسطے نظم و نثر مین جو استعمال کرے جائز اور روا ہی مگر تعجب ان بعض شعرا نے کہا تو اسکو مذاق شاعری سے آشنا تکلف بانتے ہین واے برحال دیگران - یہ کبھی ممکن ہی نہین ہی کہ فارسی اور عربی لغات اٹھا کے جو لفظ چاہین اپنی نظم و نثر مین داخل کرلین جو لفظ مستند شعرا کا مقبول و مستعمل نہوگا نثر و نظم بیگانہ و ثقیل معلوم ہوگا - پانچوین یہ لغت کی شان کے بالکل خلاف ہی کہ مفردات نہ بتائے جائین اور مرکبات لکھدیے جائین - دہن و چشم نہ لکھے جائین اور دیدہ دہن غنچہ دہن چشم ما روشن دل ما شاد چاہ چشم چشم بد دور لکھے جائین - چھٹے اردو زبان مین ایک بہت بڑی چیز تذکیر و تانیث بھی ہی یہ مانا کہ فارسی و عربی کے لغات موجود ہین مگر ان سے تذکیر و تانیث کا پتا کہان سے چلیگا لفظ بادہ تو طالب دو کوئی سی لغت مین ملجائیگا مگر وہ اسکو مذکر بولے کا یا مونث - ساتوین یہ فرض کیجیے کہ صحیح زبانون پر ہی در سحر نظم و نثر مین مستعمل ہی تو سحر کا لکھنا غلط کی علامت ہی اسوجہ سے کبھی نہ ہوگا آیندہ نسلین و غیر زبان دان دھوکا کھاکے صحیح کی جگہ سحر بولا کرینگے کیونکہ انکو تو نظم و نثر مین صحیح اور سحر دونون لفظ ملینگے وہ اس امر کی کیونکر تمیز کرسکین کہ کونسا صحیح ہی حالانکہ صحیح ہی یا سحر یا دونون -

ان سب باتون سے قطع نظر کرکے دیکھیے کہ زمانہ روز بروز ہندوستان سے فارسی اور عربی کو مٹاتا جاتا ہی - اس پر مین نے اس مصلحت سے ایسے الفاظ کو لیلیا ہی کہ کثرت استعمال کا فایدہ تحفہ ہوگا کہ آگے چلکر نظم کی تاریخ کا پتا چلیگا -

پذیرا۔ (فارسی مین) اور۔ کہا۔ سنا۔ دیکھا۔ لکھا۔ (اردو مین) مثلاً تم ہمارا کہا نہین کرتے یہ ماجرا تم دیکھا کہتے ہو یا سنا ہے۔ یہ ورق تو کسی خوشنویس کا لکھا معلوم ہوتا ہے۔ بعضے کہتے ہین کہ اس الف نے امر کو ماضی کر دیا ہی اور وہی ماضی بمعنی مفعول مستعمل ہوا ہے۔

نمبر(۱۱) الف لیاقت جیسے خوانا۔ مثلاً یہ خط خوانا نہین یعنے پڑہنے کے قابل نہین ہے۔

نمبر(۱۲) دو کلمون کے بیچ مین آکر اتصال کا فیدہ دیتا ہی (فارسی مین) جیسے شباشب۔ پیشاپیش۔ گوناگون۔ رنگارنگ۔ مالامال۔ کشاکش۔ نوشانوش (بعض لوگ مالامال۔ رنگارنگ۔ گوناگون مین الف کثرت و مبالغہ تجویز کرتے ہین) اور بھاگا بھاگ۔ مارامار۔ شپاشپ۔ بسابس۔ جھڑاجھڑ۔ پڑاپڑ۔ منہامنہ۔ دانادان۔ ہماہم۔ کہٹاکہٹ۔ دہمادہم۔ (اردو مین)

فارسی مین

نمبر(۱۳) انحصار و استیعاب کے لیے آتا ہی۔ جیسے سراپا۔ لبالب۔ سراسر۔

نمبر(۱۴) ندبہ کے لیے آتا ہی۔ جیسے ناصحا۔ ساقیا۔ خداوندا۔

نمبر(۱۵) افراط کے واسطے۔ جیسے خوشا۔ بسا۔ بعض اہل تحقیق خوشا مین الف رابطہ تجویز کرتے ہین یعنی خوش است کے معنی دیتا ہی۔

نمبر(۱۶) کبھی فتحے کی اشباع سے پیدا ہوتا ہی اور معنی مین اسکو کچھ دخل نہین ہوتا۔ جیسے نگون سے نگونسار۔ پیرہن سے پیراہن۔ ستمگر سے ستمگار۔ مردم خوار سے مردم خوار۔ دامن سے دامان۔

نمبر(۱۷) کبھی کلمے کی ابتدا مین زائد آتا ہی۔ جیسے شتر سے اشتر گر سے اگر۔ اور بعض کی راے ہی کہ اصل اگر ہی اور گر اسکا مخفف ہی

نمبر(۱۸) حسرت و افسوس کی جگہہ آتا ہی۔ جیسے دردا۔ دریغا۔ واحسرتا۔ واویلا۔

عربی مین

نمبر(۱۹) عربی اسما کے بیچ مین آکر واحد کو جمع کر دیتا ہی۔ جیسے تدبیر سے تدابیر۔ ترکیب سے تراکیب۔ مسجد سے مساجد۔ عنصر سے عناصر اور کبھی بیچ مین اور اول مین دو جگہہ آکر یہی فائدہ دیتا ہی۔ جیسے لطف سے الطاف حکم سے احکام۔ وصف سے اوصاف۔ وہم سے اوہام۔ اور کبھی اول و آخر مین آتا ہی۔ جیسے نبی سے انبیا۔ ولی سے اولیا۔ تقی سے اتقیا۔

نمبر(۲۰) الف رابط جیسے حقا حق ہی کے معنی مین حقا کہ کوئی مثل نہین شاہ زمن کا۔ اور اس شعر شیخ سعدی علیہ الرحمہ۔ حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است۔ رفتن بپای مردی ہمسایہ در بہشت۔ مین بھی یہی معنی ہین حق است کہ با عقوبت دوزخ برابر است الی آخرہ اور بعض محققین اس الف کو الف بدل تنوین کہتے ہین یعنی تجویز کرتے ہین کہ ظاہرا اور اصلا کی طرح یہ الف بھی تنوین کا قائم مقام ہی اس صورت مین حقا معنی الحق ہوگا اور یہ جو بعض لوگون کا مشرب ہی کہ حقا اور ربا مین الف قسم کا ہی ٹہیک نہین ہی اور منشا اس خیال کا غالبا یہ ہو کہ حق اور رب یہ الفاظ ایسے ہین کہ انکے ساتہہ قسم کا تعلق ہو سکتا ہی اور ربا مین الف ندا ہی جیسے رحیما کریما مین اور کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ یہ دو لفظ یعنی حقا اور ربا اپنی مثال سے الگ کر دیے جاءین اور انمین الف قسمیہ قرار دیا جاءے۔

نمبر (۶) غایت شی منگانیکو بازیگرون کی آواز۔

فصل الف ممدوده مع بائے موحده

آب - ف - بحالت تذکیر نمبر (۱) باء مع - جل - س - پانی عبـ هـ - واٹر انگریزی

اسکی دو قسمین ہین۔

(۱) اربع عناصر سے ایک عنصر کا نام - جو بسیط ہی - **ناسخ** سے تھی غرض

خالق کو ترکیب عناصر سے یہی - لطف خاک آتش و آب ہوا پیدا ہوا۔

(۲) پانی جو دنیا مین پایا جاتا ہی اور غیر بسیط ہی - جیسے آب باران - آب چاه

آب سمندر - **ناسخ** سے خاک پر جو لوٹتے ہین انکو کم ہی نہ جان - کی ہر

ہر شی کی خدا نے زندگانی آب سے -

صفات آب قسم دوم

بےمزه - فقره یہ پانی کچھ بیمزه ہی نہین بلکہ بدمزه ہی

بودار - فقره کنوین مین کیا چیز گرگئی ہی کہ پانی بودار ہوگیا ہی -

بھاری - فقره اس کنوین کا پانی بہت بھاری ہی غذا دیر مین ہضم ہوتی ہی -

بیمزه - فقره کھانا تو مزے کا کہلایا مگر پانی بہت بیمزه تھا -

تلخ - فقره کسقدر تلخ پانی ہی کہ پیا نہین جاتا -

جاری - **ناسخ** سے دلیل سیری کیا ہو حکم کرتا ہی نجاست کا - کہ گردش

مین زاہد کم نہین ہی آب جاری سے -

حمیم - **رشک** سے آب باران ہجر مین انکی رشک ہی آب حمیم - لو سے وقت مین
(گرم)

زیاده ہی ہوا برسات کی -

خوشگوار - **تسلیم** سے نہین اسی نگار پانی ہی - پی تو کیا خوشگوار پانی ہی -

دیرہضم - فقره کیسا دیرہضم پانی ہی کہ ابتک غذا ویسی رکھی ہی -

روان - **ناسخ** سے پڑگیا عکس جو چلنے سے رہا آب روان - تیری صورت سے

فقط آئینہ ہی دنگ نہین -

زلال - سے ای بحر آب و تاب ہی کیا تیری بات مین - ہر شعر موج چشمہ
(بہت صاف شیرین)

آب زلال ہی - **ذوق** سے کیا عجب رحمت باری سے کہ وقت باران

ابر مرده سے بھی ہو قطره فشان آب زلال -

سرد - **ناسخ** سے ہین داغ نان گرم تو آنسو مین آب سرد - آسوده معاش

دل عشقباز ہی -

شفاف - صاف - **نوازش** سے وه شفاف و صاف آب آئینہ رنگ -

سکندر بھی دیکھے تو ہو عقل دنگ -

شور - **مصحفی** سے آب شور اشک کا آنکھین بھی مری سے دوڑین -

انکی نتھ کے جو کبھی ہوگئے گوہر میلے -

شیرین - **صبا** سے ناگوار ہی کا مزه ہوتا جو ای خسرو تجھے - آب شیرین سے

دہلاتا کوہکن کے ہاتھ پاؤن -

گدلا - فقره برسات مین تو دریاؤن کا پانی گدلا ہوتا ہی ہی -

گرم - **مسرور** سے دیا پینے کیواسطے آب گرم - نہ آئی تجھے میہمان کرکے شرم

مہیب - **میر** سے مہیب و رآلوده خاک آب - بعینہ تھی آنکھ تھا ہر حباب -

ہاضم - فقره کیا ہاضم پانی ہی پانی کیا پیا گویا چورن کھالیا -

عـ مدت پانی جو بغیر ... کے بطور بسیط کے بولا جاتا ہی اسکو کلے حکما بسیط سے خاص ازحل
سمجھتے تھے مگر اب حکماے ولایت نے عمده دلیلون و بڑے بڑے تجربات سے سمین اثبات کردیا
اور عنصر سے یہ مرکب ہی آکسیجن اور ہائیڈروجن - خالص پانی میں نہ رنگ ہوتا نہ ذائقہ ہوتا
مگر خالص پانی دنیا میں بہت ملتا ہے - خالص آب باران اور سب سے کثیف سمندر کا
پانی ہی

صفات بغیر مثال

بستہ - پاک باطن - پاک دامن - پاکیزہ گوہر - تازگی بخش - تند - تنک
تیز - تیز رو - حلاوت افزا - حیات بخش - روان بخش - روح افزا - روح بخش - سبک رو
سبک عنان - صاف دل - صافی سرشت - صافی ضمیر - عذوبت آگین
عیش افزا - گوارا - متلاطم - مروارید رنگ - موج زن - ناخوش -
نرم رو - نوشین -

تشبیہات آب قسم دوم

آئینہ - مصحفی ؎ زہے آب صافی و روشن ضمیر - چمک آئنے کی لطافت
مین شیر -

شیر - مثال او پر گزری -

تشبیہات بغیر مثال

پیر پارسا - پیر روشن ضمیر - زرہ - سالک - سیم مذاب - شیرۂ صبح -
صوفی - ہمشیرۂ آب حیات -

آب - نمبر (۲) آنسو جیسے چشم پر آب - رشک ؎ اک سمندر کا ہی سوتا ایک
بحر عشق کا - چشم دریا بار مین ایسا فور آب ہی -

نمبر (۳) پسینا - جیسے آب خجالت - آب ندامت - قلق ؎ کٹ گیا مین یا
فرط غیرت سے - تر ہوا سر آب خجلت سے -

نمبر (۴) عرق - (افشردہ ہو خواہ کشیدہ) جیسے آب انار - گلاب -

نمبر (۵) خلط - شیرہ (جیسے پانی مین بھیگ کر نکالتے ہین) ؎ ذوق
زیبا ہی جو ہو ریش سفید شیخ پر - وسمہ آب بنگ سے مہندی گلرنگ سے -

نمبر (۶) پہل کا قدرتی پانی - مثلاً آب تربز (کہ بغیر نچوڑے تربز مین پایا جاتا ہی)

نمبر (۷) خلط - شراب ناسخ ؎ آب حیات بنگئی ناسخ شراب صاف
جو اُسنے جام آب سے اپنے لگائے مونہہ -

صفات آب بمعنی شراب

آتش رنگ مومن ؎ ساقیا دے جلد آب آتش رنگ - گرم و سرد
زمانہ سے ہون تنگ -

آتشین - آتش ؎ کیا تکرار آب بقا پیکر است تف - جو اس ظلمت
مین لب تک آب آتشین آیا -

تلخ - آتش ؎ ایک [illegible] تلخ ترش [illegible] -
[illegible] آب [illegible] - مومن ؎ [illegible]
[illegible] آب تلخ شربت قند و نبات ہی -

صفات بغیر مثال

آتش تر - آتش خواص - آتش زدہ - آتش فروز - آتش فشان - آتشگون
آتش لباس - آتش مزاج - آتشناک - آتش رو - آتش نہاد - آذرگون -
آذرنما - احمر - ارغوان - ارغوان رنگ - ارغوان فام - ارغوان گون -
جان بخش - جانسوز - رنگین - سرخ -

نمبر (۱) خلط - وہ رقیق مواد جو چھالے یا پھوڑے سے نکلتا ہی - ظفر
؎ آبلون سے پاے مجنون کے جو ٹپکا آب گرم - جلگیا کوئی کوئی
خار مغیلان کل لیا -

؎ ان صفات و تشبیہات کا [illegible] و امثال کی تلاش کا خاص اہتمام [illegible] کلام مین کیا گیا [illegible]
مین بہت موجود ہین - ہر کل صفات و تشبیہات کو زبان سے کوئی خصوصیت نہین ہر سلیے [illegible]
کے مین احتیاط ہی [illegible] کلام نے ابتک نہ [illegible] ہونگے وہ داخل تو سیع زبان سمجھے جاسکتے

؎ دیکھو حاشیہ صفات و تشبیہات آب قسم دوم -

داغ ؎ تیرے دہن سے چشمۂ حیوان ہی آب آب - پر اُسکی آبرو تو سیاہی
مین رگئی -

آب آجانا - نمبر (۱) تیزی آجانا - باڑہ چڑہجانا - فقرہ سلّی پر لگانے سے
اُسترے پر آب آگئی -

نمبر (۲) ظلت چمک اور جلا آجانا - **مسرور** ؎ خاکساری سے بڑہی دل
کی صفا - خاک سے آئینے مین آب آگئی -

آب آمد تیمم برخاست - مثل اصل آیا تو فرع کی کیا حاجت رہی اعلے
آیا تو ادنی کی کیا ضرورت رہی - اور کبھی مذاق مین بغیر لحاظ اصلیت کے
بھی بولتے مین -

آب آہن ظلت - وہ [illegible] جو بجھا [illegible] سے پر آجاتی ہی **آتش** ؎
نعرہ زن گنج شہیدان مین مین مثل بلبل - آب آہن نے کیا ہی یہ گلستان پیدا

مہ صحیح [illegible] وہ [illegible] علاوہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
درہامات مین [illegible] مین [illegible] (مو [illegible])
ذکر نہین کرتے -

فایدہ یہ حاشیہ پہلے لکہا گیا کہ کسیکو یہ شبہہ ہو کہ یہان اسکے استعمال [illegible] ہم [illegible] نہ [illegible]
مین کیون دیا گیا - اور [illegible] اس لغت [illegible] ایسی مثال [illegible] کافی سمجہا جائے -

آب آہن تاب - وہ پانی جسے اصلاح کے لیے لوہا گرم کرکے بجہاتے ہین
اطبا کی تحریر اور تقریر مین زیادہ مستعمل ہی -

آب آئینہ ظلت - آئینے کی جلا اور صفائی **اسیر** ؎ مر گئے دیکھکے قاتل
ترے رخسار کی آب - آب آئینہ ہمین ہوگئی تلوار کی آب -

آب اُترجانا - چمک کھٹ جانا - باڑہ اور تیزی نرہنا - **رشک** ؎
کچھ مرے آنسوؤنکی قدر نہ کی - اُترہی ان موتیونکی آب عبث فقرہ رکھے رکھے
موتیونکی آب اُترگئی -

آب انگور - نمبر (۱) عرق انگور (جو نچوڑنے سے ملے)
نمبر (۲) ظلت - شراب انگوری - **آتش** ؎ نشہ مین مین کھلی دشمنی دوست سے مجھے
آب انگور نے کی آتش پنہان پیدا - **رند** ؎ آب انگور پیا تو نے [illegible]
[illegible] نہین -

آب باران - مینہ کا پانی **رشک** ؎ آب باران آب گنگ آب [illegible] دو چشم
کا [illegible] برسکال ہجر مین پنجاب ہی -

آب بقا ؎ - وہ پانی جسکا اثر مشہور ہی کہ پینے سے قیامت تک موت نہین آتی
اور مردہ اسکے اثر سے جی اُٹہتا ہی **ناسخ** ؎ خضر کیطرح کرون کیا طلب
آب بقا - بادۂ موت سے ہون مثل سکندر بیہوش -

؎ صحیح بخاری اور سکی شرح قسطلانی مین مروی ہی کہ کسی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وعظ مین فرمایا کہ مجھ سے
دانا [illegible] کوئی [illegible] ہی سو حق سے [illegible] حکم ہوا کہ میرے [illegible] جمع [illegible] زیادہ عالم ہی [illegible] حضرت موسیٰ
[illegible] مقام کے ملنے کا ہی اور انکی علامت کیا ہی حکم ہوا کہ سمندر کے کنارے یک پتھر ہی وہان تمکو خضر ملینگے
تم اپنے ساتھ مچھلی بھنی ہوئی لیجاؤ جس جگہ وہ مچھلی گم ہوجاوے وہی اُنکے ملنے کا مقام ہوگا چنانچہ حضرت موسیٰ مع اپنے
[illegible] یوشع کے ایک مچھلی بھنی ہوئی ساتھ لیکر تشریف لیگئے جب اُس پتھر پر پہنچے تو وہین رات کو قیام کیا صبح کو مچھلی انکے توشہ دان مین
نہ تھی بعض کہتے ہین کہ وہ توشہ دان ایسے مقام پر رکھا گیا جہان آب حیات کی تری تھی وہ تری مچھلی کو پہنچی اسوجہ سے مچھلی
دوبارہ زندہ ہوگئی اور تڑپ کر دریا مین چلی گئی - بعض یہ کہتے ہین کہ یوشع نے آب حیات سے وضو کیا جس سے ایک قطرہ پانی اُس مچھلی پر
پہنچا اسوجہ سے مچھلی تڑپکر پانی مین جا رہی -

آب بگڑنا - نمبر (۱) چمک جاتی رہنا - فقرہ - بار بار چھونے سے مچھلے کی آب بگڑتی ہے -

نمبر (۲) دھار کند ہونا - باڑھ کر جانا - فقرہ - اُسترہ نہ چھوؤ آب بگڑ جائیگی - یہ محاورہ دلی کا ہے لکھنؤ مین اس جگہ آب جاتی رہنا بولتے ہین -

آب پاش - لغت - ف - مذکر - اسم فاعل ترکیبی - پانی چھڑکنے والا یعنی سقا رشک ؎ عبث نہین طلب آب پاش رہا - مٹانے پڑے ہے وہ میرے غبار کی صورت - انیس ع - کرتے تھے آب پاش مکرر زمین گرم

آب پاشی - ف - مونث - نمبر (۱) لغت چھڑکاؤ - قلق ؎ مشک مین بجائے آب کیوڑا گلاب - آب پاشی مین ست مثل سحاب - اسیر ؎ غم دور کرے شراب پاشی - بہلائے یہ گرد آب پاشی -

نمبر (۲) کھیتون مین پانی دینا - فقرہ آج آب پاشی نہ زمیندار وغیرہ لاٹھی چلیگی

نمبر (۳) نام محکمہ نہر - فقرہ - وہ آب پاشی مین داروغہ ہین -

آب پاشی کرنا - نمبر (۱) لغت - چھڑکاؤ کرنا - رند ؎ آب پاشی کرتی ہین پریان گزرتے ہو جدھر - جھاڑتی ہے حور بالون سے تمہاری راہ کو

نمبر (۲) کھیتون کا سینچنا - فقرہ - پہلے اونچی زمین کے کھیتون کی آب پاشی کرنا چاہیئے -

آب پاشی کی - دم دیا - فریب دیا - (دریائے لطافت) لکھنؤ مین ان معنون مین یہ محاورہ نہین سنا گیا اسکی جگہ چھینٹا دینا بولتے ہین -

آب پاشی ہونا - نمبر (۱) لغت - چھڑکاؤ ہونا - ناسخ ؎ آبروریزی جو غیر نے کی ہوی وقت گریز - آب پاشی ہوگئی میری شہادت گاہ مین قلق ؎ اشک غم سے جگر خراشی ہو - خاک مجنون پہ آب پاشی ہو -

نمبر (۲) کھیتون کا سینچا جانا - فقرہ - کس کنوین سے ان کھیتون کی آب پاشی ہوتی ہے -

آب پیکان - لغت - گانسی کی باڑھ تیزی - ناسخ ؎ ہون وہ با غیرت کہ قاتل آب پیکان گر پیون - تر کرون اپنے لہو سے ہونٹھ مین سوفار کے - ذوق ؎ غرض تھی کیا ترے تیرونکو آب پیکان سے - مگر زیارت دل کیونکہ بے وضو کرتے -

آب تیر - لغت - اس سے مراد وہی آب پیکان ہے - رشک ؎ تشنۂ آب جام نگہ قاتل ہون - آب تیغ و تبر و تیر سے کیا ہوتا ہے -

آب تیغ - تلوار کی تیزی - کاٹ ناسخ ؎ جب سے کیا ہے قتل دگر گوش یار نے - ہم آب تیغ کہتے ہین موتی کی آب کو -

آب شمشیر اور آب خنجر وغیرہ بھی مستعمل ہے - وزیر ؎ ٹھہرے جو کشش گر کہ کلا کٹ جائے - آب شمشیر نکل جائے نہ اچھو ہو کر - ناسخ ؎ بے یار پیتے ہے جو ہوا چاک چاک دل - ساقی یہ ہے شراب کہ خنجر کی آب ہے -

آب جاتی رہنا - دھار کند ہو جانا - چمک اور آبداری نہ رہنا صیقل اور جلا اٹھ جانا - فقرہ - چار ہی دن مین چاقو کی آب جاتی رہی - رند ؎ چاہیئے انسان کو بھی پاس حفظ آبرو - یاد رکھے جا کے پھر آب گہر ملتی نہین - میر ؎ مت ڈھلک مژگان سے اب تو اے سرشک آبدار - مفت مین جاتی رہیگی تیری موتی کی سی آب - سحر ؎ جو آب آئینہ کی جائے ہم مکدر ہون - وہ کون مین ہے جو کسی کی ہین آبرو لیتے - ظفر ؎ خط سے نہ کم ہو کیونکہ رخ یار کی چمک - جاتی رہے ہے آئینے کی زیر زنگ آب -

آب جو - لغت - (بغیر اضافت آب) ف - مونث - ندی - نہر - ناسخ ؎

ہ ہجر میں آلودۂ خون گل میں شل کوہکن - ابجو پر جھلکو جو سے شیر کا دہو کا ہوا

ولہ ہ زندہ ہوتے جاتے ہیں گلہائے مردہ یک قلم - ابجو میں ہیں چمن میں آب حیوان

بہار - آتش ہ تشنۂ دیدار ہیں کس آتشین رخسار کی - آبجو میں شل آئینہ

مصفا گوہین -

نمبر (۲) (باضافت آب) آب جو - مذکر - ندی یا نہر کا پانی - آتش ہ

زخم خندان ہی یعنی گل خندان ہر ایک - بوے خون آتی ہی اس باغ میں آبجو

سے - ناسخ ہ کیا پانی پانی ترے قد نے ایسا - کہ سرو لب آبجو

آب جو ہوا -

آب چڑہانا - نمبر (۱) صاف کرنا - جلا دینا -

نمبر (۲) باڑہ کہنا - تپ چڑہانا یہ محاورہ دلی کا ہی لکہنؤ میں نہیں سنا -

آب چشم - مؤنث - آنسو - سودا ہ ہوئے ہیں غرق ہم بطرح آب چشم میں

نہ پنیے - جلا ای ابرون دریا میں تو تو ڈوب کہیں ہم -

آب چو از سر گزشت چہ یک نیزہ چہ یک دست - مثل - جب پانی

سر سے گزر گیا تو چاہے ہاتھ بھر پہنچے چاہے بانس - سب برابر ہیں یعنی جب

مصیبت یا بدنامی حد سے بڑہ گئی تو اب اسکا اتنا ہی رہنا یا اس سے بہی

بڑہ جانا، [illegible] ہی -

آب حرام - مؤنث - شراب - بحر ہ کیون مال ستیان میں تہین اے کیونکر

آب زر کو کہہ کر آب حرام ہے

آب حیات - نمبر (۱) دیکھو آب بقا - ذوق ہ ذکر دینا النفس مردہ کو

ہوا آب حیات ہ مرکے سیماب پہر زندہ دوبارا ہوگیا - آب خضر آب زندگی

آب زندگانی بھی اسی پانی کو کہتے ہیں - ناسخ ہ منہ سے گر گئے مینا آب خضر ہوتا

نہیں ایکدم جینا عمر جاودانی ہے - بحر ہ کیا عجب جینے ضعیفوں کا جو آب زندگی

کا نہ [illegible] میں ہی عالم ساغر معمور کا - وزیر ہ بوسۂ لب لکھو دیگا اک حسین سبزہ رنگ

خضر آب زندگانی سے بہر یگا جام روح -

نمبر (۲) شاہان دہلی کے پینے کا پانی - فقرہ " بادشاہ جب اس مقام پر

پہنچے تو سلیے کہ ٹہہرنے کو ایک بہانہ ہو - وہان آب حیات مانگا اور پانی پیکر

دیکہتے ہوے چلے گئے " (تذکرہ آب حیات)

آب حیوان - دیکہو آب بقا - آتش ہ نہیں تیرے کرم کو قید کچہہ

اعلیٰ ادنیٰ کی - سکندر تشنہ رہجائے پیئے خضر آب حیوان کو -

آب خاصہ - امرا اور رؤسا کے پینے کا پانی - ہ یہی ہی عاشقوں کا

آب [illegible] لطف پیتے ہیں وہ دل کا [illegible] -

آب خجالت یا خجالت - مؤنث - جو پسینا شرمندگی سے آئے - بحر ہ

نہیں سیہ رو سب خلق سے [illegible] نکلتا - پانی منہ ہوئے کو پینے آب خجلت

مانگتا - صبا ہ وہ موتیون کو ملاتے ہیں اپنے دندان سے - عرق

آب خجالت نہ ہو ہیرا ہو ہماسے -

آبخورا - ہ - مذکر - کوزہ - ع - آبخورہ - ف - پان یا ترس - مٹی وغیرہ کا

[illegible] بادشاہ دہلی [illegible] [illegible]

[illegible] علاوہ ازین [illegible] آب حیات [illegible]

[illegible] مولوی محمد [illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible] آبخورہ سے فارسی میں معنی [illegible] میں لکھا ہی

" [illegible] معالین آبخورہ [illegible] میں ہی آبخور [illegible] معنی شربہ کہ بآن آبخورند

و کنار بالاب [illegible] کہ مردم و جانوران از انجا آب نوشند - " اور برہان جامع میں ہی آبخور با واو معدولہ

کنارۂ [illegible] خانۂ آب [illegible] تالاب جائیکہ انسان وحیوان از انجا آب خورند - و مرادف آبشخور [illegible] خوانند "

کاایک برتن جسمین پانی پیتے ہین اور اُسکی وضع مین گلاس سے کچھہ فرق
ہوتا ہی- ناسخ ؎ پیکے پانی اُسکے جھوٹے آبخورے مین ہون مست-
ساقیا فرقت مین مین مشتاق ساغر کا نہین- سحر ؎ مین اُسکا تشنۂ دیدار
ہون جسکا یہ عالم ہی- لہو پیتا ہی بہر بہر کے دلون کے آبخورونمین-

آبخورے بھرنا- عورتین بچون کے لیے منّت مانتی ہین اور جب مراد
بر آتی ہی تو دودھ یا شربت سے آبخورے بھر کر نیاز دلواتی ہین-

آبدار- ف- نمبر(۱) مذکر- وہ شخص جس سے سلاطین اور اُمرا کی سرکار مین
پانی رکھنے اور پلانے کی خدمت متعلق ہو- برق ؎ لیے وہ ہاتہمین
شمشیر آبدار آیا- ہماری پیاس بجھانیکو آبدار آیا- صبا ؎ ہی پہ طفلان
غنچہ کا رتبہ- ابر رحمت ہی آبدار چمن- ذوق ؎ مہر داز دنین ترے
ایک ہی ناچیز عقیق- آبدار دنین ترے ایک ہی ادنا گوہر- ناسخ ؎ کرتا ہی
قتل پیاسونکو زیبا ہی کہین- شمشیر آبدار ترے آبدار کو- میر حسن ؎
خضر اُسکی سرکار کا آبدار- زرہ ساز داؤد سے واں ہزار- ان معنی مین بعض
اسکو ہندی تجویز کرتے ہین- اور ملا طغرا اور سیفی اور غنیمت کے کلام مین جو
پایا جاتا ہی اُسکی نسبت یہ کہتے ہین کہ طغرا کے کلام مین اکثر الفاظ ہندی
پائے جاتے ہین- اور سیفی کے اس شعر مین ؎ مخمور بادۂ تو ام ای سرو
آبدار- از تشنگی ہلاک شدم جرعۂ بیار- کہتے ہین کہ سرو آبدار کی جگہہ سرو جوئبار ہی
دعرفی نے جو مدح میر ابو الفتح مین کہا ہی- ؎ مجلست راز ہرہ قوال و
مگس رانت زحل- آبدارت ابر نیسان و خواصت آفتاب- اسمین کہتے ہین کہ
عرفی نے ہندوستانین آکر یہان کے رواج کے موافق آبدار کو ان معنونمین
کہا- اور لفظ خواص بمعنی خادم جو اس شعر مین ہی اُسکو اپنے اس دعوے پر شاہد
قرار دیتے ہین اور غنیمت کے اس شعر کو ؎ بقر کردہ در خدمت گزارے
صراحی گردنے را آبدارے- ہندی الاصل ہونیکی وجہ سے قبول نہین کرتے
مولف دفع اوہام کیواسطے فردوسی طوسی کی مثنوی یوسف زلیخا سے (جو عجمیون
مین بڑا مستند ہی اور ہندوستان مین کبھی نہین آیا) متفرق چند شعر نقل کرتا ہی
؎ فضائے خداوندرا آبدار- شبے دیدہ در خواب خوش آشکار-
؎ بپرسند از و بیشتر آبدار- کہ ای چون خرد پاک پروردگار-
؎ پس آنگہ چنین گفت با آبدار- کہ فردا شوی خرم از شہریار-
؎ زیوسف پذیرفت پس آبدار- کہ گر باز خواند مرا شہریار-
؎ روایت چنین دارم از ہوشیار- کہ چون شادمان شد دل آبدار-

نمبر(۲) دہاردار- تیز ہتیار- ناسخ ؎ چمن مین یاد جو آیا وہ گلعذار مجھے
تو شاخ تر ہوئی شمشیر آبدار مجھے-

نمبر(۳) چمکیلا- فقرہ- کیا آبدار اطلس ہی- انیس ؎ بتیس دُر دولت
محبوب کردگار- براق و درفشان و ضیا بار و آبدار-

نمبر(۴) لطیف- نفیس- آتش ؎ کمال شہرۂ حسن حبیب سنتا ہون-
ڈہلا ہوا کوئی مضمون آبدار نہو- ناسخ ؎ آبدار اشعار سے تیغ زبان ہی آبدار
گوہر مضمون دلا جوہر ہی اس تلوار کے-

آبدار خانہ- ف- مذکر- وہ مکان جسمین اُمرا کے پانی پینے کا سامان رہتا ہی
سودا ؎ الغرض مطبخ اُس گہرانے کا- رشک ہی آبدار خانے کا-

آبداری- ف- مونث- (اسمین ی- مصدری ہی)
نمبر(۱) آبدار خانے کی خدمت-
نمبر(۲) باڑھ- تیزی- جلا- ذوق ؎ کرے ہی کام تیغ بارکس آبداری سے

دکھاتی اپنی تلکاری ہی کیا کیا ستم کاری سے - بحر ؎ ای فلک بیداد ... بلا
آئینے مین ہی آبداری سے شرط -

نمبر (۳) چمک دمک - منیر ؎ کمخواب کا تھان بھی ہی بیاری -
زربفت کی جسمین آبداری -

نمبر (۴) طراوت - لطافت - خوبی - بحر ؎ رکھتے ہو آبداری ہر قطرۂ سخن مین
تم رولتے ہو موتی ای بحر اپنے فن مین - ولہ ؎ گو آبداریون پہ ہی سبزہ ہوا کرے
مصری کے کیا مین طوطیِ شکر شکن کے پاؤن -

آبِ دُر - مؤنث - موتی کی چمک اور آبداری - رشک ؎ آب و تاب ایسی کہ
تم مین کہ نہین دوسرے مین - آتشِ لعل ہو آب دُرِ یکتائی ہو - برق ؎
اُسکے دانتون کی چمک نے مجھے پہچان لیا - آبِ شمشیر تھی آب دُرِ شہوار نہ تھی
اسیطرح اور جواہر کی آب بھی مستعمل ہی رشک ؎ لب جانان مین نہ سمجھو ذقلین
سوکھی - آبِ یاقوت سے ہو جاتا ہی نیچا تازہ - مصحفی ؎ دانت تیرے
سوا چمکتے ہین - آبِ الماس و آبِ گوہر سے - نوازش ؎ خضر نے جو
آب زمرد سے سینچا - کہ ہی اسقدر سبز سبزہ چمن کا -

آبدست - نمبر (۱) ف - مذکر - استنجا - طہارت - پاکی - (پانی سے)
فقرہ - اُنکو تو ابھی آبدست کا بھی سلیقہ نہین -

نمبر (۲) ہندی مین اُس پانی کو بھی کہتے ہین جس سے قضاے حاجت کے
بعد طہارت کی گئی ہو - رنگین ؎ کیفیت اور اور تر سے سیکڑے مین ہی - آبِ عنب
کو جانتے ہین آبدست - مگر اس جگہہ آبدست کا پانی زیادہ کہتے ہین
صرف آبدست کم مستعمل ہی -

آبدست کا بھی سلیقہ نہین - یہ جملہ اُس مقام پر بولتے ہین جہان
کسیکو بہت نادان اور بدسلیقہ کہنا ہوتا ہی - سلیقے کی جگہہ شعور بھی کہتے ہین

آبدست کرنا - قضاے حاجت کے بعد بدن دھونا -

آبدست لینا - آبدست کرنا -

آبِ دندان - مؤنث - دانتون کی چمک - رشک ؎ صفاے آبِ دندان
دیکھکر کٹ کٹ گئے موتی - نئے جوہر دکھائے آپ نے تیغِ تبسم سے -

آبِ دہن - مؤنث - لعابِ دہن - کُلّی کا پانی - ناسخ ؎ جبتک نہ آبِ
دہانِ نبی پیا - اُس شیر کے نہ دل مین خیال آیا شیر کا - وزیر ؎
تربت پہ مری آبِ دہن یار نے پھینکا - ہو جانا نہ پس مرگ وہ مجھہ تشنہ دہن کو

آبدیدہ - نمبر (۱) ص - (بغیر اضافت آب) وہ شخص جسکی آنکھہ ڈبڈبائی
ہوئی ہو - بحر ؎ یہ ضعف ہی کہ آہ لبِ نارسیدہ ہی - یہ تیکل ہی کہ آنکھ نہ
بھی آبدیدہ ہی - مصحفی ؎ کون اُٹھ گیا ہی پاس سے میرے
یہ مصحفی - روتا ہون زار زار جو آبدیدہ ہون - اور فارسی مین آب رسیدہ
کے معنی نہین ہی -

نمبر (۲) مؤنث - ف - اضافت آب کے ساتھہ - (آبِ دیدہ) آنسو -
آتش ؎ رُلاتا شام و سحر کسطرح نہ طالع پست - بلند سر سے مرے
آبِ دیدہ ہوتا تھا - رشک ؎ جو یہی جرم کی ندامت ہی - دھوے گا
آبِ دیدہ تر داغ -

آبدیدہ رہنا - آنکھون مین آنسو بھرے رہنا - میر حسن ؎ نہ چشمے ہی
کچھہ آبدیدہ رہے - گریبان کر چاک دریا بہے -

آبدیدہ کر دینا - رُوانسا کر دینا -

آب دینا - مؤنث - نمبر (۱) چھری چاقو تلوار کو سان پر لگا کر یا پتھر چٹا کر

تیز کرنا غالبؔ کرے ہی قتل لگاوٹ مین تیرا رُو دینا - تری طرح کوئی تیغ نگہ کو آب
تو دے - ظفرؔ اگر دیا ہی اپنی تیغ کو وان آب وہ قاتل - تو جانباز
محبت جان سے یان ہاتھ دہوتے ہین ۔
نمبر (۲) چمکانا - جِلا دینا - ظفرؔ دانۂ اشک کو دی عشق نے میرے وہ آب
جو اسے دیکھتا ہی صاف گہر جانتا ہی -
نمبر (۳) سینچنا - ذوقؔ دے گر چمن کو گریۂ مستانہ میرا آب -
بیضون سے بلبلون کے ہو پیدا بط شراب - سحرؔ جب پہنتے ہین صنم
پہولونکے بالے تنے - ابر تر ہو سیتے کو آب گہر دیتے ہین - میر حسنؔ
عبادت سے اس کشت کو آب دو - کہ وان جا کے خرمن بھی تیار لو -

آبِ رحمت - استعارہ ہی رحمت سے - داغؔ سیکڑون کا دل بھی ہی مثال
مہ نو رانی - کہ داغ تیرگی دہوتا ہی آبِ رحمت باری -

آب رسیدہ (بغیر اضافت آب) جو چیز پانی سے بہیگ کر خراب ہو جائے -
فقرہ - کیا اچھی کتاب تھی مگر آب رسیدہ ہو کر خراب ہو گئی -

آب رکھنا - ثلث - نمبر (۱) بارہ دار ہونا - رشکؔ صفت ظلم مین کیسا
ہین ستمگر وہ بتِ - آب رکھتی ہی بسانِ دمِ شمشیر چُھری -
نمبر (۲) خوب صاف اور چمکیلا ہونا - غافلؔ رکھتے ہین آب ایسی
موتی سے دانت تیرے - مٹی مین ملگیا ہی جنکی چمک سے ہیرا -

آب رکھوانا - ثلث - بارہ رکھوانا - غافلؔ تشنگی سے عاشقون کا کام ہوتا ہی تمام
تیغ پر اپنے کسدن آب تو رکھوائیگا - بول چال مین بارہ رکھوانا ہی

آبِ رَوان - ھ - مذکر - ایک نہایت باریک کپڑے کا نام ہی - آتشؔ
کسیکی محرم آبِ روان کی یاد آئی - حباب کے برابر کوئی حباب آیا -

معروفؔ نہین مہربان نستعلیق مہربان - آب روانہ بغیر علیت و انکا
وجدان یعلم اسم ہونے کے سبب سے اضافت ہونے کو ترجیح دیتا ہی مگر استعمال
اضافت کے ساتھ ہی -

آبِ زر - وہ پانی جسمین سونا چاندی حل ہو اکثر نقاشی اور کتابت کے
کام مین آتا ہی - آتشؔ لکھتا جو نامۂ شوق اُس سیمبر کو آتش - تحریر اسکو
خامہ سے آب زر نہ کرتا - رشکؔ مین ہون وہ تارک دنیا کہ مذہب جو کرین
آب زر سے مری تصویر کو اُچّھو ہو جائے -

آب زر سے لکھنے کے قابل ہی - جو بات بہت اچھی اور قابل
قدر ہو اُسکی تعریف مین یہ جملہ مستعمل ہی - مشہور شعرؔ لکھا ہی آب زر سے بولی نے
کہ سونے سے مسافر کو خطر ہی -

آبِ زمزم - آب - ف - زم زم - ع - مذکر - زمزم مکۂ معظمہ مین ایک
کنوان ہی اُسکا پانی کیفؔ کسیکے بوسۂ لب سے مجھے تو رغبت ہی -
مین آب کوثر و زمزم کی چاہ کیا کرتا -

آب زن - جسمین دواؤنکا جوش کیا ہوا پانی اس اندازے سے بھر کر کہ
مریض کی گردن تک سب مریض کو بٹھاتے ہین -

۵ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بی بی ہاجرہ کو حالت حمل مین جبکہ وہ اسی مکے کے میدان میں چھوڑ دیا تھا یہان حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیدا ہوئے اور انکے پیدا ہونیکے بعد بی بی ہاجرہ کو پانی کی ضرورت ہوئی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام جو ننھے ہی تھے انکا یہ معجزہ یہ تھا کہ ہاتھ پاؤں مارنے سے جس جگہ ایڑیان رگڑین تھین پانی نکل آیا - ایک روایت یہ بھی ہی کہ حضرت جبرئیلؑ نے وہان پر مار کر پانی نکالا یا اور بہنے لگا بی بی ہاجرہ نے خدا کا شکر ادا کیا اور چارون طرف مٹی سے روک کر فرمایا ”زم زم“ یعنی ٹھہر ٹھہر جسسے اس چشمے کا نام زمزم ہوگیا سبب چار ہزار برس گذرنے کے وہ چشمہ تمام ... کی تعمیر مین بھی صرف ... اور روایت یہ بھی ہی کہ یہ چشمہ مفقود ہوگیا تھا پھر حضرت عبدالمطلب نے خواب مین دیکھا اور اس جگہ کنوان کھودا کہ اب موجود ہی -

آب زن کرنا - آب زن مین بٹھانا -

آب زن ہونا - لازم -

آب زیرکاہ - ظت - نمبر(۱) وہ پانی جو گھاس سے چھپا ہوا ہو - **آتش** ~ فریب کو دل اہل صفا مین راہ نہین - وہ دشت ہے یہ جہان آب زیرکاہ نہین - نمبر(۲) ظاہر مین اچھا باطن مین برا - مکّار - دغاباز - (صفت مین) **بحر** ~ آب زیرکاہ ہی صیاد ای مرغان باغ - چاہیے سبزے سے بھی خوف وخطر برسات مین - اور مکر کے معنو مین بھی کہا ہی - **مومن** ~ تھا آب جو زیرکاہ پنہان غم عین سرور مین ہوا دان -

آب سبیل - ظت - وہ پانی جو پیاسونکے پلانے کو سر راہ رکھتے اور ثواب کے لیے مفت پلاتے ہین - **ذوق** ~ سلسبیل آکے اگر خلد سے ہو آب سبیل کے مینوش کہ سمجھتی ہی کہین اوس سے پیاس -

آبشار - ف - مؤنث - (مرکب ہی آب و شار ست - شار اونچی بنیاد کھلی ہوئی راہ) بہتے پانی کی وہ راہ جہان پانی اوپر سے نیچے آتا ہی - جھرنا - **صبا** ~ موسم گل ہر دن خوشی کے ہین - قہقہہ زن ہی آبشار چمن - **ناسخ** ~ عریانی مین ہی حباب آب نے جسم پہ سیکھے ہین طرز رونے کی ہم آبشار سے -

آبشورہ - بلا اضافت آب بمعنی افشرہ میر حسن نے ایک جگہہ قصیدے مین کہا ہی اور کہین نظر سے نہین گزرا ~ وہ آبشورے انار دن کے اور لیموکے - وہ کورے لوٹے دہر سے اشربتون سے مالامال - مگر اہل تحقیق اسکو صحیح نہین جانتے اور افشرہ ہی بولتے ہین -

آب عنب - ظت - بمعنی شراب **رشک** ~ کیفیت اور اور ترے میکدے مین ہی - آب عنب کو جانتے ہین آب دست است -

آبکاری - ف - مؤنث - نمبر(۱) وہ کارخانہ جسمین شراب کھنچے اور بکے - نمبر(۲) وہ کچہری جسمین مسکرات کا محصول لیا جائے **بحر** ~ آبکاری کی ہی خدمت بحر کو - ناخدا ہی کشتی میخوار کا -

آب کردینا گھلادینا - پانی کردینا - **آتش** ~ عتاب یار سے رنگ رخ مریخ اڑتا ہی نگاہ خشمگین کرتی ہی زہرہ آب رستم کا -

آب گریہ - ظث - ف - آنسو **صبا** ~ رو رہے ہین کس صنم کے دھیان مین آب گریہ آبروے گنگ ہی - **ظفر** ~ جسطرح پانی پہ تیرے کوئی تنکا سطح آب گریہ مین ہمارا تن لاغر تیرا -

آب گوشت - ف - یخنی -

آبگینہ - ف - (مرکب ہی آب اور گینہ سے - گینہ نسبت کا کلمہ ہی - جیسے خاگینہ) مذکر - شیشہ - کانچ - (جسکی چوڑیان وغیرہ بنتی ہین) **آتش** ~ آبگینے سے ہی نازک دل ہمارا آتش - بدمزاجی سے مری رکھتے ہین غمخوار لحاظ - **رشک** ~ ہو گیا یار مرے دل سے شکستہ خاطر - آبگینے سے تعجب ہی کہ خار اٹھا **انیس** ~ خیال خاطر احباب چاہیے ہردم - انیس ٹھیس نہ لگ جائے آبگینونکو -

آب مٹادینا - آب وتاب اور رونق کھو دینا - **بحر** ~ مٹائی موتیونکی آب اسکے دانتون نے - اڑا دیا لب نگین نے رنگ لالونکا -

آب مٹجانا - آب وتاب اور رونق جاتی رہنا - فقرہ - جھائین پڑنے سے آئینے کی آب مٹگئی -

آب مروارید - ظث - نمبر(۱) مونث - دیکھو آب در - نمبر(۲) مذکر - موتیا بند - **منیر** ~ حسرت دُرِ نجف مین لسکہ گریان ہی مدام

~ واضح ہو کہ آبکار بمعنی شراب فروش و شراب خوار و سقاو آبیار - لفظ فارسی ہی مولف انجمن آرا سے نا مری نے یہ معانی لکھکر یہ شعر لکھا ہی ~ درپیش بارگہش رو زنیار - مائدہ کش عیسی خضر آبکار -
~ آنکھہ کا ایک مرض ہی -

ہی مرض چشم صدف مین وآب مروارید کا۔

آب مَے - ظت۔ ف (اضافت بیانیہ) شراب صبا عہ آب مے مین عکس روے ساقی پُرنور ہی۔ جام آتا ہی نظر آئینہ تصویر صبح **غافل** عہ بجھائی تھی مگر تلوار آب مے سے قاتل نے۔ کسی زخمی کا جو ابتک اک زخم دہن گہرا

آبناے - ف - مونث - لغوی معنی پانی کی راہ اور جغرافیہ کی اصطلاح مین پانی کے اس تنگ حصے کو کہتے ہین جو دو بڑے پانی کے حصونکو ملادے جیسے آبناے باب المندب -

آب ندامت - ظت۔ ف - دیکھو آب خجلت - **آتش** عہ جلاد کی نہنچی تلوار تا بگردن - آب ندامت آیا سو بار تا بگردن -

آب نَدیدہ مُوزہ کَشِیدَہ یا آب نَدِیدہ مُوزہ از پا کَشِیدَہ -

مثل - پانی یا کیچڑ کا کہین نام نہین اور لگے موزہ اُتارنے کسی آفت یا مشکل سے پہلے اُسکی تدبیر اور اندیشے مین پڑنے کی جگہہ بولتے ہین -

آب نرہنا - نمبر (۱) باڑہ نرہنا - ہتیار کا کُند ہوجانا -

نمبر (۲) چمک دمک نرہنا - فقرہ - عجب اطلس چلی ہی کہ چار دن بھی اسکی آب نہین رہی -

آبنی - ھ - مونث - بلا اضافت آب - ترکیب مقلوب یعنی نئے آب نیچے کا وہ حصہ جسکے ایک سرے پر چلم رکہتے ہین اور دوسرا پانی مین ڈوبا رہتا ہی اگرچہ آب اور نئے دونون لفظ فارسی ہین مگر فارسی مین یہ لفظ دیکھا نہین گیا -

آب نیسان - ف - مذکر - نیسان رومی ساتوین مہینے کا نام ہی کہ آفتاب برج حمل مین ہوتا ہی اس مہینے مین جو پانی برستا ہی اُسکو آب نیسان کہتے ہین **عرش** عہ پی اہل توکل عالم بالا سے رزق پئے - صدف کے مُنہ مین پڑے آبِ نیسان کا - مشہور ہی کہ اسکے قطرون سے سمندر مین موتی پیدا ہوتے ہین اور بعض لوگ یہ بھی کہتے مین کہ اسکے اثر سے بانس مین تباشیر پیدا ہوتی ہی جسے بنسلوچن[للعہ] بھی کہتے ہین -

آب و تاب - ف - مونث - نمبر (۱) چمک دمک - **صبا** عہ عیان جو یار کے دانتون کی آب و تاب ہوئی - غریق سیل فنا موتیون کی آب ہوئی **رند** عہ آب و تاب چشم جانان دیکھکر ثابت ہوا - ہر دیے مین صانع قدرت نے موتی کوٹ کر -

نمبر (۲) لطافت - حسن و خوبی - **قلق** عہ ساقیا دے مجھے شراب سخن تجھکو دکھلاؤن آب و تاب سخن - **ناسخ** عہ خط سے دونی ہوگئی اُسکے دہن کی آب و تاب - خضر کے فیض قدم سے آب حیوان بڑہگیا -

آب و تاب بڑہا دینا - حسن و خوبی اور چمک دمک زیادہ کردینا -

فقرہ - قلعی نے آئینے کی آب و تاب بڑہا دی - فقرہ - اصلاح نے مضمون کی آب و تاب بڑہا دی -

آب و تاب بڑہجانا - لازم - فقرہ - بٹنا ملنے سے چہرے کی آب و تاب بڑہگئی **مومن** عہ ہنس دیا اُس شوخ نے پڑہکر جواب - گریہ غم کی بڑہی یون آب و تاب -

آب و تاب جاتی رہنا - چمک دمک جاتی رہنا - رونق مٹجانا -

فقرہ - چار دن کی بیماری مین چہرے کی ساری آب و تاب جاتی رہی -

عہ یہ آب باران بحر ظلمات میں واصل ہوتی ہی جو عرب دراوبقیک ، میان میں ہی

مہ یہ محاورہ اسمات کے ساتھ بھی مستعمل ہی مگر کم - جیسے اب ایسے میاں تو چلے ہیں کہ انمیں چار دن آب رہتی ہی اور سلک کے ساتھ زیادہ ہی جیسے لمس کے ساتھ کم کہا گیا -

[للعہ] بنسلوچن اسی واسطے کہتے ہیں کہ بانس میں سے اسکی پیدائیس ہوتی ہی

آبِ وتاب کھنا ۔ ف۔ چمک کم کھنا۔ رشک ؎ خجل تھے دانتون سے موتی
لبون سے لعلِ بدخشن۔ تمہارے عہد مین کون آب وتاب رکھتا تھا۔

آب وتاب کھو دینا ۔ چمک اور جلا مٹا دینا۔ مسرور ؎ عارض نے
ترے چمک چمک کر۔ آئینے کی آب وتاب کھو دی۔

آب وتاب گھٹا دینا ۔ چمک دمک کم کر دینا۔ لطافت اور خوبی کم کر دینا۔ فقرہ۔ اطلس کو بانا تہہ
لگا کر تمنے اُسکی آب وتاب گھٹا دی۔ فقرہ۔ یہ لفظ بدل دو اسنے سارے فقرے کی
آب وتاب گھٹا دی ہے۔

آب وتاب گھٹجانا ۔ لازم۔

آب وتاب مٹا دینا ۔ دیکھو آب وتاب کھو دینا۔ ناصر ؎ ہنسکے جب آتے
دیا مجھ سے جواب۔ لعل وگوہر کی مٹا دی آب وتاب۔

آب وتاب مٹجانا ۔ لازم۔

آب وخور ۔ ف۔ مذکر۔ دانہ پانی۔ رزق مجازاً زندگی۔ بحر ؎
آب خور تھا جو وہ چوٹی سے آگے نہ گئی۔ بجگیا آج مین اژدر کا نوالا ہو کر۔

آب وخورش ۔ ف۔ ت۔ ف۔ مونث۔ کھانا پانی۔ رزق۔ مشہور
شعر ؎ یہ غلط کہتے ہین بے آب خورش جیتے ہین۔ لخت دل کھاتے ہین
اور خون جگر پیتے ہین۔

آب ودانہ ۔ ف۔ مذکر۔ کھانا پانی۔ رزق۔ ظفر ؎ مر بینین گے روز
اور کہا مین گئے نہ نقل وکرنگ۔ جب تلک قسمت مین آب ودانہ میخانے کا ہے۔
اسیر ؎ کرتے نہین دہان ہوس اصناف کیطرح۔ رکھتے ہین آپ مثل گہر
آب ودانہ ہم۔ اصل معنی اسکے رزق ہی کے ہین مگر استعمال کے دیکھتے ہوئے
مختلف مقامات پر مختلف تعبیرین چسپان ہوتی ہین جو ذیل مین لکھی جاتی ہین

نمبر (۱) تقدیر۔ نادر ؎ کیا زبردست آب ودانہ ہی گھر کا دیکھنا۔ نکلا دریا سے
تو کیسا جلد پہنچا کان مین۔ بحر ؎ اڑ کے پہنچا مین وہان لیگئی تقدیر جہان
آب دانے کو مین اپنے لیے در سمجھا۔

نمبر (۲) زندگی بحر ؎ نکلے خزان مین باغ سے یہ کہکے مصفیر۔ دیکھین گے
پھر بہار اگر آب ودانہ ہے۔

فائدہ۔ ہم مسلمانون کے اعتقاد مین ہر دانہ ہر قطرہ کسیکے واسطے مقدر ہے کہ ضرور
اُسکو پہنچیگا اس لیے رزق مقدر کے معنی پر اسکا اطلاق ہوتا ہے۔

آب ودانہ اُٹھا لینا ۔ نمبر (۱) وطن یا مقام قیام کا چھڑا دینا۔
بحر ؎ خدا نہ کرے اُٹھائے آب ودانہ۔ قفس سے پھر ہو سوئے گلشن سفر ہو۔
نمبر (۲) کھانا پانی بند کرنا۔ بحر ؎ دنیا سے جمال کہین تو ہو کے جہان
خالق نے آب ودانہ ہمارا اُٹھا لیا۔

آب ودانہ اٹھجانا ۔ سفر ہونے نوکری چھوٹنے اور دنیا سے کوچ ہونے پر
بولتے ہین کہ اسکا آب ودانہ یہان سے اٹھ گیا۔ اسیر ؎ رو کے گاتیرے
گہ مین ہین پھر قفس دام۔ صیاد آب ودانہ ہمارا اگر اٹھا۔ رشک ؎
خون دل پینے ہین غم کھانے نہین کل پڑنے لگی۔ اٹھگیا دنیا تا شاید میرا آب ودانہ آج
فقرہ۔ یہ ذرا معلوم ہوتا ہے کہ اب تمہارا آب ودانہ ہمارے یہان سے اٹھا۔

آب ودانہ بند کرنا ۔ دانہ پانی نہ دینا۔ فقرہ۔ بے زبان جانورون کا
آب ودانہ بند کرنا اچھا نہین۔

آب ودانہ بند ہونا ۔ لازم۔

آب ودانہ حرام کر دینا ۔ کھانا پانی ناگوار اور تلخ کر دینا یا چھڑا دینا۔
صبا ؎ جوہری پر ترے دُرِ دندان۔ آب ودانہ حرام کرتے ہین۔

آب و دانہ حرام ہو جانا - لازم -
اور آب و دانہ حرام رہنا بھی ہی۔ **خلیل** ؎ آب و دانہ عشق گیسو مین رہا ہم پر حرام - مر گئے جھٹکے اسی زنجیر کے کہاتے ہوئے -

آب و دانہ حرام ہی - قسم - لیکن یہ قسم بطور جزا ہی اسکے لیے شرط کی ضرورت ہوتی ہی - فقرہ - تم پر آب و دانہ حرام ہی اگر سرکار سے میری سعی نہ کرو -

آب و دانہ ملنا - کہانا پانی ملنا - رزق پہنچنا - **بحر** ؎ ملے دشمن کے ہاتھون آب و دانہ قدرت رب ہی - رہے مرغ چمن صیاد کے گھر میہمان برسون - اور اسیطرح میسر ہونا بھی بولتے ہین - **ظفر** ؎ اسیرون کو ترے دام محبت مین بجز آنسو - میسر اے ستمگر آب و دانہ ہو تو کیونکر ہو -

آب و دانے کا کہین سے کہین لیجانا - رزق او مقسوم کا ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانا - **بحر** ؎ آب و دانہ مجھے کہان لایا - نہ ملا چین مرمر مجھکو - **رشک** ؎ آب و دانہ تجھکو لایا ہی وہان جس باغ مین - ننگ ہی صیاد کو مرغ چمن کے نام سے -

آب و دانے کی بات ہی - قسمت کی بات ہی - فقرہ - کہان مین کہان کلکتہ یہ آب دانے کی بات ہی -

آب و دانے کی کشش - قسمت کا جذب - روزی کی کشش - فقرہ - یون تو ہم یہان کاہیکو آتے آب دانے کی کشش لے آئی - اور آب دانے کا زور بھی اسی معنی مین مستعمل ہی -

آب و دانے کے ہاتھ ہی - قسمت کے اختیار مین ہی - **میر حسن** ؎ کہان تم کہان ہم ہوا یہ جو ساتھ - یہ تھی بات سب آب دانے کے ہاتھ -

آب و رنگ - ف - مذکر - آب و تاب - مجازاً رونق - رنگ - بہار - **آتش** ؎ وہ آب و رنگ کہان ہوے یار کا گل پر - ہزار آنکھ ہو نرگس کی وہ نگاہ نہین - **ولہٗ** ؎ مرغ چمن کے نالون سے ہی یہ صدا بلند - قابل ہی دید کے یہ طلسم آب و رنگ کا -

آب وضو - مذکر - نمبر (۱) وہ پانی جس سے وضو کرین - **داغ** ؎ نہ دہو آب وضو سے داغ پیشانی کو اے زاہد - ارے نادان یہ ہٹا مٹے گا روسیاہی سے -
نمبر (۲) وہ پانی جس سے وضو کر چکے ہون (یعنی ہاتھ پاؤنکا دہوون) جسے غسالہ کہتے ہین - فقرہ - آب وضو طاہر ہی مطہر نہین -

آب و طعام - ظ ف - کہانا پانی - **اسیر** ؎ آب و طعام ترک کیا اُسنے میرے بعد - جیسے ہین غیر کے یہ روزے قضا کے ہین - اور آب و غذا بھی کہا ہی - **وزیر** ؎ زخم کھاؤن یار کی تلوار کا پانی پیون - غیر کا احسان نہ لون آب و غذا کے واسطے -

آب و گل - ف - مونث - نمبر (۱) ظ ف - پانی مٹی - **ناسخ** ؎ آب و گل مین جسطرح زاہد نہان ہو جاے زر - منھ سے ہی انکار زر کا اور دلمین جا زر -
نمبر (۲) ظ ف - قالب جسم - **آتش** ؎ قید ہستی سے ہو آزادگی حاصل کہان - روح سے چھوٹا ہی یہ زندان آب و گل کہان - **ناسخ** ؎ آب و گل مین اڑ گیا ہی توسن عمر روان - توڑ کر تا نفس کو تازیانہ کیجیے -
نمبر (۳)؎ سرشت - خمیر - **بحر** ؎ ممزوج آب و گل مین ہی سوز و گداز عشق - قطرہ کبھی ہی اپنی طبیعت شرر کبھی -

؎ اصل لفظ آب و دانہ واو عاطفہ کے ساتھ ہی اہل زبان اُردو کو واو عاطفہ حذف کرنے کی ضرورت یہ ہوئی کہ جن ترکیبون مین ہاے مختفی کو یاے تحتانی سے بدلتے ہین تو سبب ہند ہو جانیکے وہان واو عاطفہ لا نادر نہین ہوتا اور اگر واو عاطفہ کی ضرورت سے ہاے مختفی کو یاے تحتانی سے نہ بدلین تو زبان ہاتھ سے جاتی ہی -

؎ حضرت آدم علیہ السلام جو تمام انسانون کے باپ تھے قدرت نے انکا خمیر پانی اور مٹی سے تیار کیا تھا اسلیے جو اصلی مادہ برائی بھلائی کا ہی جسکو طینت کہتے ہین اُسے آب و گل سے بھی تعبیر کرتے ہین -

آبِ وگل میں ہونا۔ طینت میں ہونا۔ رند ؎ آبِ گل میں جو تھی فاداری خاک بھی اُڑ کے کو بکو نہ گئی۔ **قلق** ؎ آبِ گل میں ہی انکی مکر و دغا۔ قوم کی قوم ہی یہ اہلِ جفا۔

آبِ ونان۔ ظ ث۔ ن۔ کھانا پانی۔ رزق۔ **مومن** ؎۔ آبِ نان کے لیے گرز و کہیں رستمانِ زمانہ تیغ و سپر۔ **کیف** ؎ پیٹ کی خاطر نہ دہو آبرو سے ہاتھ کیف۔ منھ کی کھلوائے نہ تجھکو آبِ نان کی احتیاج۔

آب ونمک۔ ف۔ مذکر۔ مزہ۔ ذائقہ۔ فقرہ۔ اس کھانے کا آبِ نمک خوب درست ہی۔

آبِ وہوا۔ ف۔ مونث۔ نمبر (۱) پانی اور ہوا۔ ان معنی میں جہاں اسکا استعمال ہوتا ہی وہاں اُسکی تاثیر اور کیفیت مراد ہوتی ہی مثلاً جب کہتے ہیں کہ آبِ ہوا کیسی ہی تو مقصود یہ ہوتا ہی کہ آبِ ہوا کی تاثیر اچھی ہی یا بُری۔ **ناسخ** ؎ اشک اور آہ کی یہ آبِ ہوا کا ہی اثر۔ آئے شادی جو مرے گھر میں وہیں غم ہو جاے۔ **کیف** ؎ جنت کوچۂ جاناں سے جو باہر نکلوں پا بزنجیر کرے آبِ ہوائے دوزخ۔

نمبر (۲) رُت موسم۔ فقرہ۔ جیٹھ پڑتے ہی آبِ ہوا بدلگئی اب وہ لو کہاں۔

نمبر (۳) رنگ ڈہنگ۔ **اسیر** ؎ نالے کرنے سے مرے آنسو بہانے سے مرے اور ہی آبِ ہوا ہی گلشن ایجاد کی۔

آبِ ہوا اچھی یا بُری ہونا۔ آب وہوا کی تاثیر اچھی یا بُری ہونا **مصحفی** ؎ باغ سرسبز ہی اور آبِ ہوا اچھی ہی۔ کیجیے سیر کوئی دم کہ فضا اچھی ہی۔ **سحر** ؎ یہی ہی آبِ ہوا نہ سید کا ہو قیمت کی۔ ہوا یہ نا کہ پشہ مجھے عقاب ہوا

اور آبِ ہوا خوب اور عمدہ اور خراب اور ناقص بھی بولتے ہیں۔ فقرہ۔ برہما میں روزگار تو خوب ملتا ہی مگر افسوس وہاں کی آبِ ہوا خراب ہی۔

آبِ ہوا بدلجانا۔ نمبر (۱) آبِ ہوا کی تاثیر بدلجانا۔ فقرہ۔ اب وہاں جانے میں کچھ ہرج نہیں آبِ ہوا بدلگئی ہی۔

نمبر (۲) موسم بدلنا۔ رُت پہرنا۔ فقرہ۔ اب سردی کہاں مارچ کا مہینا آتے ہی آبِ ہوا بدلگئی۔

آبِ ہوا بگڑجانا۔ آبِ ہوا کی تاثیر میں نقصان پیدا ہو جانا۔ جس سے بیماریاں پہیل جاتی ہیں۔ فقرہ۔ عفونت کی وجہ سے آب وہوا بگڑجاتی ہی۔

آبِ ہوا راس نہ آنا یا راس نہونا۔ آب وہوا کا مزاج کے موافق نہونا۔ **آتش** ؎ نازک حباب جو سے بھی میرا مزاج تھا۔ راس آئی اس چمن کی نہ آبِ ہوا مجھے۔ **مومن** ؎ آبِ ہوائے ملکِ محبت راس نہیں ہی ہمکو تو ہوتے ہیں لاغر اور زیادہ جتنا ہم غم کھاتے ہیں۔

آبِ ہوا کا اختلاف۔ آب وہوا کا تغیر تبدل۔ **رند** ؎ کیا اختلاف آبِ ہوا ہی زمانے میں۔ ہیں اشک گرم گاہ و گہے آہ سرد ہی۔ **ولہ** ؎ خار و خس ہوتے ہیں پیدا جس جگہہ تھے سرو گل۔ کیا چمن میں اختلاف آبِ ہوا کا ہو گیا۔

آبِ ہوا کی ناموافقت۔ **ناسازی**۔ آبِ ہوا کی طبیعت سے مخالفت **کیف** ؎ خانہ غیر کا ای حور لقا قصد نہ کر۔ ناموافق ہی بہت آبِ ہوائے دوزخ۔ **خلیل** ؎ اشک بے تاثیر نالہ بے اثر ہی دیکھیے۔ کیا مرض ناسازیِ آب وہوا پیدا کرے۔ **وزیر** ؎ رنج دل افزوں ہوا ہی میرے اشک آہ سے

[illegible]

ہی بہت ناسازیہ آب وہوا بیمار کو۔

آب وہوا مین اعتدال ہونا - آب وہوا مین خرابی پیدا ہونا خلیل ؎
ہوا فساد اڑو بلبلو خزان آئی - چمن کی آب وہوا میں وہ اب اعتدال نہین -

آب وہوا مین سمیت آجانا - آب وہوا مین ایسا فساد پیدا ہو جانا جس
سے وبا پھیل جانے - فقرہ - آب وہوا مین سمیت آگئی ہی وبا سے ہیضہ سے
موت کا بازار گرم ہی -

آب ہونا - ظت نمبر (۱) پانی ہو جانا - پگھل جانا - آتش ؎ تاثیر دار لوگ
ہیں اللہ کے فقیر - سنگ صنم ہو آب جو ہم ذکر ہو کرین - ذوق ؎
ڈرتا ہون خنجر اسکا نہ بہ جاے ہو کے آب - میرے گلے مین نالۂ آہن گداز ہی
نجر ؎ آئی خزان ہزار کا دل آب ہو گیا - روز وصال گل شب سرخاب ہو گیا -
نمبر (۲) شرمندہ ہونا - مومن ؎ دیکھ اُس لب کی گوہر افشانی -
ہو گیا آب ابر نیسانی -
نمبر (۳) ضایع ہونا - برباد ہونا - مومن ؎ ہو بگڑی دعا ہاے سحر کی
ہوئی آب آبروے مژگان ترکی -
نمبر (۴) آسان ہو جانا - مومن ؎ اُنسی برکی ہین دُر افشانیان -
کہ یون آب ہو علم یونانیان -
نمبر (۵) باڑہ چمک جلا ہونا - فقرہ - اس تیغ ان موتیون اور اس آئینے
مین کیا آب ہی -

آبی - ف - یہان ی نسبت کی ہی - نمبر (۱) ظت - پانی مین رہنے والا
صبا ؎ شل دیوانہ بہت تشنہ لبی کف لاے - وہ پری سیر کو جس دن لب دریا نہ گیا
عرش ؎ شور دریا کا نہین بر وقت مین تیری بحر حسن - مردم آبی
کیا کرتے ہین شیشون آب مین -
نمبر (۲) ہلکا ہلکا نیلا رنگ - ذوق ؎ دیکھنا آبی دوپٹا منہ پہ اُسکے
وقت خواب - برج آبی مین ہی مہ یا مہر روشن آب مین - اسیر ؎
ہین حباب لب جو شرم سے پانی پانی - جب سے دیکھا ہی ترے پیرہن آبی کو -
نمبر (۳) روٹی کی ایک قسم ہی جسمین گھی دودھ نہین پڑتا اور تنور مین پکتی ہی -
شیرمال کی ضد - ذوق ؎ پاتا کہ دادا سے ہی گردۂ نان آبی -
تیری بخشش سے جو دریا کا معین ہی کفاف -
نمبر (۴) وہ زمین جسمین آب پاشی ہوتی ہو - فقرہ - آبی زمین ہی تمنے اتنی جمع
کیون گھٹا دی (محکمہ بندوبست)
فارسی مین ہنی کو بھی کہتے ہین -

آبیار - ظت - ف - کھیتون اور درختون مین پانی دینے والا - سحر ؎
بہت شباب ہا آبیار سبزۂ خط - ہوا ہی آب سے اب چشمۂ ذقن خالی -

آبیاری - ظت - ف - مونث - ی مصدری ہی باغون اور کھیتون مین
پانی دینا - سینچنا - ناسخ ؎ رُلایا مجھکو جب برسون تب آیا دسہی قامت
ہوا ہی سرو پیدا باغبان کی آبیاری سے - اسیر ؎ سوکھ جائیگی اپنی کشت امید
نہ کریگی جو آبیاری آنکھ -

آبا - ظت - ع - م - اب کی جمع - باپ دادا - اگلی پیڑہیان - غالب ؎
سو پشت سے ہی پیشۂ آبا سپہ گری - کچھ شاعری ذریعۂ عزت نہین مجھے -

آباو اجداد - اب و جد کی جمع - دیکھو آبا - فقرہ - یہ رسم انکے آبا و اجداد
سے چلی آتی ہی -

آبائی - آبا کیطرف منسوب - باپ دادا والی چیز - فقرہ - اس فقیر حقیر کو

نظر بقومیت آبائی سپاہگری عمس المحققین خطاب دیا ہوگا (عود ہندی)

آباے عُلوی - نو آسمانون سے کنایہ ہی یا سات سیارہ ستارون سے

آباد - ف - (اسکی اصل آباس معلوم ہوتی ہی جسکے معنی سنسکرت مین بنا ہین) ضد ویران - نمبر (۱) آدمیون سے بسا ہوا - بھرا ہوا - معمور - (مقام کے لیے) **ناسخ** ؎ ہی جو دل آہون سے خالی جان لو ویرانہ ہی - کام رہتا ہی دھوئین سے خانہ آباد کو - **اسیر** ؎ عالم مین کہان یہ شان و شوکت - آباد یہ خانہ تا قیامت اور مکین کی طرف بھی منسوب ہوتا ہی - فقرہ - بزن بیگ خان کے کٹڑے مین جُلاہے بہت آباد ہین **بحر** ؎ خانہ ویرانی ہی قسمت مین کہان آباد ہون - اسطرف نکلے ترک پنا جدھر کو گھر بنے -

نمبر (۲) ظث - پھلا پھولا - سرسبز شاداب - (باغ کی صفت مین) **بحر** ؎ رنگ کملائیگا اکدن خون بلبل باغبان - آئیگی اکدن خرابی گلشن آباد پر -

نمبر (۳) خوشحال - خوش وخرم - سلامت برقرار - فقرہ - خوش رہو بابا آباد رہو (فقیرونکی صدا) **انشا** ؎ فقیرونکی دعا ہر طرح آباد رہو - خوش رہو جیتے رہو گردتا زے رہو شاد رہو - **نسیم** ؎ ہم غریبون کو بھی ملجاتے ہین پیمانۂ عشق - یارب آباد رہے صحبت میخانۂ عشق -

نمبر (۴) رونق - چہل پہل کی جگہہ - **غالب** ؎ کم نہین جلوہ گری مین ترے کوچے سے بہشت - یہی نقشہ ہی ولے اسقدر آباد نہین -

آبادان - ظث - ف - آباد کا مزید - دیکھو آباد - نمبر ۱ و نمبر ۲ - **سوز** ؎ تیرے ای غم یار اکدن دو دن - بس زیادہ نہو جیسے مہمان - تم تو بیٹھے ہو بادان چھپا کر - اپنے گھر جاؤ خانہ آبادان - **مومن** (رباعی) ؎ تھا لائق سیر گرچہ گلزار جہان - جان تنگ تو طرب خیز و خوش آبادان - پر ہمکو بزنگ داغ لالہ کیا حظ -

سودے مین کٹی بہار حسرت مین خزان - یہ اگلی زبان ہی اب فصیح نہین سمجھی جاتی

آبادانی - ف - مؤنث - ضد ویرانی - نمبر (۱) ظث - بستی آبادی - فقرہ شہر کی آبادانی دیکھہ آہ سرد کھینچی غریب الوطنی پر کمر چست کی - (فسانۂ عجائب) آبادان کیطرح یہ بھی اگلی زبان ہی اب فصیح نہین ہی -

نمبر (۲) چہل پہل - فقرہ - نقالون سے محفل کی آبادانی ہی - (یہ فقرہ صرف نقالون سے سنا گیا ہی -)

نمبر (۳) خیر طلبی - ترقی خواہی - مثل - جسکا کھائیے ان پانی اسکی کیجے آبادانی - ان معنونمین اسی مثل تک محدود ہی -

آباد رکھنا - نمبر (۱) معمور رکھنا - بسا رکھنا - مکان اور مکین دونون کی نسبت آتا ہی عہ - فقرہ - سرکش رعایا کو آباد رکھنے سے کیا حاصل ہی -

نمبر (۲) عہ سلامت اور برقرار رکھنا - خوش وخرم رکھنا - فقرہ - رعایا کو آباد رکھنے سے ملک ہمیشہ بنا رہتا ہی - **آتش** ؎ کیا بادۂ گلگون سے سرو کیا دلکو آباد رکھے داتا ساقی تری محفل کو - **داغ** ؎ ہی عجب شہر مصطفےٰ آباد - اسکو رکھنا مرے خدا آباد -

نمبر (۳) رونق پر رکھنا - فقرہ - اپنے چلتے تو ہمنے اس کوچے کو بہت آباد رکھا

آباد رہنا - نمبر (۱) بھرا پُرا رہنا - بسا رہنا - (مکان و مکین دونون کیلیے) **آتش** ؎ کون ہی جو تری دوری مین نہین مرتا ہی - ایک گھر رہنے نہ دیگی شب ہجران آباد - **قلق** ؎ تا ریاست تو یہ نہو برباد - دم سے دونون کے گھر ہے آباد - فقرہ - یہی رات دن کی بیگار ہی تو رعایا آباد رہ چکی -

نمبر (۲) سلامت اور برقرار رہنا - خوش وخرم رہنا - **سوز** ؎

عہ ان معنونمین دعا اور التجا کے ساتھہ زبانون پر زیادہ ہی -

صنم کے غم غزہ ہون بیکسون کے مونس وہمدم - الٰہی تا قیامت تو رہے آباد دنیا مین
رشک ؎ افصح ہند مین آباد ہی اقلیم سخن - یا الٰہی رہین آباد جناب ناسخ -
اور ان معنون مین طنزاً بھی کہتے ہین - داغ ؎ آباد رہین حضرت دل
انسے یقین ہی - یہ خوب ہی مٹی مری برباد کرینگے - فقرہ - آباد رہو ہمین تو خوب غارت کیا
نمبر (۳) ظلت - سرسبز و شاداب رہنا - وزیر ؎ رہے آباد دامن صحرا -
وان لڑا نیکو آنکھین ہو ہی - رند ؎ سیر کی خوب ہرے پہول چنے شاد رہے
باغبان جاتے ہین گلشن ترا آباد رہے -
نمبر (۴) رونق پر رہنا - فقرہ - پہلے تو یہ چوک بہت آباد رہتا تھا خدا جانے
اب کیون سونا ہی -

آباد کرنا - نمبر (۱) بسانا (مکان اور مکین دونون کیلیے) آتش ؎
مکین ہر معنی روشن مکان ہر بیت موزون ہی - غزل کہتے نہین ہم جنگہر آباد
کرتے ہین - قلق ؎ دیکھیے پہلے تربت فرہاد - سنگ قیس کیجیے آباد -
فقرہ - واہ آپنے گھرون مین آباد بھی کیا تو کن بازاری عورتون کو -
نمبر (۲) بہرنا - خالی کی ضد (آغوش کے ساتھہ) گرم کرنا - (پہلو کے ساتھہ)
نوازش ؎ گود مین غیر کی رہا برسون - اب تو آغوش کر مرا آباد - صبا
؎ کیا ای صنم تری دل عاشق مین جا نہ تھی - پہلو کیا رقیب کا آباد کسلیے -
نمبر (۳) رونق بخشنا - صبا ؎ جشن نوروز مبارک تمہین ای بادہ کشو -
پہر بہار آئی ہی پہر میکدہ آباد کرو - آتش ؎ کوچہ یار مین ہی روشنی اپنے
دم کی - کعبہ دیر کرین گبر و مسلمان آباد - فقرہ - کبھی تم بھی آکے سونی محفل کو آباد کرو

آباد ہونا - نمبر (۱) بسا ہونا (مکان اور مکین دونون کے واسطے) وزیر ؎
دلمین ہی عشق ترا یاد تری غم تیرا - یہ خزانون سے ہوئی آباد یہ منزل قاتل -
ناسخ ؎ شہر دم مین ہوتے ہین آباد جنگلے کہ ہے - ایکدن انکے لیے بھی
گوشہ ویرانہ ہی - گلزار نسیم ؎ گلزار جواہرین مین آکر - آباد ہوئی پری آمن
داغ ؎ دل برباد مین آباد ہوئے عشق وجنون - کوئی بستی نہین بہتر
مرے ویرانے سے -
نمبر (۲) رونق پر ہونا - بہرا پڑا ہونا - صبا ؎ فصل گل ہی زاہد انکو غم ہی
میکش شاد ہین - مسجدین سونی پڑی ہین بھٹیان آباد ہین - مومن ؎
رہتے ہین جمع کوچہ جانان مین خاص و عام - آباد ایک گھر ہی جہان خراب ہین -
نمبر (۳) بہرنا - خالی کی ضد (آغوش کے ساتھہ) گرم ہونا (پہلو کے ساتھہ)
مسرور ؎ عاشق معشوق دونون ہون شاد - پہلو آغوش سب ہون آباد

آبادی - ف - مونث - نمبر (۱) بستی اجاڑ کی ضد - فقرہ - اب یہان سے
آبادی بہت قریب ہی - ؎ کوئی ویرانہ آتش کوئی آبادی نہین باقی -
تلاش گوہر مقصود مین کیا خاک چھانی ہی -
نمبر (۲) چہل پہل - رونق - بحر ؎ میرے ہی دم سے تھی سب آبادی
میکشو میکدہ خراب ہی اب - ظفر ؎ کبھی دیکھے محل یان اور دیکھی انہین
آبادی - کبھی دیکھی خرابی اور اک ویرانہ سا دیکھا -
نمبر (۳) تعداد ساکنین - فقرہ - آپ کو ہندوستان کی آبادی معلوم ہی بعض
مسلمان عورتون کا نام بھی ہوتا ہی جیسے آبادی خانم - آبادی جان -

آبرو - (بلا اضافت آب) ف - مونث - عرت - ع - نمبر (۱) قدر و منزلت
شرف - غالب ؎ آبرو کیا خاک اس گل کی کہ گلشن مین نہین - ہی گریبان
ننگ پیراہن جو دامن مین نہین - داغ ؎ حسرت آبرو کی سلیمان کو
ہی - یثرب مین ہی وہ مرتبہ مور ضعیف کا - قلق ؎

رونق مسند جہانبانی - آبروئے نگین سلطانی -

نمبر(۲) ناموس - عصمت - نواب مرزا **شوقؔ** آبرو جان میری جائیگی تیری تو اسمین سبھی بن آئیگی - **جانصاحبؔ** آبرو لینے کا یہ رہتا ہی طالب رات دن - لسکٹا خواجہ سرا بیری (خواجہ سرا کا نام) وا مطلب ہی -

نمبر(۳) امارت وجاہت - **صباؔ** چاہیے عقبی کی عزت کا خیال - منعمو یہ آبرو اچھی نہین -

نمبر(۴) حیثیت عرفی - فقرہ - ہتک عزت کی نالش مین آبرو کا اندازہ کرکے سرکار جرمانہ کرتی ہی -

نمبر(۵) ساکہ اعتبار - فقرہ - روپیہ کہان مگر لالہ جی کی آبرو بنی ہوئی ہی

نمبر(۶) بی بی - زوجہ فقرہ - یہ تمہاری آبرو ہی اسکا بہت خیال کرو - یہان درحقیقت آبرو بی بی کے معنی مین نہین ہی بلکہ مطلب یہ ہوتا ہی کہ بی بی کی ذلت میان کی ذلت اور بی بی کی عزت میان کی عزت ہی جیسے کہتے ہین کہ اب یہ تمہاری آبرو ہوچکی -

نمبر(۷) شرم - لاج - **داغؔ** الٰہی اشک ندامت کی آبرو رکھنا - یہ بیکسی مین برے وقت پر ضرور آیا -

آبرو اُتارنا - نمبر(۱) ذلیل کرنا - **رشکؔ** ہجر مین برسات جب آئی تو مین نے لاکھہ بار - ابروے ابر اُتاری چشم دریا بار سے -

نمبر(۲) بےحرمت کرنا - عصمت و ناموس مین دہبا لگانا - فقرہ - کیا غضب ہی کہ چار شہدے ملکر جس عورت کی چاہین آبرو اُتارلین -

آبرو اُترنا - لازم - نمبر(۱) فقرہ - وہان ایسا ڈہول دہبا ہوتا ہی کہ جو گیا اُسکی آبرو اُتر گئی -

نمبر(۲) **جانصاحبؔ** چال دریا پر کسیکی کام کرہی جائیگی - موتی خانم آبرو اکدن اُتر ہی جائیگی -

آبرو بچانا - نمبر(۱) عزت محفوظ رکھنا - **ہجرؔ** ہوے بے آبرو ہم آپکے آگے گہڑی بہر مین - بچائی کیونکر آئینے نے اپنی آبرو برسون -

نمبر(۲) عصمت و ناموس محفوظ رکھنا - فقرہ - آجکل گہر مین کوئی مرد نہین اور بدمعاشون کا یہ زور ہی کہ راتون کو گہر پہاندتے ہین - خدا ہی آبرو بچائے (عو)

آبرو بچنا - لازم - نمبر(۱) فقرہ - آج تک خدا کی حفظ و عنایت سے آبرو بچی ہوئی ہی -

نمبر(۲) فقرہ - زیور اسباب گیا جانے مین آبرو بچی یہی کیا کم ہی (عو)

آبرو بخشنا - توقیر بڑہانا - مرتبہ زیادہ کرنا - **غالبؔ** تمنے مجہکو جو آبرو بخشی - ہوئی میری وہ گرمی بازار - **سحرؔ** آبرو بخشی سبہا مین منہ کو اُجیالا کیا - طرۂ زر بنا سُے کلکیہ کو نذرانہ شمع -

آبرو بڑہانا - عزت اور توقیر زیادہ کرنا - مرتبہ بڑہانا - **اسیرؔ** فروغ پیرمغان ہی ہماری محبت سے - گہٹا کے خون بڑہائی ہی آبروے شراب

آبرو بڑہنا - لازم - **ہجرؔ** بڑہی ہی گریۂ عاشق سے آبروے فراق فلک ہی اپنی نظر مین حباب ہوے اوس - **کیفؔ** کیا عجب آبروے حسن جو خط سے بڑہ جاے - اکثر آجاتا ہی آندہی کے بھی شامل پانی -

آبرو بڑی دولت ہی - جملہ - عزت کو بہت عزیز رکہنا اور قدر کرنا چاہیئے - **رشکؔ** آبرو دولت دنیا مین بڑی دولت ہی - ڈوب مرنا مگر اے رشک نہ رسوا ہونا - اور آبرو بڑی چیز ہی آبرو بڑی نعمت ہی بھی مستعمل ہی -

آبرو بگاڑنا - ذلیل و بے حیثیت کرنا (دوسرے کو یا اپنے آپ کو)
فقرہ - میان جانے بھی دو کسیکی آبرو بگاڑنے سے کیا حاصل - فقرہ کیسکا
کیا گیا روپیہ برباد کرکے تمنے اپنی آبرو بگاڑ دی -

آبرو بگڑنا - ذلیل ہونا بے حیثیت ہونا - فقرہ - اتنا خرچ کرو گے تو دیہی
دنمین آبرو بگڑ جائیگی -

آبرو بنانا - نمبر (۱) ٹھاٹھ او حیثیت درست کرنا - فقرہ - ہین تو فاقہ مست
مگر آبرو خوب بنا رکھتے ہین -
نمبر (۲) ساکھ اور اعتبار پیدا کرنا - فقرہ - روپیہ تو ہی نہین مگر لالہ جی اپنی سچائی
اور خوش معاملگی سے آبرو بنائے ہین -

آبرو بنی ہونا - نمبر (۱) حیثیت درست ہونا - عزت سلامت رہنا - رشک
ع دنیا مین آبرو کا مزہ ہی بنی رہے - تدبیر سے بناتے مین پانی عبث
فقرہ - خدا کرے آپ کی آبرو بنی رہے -
نمبر (۲) ساکھ اور اعتبار قائم رہنا -

آبرو بیچنا - عزت سے درگذرنا - بحر ع دینے والے کا کب احسان گدا لیتے مین
آبرو بیچکے ٹکڑا فقرا لیتے ہین -

آبرو پانا - شرف اور عزت حاصل ہونا - مرتبہ بڑہنا - رشک ع
سر تو جدا ہوا تھا مگر پائی آبرو - یہ مرتبہ جدا تری تلوار سے ملا - صبا
ع آبرو پائی ہے اپنے آنسوؤن کے تار سے - ایک گوشہ ہی ہمارے دامن کا سحاب

آبرو پر بنجانا - نمبر (۱) عزت اور مرتبے مین فرق آنا - فقرہ - اچھی ضمانت کی کہ
عدالت مین کچہے کچہے پہرنے آبرو پر بنگئی -
نمبر (۳) عصمت اور عفت مین فرق ٹڑنا - فقرہ - دیکھو بیگم زمانہ برا ہی اکیلی ہمسائے
مین نہ جایا کرو - ایسا نہو کسیدن دشمنونکی آبرو پر بنجاسے -

آبرو پر پانی پہر جانا - نمبر (۱) عزت اور قدر جاتی رہنا - صبا ع
تری موج تبسم پر خضر کا دم نکلتا ہی - پہرا جاتا ہی پانی آبروے آب حیوان پر -
نمبر (۲) بے عصمت ہونا -

آبرو پر پانی پہیر دینا - متعدی - نمبر (۱) فقرہ - اس لڑکے کے چال
چلن نے تو خاندان کی آبرو پر پانی پہیر دیا -
نمبر (۲) فقرہ - او بدمعاش تو نے تو میری آبرو پر پانی پہیر دیا - (عو)

آبرو پر حرف آنا - نمبر (۱) عزت اور مرتبے مین فرق آنا - ذوق ع
حرف آیا جو آبرو پہ مری - ہین یہ چشم تر آب کی باتین -
نمبر (۲) حرمت اور عصمت مین خلل ٹڑنا - فقرہ - دیکھو خانم جان یہ صحبت اچھی
نہین کہین آبرو پر حرف نہ آجاسے -

آبرو پیدا کرنا - نمبر (۱) ناموری اور شرف حاصل کرنا - صبا ع
آبرو کی جو صفات فقرا سے پیدا - صورت وصل ہوئی ذات خدا سے پیدا
فقرہ - اُنہون نے اپنے باپ دادا سے زیادہ آبرو پیدا کی -
نمبر (۲) ساکھ اور اعتبار بہم پہنچانا - فقرہ - سچے بیوپار کا کیا کہنا دیکھو
ساہو جی نے کیسی آبرو پیدا کی -

آبرو تہامنا - عزت اور قدر و منزلت کا محفوظ رکھنا - نصیر ع
ہجر مین ذرات گریان چشم تو ہی پر نصیر - آبرو اُسکی ٹری ہی آستین کہتا منی
لکھنؤ والے اسجگہہ آبرو سنبھالنا بولتے ہین -

آبرو تہوڑی سہی ہی یا ذرا سی ہی - یہ جملہ وہان بولا جاتا ہی جہان
یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ تم اُنکے مقابلے کے نہین ہو تمکو ایسا نہ چاہیے -

آتش ؎ ہرگز اُن دانتوں سے کرنا نہ صفا کا دعوے - آبرو تیری ہی ای دُر ثمین
تھوڑی سی - بول چال میں یہ محاورات زیادہ یوں ہیں تھوڑی سی آبرو ہے - ذرا سی آبرو ہے

آبرو تیرے ہاتھ ہے - جملہ عزت کا بچانا تیرے اختیار میں ہے - مشہور شعر مناجات کا
؎ فضل تیرا ہر بشر کے ساتھ ہے - آبرو بندوں کی تیرے ہاتھ ہے - اس محاورے میں
تیرے کی کچھ تخصیص نہیں ہے حاضر و غائب سب کے ساتھ مستعمل ہے - آتش ؎
نیم جان دل ہے طلبگار سلوک شمشیر - آبرو اپنی ہے اب ابروے خمدار کے ہاتھ -

آبرو جانا یا جاتی رہنا - نمبر (۱) عزت و قدر جاتی رہنا - غالب ؎
ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی - اب آبروے شیوۂ اہل نظر گئی ؎ آبرو جاتی
رہیگی آپکی - تجھ اب اُس سے کنارہ خوب ہے -
نمبر (۲) بے عصمت ہونا - نواب مرزا شوق ؎ آبرو جان میری جائیگی -
تیری تو آسمیں بھی بن آئیگی -

آبرو جاکے نہیں آتی - مثل - عزت ایسی چیز ہے کہ گئی تو پھر نہیں ملتی -
ناصر ؎ جان کیطرح نہ کیونکر ہو عزیز - آبرو جاکے نہیں آتی ہے -

آبرو جان سے زیادہ عزیز ہے - یہ جملہ آبرو کی تعریف میں بولا جاتا ہے -

آبرو جگ میں رہے تو بادشاہی جانیئے - عزت و حرمت دنیا میں رہے
تو بادشاہی سمجھنا چاہیے - یہ مثل آبرو کی کمال تعریف میں بولی جاتی ہے -

آبرو چاہنا - نمبر (۱) عزت اور مرتبے کی خواہش کرنا فقرہ - آبرو چاہتے ہو تو پڑھو لکھو
نمبر (۲) موجودہ عزت کی سلامتی چاہنا - آتش ؎ پیش منعم نہیں کم مایہ کی عزت ہوتی
آبرو چاہے تو دریا سے کنواں دور رہے -

آبرو خاک میں ملا دینا - نمبر (۱) عزت کا ضایع کرنا (اپنی یا دوسرے کی) رشک
؎ نظر سے کشان سے گر جاے - آبرو خاک میں ملاے شراب - ظفر ؎
ملائی خاک میں سب آبرو آئینہ کی تو نے - اور اسپر پھر تمہارے روبرو یہ بھیجا آیا -
نمبر (۲) عصمت و ناموس کا برباد کرنا - (اپنی یا کسیکی) قلق ؎ پاس ناموس پہ ہر
نہ رکھوں گی - آبرو خاک میں ملا دوں گی -

آبرو خاک میں ملجانا - نمبر (۱) مومن ؎ خاک میں ملجاے یارب بیکسی کی
آبرو - غیر میری نعش کے ہمراہ روتا جاے ہے - اسیر ؎ پیکان تیر یار سے
کرتا ہے ہمسری - ڈرتا ہوں خاک میں نہ ملے آبروے دل -
نمبر (۲) فقرہ - (ماں کا خطاب بیٹی سے) لڑکی بدچلنی سے تیری آبرو خاک میں ملگئی

آبرو خراب کرنا - شان کے خلاف کوئی کام کرنا - مسرور ؎
بزم رنداں میں جاکے ای واعظ - آبرو اپنی کی خراب عبث -

آبرو خراب ہونا - عزت و قدر جاتی رہنا - ظفر ؎ ہوگا کیا حاصل جو ہوگی
آبرو میری خراب - دیدۂ تر میرے پیچھے ہاتھ کیوں دھو کر پڑے -

آبرودار - نمبر (۱) شریف - ذی عزت - ذی مرتبہ - داغ ؎ غیر کا خون
بہانا مری تربت پہ ضرور - آبرودار کی مٹی کہیں برباد نہو -
نمبر (۲) غیرت دار - داغ ؎ بات کا زخم کوئی سہتا ہے - آبرودار اس سے مرتا ہے

آبرودار آدمی - نمبر (۱) شریف آدمی - فقرہ - آبرودار آدمی کہیں
پاجی کے منھ لگتے ہیں -
نمبر (۲) غیرت دار آدمی - فقرہ - آبرودار آدمی کو بات بھی تلوار کی برابر ہے -
اسلیئے غیرت دار زیادہ ہوتے ہیں -

آبرو دو کوڑی کی ہوجانا - عزت اور حرمت کا مٹ جانا -
فقرہ - جواریوں میں بیٹھ بیٹھکر اُسکی آبرو دو کوڑی کی ہوگئی - اور آبرو کوڑی کی
یا ٹکے کی ہوجانا بھی بولتے ہیں -

آبرو دینا - نمبر (۱) متعدی - عزت بخشنا - ناسخ ؎ دی ہو فنا ابر تم
نے ازل سے آبرو تلوار کو - کیون نہ انکھون پر جگہہ ہو ابروے خمدار کو -
نمبر (۲) لازم - توقیر گنوانا - رشک ؎ آگے عزت کے حواس خمسہ کی وقعت نہین
آبرو دیکر نہ لون حاصل کبھی پنجاب کا -
نمبر (۳) لازم - بے عصمت ہونا - جانصاحب ؎ - موتی خانم ہر سڑک پر
مردون کا ازدحام - آبرو دو گی چلی تو دیکھنے تالاب ہو -
آبرو ڈبو دینا - عزت کہونا - فقرہ - اُسنے بُری صحبت مین بیٹھکر اپنے
خاندان کی آبرو ڈبو دی -
آبرو ڈوب جانا - نمبر (۱) قدر و منزلت جاتی رہنا - صبا ؎ ڈوبی
نہر ایک شاہزادی کی آبرو - مجمع بتون کا ہی لب دریا ناب مین - عرش ؎
آبرو ڈوبی جو فرقت مین تو ڈوبی جان بھی - قطرۂ اشک ندامت پر طکے دریا ہوگیا
آبرو رکہنا - نمبر (۱) متعدی - عزت بچانا - شرم اور بات رکھ لینا -
آتش ؎ خدا نے فقر فاقے کی گھڑی مین آبرو رکھی - توکل نے بٹھایا جب
کبھی اُٹھے گدائی کو - داغ ؎ آنکھ اشک مصیبت کی آبرو رکہنا -
یہ بیکسی مین ترے وقت پر ضرور آیا - اور ان معنون مین آبرو رکھہ لینا بھی
مستعمل ہے - بحر ؎ محتسب کا دور ہی اللہ رکھہ لے آبرو - آتش ترے
نہ آنچ آئے کسی میخوار پر - آتش ؎ دیدۂ تر سے ہمارے ہوگیا ہی سامنا
آبرو چشم سے رکھہ لے خدا برسات کی -
نمبر (۲) لازم - ذی مرتبہ اور ذی عزت ہونا - فقرہ - حضور ہم اگرچہ غریب ہین
مگر آبرو رکہتے ہین -
آبرو رہجانا - نمبر (۱) بات اور لاج رہجانا - عزت محفوظ رہنا - ناسخ
؎ آگے گشت آرزو کے آبرو میری رہی - برق ہی گرتی جو مین
پامال رحمت مانگتا - بحر ؎ بلا سے جان نکلجائے آبرو رہجائے -
کُھلے کسی پہ نہ پردہ شکستہ حالون کا -
نمبر (۲) ناموس و عصمت کا محفوظ رہنا - فقرہ - بڑی بیگم آج سیلے مین بُری
پہنسی تہین مگر خیر ہوئی آبرو رہگئی -
آبروریزی - عزت کی خرابی اور بربادی - مصحفی ؎ ہلاس فتنہ انگیزی
سے حاصل - کیسکی آبروریزی سے حاصل -
آبروریزی کرنا - ذلیل کرنا - فقرہ - کیسکی آبروریزی کرنے سے کیا فائدہ
آبروریزی ہونا - لازم - رند ؎ ہو نہ راز عشق افشا آبروریزی نہو
پہوٹ بہنا تو اگر ای چشم گریبان چھوڑ دے -
آبرو ساری روپے کی ہی - جملہ یعنی روپے پیسے سے سب کی عزت
ہوتی ہی - اور روپے کی جگہہ دولت کا لفظ بھی بولا جاتا ہی -
آبرو سلامت رہنا - نمبر (۱) قدر و منزلت قائم رہنا - بحر ؎ بے زر کیا نہین
کچھہ غم یہ بڑی دولت ہی - آبرو اپنی سلامت ہے ایمان رہے -
نمبر (۲) ناموس و عصمت باقی رہنا - فقرہ - بھولی عورت اور اوباشون سے
صحبت آبرو کیونکر سلامت رہے -
آبرو سنبھالنا - عزت بچائے رکہنا - مصحفی ؎ نہین کچھ مال و دولت
کے ہین لالے - یہ انسان آبرو اپنی سنبھالے -
آبرو سے پیش آنا - بزرگداشت کرنا - قلق ؎ آبرو سے ہر ایک
پیش آیا - فلس ماہی پہ سکہ بٹھلایا -
آبرو سے درگزرنا - عزت و حرمت کی پروا نہ کرنا - مسرور ؎

نت نیا صدمہ جان پر گزرے - ایسی ہم آبرو سے درگزرے -

آبرو سے رہنا - آن بان کے ساتھ رہنا - عزت بنائے رکھنا - **صبا** ؎ عروج اہل کرم کے لیے ہی دنیا مین - کس آبرو سے ہوا پر سحاب رہتا ہی -

آبرو سے ملنا - نمبر (۱) آبرو سے پیش آنا - فقرہ - ہم اُنکے پاس گئے تھے وہ بہت آبرو سے ملے -

نمبر (۲) مقصود یون حاصل ہونا کہ کوئی بات اپنی شان کے خلاف نہو - **بحر** ؎ یون تو خزف کو مین گوڑے کے برابر سمجھا - آبرو سے جو ملا دانہ تو گوہر سمجھا -

آبرو سے ہاتھ اُٹھانا - آبرو سے درگزرنا - **قلق** ؎ لوگو مجھ نا نصیب کو نہ ستاؤ - اب مری آبرو سے ہاتھ اُٹھا -

آبرو سے ہاتھ دہونا - آبرو سے درگزرنا - **کیف** ؎ پیٹ کی خاطر نہ دہونا آبرو سے ہاتھ کیف - منہ کی کہلوائے نہ تجھکو تب نان کی احتیاج -

آبرو سے ہین - اچھے حال مین ہین - عزت اور شان سے ہین - فقرہ - وہ اس سرکار مین بڑی آبرو سے ہین -

آبرو کا بھوکا - عزت کا خواستگار - فقرہ - رزق جو قسمت کا ہی وہ تو مل ہی رہیگا ہم تو آبرو کے بھوکے ہین -

آبرو کا پاس - (۱) عزت کا لحاظ - حرمت کا خیال - **قلق** ؎ آبرو کا بھی کچھ نہین تجھے پاس - محض یہ امر ہی خلاف قیاس - **ذوق** ؎ برنگ آئنہ چشم پُر آب ہے میری - گرا نہ اشک کیا پاس آبرو میرا - پاس کی جگہ خیال اور لحاظ بھی مستعمل ہی -

آبرو کا پیاسا - نمبر (۱) عزت کا طلبگار - **کیف** ؎ دو نعمتین دے یا رب - نون حیا نین مجھکو - دیدار کا ہون بھوکا پیاسا ہون آبرو کا -

نمبر (۲) کسی کی عزت کا دشمن - فقرہ - پاجی ہمیشہ شریف کی آبرو کا پیاسا ہوتا ہی -

آبرو کا صدقہ جان - حرمت پر جان قربان - **رند** ؎ معرکے مین عشق کے سرکا نہ پاؤن - آبرو کا جان کو صدقا کیا -

آبرو کرنا - عزت اور قدر کرنا - آؤ بھگت سے پیش آنا - **کیف** ؎ - یوسف بھی بیوفا ہو تو الفت نہ چاہیے - جو اپنی آبرو نہ کرے اُسکی چاہ کیا - **صبا** ؎ بلا کے آپنے خوب آبرو ہماری کی جبین پہ عرق انفعال لیکے چلے -

آبرو کم کرنا - نمبر (۱) آبرو گھٹا دینا - فقرہ - کسیکا کیا قصور تمہارے چال چلن نے تمہاری آبرو کم کردی -

نمبر (۲) بزرگداشت کم کرنا - فقرہ - وہ ملے تو مگر آبرو کم کی - ان معنی مین مصدر اصلی ہی کے ساتھ ہی - یہ نہ کہین گے کہ ملے تو مگر آبرو کم کردی -

آبرو کم ہونا - لازم - نمبر (۱) فقرہ - سوال تو پورا ہوا مگر آبرو کم ہوگئی -

نمبر (۲) فقرہ - ملاقات تو ہوئی مگر جیسی امید تھی آبرو اُس سے کم ہوئی - اسجگہ مصدر اصلی ہی کے ساتھ بولتے ہین -

آبرو کھونا - نمبر (۱) عزت ضایع کرنا ؎ ہونے - نے ای رشک کھوئی آبرو - تیری آنکھون نے کیا رسوا تجھے - **بحر** ؎ آبرو کھوئی ہی محو رُخ زیبا ہوکر - بیڑیان پہنی ہین اس زلف پہ شیدا ہوکر -

نمبر (۲) حرمت گنوانا - عصمت مین داغ لگانا - **نواب مرزا شوق** ؎ - یہ بھی اک آبرو کا کھونا تھا - نام بدنام سب مین ہونا تھا - **قلق** ؎ - مین نہین ایسے لاڈ اُٹھانے کی - آبرو کھوئیگی گھرانے کی -

آبرو کے پیچھے پڑنا - عزت و حرمت کا دشمن ہونا - فقرہ - اُس غریب نے تمہارا کیا بگاڑا ہی جو تم اُسکی آبرو کے پیچھے پڑے ہو - اور آبرو کے درپے ہونا اور لاگو ہونا بھی بولتے ہین - **معروف** ؎ اُس چشم تر کے در کو تیغا کر دیا ہے - ہی آبرو کے درپے یہ بار بار رفنا -

آبرو کی چیز - جس چیز سے حیثیت درست ہو - فقرہ - یہ جوڑا گھر مین نہ پہنو آبرو کی چیز ہی کہین آنے جانے کیواسطے لگا رکھو

آبرو گرہ مین باندہنا - عزت کو عزیز رکھنا - **بحر** (رباعی) ؎ دنیا مین یہ کچھ کساد بازاری ہی - تذلیل کمال اہل جوہر کی ہی - اندیشہ ہی سبکو آبروریزی کا گوہر نے گرہ مین آبرو باندہی ہی -

آبرو گنوانا - دیکھو آبرو کہونا - نمبر (۱) **گلزار نسیم** ؎ الفت مین ہی آبرو گنوانی کب چشمۂ مہر مین ہی پانی -

نمبر (۲) **جانصاحب** ؎ موتی کے لیے آبرو چپنّی نے گنوائی -

آبرو گہٹانا - عزت و مرتبہ کم کر دینا - **ناسخ** ؎ دے گہٹا کو نہ مرے دیدۂ تر سے نسبت - آبرو میری نہ ہمچشمون مین اے یار گہٹا - **ظفر** ؎ ابر کو تو پانی پانی تیرے گریے نے کیا - آبرو سے بحر بھی اے دیدۂ پُرنم گہٹا

آبرو گھٹنا - لازم -

آبرو لُٹنا - نمبر (۱) عزت اور مرتبے کا برباد ہونا - فقرہ - یہان تو راہ چلتے آبرو لُٹتی ہی -

نمبر (۲) بے حد آبرو ملنا - **رشک** ؎ موتی ملتے ہوئے دیکھے ہین دریا دریا آبرو لٹتی ہی اُس بحر سخا کے گھر مین -

آبرو لوٹ لینا - ظلش - بے عصمت کر دینا - **مسرور** ؎ - جب گئے مست سے سودختر رز - لوٹ لی آبرو نے دختر رز -

آبرو لینا - نمبر (۱) بے عزت اور ذلیل کرنا - **بحر** ؎ جو آب سُنے کی جا ہے ہم مکدر ہون - وہ کون ہین جو کسیکی ہین آبرو لیتے -

نمبر (۲) بے حرمت اور بے عصمت کرنا - **جانصاحب** ؎ - لی مفت چُھنی لعل نے موتی کی آبرو - سچّی خبر یہ لائی ہی گوہر ہمارے پاس -

آبرو مٹا دینا - دیکھو آبرو کہونا - **رشک** ؎ مٹائی آبرو سے گریہ ایسی بخت واژون نے - ہنسی آتی ہی انکو جب مرے آنسو نکلتے ہین -

آبرو مٹجانا - دیکھو آبرو پر پانی پہرنا نمبر ۱ - **داغ** ؎ تری گلی مین ترے دل کا نقش ہو کے رہا - رقیب مٹ نہ گیا میری آبرو ہو کر **قلق** ؎ گھر سے باہر اگر نکالا قدم - آبرو ساری مٹ گئی اُسدم -

آبرو ملنا - عزت و شرف حاصل ہونا - **صبا** ؎ آبرو حسن کی دولت سے ملی ہی تمکو - رنگ کندن سا ہی زردار نظر آتے ہو - **کیف** ؎ ہاتھ پہیلانا نہ پیش اغنیا اے مفلسو - آبرو بھی صورت آب گُہر ملتی نہین -

آبرو موتی کی آب ہی - جملہ - عزت بہت نازک چیز ہی ذرا سی بات مین جاتی رہتی ہی - **ہلال** ؎ سچ ہی کہ آبرو کوئی موتی کی آب ہے - تمنے جو دُر کہا مری عزت بگڑ گئی - **مرزا دبیر** ؎ لینا نہ منہہ ڈہال کہ ہستی حباب ہے - دینا نہ آبرو کہ یہ موتی کی آب ہے :

آبرو مین بٹّا لگا دینا - نمبر (۱) عزت مین خلل ڈالنا - فقرہ - ایک کے بُرے چال چلن نے سارے خاندان کی آبرو مین بٹّا لگا دیا -

نمبر (۲) ساکہ کی نسبت - فقرہ - بے ایمان کی بتول لالہ جی کی آبرو مین بٹّا لگا دیگی :

نمبر(۳) عصمت وناموس کے لیے - فقرہ - دیکھو تو ایہ چلن اچھا نہیں کہیں آبرو مین بٹا لگاؤ گی۔ (عو) اور آبرو مین داغ اور دہبا لگانا بھی بولتے ہین

آبرو مین بٹا لگ جانا - لازم -

آبرو ہونا - قدر اور عزت ہونا - مرتبہ بڑہنا - غالب ؎ ہوا ہی شہ کا مصاحب پہرے ہی اتراتا - وگرنہ شہر مین غالب کی آبرو کیا ہی - کیف ؎ ابرو کا حسن اور بھی افشان سے بڑہگیا - جوہر سے آبرو ہوئی شمشیر کے لیے

آبلا گلے پڑ - مثل - جہان کوئی جان بوجھ کر جھگڑے مین پڑتا یا مصیبت مین پہنستا ہی وہان بولتے ہین -

آبلہ - ف - (مرکب ہی آب اور لہ سے - لہ کلمہ تصغیر ہی جیسے چراغلہ جگنو کو کہتے ہین) مذکر چھالا پھپولا - ناسخ ؎ اپنے دن پہرینگے دشت غربت مین اگر - آبلہ ایک تلوے کا گہر ہوجائیگا

آبلہ پا - نمبر(۱) (بغیر اضافت آبلہ) وہ شخص جسکے پاؤن مین چھالے پڑے ہون - سحر ؎ سیر اُس سبزۂ عارض کی ہی دشوار بہت - اے دل آبلہ پا رہ مین ہین خار بہت - آتش ؎ راہ صحرا مین جنون کیون نہ رکھے سرگشتہ - جستجو آبلہ پا یونکو ترے خار کی ہی -

نمبر(۲) (باضافت آبلہ) پاؤن کا چھالا - ذوق ؎ ہم تبرک مین لب اب کر لے زیارت مجنون - سر پہ پھرتا ہی لیے آبلہ پا ہمکو -

آبلہ پائی - مونث - پاؤن مین چھالے پڑے ہونا - بحر ؎ اے جنون کچھ نہ ملا آبلہ پائی کا مزہ - گو کھرو پاؤن مین کیون خار مغیلان نہوا -

آبلۂ فرنگ - ف - مذکر - وہ بیماری جسکو باد فرنگ و آتشک بھی کہتے ہین یہ مرض زمانۂ قدیم مین نہ تھا ہندوستان مین اہل ہند اور اہل فرنگ کے اختلاط سے بسبب اختلاف طبائع کے پیدا ہوا - طب کی پرانی کتابو نمین اسکا ذکر نہین ہی -

آبلے بھرنا - چھالو نمین مواد کا بھر جانا - داغ ؎ اگر آبلہ ہی بھرا ہوا تو ہر ایک داغ جلا ہوا - جسے ہمنے سینے مین دی جگہ نہ وہ دل سے خوش نہ جگر سے خوش

آبلے بہنا - چھالون سے مواد جاری ہونا - رند ؎ دل مرا شیشہ نہ تھا دیتا صدا جو ٹوٹ کر - بہگیا ہمراہ اشک اک آبلہ سا پہوٹ کر -

آبلے پڑ جانا - چھالون کا پیدا ہو جانا - ظفر ؎ اے طبیب آبلے پڑجائینگے ہاتہون مین ترے - نبض بیمار تپ عشق کو ہر بار نہ چہو - آتش ؎ کون سرگردان نہین ہی جستجوے یار مین - پڑ گئے ہین پاے شیخ و برہمن مین آبلے - برق ؎ نہین مین قطرہاے اشک سوزان ہجر یار نہین - پڑے ہین آبلے اپنی زبان خار مژگان مین -

آبلے پکنا - چھالون مین پیپ پڑنا - آتش ؎ ہمنشین دل نہین اک آبلہ سا پکتا ہی - جی مین آتا ہی ہر دن چیر کے پہلو کانٹے -

آبلے پہوٹ بہنا - چھپھولو نکا پہوٹ کر مواد بہنا - وزیر ؎ آبلے پہوٹ بہے دل کے ہر آئینہ ٹکہین - سیپ مین آب گہر اتو ہی گوہر کے عوض

آبلے پہوٹنا - نمبر(۱) چھالے ٹوٹنا - نسیم ؎ سینے مین ہے کچھ آئی آواز پہوٹا کوئی آبلہ جگر کا - آتش ؎ پہوٹ کر آبلون نے خشک زبانین تر کین - تمسے شرمندہ مین اے خار مغیلان نہ گیا -

نمبر(۲) حسرت نکلنا یا دل کا غبار نکلنا - رند ؎ کیا گلے ہونگے یار سے ملکے - آج پہوٹینگے آبلے دل کے - بحر ؎ آبلے پہوٹین کہین موتی اتارو کان سے - دل مین چبھتی ہی بہکا و کیل ہنی ناک سے -

آبلے پہوڑنا - نمبر(۱) چھالے کو دبا کر یا کسی نوکدار چیز سے توڑنا - ناسخ ؎ فرقت ساقی مین آتا ہی خیال اے سکتو - شیشۂ مے آبلہ ہی اسکو پہوڑا چاہیے

؎ اسجگہ جمع ہی کے ساتھ بولتے ہین اور دل کے ساتھ زیادہ مستعمل ہی -

نمبر(۲) بھڑاس نکالنا۔ دل کی حسرت پوری کرنا۔ آتش ؎ پاؤں نکلے چلے
تو ندر خار صحرا کر چکے۔ پہوڑیے اب چلکے دل کے انجمن مین آبلے۔

آبلے پیدا ہونا - آبلے نکلنا - **ظفر** ؎ آبلہ پیدا ہوا داغ دل مضطر کے
پاس: چاہیے تہا واقعی شیشہ بہی ہان ساغر کے پاس - **وزیر** ؎
سوے دریا نگہ گرم سے دیکھا کس نے - آبلے سیپ مین پیدا ہوے گوہر کے عوض

آبلے تپکنا - چھالے مین مادّہ آجانے سے جلن ہونا - **قلق** ؎
الٰہی خیر ہو کچھ آج رنگ بیڈھب ہی - تپک رہا ہی کئی دن سے آبلہ دل کا -

آبلے توڑنا عہ - دیکھو آبلے پہوڑنا نمبر۱ - **اسیر** ؎ ہمجنس کے ہمجنس نہین
درپئے ایذا - توڑے نہ کبھی خار مژہ آبلۂ اشک - **آتش** ؎ آبلے پاؤں کے
کیا تو نے ہمارے توڑے - خار صحراے جنون عرش کے تارے توڑے

آبلے ٹوٹنا - لازم - **غافل** ؎ کسی کا دل نہ مکدر ہو وہ غبار ہو نہین -
نہ ٹوٹے آبلہ جس سے وہ نوک خار ہو نہین - **نسیم** ؎ کی گھر ریزی ہمارے
آبلون نے ٹوٹ کر - تھا متاع عمر جو وقف بیابان ہو گیا -

آبلے چھلنا - چھالونمین خراش ہو جانا - **میر** ؎ ڈوبا لوہو مین دیکھنا سر خار
حیف کوئی بہی آبلہ نہ چھلا -
تسلیم ؎ بے سبب آنا نہین آنکھون سے یہ خونناب کا - چھل گیا ہی
آبلہ شاید دل بیتاب کا -

آبلے ڈالنا - چھالے پیدا کر دینا - **ذوق** ؎ نہ ڈال آبلے اے گرمیٔ فغان
منہ مین - کہ چپکا بیٹھ رہون بھر کے گھنگنیان منہ مین - **آتش** ؎ -
اسقدر مجھسے زمانیکی ہوا ہی برخلاف - کیا عجب ہوے حنا ڈالے بدن مین آبلے

عہ دیکھو آبلے پہوٹنا نمبر(۲) کا حاشیہ -

آبلے مرجھانا یا سوکھنا - آبلون کا نور اور آبھار گھٹنے لگنا - چھالون کا
خشک ہونا - **تسلیم** ؎ جیتے جی سوز درون سے چین کیا ہم پائین گے -
بے مرے کاہیکو دل کے آبلے مرجھائین گے - **ولہ** ؎ آبلے پاے
جنون کے سوکھنے پاے نہین - لیچلی ہی سوے صحرا پہر مری وحشت مجھے -

آبلے نکلنا - آبلے پیدا ہونا - **ناسخ** ؎ آبلے چیچک کے جب نکلے عذار
یار پر - بلبلونکو برگ گل پر شبہۂ شبنم ہوا -

آبند ہنا - آ کے بند ہجانا - آ کے جم جانا - فقرہ (محسوسات مین)
گھوڑا کھلا ہاتھی آبندہا - (معقولات مین) **ظفر** ؎ ناگہان اُس خال
لب کا یون تصور آبندہا - اُڑ کے پڑ جاے کسیکی جیسے کنکر آنکھ مین -

آبنا - جان پر سختی گزرنا - سخت مصیبت یا آفت مین مبتلا ہونا - **مومن**
؎ کیا کہون تجھسے کہ مجھپر کیا بنی - دل گیا کسطرح کیسی آبنی - **جرأت** ؎
یہ درد دل سے آخر آبنی بیمار پر تیرے - کرے ہین ذکر کچھ اور اب جنہین
تہا فکر درمان کا -

آبنوس - مذکر - یہ لفظ عربی فارسی مین مشترک ہی یہ تحقیق نہین کہ فارسی سے
عربی مین گیا ہی یا عربی سے فارسی مین آیا ہی - اور اشتقاق کی طرف جو
خیال کیا جاتا ہی تو عبرانی زبان مین ہَبنِم جمع ہُبنِی یا آبنی کی ہی اور لاطینی
زبان مین ابینیس ہی - آبنی پتھر کے معنی مین ہی چونکہ یہ لکڑی بہی سخت
اور وزنی ہوتی ہی اسوجہ سے اسکو آبنوس کہتے ہین - اور حرفون کا قرب دیکھا
جاتا ہی تو آبنوس کو ابینیس سے جو لاطینی ہی قرب زیادہ ہی مگر یہ نہین معلوم
ہو سکتا کہ آبنوس سے ابینیس مشتق ہی یا بالعکس ۔
ایک درخت ہی جسکی لکڑی سخت اور نہایت سیاہ عہ ہوتی ہی - اُسکے صندوقچے

عہ سرخ اور سبز رنگ کی بہی ہوتی ہی اور یہ درخت جزیرہ لنکا اور مڈاگسکر مین پیدا ہوتا ہی -

اور کنگھیان وغیرہ بناتے ہین-

آبنوس کا کُندہ - آبنوس کا موٹا ٹکڑا - اور مزاحاً پھبتی کے طور پر بہت موٹے اور کالے آدمی کو کہتے ہین-

آپنی سر آپنے چھوڑ پرائی آس - مثل - جب اپنے اوپر مصیبت پڑے تو چاہیے کہ انسان خود اپنی تدبیر کرے - دوسرے کا آسرا نہ رکھے - مثل مین آپنے الف ممدودہ سے ہی مگر فصحا الف مقصورہ کے ساتھ بولتے ہین-

آنے - کلمۂ حقارت - مذاق - غصے یا پیار سے کسیکو بلانا -

آنے سونٹے[1] تیری باری کان چھوڑ کنپٹی ماری - مثل - کسی کام کے کرنے مین جب بار بار ناکامی ہوتی ہی تو اسکی آخر تدبیر کیوقت کہتے ہین - یہ مثل فصحا کے استعمال مین نہین ہی-

آپے لونڈے جاپے لونڈے کرنا - جب کوئی خادمہ وقت گزاری کرتی اور حیلے حوالے مین دن تمام کرتی ہی تو عورتین کہتی ہین کہ تو تو ہمیشہ آپے لونڈے جاپے لونڈے کرکے دن گزار دیتی ہی - یہ دلی کی بول چال ہی لکھنو مین نہین سنا -

آبیٹھنا - نمبر(۱) آکے بیٹھ جانا - رشک ؒ لطافت ہی تو مانند نگہ آنکھو مین آبیٹھو
چھپا دو اپنی صورت پردہا ے چشم مردم سے - رند ؒ جذبۂ دل نے کیا تہین کھینچا - بے بلاے جو پاس آبیٹھے -

نمبر(۲) آکے جم جانا - جم بیٹھنا - فقرہ - اب تو یار لوگ آبیٹھے دیکھین کسکا منہ ہی جو اُٹھا دے -

نمبر(۳) پیوست ہونا - در آنا - جیسے تیر سینے پر آبیٹھا -

آبیل مجھے مار - یہ مثل وہان بولی جاتی ہی جہان کوئی اپنے ہاتھو آپ مصیبت مین پڑے - اور یون ہی بولتے ہین - آبیل مجھے پھکوس نہین تو مین تجھے پھکوسون -

فصل الف ممدودہ مع بای فارسی

آپ - ھ - نمبر(۱) خود - صبا ؒ خود پرستی کا جو سودا ہو گیا - آپ مین اپنا تماشا ہو گیا -

نمبر(۲) ضمیر مخاطب تعظیم کے لحاظ سے وہ تعظیم واقعی ہو خواہ طنزاً آتش ؒ بہتر دکھائی دین کہین شمس و قمر سے آپ - دیکھین جو آنکھ سے ہماری نظر سے آپ

فقرہ - آپ ہی طرفہ معجون ہین -

نمبر(۳) جہان مزید تعظیم محوظ ہوتی ہی وہان غائب کو حاضر قرار دیکر ضمیر غائب

[1] مشہور ہی کہ شیخ چلی (ہندوستان کے ظریفین تھے) ماں کے ہاتھ سے چار روٹیاں لیکر کھیت کمانیکو نکلے جب بھوک لگی تو ایک درخت کے نیچے بیٹھکر کہنے لگے کہ ایک کھاؤن دو کھاؤن تین کھاؤن یا چارون کو کھا جاؤن اتفاق اُس درخت پر چار پریان رہتی تھین وہ سنکر بہت پریشان ہوئین - یہ سمجھین کہ ہمارے کھانیکا قصد ہی نیچے ایک کہہ کر بولی کہ اے شخص تو ہمارے کھانیکا ارادہ نکر ہم تجھکو ایک تو ہتیا دینگے کہ جب تو اوس سے روٹی مانگے وہ فوراً دے شیخ چلی یہ سنکر نہایت خوش ہوئے روٹیاں لیکر سر مین لے اور ہتیاری سے آسکے وہ صاف بیان کرتے کہ خبردار اسکو بتانا نہین ہتیاری نے امتحان کیا تو واقعی بات صحیح تھی اُسنے بدل لیا شیخ چلی ہتیاری کے قریب غافل وہان سے اپنے گھر آئے اور ماں سے تو سے کے اوصاف بیان کیے ماں نے امتحان کیا تو بالکل غلط پایا انکو بہت لعنت ملامت کی شیخ چلی نادم پشیمان ہوئے اور پھر چار روٹیان لیکر اُسی درخت کے پاس پہنچے اور اُسی تدبیر اول سے ایک ہانڈی پریون نے اُنکو دی کہ جس کی ہر نکی ہوتی ہے وہ کڑاہی جو بھٹیاری نے بدلنگی اس مرتبہ بھی شیخ چلی مٹھائی لیکر آئے ماں سے پشیمان ہوئے - تیسری مرتبہ پھر چار روٹیان لیکر اُسی درخت کے پاس پہنچے اور پریون کو بہت دھمکا کر کہا کہ تمنے ہمکو دو مرتبہ فریب دیا ہی اب کی مرتبہ تمکو ضرور کھاؤنگا جب پریون نے بھٹیاری کا حال سنا تو تاڑ گئین کہ اُسیکا قصور ہے اس مرتبہ پریون نے اُنکو ایک سونٹا دیا اور کہا کہ اُس سے ہمین پہلے ہی کو چھوڑ دینا اُسکے بعد سونٹے سے کہنا آنے سونٹے تیری باری کان چھوڑ کنپٹی ماری شیخ چلی سر مین پہنچے پہلے تو سبی کو چھوڑ دیا اُسنے بھٹیاری کو بانٹ لیا - اور پھر سونٹے سے کہا - سونٹے نے مارنا شروع کیا بھٹیاری جب پٹی تو بہت پریشان ہوئی اور تو آڑاہی دیکر شیخ چلی سے پیچھا چھڑایا یہ خوش خوش اپنے گھر اور تمام عمر چین سے گزاری اُسوقت سے مشہور ہوکر یہ جملہ مثل ہو گیا -

کی جگہ یہ ضمیر مخاطب تعظیماً لاتے ہین۔ **ناسخ** خلل انداز ہو کیونکر ابلیس۔ ہی خدا آپ کی امت کیطرف۔

نمبر(۴) اپنا۔ اپنے۔ (مثل) آپ کاج مہا کاج (اپنا)۔ (مثل) آپ بیتی (اپنی) کہون کہ جگ بیتی۔

نمبر(۵) اپنی ذات (مثل) آپ سے اچھا خدا۔ **وزیر**ؔ ڈہونڈا ہی جسنے اسکو تو پایا ہی آپ مین۔ دیکھو کہ قرب بندیکو ہی کیا خدا کے ساتھ۔

نمبر(۶) آپ سے آپ۔ خود بخود۔ مشہور مطلع ؎ ہمنشین جب مرے ایام بہلے آئین گے۔ بن بلاے مرے گہر آپ چلے آئین گے۔ **وزیر**ؔ پس از مردن مری سرگشتگی کا ہی اثر باقی۔ جو رکہین سنگ مدفن آپ گردش ہو غلاخن کو۔

نمبر(۷) ہوش و حواس۔ خودی۔ **مومن**ؔ ہم تا سحر آپ مین نہین تھے کیا جانے رہے وہ کسکے گہر رات۔ **ناسخ**ؔ شراب پیکے ہوا ہین نا توان بیخود۔ کہ ناسخ آپ مین آنا ہوا محال مجھے۔

نمبر(۸) اشارہ ذات باری تعالے کیطرف۔ **نکہت**ؔ وہی آئینے مین وہی سنگ مین ہی۔ غرض آپ ہی آپ ہر رنگ مین ہی۔ جملہ آپ ہی آپ ہی (اللہ ہی اللہ ہی) یعنی اسی ترکیب کے ساتھ پیدا ہوتے ہین۔

نمبر(۹) کسی سے مخاطب ہوکر دوسرے کی طرف بطور اسم اشارہ بھی بولا جاتا ہی۔ (ایک شخص سے مخاطب ہوکر دوسرے کی نسبت) آپکی تعریف کیجیے۔

نمبر(۱۰)[ع] بطور تاکید زائد بھی آتا ہی۔ **مومن**ؔ سنگ ہی امتحان تاثیر حسن و عشق کا۔ ہم ادہر رکتے ہین آپ اور وہ ادہر رکتے ہین آپ۔

ع ایسے مقام پر ضمائر آپ کے لفظ سے مستغنی ہین مگر باعتبار زبان کے آپکا زائد لانا خلاف فصاحت نہین ہی۔

نمبر(۱۱) قلت جمع کے لیے بھی آتا ہی۔ **سحر**ؔ ای زاہدان خشک یہ غیرت کا ہی مقام آگاہ آجتک نہین خالق کے گہر سے آپ۔ ظاہر ہی مرغ قبلہ نما بھی گواہ ہی۔ کعبے کی سمت پوچھتے ہین جانور سے آپ۔ بول چال مین جب ایک جماعت کی طرف اشارہ کرتے ہین تو یون کہتے ہین کہ آپ لوگ یا آپ سب صاحب

آپ آپ[ع] **کرنا یا کہنا**۔ خوشامد کرنا۔ فقرہ۔ ہم تو دن بہر آپ آپ کیا کرتے ہین اور آپکا مزاج ہی نہین ملتا۔ فقرہ۔ ہمارا تو آپ آپ کہتے منہ سوکہتا ہی اور وہ خیال ہی مین نہین لاتے۔

آپ آپ کو۔ نمبر(۱) اپنی اپنی طرف۔ فقرہ۔ براتی سب آپ آپ کو چلدین گے کام دولہا دلہن سے پڑے گا۔

نمبر(۲) اپنی اپنی ذات کو **سحر**ؔ ہر وقت لب گور سے دیتی ہی صدا خاک سمجھے رہین آپ آپ کو سلطان و گدا خاک۔

آپ آپ مین۔ آپس مین۔ **ظفر**ؔ عاشق جو ہوے اسپہ ظفر کافر و دیندار۔ آپ آپ مین سب سبحہ و زنار کی ٹوٹ۔ فصحاے لکھنؤ سے نہین سنا

آپ آپ ہی ہین وہ وہی ہی۔ یعنی آپ مین اور اسمین بڑا فرق ہی بہلا آپ سے اسکو کیا نسبت۔

آپ آے بھاگ آئے۔ مثل۔ آپ آے ہمارے دن بہرے نصیب جاگے۔

آپ اب[ع] **خیر سے گہر کو سدہاریے**۔

ع تعظیمی لفاظ جو خوشامد کے لیے ہین بسا اوقات پر بولے جاتے ہین آب آپ کی کوئی تخصیص نہین ہر حضور حضور کرنا خداوند خداوند کرنا بھی ویسا ہی ہی جیسے آپ آپ کرنا۔

ع ان جملون مین اور مثل کے اور جملون مین بہی آپ کی تخصیص نہین ہی اور ضمائر کے ساتھ بھی بولے جاتے ہین۔

آپ باتی نانگہ کے تو نہین آئے ہین -

آپ گھر سے لڑکر تو نہین چلے ہین -

آپ نے صبح کو کسکا مُنھ دیکھا تھا - جب کوئی زبردستی بگڑتا اور جھگڑتا ہی اور خواہی نخواہی کسیکے سر ہوتا ہی تو یہ جملے کہے جاتے ہین -

آپ اپنے حال مین ہونا - خود اپنی مصیبت یا فکر مین گرفتار ہونا - رند ؎ کیا مجھ گناہگار کی ایذا بتائین گے - ہین اپنے اپنے حال مین اہل قبور آپ - اور کبھی گرفتار کو ظاہر کر کے بھی بولتے ہین اور حال کی جگھہ عذاب مصیبت فکر سب استعمال ہین ہین - فقرہ - ہم آپ اپنے عذاب مین گرفتار ہین -

آپ اپنے حق مین کانٹے بونا - اپنے ہاتھون آپ مصیبت مین پڑنا - ظفر ؎ ہمیشہ چاہتے ہین چبھیڑ اُس کافر کی مژگان سے - یہ کانٹے حضرت دل اپنے حق مین آپ بوتے ہین - بعض نے اپنے لیے بھی کہا ہی - آتش ؎ شیفتہ سبزۂ خط کا نہوے دل ہرگز - بے شعور اپنے لیے آپ بو لتو کانٹے - اور اپنے حق مین آپکانٹے بونا بھی بوتے ہین -

آپ عــ۵ اِتنا نہ لگ چلیے - اتنا سر نہ چڑہیے بہت کُھل نہ کھیلیے -

آپ ایسی ہی باتون سے تو مقبُول ہوے ہین -

آپ کا کیا پوچھنا ہی -

آپکا کیا کہنا ہی -

آپ کی نہ کہیے - یہ جملے ہجو ملیح کے طور پر بولے جاتے ہین -

آپ بڑے صاحب شوق ہین -

آپ بھی اپنے وقت کے لال بجھکڑ ہین -

آپ بھی بڑے بزرگ ہین یا کتنے بزرگ ہین -

عــ۵ میر انشاء اللہ خان نے کتاب دریاے لطافت مین لکھا ہی مگر لکھنؤ مین اب تو اسکا استعمال نہین ہی -

آپ بھی طُرفہ معجون ہین -

آپ بھی عجب معصُوم ہین -

آپ بھی کتنا بات کو پہنچتے ہین -

آپ بھی کُچھ ارسطُو عــ۵ (یا افلاطون) سے کم نہین ہین -

آپ تو ڈال کے ٹوٹے ہین -

آپ تو صاحبزادے ہین -

آپ تو عقل کے پتلے ہین -

آپ تو دلی آدمی ہین -

آپ کیا خُوب سمجھتے ہین -

آپ کے بھی صدقے جائیے یا قربان جائیے - جس جگھہ صاف صاف بیوقوف اور احمق کا لفظ کہنے سے بچتے ہین وہان اس قبیل کے فقرات مین مخاطب کی حماقت اور نادانی کا اظہار کرتے ہین -

آپ ایک کہین گے تو مین دس سناونگا - یہ جملہ لڑائی جھگڑے کیوقت مد مقابل سے کہتے ہین کہ دیکھیے زبان روکیے منھ بند رکھیے آپ ایک کہین گے تو مین دس سناونگا -

آپ بہت دُور ہین -

آپ بھی بڑے بھلے مانس ہین -

آپ بھی عجب ذات شریف ہین -

عــ۵ اسجگھہ کچھ ارسطو اور افلاطون کی تخصیص نہین ہی بلکہ اور نامور دانشمندون سے بھی مثال دیتے ہین جیسے آپ بھی لقمان سے کم نہین ہین - اور اسی طرح جس فن مین مخاطب کی ہجو ملیح منظور ہوتی ہی تو اُس فن کے کسی نامور کے ساتھ مثال دیتے ہین جیسے کوئی علم موسیقی مین بیجا دعوے کرے تو اُس سے کہین گے کہ آپ بھی تانسین سے کم نہین ہین -

آپ بھی کتنے بھلے آدمی ہین -

آپ نیڈ سب آدمی ہین -

آپ سے بہت بہت اُمید ہے -

آپ سے خدا پناہ مین رکھے -

آپ کو کوئی کم نہ سمجھے -

آپ مین بھی کوٹ کوٹ کے خوبیان بھری ہین -

آپ ہی پر سب بزرگیان ختم ہین - ہجو ملیح ہے یعنی آپ بڑے بذات ہین -

آپ بھلے اپنا گھر بھلا - مثل - جس مقام پر لوگون سے ملنے جلنے مین خرابیان بیان کرکے گھر مین بیٹھے رہنے کی تعریف کرتے ہین وہان بولی جاتی ہے -

آپ بھلے تو جگ بھلا - مثل - ایک اُس جگھ بولتے ہین جہان یہ کہنا منظور ہو کہ ہم اچھے ہین تو ہمکو کوئی نقصان نہین پہنچا سکتا دوسرے وہان بولتے ہین کہ انسان خود اچھا ہے تو اُسکی نظر مین تمام عالم اچھا ہے -

آپ ہوئے اُستاد کولگائے : جب کوئی لڑکا لکھنے پڑھنے مین غلطی کرتا ہے کچھ کا کچھ کہتا ہے تو عذر کرتا ہے کہ اُستاد نے مجھے یون ہی بتایا ہے اُسجگہ کہتے ہین - اور اسی محل پر فارسی کا یہ مصرع مستعمل ہے - ع خود زاموشی کند تہمت نہد اُستادرا -

آپ بھی اتنے ہوے - جب ایک شخص اپنی حیثیت سے زیادہ کوئی بات کہے یا کوئی کام کرے تو دوسرا کہتا ہے کہ آپ بھی اتنے ہوے مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ اس قابل نہین ہین -

آپ بھی بڑے وہ ہین - یعنی آپ بھی بڑے شہرہ ہین -

آپ بھی عجب چیز ہین - یعنی بڑے احمق ہین یا بڑے چالاک ہین -

آپ بیتی - اپنی سرگذشت - انشا ؎ جان صدقے اُس پری کے جس نے انشا سے کہا - آپ بیتی کہ کہانی کچھ کسیکی مت چلا - اور اپنی بیتی بھی کہتے ہین - رنگین ؎ اپنی بیتی ہی کہا کرتی ہون مین راتونکو - دھیان قصے کا مجھے ہے نہ کہانی کی ہوس -

آپ بیتی کہون یا جگ بیتی - مثل - اپنی سرگذشت کہون یا پرائی -

آپ تو گرم کرکے شربت پلاتے ہین - مثل - آپ کو آگ بڑکا سمجھانا خوب آتا ہے آپ کو اُبھار کے پھر دھیما کرنے کا خوب سلیقہ ہے اس مثل مین گرم کرنا شربت سے علاقہ نہین رکھتا بلکہ شربت پینے والے سے متعلق ہے ذوق ؎ لطف بوسہ نہ رہا ہمپہ ہوا جب تو گرم - شربت قند دیا کرکے پر آتش تو گرم -

آپ جانین اور آپکا ایمان - کسی امر کو دوسرے کی نیت پر محول کردینے کی جگھ بولتے ہین مثلاً مقدمہ سینے آپکے سپرد کردیا اب آپ جانین اور آپکا ایمان -

آپ جانین اور آپکا کام - کسیکے کام سے بری الذمہ ہونیکے وقت اُس سے کہتے ہین کہ مجکو جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا اب آپ جانین اور آپکا کام -

آپ خورا دے آپ مرا دے[ع۵] - وہ شخص جو افلاس کی حالت مین

ع۵ مشہور ہے کہ ایک شاہزادۂ فلک زدہ نے اپنے ہمراہ سلفچی آفتابہ بسنک چاندی کا دستر خوان اور چند اور ظروف اور بستر استراحت لیکر سفر کیا جب منزل پر پہنچتے تو فرماتے کوئی حاضر ہے آپ ہی جواب دیتے صاحب عالم حاضر حکم دیتے کہ پلنگ کسو خاصہ تیار کرو آپ ہی جواب دیتے بہت خوب پلنگ کسکر اور کھانا پکا کر دستر خوان بچھاتے اور عرض کرتے صاحب عالم خاصہ نوش جان فرمایئے اور خود ہی جواب دیتے اچھا جب کھانے سے فراغت کرکے ہاتھ دھونے بیٹھتے تو کہتے کوئی حاضر ہے اور آپ ہی کہتے غریب پرور حاضر پھر ہاتھ دھوتے اور کہتے پان لاؤ حقہ بھر لاؤ اور آپ ہی اُسکی تعمیل کرتے انکی شان مین یہ فقرہ کسی نے کہا تھا جب سے مشہور ہو گیا -

امیرانہ ٹہاٹھہ بناکر جی خوش کرے اُسکی نسبت یہ مثل بولی جاتی ہی مگر فصحا نہین بولتے -

آپ دُنیا مین ہین کیا مین دُنیا مین نہین - جب کسی بات مین کوئی کسیکو دہوکا دینا چاہتا ہی تو یہ شخص دہوکا دینے والے سے کہتا ہی کہ مجھے آپ دم نہ دیجیئے آپ دنیا مین ہین کیا مین دنیا مین نہین - **اسیر** ؎ خیر ہی کیا مین سمجھتا نہین ان چالونکو - آپ دنیا مین ہین گویا کہ مین دنیا مین نہین -

آپ ڈال ڈال ہین تو مین پات پات ہون عہ - مثل - وہان بولی جاتی ہی جہان کسیکو یہ جتانا منظور ہوتا ہی کہ مین تمسے زیادہ چالیا یا عقلمند ہون - **جانصاحب** ؎ کیا ہوگا گل ہزار پہلا ہے مُوا بہار - مین پات پات ہون وہ اگر ڈال ڈال ہی -

آپ ڈوبے تو جگ ڈوبا عہ - مثل - آپ مر گئے تو گویا سارا عالم مر گیا آپ تباہ یا خراب ہوے تو گویا سب تباہ اور خراب ہو گئے -

آپ ڈوبے تو ڈوبے اور کو بھی لے ڈوبے - جب کوئی اپنے ساتھ دوسرے کو بھی مصیبت مین پہنسائے اُسوقت یہ مثل بولتے ہین -

آپ راہ راہ دُم کہیت کہیت - مثل - اُس شخص کی نسبت کہتے ہین جو بظاہر نیک ہو اور باطن مین بدی مکاری اور عیّاری سے باز نہ آئے -

عہ چونکہ درخت مین ڈالیان کم ہوتی ہین اور پتیان زیادہ اس خیال سے کہا جاتا ہی کہ تمہاری فکر اگر درخت کی شاخون تک پہنچتی ہی تو میری فکر پتی پتی تک پہنچتی ہی اور آپ کی جگہ تم اور وہ بھی بول سکتے ہین آپ کی تخصیص نہین ہی -

عہ کہتے ہین کہ ایک شخص دریا مین ڈوبتا تہا آدمیون کو کنارے پر دیکھکر پکارنے لگا کہ یارو مجھے نکالو نہین تو جگ ڈوبا لوگون نے اُسے دریا سے نکالکر پوچھا کہ بتا جہان کیونکر ڈوبتا اُسنے جواب مین یہی فقرہ کہا جب سے یہ مثل نکلی -

آپ رُوپ - مذکر - اپنی شکل پنا ظہور - نمبر (۱) خدا اور خدا کی تجلی جیسے آپ روپ مہا روپ -

نمبر (۲) خود - حضور - خود بدولت - **صبا** ؎ تُل بیٹھے آپ روپ برہمن کی بن پڑی - صدقے کے پُتلے سے بت آزر بدل گیا - **جرأت** ؎ ٹُک بنا بیٹھے جو غصے کی سی صورت آپ روپ - گرچہ تھے بے جرم پر کیا کیا ڈرایا آپنے - **انشا** ؎ گر آپ روپ ہمسے باتوںمین ٹک کر ٹے ہون سو گر کے جہگڑے قضیے قصے جہٹ اُٹھ کہڑے ہون - ان معنونمین ہنود کے یہان زیادہ مستعمل ہی -

آپ روپ مہا روپ - یعنی اللہ تعالے کا جلوہ سب جلوونکا سردار ہی اور جب اولیا اللہ کی تعریف مین کہتے ہین تو وہان یہ مطلب ہوتا ہی کہ اُنکا جلوہ در پردہ تجلی آلہی کا مظہر ہی -

آپ زِندہ جہان زِندہ آپ مُردہ جہان مُردہ - مثل - اپنے ہی دم کا سارا کارخانہ ہی جب اپنی آنکھ بند ہو گئی تو ہوا نہوا سب برابر ہی اور ظرافت کے طور پر یون بھی بولتے ہین آپ زندم جہان زندم آپ مردم جہان مردم -

آپ سُنین اپنا گمر بندِ سُنئے - جملہ - جب کوئی اسطرح چپکے سے بات کہتا ہی کہ سنائی نہین دیتی تو آنجگہ کہتے ہین -

آپ سے - نمبر (۱) از خود - خود بخود - خود ہی - **آتش** ؎ مقسوم کا جو ہی سو وہ پہنچیگا آپ سے - پہیلائیے نہ ہاتھ نہ دامن پسارئیے - **ذوق** ؎ تیغ تو اوچھی پڑی تہی گر پڑے ہم آپ سے دیکھو قاتل کے بڑہانا کوئی ہمسے سیکھ جائے

عہ یہ لفظ اصل ہنود کا ہی اور سب معنونمین انہین کے یہان زیادہ مستعمل ہی خال خال شعرائے اسلام نے بھی کہا ہی -

نمبر(۲) آپ کی مانند۔ فقرہ۔ آپ سے لوگ اب کہان ہین۔

آپ سے آپ ۔خودبخود۔ بلاسبب۔ **ناسخ ؎** مجھسے اب صاف بھی ہوجایو ہین یار آپ سے آپ۔ جسطرح ہی تری خاطر ہین غبار آپ سے آپ۔ **ظفر ؎** ہو رہے گا کشش دل کا اثر آپ سے آپ۔ کھچکے آجائین گے اکدن وہ ادہر آپ سے آپ۔

آپ سے آئے تو آنے دے ۔مثل۔ جہان کسیکا مال بغیر اپنے قصد کے ہاتھ لگے اور لینے والا طمع سے لینے کا ارادہ کرے وہان بولی جاتی ہی۔

آپ سے اچھا خدا ۔ اپنی ذات سے بہتر خدا ہی۔ یہ مثل عورتین اُس جگہ بولتی ہین جہان یہ مقصود ہوتا ہی کہ اپنی ذات سے زیادہ محبوب اور عزیز سوا خدا کے کوئی نہین۔

آپ سے ارے ہونا ۔ معزز ہوکر حقیر ہونا۔ **بحر ؎** توقیر اب ہماری نہین اُنکے سامنے۔ وہ دن گئے کہ آپ تھے ہم اب ارے ہوے۔ اور آپ سے تو اور آپ سے تم تمسے تو ہونا بھی بولتے ہین۔ فقرہ۔ پہلی ملاقات مین آپ سے تو ہونے لگی۔ **داغ ؎** پنج کی جب گفتگو ہونے لگی۔ آپ سے تم تمسے تو ہونے لگی۔

آپ سے باہر کر دینا ۔ ہوش وحواس کھو دینا۔ **رند ؎** الفت چشمان میگون بیخودی کیونکر نہ لائے۔ آدمی کو آپ سے کر دیتی ہی باہر شراب۔

آپ سے باہر ہونا[ع] ۔بیخود ہوجانا۔ ہوش وحواس مین نہ رہنا۔

آپ سے جانا ۔ نمبر(۱) ازخود جانا۔ بے بُلاے جانا۔ فقرہ۔ بھلا کوئی شادی کی محفل مین آپ سے جاتا ہی۔

نمبر(۲) بیہوش ہونا۔ خودی سے گزر جانا۔ **مومن ؎** مین اگر آپ سے جاؤن تو قرار آجاے۔ پر یہ ڈرتا ہون کہ ایسا نہو یار آجاے ؎ آپ سے لحظہ لحظہ جاتے ہو شیفتہ ہی خیال کس گھر کا۔

آپ سے چار برساتین مین نے زیادہ دیکھی ہین ۔

آپ نے اڑائین ہمنے بھون بھون کھائین ۔ یہ جملے وہان بولے جاتے ہین جہان یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ مین آپ سے زیادہ ان چالونکو سمجھتا ہون مین آپ سے زیادہ تجربہ کار ہون۔

آپ سے دور یا آپ کی جان سے دور ۔ اسجگہ بولتے ہین جہان مخاطب کیطرف کسی بُری بات کی نسبت کرنیکو بُرا سمجھتے ہین ؎۔ داغ کہتے ہین جنہین دیکھیے وہ بیٹھے ہین۔ آپ کی جان سے دور آپ پہ مر دالے۔ **قلق ؎** تپ فرقت سے تہین ابھی رنجور۔ جان پر بنگئی تھی آپ سے دور۔

؎ مشہور ہی کہ کسی قاضی کے گھر مین ہمسایہ کی مرغی چلی آئی تھی گھر والون نے ذبح کرکے پکائی جب قاضی گھر مین آئے تو اس ماجرے کو سنکر بہت گرماے بی بی بولین اب تو قصور ہوگیا کہو تو پھینکدون مگر میرا کہی مسالا یوہین جاے گا قاضی صاحب گھر کا نقصان گوارا نہ کرسکے فرمایا ہم تو فقط شوربے سے روٹی کھالین گے بوٹی سے کچھ کام نہین جب لونڈی نے پیالے مین شوربا انڈیلا تو اُسکے ساتھ بوٹیان بھی نکلین اُسنے روکنے کا قصد کیا قاضی صاحب نے کہا او کمبخت آپ سے آئے تو آنے دے بی بولین حضور مرغی بھی تو آپ سے آئی تھی اُنہون نے کہا اس صورت مین تو مباح ہی۔

[ع] آپ سے باہر ہونیکی کئی علتین ہین نمبر(۱) جوش مسرت سے۔ **رند ؎** کسنے وعدہ گھر مین آنے کا کیا آپ سے باہر ہوے جاتے ہین ہم۔

نمبر(۲) شدت غم سے۔ رند باغ سے کونسا نکلا ہی گل تر باہر۔ آپ سے ہوگئے ہین سرو وصنوبر باہر۔

نمبر(۳) خواہش نفسانی سے۔ نواب مرزا **شوق ؎** آپ سے ہوگیا ہی کیون باہر۔ آگ لگ جا۔ تیری مستی پر۔

نمبر(۴) نشے سے۔ فقرہ۔ ایسے کمظرف ہو کہ دو گھونٹ پیکر آپ سے باہر ہوگئے۔

نمبر(۵) قہر وغضب سے۔ فقرہ۔ غصہ تھوک ڈالو آپ سے باہر نہو۔

نمبر(۶) غلبہ شوق ومحبت سے۔ **صبا ؎** حسین کوئی نظر آیا ہلو یہ آپ سے باہر۔ دل بیتاب ہی سینے مین یا پارہ ہی معدن مین۔

آپ سے گزر جانا - نمبر(۱) اپنی ہستی اور خودی سے گزر جانا - درد

آپ سے ہم گزر گئے کب کے - کیا ہی ظاہر مین گو سفر نہ کیا -

نمبر(۲) آدمیت سے گزرنا - فقرہ - آئینہ لیکے ذرا صورت تو دیکھو تم تو اُس مردآ کے پیچھے آپ سے گزر گئے -

نمبر(۳) اپنی حیثیت کو بھول جانا - اپنے مرتبے سے بڑھ کے کوئی بات کرنا فقرہ - اتنا آپ سے نہ گزر جاؤ ذرا سرکار دربار کا لحاظ رکھو -

نمبر(۴) مغرور ہو جانا - فقرہ - مرزا کی دربار تک کیا رسائی ہوئی آپ سے گزر گئے سلام تک نہین لیتے -

آپ سے گیا جگ سے گیا - مثل - جو چیز اپنے ہاتھ سے گئی وہ گویا دنیا مین نرہی -

آپ سے ملے سُود وُدہ برابر مانگ ملے سُو پانی - یہ مثل طمع اور سوال کی مذمت اور استغنا کی تعریف مین بولی جاتی ہے - اصل مین یہ نانک کا ایک دوہا یون ہے - " آپ سے ملے سود ودہ برابر مانگ ملے سو پانی - کہے نانک وہ رکت برابر جسمین کھینچا تانی " - اب اول ٹکڑا اسکا زبانون پر مثل کے طور پر ہو گیا ہے -

آپ سے ہم نہین بولتے -

آپ کا گھر کہان ہے -

آپ کو تو مین نہین پہچانتا -

آپ کو کسنے بلایا ہے -

آپ کہان آئے -

آپ کہان چلے آتے ہین -

آپ کہین رستہ تو نہین بھول گئے ہین -

آپ کیون آتے ہین -

آپ گھر کو پھر جائیے -

آپ نے کیون تکلیف کی -

آپ ہمارے پاس نہ آئیے -

آپ ہین کون - یہ جملے اُسوقت بطور شکایت بولے جاتے ہین جب کوئی بے تکلف دوست یا عزیز بہت دنون کے بعد ملنے آئے -

آپ فضیحت اَور کو نصیحت - مثل - یہ اُسجگہ بولتے ہین جہان کوئی آپ تو بُرا کام کرے اور دوسرے کو مانع ہو یہ مثل فارسی کی مثل "خود فضیحت دیگران را نصیحت" کا ترجمہ ہے -

آپ کا بایان قدم لیجیے یا آپ کا بایان قدم کدھر ہے - کسیکی چالاکی فتنہ پردازی یا شرارت کیوقت یہ جملہ بولتے ہین -

آپ کا پاس ہے - یہ جملہ وہان بولتے ہین جہان یہ کہنا مقصود ہوتا ہے کہ آپ کے لحاظ سے مین مجبور ہون -

آپ کاج مہا کاج - یہ مثل دو جگہ بولی جاتی ہے اول جہان اپنے کام مین دوسرے سے کچھ خرابی واقع ہو - مطلب یہ ہوتا ہے کہ اپنا کام جیسا اپنی ذات سے ہوتا ہے ویسا دوسرے سے نہین ہوتا -

دوسرے جہان اپنے کام کو اورون کے کام پر ترجیح دیجائے اور اپنا کام مقدم رکھا جائے -

آپ کا سر بجائے قرآن - قسم - چونکہ قرآن مجید اعلیٰ درجہ کی متبرک چیز ہے اسلیے سر کو کہ اعضائے انسانی سے بلند اور تمام اعضا کا افسر ہے قرآن سے

تشبیہ دیکر قسم کہاتے ہین۔

آپکا قطع کلام یا قطع سُخن ہوتا ہی۔ جب کوئی شخص کچھ کہتا ہو اور اثناے گفتگو مین اُسے روک کر کوئی خود کچھ کہنا چاہے تو یہ جملہ استعمال کرتا ہی چونکہ بات مین بات کہنا خلاف ادب ہی اسلیے گستاخی کا عذر یون کیا جاتا ہی۔

آپ کا کیا بگڑتا ہی۔

آپ کا کیا جاتا ہی۔

آپکا کیا لیتا ہون۔ یہ جملے اُس جگہہ بولتے ہین جہان یہ کہنا مقصود ہو کہ آپکا اس بات مین کیا نقصان ہی مین آپ پر کیون بار ہون حسرت (رباعی) ؎ تم جو کہتے ہو کہدو حسرت سے — آہ و فریاد یان کیا نہ کرے۔ آپکا اسمین کیا بگڑتا ہی۔ درد دل کی کوئی دوا نہ کرے۔ جرأت ؎ جان بلب جان کے عاشق کو نہ تم در سے اُٹھاؤ۔ اپنا جی دیتا ہی وہ آپکا کیا لیتا ہی۔

آپ کا گہر ہی۔ جملہ۔ تواضع کی جگہہ بولتے ہین کہ آپ تشریف لایئے میرے گہر کو اپنا گہر سمجھیے۔ **اسیر** ؎ دیوانہ ہون ایسا جو گیا جانب زندان زنجیر نے غل کرکے کہا آپکا گہر ہی۔

آپکا مُلاحظہ ہی۔ دیکھو آپکا پاس ہی۔

آپ[ع] کا مُنہ ہی۔ نمبر (۱) دیکھو آپکا پاس ہی۔ **اسیر** ؎ غیر کا مُنہ بگاڑ دون لیکن۔ کیا کرون مُنہ یہ آپکا ہی مجھے۔

نمبر (۲) آپ کی کیا مجال ہی۔ فقرہ: آپکا مُنہ ہی جو ہمسے آنکہ ملاکر بات کیجیے

آپکا نام ہوگا ہمارا کام ہوگا۔ یہ جملہ حاجت مند حاجت روا سے کہتا ہی کہ میرا یہ کام نکالدیجیے تو آپکا نام ہوگا کہ فلان شخص نے حاجت روائی کردی اور میرا فائدہ ہو جائیگا۔

آپ[ع] کا نوکر ہُون کچھ بیگنونکا نوکر نہین ہُون۔ مثل۔ امیرونکی خوشامد کرنے والے اور ہان مین ہان ملانے والے کی نسبت ایسے موقع پر بولی جاتی ہی جہان یہ کہنا مقصود ہو کہ آپکے قول کی تائید اور خوشی سے مطلب ہی جہوٹ سچ سے کچہ کام نہین۔

آپکا ہی۔ جہان کوئی کسی مال کو پوچھے کہ یہ کسکا ہی تو غایت خلوص و اتحاد کے اظہار کو کہا جاتا ہی کہ آپکا ہی حالانکہ مقصود یہ ہوتا ہی کہ میرا ہی۔

آپ کو۔ اپنی طرف۔ فقرہ۔ یہ آپکو کشیدہ ہین وہ آپکو رنجیدہ ہین مگر یہ معنی جب آتے ہین کہ آپ کو اسی ترکیب سے دونون جملو نمین آئے۔

آپ کو آسمان پر کہینچنا۔ مغرور ہونا۔ اپنی ذات کو اورون سے بالاتر سمجھنا۔ **میر** ؎ کیا آسمان پہ کہینچے کوئی میر آپ کو۔ جانا جہان سے سب کو مُسَلَّم ہی زیر خاک۔ **منیر** ؎ آپکو لاکھ وہ مہ پارہ فلک پر کہینچے۔ دیکھہ ہی لینگے کبھی دُور سے چلتے پہرتے۔

ع ؎ چونکہ آپکا لفظ پہلے آیا ہی اسلیے آپکا ملاحظہ ہی آپکا مُنہ ہی قایم کیا ورنہ اس محاورے مین اور مثل اسکے آپ کی تخصیص نہین ہی بلکہ جہان خطاب یا اشارہ تعظیم کے ساتھ ہو **داغ** ؎ واعظ کی بات کے تو ہزار دن جواب تہے پر کیا کرین کہ مُنہ ہی کلام مجید کا۔ **مصحفی** ؎ کہا غیر کا کہٹکا ہی کہ مین کچہ نہین کہتا یہ مُنہ مجہے تیرا ہی کہ مین کچہ نہین کہتا۔

ع ؎ مشہور ہی کہ کسی راجہ نے کہا کہ بیگن کیا اچھی ترکاری ہی ایک برہمن بولا کہ مہاراج یہ تو کنہیا روپ مین یعنی بیگنونکی صورت کنہیا (ہندؤن کا مشہور دیوتا) کی سی ہی۔ پہر دوسرا بولا کہ اَن داتا یہ تو چتر دہاری ہین (یعنی انکی صورت چتر کی صورت ہی) دوسرے دن راجہ بولے کہ بیگن کیا بدصورت ہوتے ہین برہمن بولا کہ پرتہی راج جبہی تو انکا مُنہ کالا ہی راجہ نے کہا کہ کل تو تو تعریف کرتا تہا اور آج مذمت کرتا ہی اُسنے کہا کہ مہاراج مین آپکا نوکر ہون کچہ بیگنون کا نوکر نہین ہون جسکو آپ پسند کرینگے اسکی تعریف کرونگا جسکو آپ ناپسند کرینگے مین اسکی مذمت کرونگا۔

آپ کو بھول جانا - اپنی اصل و حقیقت کو بھول جانا - اپنے مرتبے سے بڑھ چلنا - جیسے بے ادب زبان دراز کو تنبیہاً کہتے ہین کہ تو آپ کو بھول گیا ہی -

آپ کو پانا - اپنی حقیقت دریافت کر لینا - **ظفر** ؎ جو کوی آپ کو پائے تو اُسکو بہی پائے - سراغ یار کا اپنے سراغ سے ڈہونڈے -

آپ کو دُور جاننا یا سمجھنا - غرور کرنا - اپنے آپ کو عاقل در کامل سمجھنا **مومن** ؎ ابلہی سے دعوے عقل و شعور - اپنے نزدیک آپکو جانے ہی دور - **ولہ** ؎ نہوا تجھکو پاس اپنا کچھ - دور سمجھا تو آپ کو کیا کچھ

آپ کو دُور کھینچنا - کھچا کھچا رہنا - ناز اور غرور کرنا - **ناسخ** ؎ دور اتنا آپ کو مجھسے نہ اے خونخوار کھینچ - ایک دن اس سے تو میرے قتل کو تلوار کھینچ - **ظفر** ؎ جو ہوگا مرد معقول اُسکو ہوگا پاس ہر اک کا - اگر دور آپ کو کھینچے گا نامعقول کھینچے گا - **آتش** ؎ کھینچتا ہی آپکو دور اسقدر کیون آفتاب - سایہ کیا سورج مکھی کا ہی کسی رخسار پر -

آپ کو دے دے مارنا - تڑپنا پچھاڑین کھانا - **ناسخ** ؎ یاد گیسو مین جو دے دے مارتا ہی آپکو - ہوگیا مود ارسب مانند گیسو آئنہ -

آپ کو ڈبونا - آپ کو تباہ یا ذلیل کرنا - **سحر** ؎ کنارا ہی مجھے ای بحر خوبی تجھسے بہتر تھا - ڈبویا آپکو مین نے ہوا کیا آشنا تجھسے -

آپ کو روکنا - باز رہنا - اپنے نفس کو اپنے قابو مین رکھنا - **ناسخ** ؎ اول شب سے بہت آپ کو ہم روکے رہے - نہ رہی وصل مین پر ضبط کی تاب آخر شب -

آپ کو شاخِ زعفران سمجھنا - اپنی ذات کو دنیا بھر سے نرالا جاننا دون کی لینا - دماغدار اور مغرور ہونا - **انشا** ؎ ہلتہ رہے یہ دماغ سمجھا ہی آپ کو شاخ زعفران تو نے - **سرور دہلوی** ؎ سدرہ کی شاخ بنگئی قبضۂ شاہ مین کمان - شاخ کمان ہی آپکو سمجھے ہی شاخ زعفران - اور سمجھنا کی جگہ گننا اور جاننا بہی کہا ہی **نصیر** ؎ گنے ہی آپکو کیا شاخ زعفران دیکھو شگوفہ اور ہی لائی ہی اپکی بار بسنت - **نکہت** ؎ جلے ہی مطبخ عالی مین جو کوئی ہیزم - سجا ہی آپ کو گر شاخ زعفران جانے - یہ محاورہ لکھنؤ مین یون مستعمل ہی آپ مین کیا شاخ زعفران ہی یا لگی ہی -

آپ کو کھونا یا کھو بیٹھنا - خودی کو مٹا دینا - تمکو تباہ و برباد کرنا - **ظفر** ؎ آپ پانا نہین آسان کہ ہمنے - نہ جب تک آپکو کھویا نہ پایا - **میر** ؎ صحبت عجب طرح کی پڑی اتفاق ہاے کھو بیٹھے جو آپکو تو اُسکو پا گئے

فقرہ - تمنے تو کیمیا کی تلاش مین آپکو کھو دیا - (نادار کردیا)

آپ کو مٹا دینا - دیکھو آپکو کھونا - **رند** ؎ مٹا دے آپکو منظور اگر ہی نام و نشان سے جو کز جاتے ہین وہ ہی نام کرتے ہین - (معدوم ہونا)

آپ کھائے بلی کو بتائے - یہ مثل اُسکی نسبت کہتے ہین جو خود کوئی قصور کرے اور الزام دوسرے پر رکھے -

آپ کی بلا سے - جب کسی کو کوئی کسی فعل سے جسمین ضرر کا احتمال ہی ممانعت و اُسکے ترک کی نصیحت کرتا ہی تو نصیحت نہ قبول کرنیوالا کہتا ہی کہ آپکی بلا سے ضرر ہوگا تو مجھے ہوگا آپکو کیا -

آپ کی خفت میرے سر آنکھون پر - جب کوئی شخص کسی بات سے دل ہی دل مین شرمندہ اور پشیمان ہو مگر ظاہر مین اپنی بات کی پیچ کرے تو زیادہ شرمندہ کرنیکو کہتے ہین کہ آپ کی خفت میرے سر آنکھون پر

داغ ؎ بزم اغیار کا ملاہر ہی اثر آنکھون پر۔ مہربان آپ کی خفت مرے سر آنکھون پر۔ خفت کی جگہ شرمندگی اور خجالت بہی بولتے ہین۔

آپ کی دال یہان نہ گلے گی - آپکا قابو یہان نہ چلے گا **اسیر ؎** دانۂ خال کا بوسہ وہ کوئی دیتے ہین - کچہ کہین دال ہماری کبہی گلنے کی نہین ہ **انشا ؎** گلنے کی دال یان نہین بس خشکہ کہائیے - اے شیخ صاحب آپ نہ شیخی بگہاریے - اور اس جگہ یہ بہی سنا ہی آپکی ٹکی یہان نہ لگے گی مگر یہ فصحا کے استعمال مین کم ہی۔

آپ کے دشمن - جہان مخاطب کو کسی امر مکروہ کی نسبت سے بچانا ہوتا ہی وہان یہ جملہ استعمال کرتے ہین - **قلق ؎** کیون یہ کسواسطے ہی رنج و محن جان دین اپنی آپ کے دشمن - عورتین دشمن کی جگہ مدعی اور آپ کے دشمن اور آپ کے مدعی ملاکر بہی بولتی ہین — اور جب کسی مکروہ نسبت دینے مین علامت مفعولیت لانا پڑتی ہی تو دشمن اور مدعی کی جگہ دشمنون اور مدعیون کہتے ہین جیسے آپکے دشمن کیا بیمار ہین - اسکو جب یون کہین گے کہ آپکے دشمنون کو کیا مرض ہی تو یہ صحیح نہوگا کہ آپکے دشمن کو کیا مرض ہی۔ اور یہی حال لفظ مدعی کا بہی ہی۔

آپ کی شکایت میرے سر آنکھون پر - یہ جملہ وہان بولتے ہین جہان کوئی کسی بات کی شکایت کرے اور اسکی شکایت قبول کرکے عذر کرنا منظور ہو - کبہی الزام بہی اسی پیرایے مین قبول کرتے ہین اور میرے کو حذف کرکے بہی بولتے ہین -

آپ کے فرمانے کی یہ بات ہی - یعنی آپکو زیبا نہین ہی آپ ایسا نہ کہیے۔

آپ کی کیا بات ہی - یہ جملہ زیادہ وہان بولا جاتا ہی جہان طنزاً کسیکی تعریف کی جاتی ہی اور کبہی کبہی واقعی تعریف کرنے مین بہی مستعمل ہوتا ہی۔

آپ کے لڑکے بہی کبہی گھٹنون کے بہل چلینگے - یعنی آپ بہی کبہی راہ پر آئین گے - آپکو بہی کبہی عقل آئیگی -

آپ کے منہ کا اُگال ہمارے پیٹ کا اُدہار - مثل - مالدار کی ادنی توجہ سے مفلس کا بہلا ہوجاتا ہی۔

آپ کی یہان کچہ نہ چلیگی - دیکہو آپکی دال یہان نہ گلے گی -

آپ گاتے کیا ہین - جب کسیکی بات سمجہ مین نہین آتی یا کوئی بات کو اتنا طول دیتا ہی کہ مطلب خبط ہوجاتا ہی تو مذاق سے کہتے ہین کہ آپ گاتے کیا ہین - اور یون بہی کہتے ہین کہ آپ اپنے ہی گاتے ہین یعنی کسیکی کچہ سنتے ہی نہین ایک رٹ ہی کہ چلی جاتی ہی۔

آپ گیلے مین سوئی مجہے سوکہے مین سُلایا - عورتین اپنے ساتہ اپنی مان یا اور کسی عزیز کی کمال محبت اور دلسوزی ظاہر کرنیکے وقت بولتی ہین کہ اُسنے آپ تکلیف اُٹہائی اور مجہے ہمیشہ راحت پہنچائی -

آپ مُوے تو جگ مُوا - مثل - خود مرگئے تو گویا تمام دنیا مرگئی کسی بات سے کچہ غرض نہین -

آپ میان صُوبہ دار گہر مین بیوی ہلونکے بہاڑ - مثل - جہان کوئی مفلسی کی حالت مین امیرانہ ٹہاٹہ بنائے اور شیخی بگہارے وہان طنزاً بولتے ہین -

آپ میان منگتے باہر کہڑے درویش - مثل - یعنی جب خود ہی محتاج ہین تو اورونکو کیا دینگے فصحا منگتے کی جگہ مانگتے بولتے ہین -

آپ میری جان سے کیا چاہتے ہین - یہ جملہ اُس مقام پر بولتے ہین جہان کوئی بک بک کے بہت پریشان کرتا ہی اور پیچھا نہین چھوڑتا

آپ مین نمبر (۱) تمہاری ذات مین - فقرہ - آپ مین یہ حوصلہ کہان -
نمبر (۲) اپنی ذات مین - فقرہ - دل صاف ہو تو آپ مین سب کچھ نظر آئے -
نمبر (۳) ہوش مین - **وزیر** ؎ کبھی ہی ہوش اُسے گاہ فرط بیہوشی - کبھی ہی آپ مین وہ گاہ آپ سے باہر - **میر** ؎ کبھو آگے ہین آپ مین تجھ بن گھر مین ہم میہمان ہوتے ہین -

آپ مین آنا - ہوش مین آنا - خودی مین آنا - **مومن** ؎ جلوہ افزائی رہنے کے لیے میںنوش ہوا - مین کبھی آپ مین آیا تو وہ بیہوش ہوا - **ناسخ** ؎ آپ مین آئین جائین یار کے پاس - کب سے ہی ہمکو انتظار اپنا -

آپ مین پانا - نمبر (۱) اپنی ذات مین پانا - **وزیر** ؎ ڈھونڈا ہی جسنے اسکو تو پایا ہی آپ مین - دیکھو تو قرب بندے کو ہی کیا خدا کے ساتھ -
نمبر (۲) دوسرے کی ذات مین پانا - فقرہ - یہ وصف ہمنے آپ مین پائے

آپ مین ڈھونڈنا - اپنے وجود مین ڈھونڈنا - فقرہ - ادہر اُدہر نہ بھٹکو ڈھونڈنا ہی تو اُسے آپ مین ڈھونڈو -

آپ مین نرہنا - ہوش و حواس مین نرہنا - خودی سے گزر جانا - **رند** ؎ ملا ہی غنچہ دہن کونسا بتاؤ رند - رہے نہ آپ مین تم ہاتھ پاؤن پہول چلے - ؎ روکتا کیا اُسے جرات نرہا آپ مین مین - بیٹھے بیٹھے جو ہین اُسنے یہ کہا جاتا ہون -

آپ مین نہونا - ہوش و حواس درست نہونا - بیخود ہونا - **مومن** ؎ ہم تماشہ آپ مین نہین تھے - کیا جانین رہے وہ کسکے گہر رات **جرات** ؎ ہمنشین پوچھ مت کہین ہو نہین - اندنون آپ مین نہین ہو نہین -

آپ نے مجھے مول لیکر چھوڑ دیا - یعنی آپنے مجھپر بڑا احسان کیا کلمۂ منت پذیری کے اظہار کیوقت یہ جملہ بولتے ہین -

آپ ہارے بہو کو مارے - (عو) یہ مثل جب کوئی دوسرے پر الزام کہکر اپنی شرمندگی مٹاتا ہی تو بولی جاتی ہی -

آپ ہر فن مولے ہین - جب کوئی شخص کسی بات کا دعوے کرتا ہی تو طنز سے کہتے ہین اسپر کیا موقوف ہی آپ ہر فن مولے ہین -

آپہنسے کی بات ہی - جب انسان کہین جا پڑتا ہی اور وہان مجبوری سے ٹھہر نا پایا اور کوئی امر ناگزیر کرنا ہوتا ہی اُسجگہ کہتے ہین کہ آپہنسے کی بات ہی -

آپ ہی یا آپی - نمبر (۱) خود ہی - **ناسخ** ؎ اُٹھگئی جب سے دوئی ناسخ تو کہتا ہون ہی - آپ ہی شاہد ہی آپی رند شاہد باز ہی - **ظفر** ؎ کیسی عقل پر کرتے نہین یہ عشقبازی ہم - جو نادان ہین تو آپی ہین جو عاقل ہین تو آپی ہین - **اسیر** ؎ آپ ہی ظلم کرو آپ ہی شکوا اُلٹا - سچ ہی صاحب روش اُلٹی ہی زمانا اُلٹا - **وزیر** ؎ بہت کچھ کھو کے پائی اُسنے راہ خود فراموشی - دل گم گشتہ آپی خضر ہی اپنے بیابان کا - **ذوق** ؎ کسی بیکس کو اے بیداد گر مارا تو کیا مارا - جو آپی مر رہا ہو اُسکو گر مارا تو کیا مارا
نمبر (۲) ضمیر مخاطب کلمۂ حصر کے ساتھ - فقرہ - آپ ہی نے فرمایا تھا -
نمبر (۳) آپ ہی آپ - از خود - بلا سبب **رشک** ؎ تمکو خط لکہنے مین کہلتا ہی قلمدان آپی - کیا کرین قاب قلم[۱] پر نہین قابو ہمکو - **ولہ** ؎ پہرتا ہون گرد یار آپی - گردش ایام کی نہین ہی -

---

[۱] قاب قلم بمعنی قلمدان (بہار عجم)

فائدہ بعض لوگ آپی کو آپہی ہاے مخلوط التلفظ کے ساتہ لکہتے اور پڑہتے ہین مگر مولف کی راے ہی کہ ایسے مقامات مین ہاے مخلوط التلفظ کا ترک کرنا تحریر اور تقریر مین مستحسن ہی۔

آپ ہی آپ یا آپی آپ ۔ نمبر (۱) خدا ہی خدا **نکہت** ؎ وہی آئینے مین وہی سنگ مین ہی ۔ غرض آپ ہی آپ ہر رنگ مین ہی نمبر (۲) دیکہو آپ ہی نمبر ۳ ۔ **رشک** ؎ مُتَلَوَّن نہین گلزار جہان آپ ہی آپ ہی ہمارے گل نیرنگ کی ساری رنگت ۔ ؎ داغ کو دیکہ کے بولے یہ شخص آپ ہی آپ جلا جاتا ہی ۔ نواب مرزا **شوق** ؎ تمکو کیا ہی جو جان کہوتے ہو بے سبب آپی آپ روتے ہو ۔

آپ ہی اپنی قبر کہودتا ہی ۔ یعنی آپ اپنے پاؤن مین کلہاڑی مارتا ہی۔

آپ ہی کا کہاتا ہون ۔ یعنی آپ ہی کا دیا ہوا کہاتا ہون یہان ہی جو کچھ ہی وہ آپ ہی کا ہی ۔

آپ ہی کی جوتیونکا صدقہ ہی عہ ۔ مثل آپ ہی کا فیض ہی ۔ آپ ہی کا طفیل ہی ۔ عجز و انکسار کی جگہ بولتے ہین ۔

آپ ہی مارے آپ ہی چلاّئے ۔ یہ جملہ اُسجگہ بولتے ہین جب کوئی شخص کسی پر خود ہی ظلم کرے اور خود ہی مظلومانہ فریاد کرے ۔

آپ ہین؟ ۔ کلمہ تعجب کسی شناسا یا آشنا کو جب یکایک دیکہتے ہین یا اشتباہ کے بعد پہچانتے ہین تو یہ کلمہ زبان پر لاتے ہین اور کبہی تجاہل عارفانہ (تجاہل عارفانہ) کے طور پر بولا جاتا ہی **ظفر** ؎ دیکہ صحرا مین مجہے اول تو گہبرایا تہا قیس پہر جو پہچانا تو بولا حضرت من آپ ہین ۔ فقرہ ۔ آپ ہی بڑے عیار ہین جان بوجہ کر بُرا کہا پہر کہتے ہین قبلہ آپ ہین ۔ (امیر سے)

آپ ہی ناک چوٹی گرفتار ہین یا رہتے ہین (عو) (ناک اور چوٹی عزت اور زینت کی چیزین ہین اسلیے ایسے امور کی طرف متوجہ رہنے سے مطلب ہی جن سے وہ سلامت اور بنی رہین)

نمبر (۱) گہر کے دہندون یا دنیا کے بکہیڑون مین گرفتار رہتے ہین ۔

نمبر (۲) عزت اور حرمت سنبہالنے مین مصروف رہتے ہین ۔

نمبر (۳) بڑے دماغدار اور نازک مزاج ہین ۔

آپی آپ باتین کرنا ۔ اپنے جی سے باتین کرنا ۔ (فکر و محویت کی حالت مین) **مومن** ؎ نہ ہوش کہوتے اگر اُس پری کی باتون پر ۔ تو آپی آپ یہ باتین کیا نہ کرتے ہم ۔ باتین کرنا کی جگہ بکنا بہی مستعمل ہی ۔ **قلق** ؎ متحمل جو ہو نہ سکتی تہی ۔ آپ ہی آپ پہرون بکتی تہی ۔

آپا ۔ نمبر (۱) ت ۔ خواہر کلان بڑی بہن ۔ جیسے بڑی آپا ۔ چہوٹی آپا ۔ اور آپا امان اور آپا بی بی تعظیماً کہتے ہین ۔ اور چہوٹی لڑکیان آپا جان آپا جانی ۔ آپا جنیا بہی محبت اور پیار سے بڑی بہن کو کہتے ہین (اصغری چہوٹی بہن اپنی بڑی بہن اکبری سے) اے بی آپا چپ کرو تمہاری سسرال سے ماما آئی ہی ۔ (مراۃ العروس)

نمبر (۲) ھ ۔ اپنی ہستی خودی ۔ مثل ۔ آپا تجے سوہر کو بہجے ۔ اس مثل کے سوا اور کہین ان معنون مین اسکا استعمال نہین پایا ۔

نمبر (۳) عہ ہوش و حواس ۔ **آہی دہلوی** ؎ اتنی بڑہ بڑہ کے بات مت کیجیے

عہ مشہور ہی کہ ایک ظریف نے [illegible] کی دعوت کی جب لوگ آکر بیٹہ گئے تو ایک شخص نے جسکو پہلے سے اس کام کیواسطے تجویز کر رکہا تہا ، ان سب کی جوتیان لین اور بیچکر انہیں داموں سے کہانا تیار کرایا جب دسترخوان پر کہانا چُنا گیا تو سب نے میزبان سے کہا کہ آپنے اتنی تکلیف اور تکلف کیون کیا ۔ ظریف نے ہنسکر کہا مین کس قابل ہون آپ ہی کی جوتیون کا صدقہ ہی ۔ اُسوقت سے یہ فقرہ مثل ہو کر مشہور ہو گیا ۔

عہ لکہنو مین نہین سنا ۔

اپنا آپا سنبھالیے صاحب -

آپا نجے سوہر کو بہجے - مثل - جو خودی کو ترک کرے اور اپنے آپ کو مٹادے وہ خدا کی پوری پرستش کرسکتا ہے -

آپا سنبھالنا - خودداری کرنا - ہوش و حواس درست رکھنا - مثال کے لیے دیکھو آپا نمبر ۳ -

آپے[ع] سے باہر ہونا یا ہوجانا - دیکھو آپے سے باہر ہوجانا -

آپے[ع] سے نکلنا - دیکھو آپے سے باہر ہوجانا - فقرہ - تم اسوقت اپنے آپے سے کیون نکلے جاتے ہو -

آپے[ع] مین آنا یا آجانا - دیکھو آپ مین آنا - فقرہ - ذرا آپے مین آؤ سنبھل کے بات چیت کرو -

آپے[ع] مین نرہنا - دیکھو آپ مین نرہنا - فقرہ - روٹیان لگی ہین اب تم آپے مین نہین رہے ہو -

آپے[ع] مین نہونا - دیکھو آپ مین نہونا - فقرہ - تمسے کوئی بات کیا کہے غصے کے مارے تم تو آپے مین نہین ہو -

آپا دہاپی - ھ - مونث - اپنی اپنی فکر نفسی نفسی - فقرہ - وہان تو آپا دہاپی ہے کوئی کسو کو نہین پوچھتا - مصحفی ع ایک سے ایک کو جانے مین ہے آپا دہاپی - سایہ میرا رہ الفت مین ہے مجہسے آگے -

آپا دہاپی پڑنا - اپنی اپنی فکر ہونا نفسی نفسی پڑنا - فقرہ - غدر مین ایسی آپا دہاپی پڑی تہی کہ کسیکو کسی کی خبر نہ تہی -

آپا دہاپی کرنا - اپنے اپنے قدح کی خیر منانا - اپنے ہی مطلب کی سوچنا -

فقرہ - بہائی اتنی آپا دہاپی نہ کرو میرے حق کیطرف بہی خیال رکہو -

آپ دہاپ - ھ - مونث - نفسی نفسی جرات ع جاتی ہی آکے کیا کہون ہل چل سی ڈالدی ہے تاب و توان و صبر کی یان آپ دہاپ نے -

یہ محاورہ متقدمین کے یہان تہا اب آپا دہاپی کہتے ہین -

آپ دہاپ اپنا ہی منہ اپنا ہی ہاتہ - یہ مثل وہان بولی جاتی ہے جہان کوئی اپنا ہی بہلا چاہے اور دوسرے کا کچہ خیال نہ رکہے -

آپڑنا - نمبر (۱) آجانا - آموجود ہونا - فقرہ - جلدی جلدی کہالو کہین کوئی بیفکرا نہ آپڑے -

نمبر (۲) آگرنا - گرپڑنا - ٹپک پڑنا - فقرہ - ایک ٹہنی کو سہارے کے قابل سمجہکر پاؤن رکہا وہ ٹوٹ گئی مین نیچے آپڑا - (آب حیات) لکہنؤ مین اسجگہ آرہنا زیادہ بولتے ہین - فقرہ - اگر قسمت سے ہوا چلی اور خود بخود کسیکی گود مین ثمر مراد آپڑا تو آپڑا نہین تو سوائے افسوس کے کچہ حاصل نہین (آب حیات) لکہنؤ مین ایسے مقام پر آگرا اور آگیا اور ٹپک پڑا بولتے ہین

نمبر (۳) آپہنسنا - گہر جانا - ظفر ع کہے ہین مردم دیدہ مرے اشکون سے رو رو کر - کہ ابتو آپڑے (گہر گئے) ہم مردم آزارون کے قابو مین -

نمبر (۴) آفت یا مصیبت پڑنا - فقرہ - ایسی تم پر کیا آپڑی تہی کہ یون بے سروسامان وطن سے نکل کہڑے ہوے -

نمبر (۵) واقع ہونا - صبا ع ضرور قمریون سے ہمیسے بحث آپڑتی - نہ سرو کی طرف اے نونہال لیکے چلے - فقرہ - ابتو باہم ضد آپڑی ہے - فقرہ - سمندر کئی جگہ اسطرح آپڑا ہے کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے مین اترنا پڑتا ہے -

---

ع آپے کے ساتہ سب محاورے اہل ہند عورتون کے محاورات ہین خال خال مرد بہی بول جاتے ہین -

نمبر(۶) لازم ہونا - ضرور ہونا غالبؔ پہ آپڑی ہے وعدۂ دلدار کی مجھے -
وہ آئے یا نہ آئے پہ یاں انتظار ہے -
نمبر(۷) ذمہ ہو جانا - فقرہ - سارے گھر کا کام اُسی غریب پر آپڑا ہے -
نمبر(۸) ٹوٹ پڑنا - جیسے فوج آپڑی - (ٹوٹ پڑی)
نمبر(۹) آرہنا - اب تو تمہارے قدموں کے نیچے آپڑے ہیں -
نمبر(۱۰) وارد ہونا - فقرہ - بادشاہی لشکر میدان میں آپڑا -
نمبر(۱۱) رجوع ہونا متعلق ہونا - غالبؔ کام اُس سے آپڑا ہے کہ جسکا
جہان میں - لیوے نہ کوئی نام ستمگر کہے بغیر -

آپڑو سن مجھبی ہو - مثل - (عو) اپنے ساتھ دوسرے کو بھی بلا میں
پھنسانے اور خرابی میں ڈالنے کی جگہ بولی جاتی ہے -

آپس - ھ - نمبر(۱) یکدگر - باہم - داغؔ ٹھہرے عہد وفا جو آپس میں
کھائیں باہم ہزار ہا قسمیں - مومنؔ ہے یاد ذرات دنکی صحبت آپس کی وہ الفت و محبت
نمبر(۲) قرابت - رشتہ داری - ناتا - قلقؔ شادی آپس میں تھی مجھے مطلوب
ہو چکے وہ تو جا بجا منسوب -

آپسداری - ھ - مونث - رشتہ داری میل جول - فقرہ - آپسداری میں اتنا
تکلف نہ چاہیے - خواص نظم ہندی و فارسی ترکیب کے اسکے استعمال سے احتیاط کرتے ہیں

آپس کا معاملہ - یگانگی کی بات - فقرہ - آپس کا معاملہ ہے باہر اسکی
بو نہ پہونچے -

آپس کا واسطہ - قرابت کا علاقہ - رسم و راہ کی خصوصیت - فقرہ -
کیا کروں آپس کا واسطہ ہے کچھ بن نہیں پڑتی -

آپس کی بات - اپنایت کا معاملہ - فقرہ - آپس کی بات ہے آپس ہی میں
طے ہو جائے تو بہتر ہے -

آپس کی باتیں - نمبر(۱) عزیزوں یا دوستوں میں جو باہم باتیں ہوں
فقرہ - بازار میں آپس کی باتوں کا چرچا نہ چاہیے (اور اسجگہ آپس کی گفتگو
اور بات چیت بھی بولتے ہیں - کیفؔ تفسیریں ترانی واعظ نہ کر
بیان تو - چرچا نہیں ہے لازم آپس کی گفتگو کا -
نمبر(۲) روزمرہ - صاف صاف - فقرہ - انکے مضمون صاف صاف
عاشقانہ عارفانہ ہیں اور شعر آپس کی باتیں - اور زبان شستہ و رفتہ ہے
(آب حیات) لکھنؤ میں اس محل پر فقط باتیں بولتے ہیں یعنی شعر کیا ہیں
باتیں ہیں -

آپس کی پھوٹ - باہمی مخالفت - قرابت میں نا اتفاقی خصوصیت
میں بگاڑ - جیسے آپس کی پھوٹ سے گھر کے گھر تباہ ہو گئے نکہتؔ
بگڑا دلا معاملہ آپس کی پھوٹ سے - پھوٹا جگر کا آبلہ آپس کی پھوٹ سے -

آپس میں - باہم - اسیرؔ آپس میں لڑکے عاشق صادق جو مر گئے
ہاتھ آئیگا حضور کو اس امتحان سے کیا - آتشؔ پاتا ہوں نہیں مزاج عناصر
میں اختلاف - آپس میں ہو گا ایکدن ان چار سے بگاڑ -

آپس میں رہنا - باہم مل جلکر رہنا - محبت و اتفاق سے بسر کرنا -
میر حسنؔ وہ بن ٹھن کے آپس میں رہنے لگے - بہم راز دل اپنا کہنے لگے -

آپکڑنا - پکڑ لینا - گرفتار کر لینا - مومنؔ چھوڑ دے ہاتھ کیا پکڑا ہے
جا ابھی کوئی آپکڑتا ہے - انشاؔ چاہتا تھا کہ میں ٹک بڑھ چلوں آگے
لیکن - اتنے میں شرم نے پکڑا ہے مرا دامن -

آپہنچنا - نمبر(۱) آجانا - پہنچ جانا - ناسخؔ خاک پہنچے کوئے جاناں کو کہ پہنچی گھٹتا

کیا ہماری خاک اُڑانے مین ہوا نے دیر کی۔ **مومن** ؎ گر نشل سیح ہر کو نین
کے پاس پیاسا آئے ہی۔ کیون نہ آپہنچی زلیخا مصر سے کنعان تلک۔

نمبر (۲) پہنچنے کے قریب ہونا۔ **بحر** ؎ وصل جانان نہوا وقت وصال آپہنچا
وا حسرت کہ رہی دلکی تمنا دل مین۔ **وزیر** ؎ بلبل نکل قفس سے کہ آپہنچی
فصل گل۔ پرواز سیکھ لے مرے چہرے کے رنگ سے۔

آپہنسنا - نمبر (۱) پہنس جانا۔ فقرہ۔ چہوٹی چڑیونکے ساتھ بڑی چڑیان بھی
جال مین آپہنسین۔

نمبر (۲) فریب مین آنا۔ فقرہ۔ شاہ جی نے ایسا جال پہیلایا ہی کہ روز کوئی
نہ کوئی آپہنستا ہی۔

فصل الف ممدودہ مع تائے فوقانی

آتا - مذکر۔ نمبر (۱) آنیوالا۔ جملہ۔ آتا آئے جاتا جائے۔

نمبر (۲) قرض یا کوئی حق واجب حساب سے نکلتا ہوا۔ فقرہ کیا ہم پر تمہارے
باوا کا کچھ آتا ہی۔ **ظفر** ؎ بنگئی آپ سے ہم سیمبرون کے قیدی۔
نہین ہم پہ درم و دم کسیکے آتے۔

نمبر (۳) دستگاہ۔ (کوئی بات یا کوئی کام یا کوئی ہنر۔) **ذوق** ؎
قسمت ہی سے لاچار ہون اے ذوق وگرنہ۔ سب فن مین ہون مین طاق
مجھے کیا نہین آتا۔

نمبر (۴)[1] معلوم۔ **ذوق** ؎ جاتی رہے زلفونکی لٹک دل سے ہمارے

[1] اگرچہ نمبر ۳ ۔ نمبر ۴ ۔ متحد معلوم ہوتے ہین مگر زبان کے آشنا جانتے ہین کہ بعض جگہ دستگاہ اور قدرت کی نسبت معلوم کے لفظ سے تعبیر ترجیح رکہتی ہی۔ جیسے ذوق کے شعر مثال نمبر ۴ ۔ مین یا جیسے اس فقرے مین ایسی کوئی تدبیر نہین آتی جس سے روپیہ ملے۔

افسوس کچھ ایسا ہمین لٹکا نہین آتا۔ **مصحفی** ؎ عاشق سے بھی ہوتا ہی کہین
صبر و تحمل۔ وہ کام تو کرتا ہی جو آتا نہین مجھکو۔

آتا آئے جاتا جائے یا آتے آؤ جاتے جاؤ - استغنا کے
طور پر بولتے ہین کہ جسکا جی چاہے آئے جسکا جی چاہے چلا جائے۔

آتا تو سہی بہلا تھوڑا بہت کچھ۔ جاتا تو دونہی بہلے دلدر
اور دُکھ۔ مثل۔ آتی ہوئی چیز تھوڑی ہو یا بہت سب آنا اچھا اور جانیوالی
چیز تو نہین دلدر اور دکھ کے سوا کسیکا جانا بہلا نہین معلوم ہوتا۔

آتا جاتا - نمبر (۱) آیندہ و روندہ۔ آنے جانے والا۔ راہرو۔ مسافر۔
فقرہ۔ کوئی آتا جاتا ملے گا تو خط بہیجدینگے۔ **گلزار نسیم** ؎ دیو آدمی بنکے
بن مین آئے۔ آتے جاتے کو گہیر لائے۔

نمبر (۲) دیکھو آتا نمبر ۳۔ فقرہ۔ آتا جاتا خاک نہین دعوے بہت کچھ ہی
جاتا یہان آتا کا تابع ہی۔

آتا ہو تو ہاتھ سے نہ دیجئے جاتا ہو تو اُسکا غم نہ کیجئے - مثل۔
ملتی چیز کو نہ چھوڑیے اور جو کچھ جاتا رہے اُسکا افسوس نہ کیجیے۔

آتو نکو آنے دو جاتو نکو جانے دو - دیکھو آتا آئے جاتا جائے

آتے آتے - پہنچتے پہنچتے۔ **ناسخ** ؎ راگ جوگانے لگا مطرب شب
فرقت مین ہائے۔ آتے آتے میرے کانون تک وہ شیون ہوگیا۔

آتے آتے آنا[1] - رفتہ رفتہ آنا۔ چلتے چلتے پہنچنا۔ فقرہ۔ تو دم نہین
لیتے پکارے ہی چلے جاتے ہو آدمی آتے آتے آئیگا۔

[1] اسیطرح کہاتے کہاتے کہانا لکہتے لکہتے لکہنا کل افعال مستقبل ہین یہان ترکیب استعمال بنادی گئی۔

آتے آتے رہجانا[عہ] — آنیکا ارادہ کرکے نہ آنا۔ **ذوق**ؔ —
بلبے استغنا کہ وہ یان آتے آتے رہگئے ۔ اُف ری بیتابی کہ یان تودم ہی
نکلا جاے ہی۔ **مومن**ؔ شب عدہ جذبۂ شوق نسے ہوی کشمکش یہ ستم ہوا
کہ وہ آتے آتے جو تھم گئے تو کسیطرح نہ تھما قلق۔

آتیان[عہ] - آنے والیان - یہ اگلی زبان ہی اب متروک ہی۔

آتی بہلی کہ جاتی - اسجگہ بولتے ہین جہان یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ تھوڑی سی
چیز کا بھی نہ ملنے سے ملنا اور نہ لینے سے لینا بہتر ہی۔

آتے بہلے نہ جاتے - جب کسیکا آنا نہ آنا برابر ہو تو ایسے محل پر بولتے ہین
یعنی اُنکے آنے سے فائدہ ہی نہ جانے سے ۔

آتے جاتے - نمبر(۱) راہ رو - مسافر - مثال کے لیے دیکھو آتا جاتا نمبرا
نمبر(۲) آنے جانے مین یا آنے جانے بھر کی - فقرہ - آتے جاتے کیا دیر
لگتی ہی۔ **رند**ؔ دل بیتاب شتاب آنگا قاصد نہ تڑپ - راہ مین
دیر لگے گی فقط آتے جاتے ۔
نمبر(۳) آمد و رفت سے - آنے جانے سے - **رند**ؔ ہوئی دربان تلک
اُسکے رسائی حاصل - رفتہ رفتہ ہمین اُس کوچے مین آتے جاتے ۔
نمبر (۴) راہ گلی مین - راہ چلتے - گزرتے نکلتے - فقرہ - مجھے وہ آتے جاتے
ٹوکتے ہین کسیطرح انکا روپیہ دیدو - **صبا**ؔ گل کو وہ چھیڑتے ہین باغ
مین آتے جاتے - باتین بلبل کو ہزارون ہین سناتے جاتے - **ولہ**ؔ
کیا چڑ ہوگے نہ کسی روز مری گھات یہ تم - آخر اس راستے سے روز ہو آتے جاتے۔

آتی جاتی چوٹ نظر نہ آنا - کسی حربے کی چوٹ جو بہت تیزی سے
آئے تو چوٹ لگانے والے کی چالاکی اور ہاتھ کی صفائی کی تعریف مین یہ
جملہ کہا جاتا ہی۔ **صبا**ؔ آتی جاتی چوٹ بھی سچ ہی نظر آتی نہین - آج کل
چلتے ہین کیا اُس تیغزن کے ہاتھ پاؤن - **داغ**ؔ کیا اُرکے اُس نگاہ شوخ
کی چوٹ - آتی جاتی نظر نہین آتی -

آتے کا مُنھ دیکھتی تھی جاتے کی پیٹھہ - یہ جملہ اکثر کسیکے سفر سے
آنیکی بیتابی انتظار ظاہر کرنے کیوقت عورتین بولتی ہین۔

آتے کو روکتے نہین جاتے کو ٹوکتے نہین - دیکھو آتا آئے
جاتا جائے ۔

آتی ہی ہاتھی کے پاؤن اور جاتی ہی چیونٹی کے پاؤن
مثل - بیماری کی نسبت بولتے ہین کہ آتی ہی تو آنا فانا ہاتھی کی طرح اور جاتی ہی
تو آہستہ آہستہ چیونٹی کیطرح یعنی بیماری کے آنے اور ترقی کرنے مین کچھ دیر
نہین ہوتی اور جاتی ہی اکثر رفتہ رفتہ ۔

آتش - ف - (اسکی اصل ژند کا لفظ آترس ہی - آترس سے قدیم فارسی مین
آتیش اور اُس سے آتش ہوگیا) - آگ - ھ - نمبر (۱) (ظلمت) اربع عناصر سے
ایک عنصر کا نام - **نصیر**ؔ کیون نہ کہین بشر کو ہم آتش و آب خاک و باد
قدرت حق سے ہین بہم آتش و آب خاک و باد ۔

فائدہ - اس لفظ مین فرہنگ نگارون نے کسرہ و فتح تاے قرشت مین اختلاف
کیا ہی جو لوگ کسرے کو ترجیح دیتے ہین اُنکی دلیل یہ ہی کہ آتیش تاے مکسورہ
کے اشباع سے پیدا ہوا ہی اور یہ اسکے ثبوت مین کافی ہی کہ تاے آتش مکسور
ہی اور جو فتحے کو ارجح کہتے ہین وہ کثرت استعمال شعرا سے اپنے دعوے
کو قوت دیتے ہین اور حق یہی ہی کہ جہانتک تتبع کیا گیا سرکش اور شش وغیرہ

عہ اسی ترکیب سے اور مصادر بھی مستعمل ہین جیسے کہاتے کہاتے رک جانا جاتے جاتے ٹھہر جانا۔
عہ کچھ اس لفظ کی تخصیص نہین ہی قدما اسیطرح جاتیان وغیرہ جمع کے ساتھ بولتے تھے ۔

قوافی مین پایا - اور آتیش کو بشیع آتش کہنا بھی ظاہرا ٹھیک نہین اسلیے کہ آتیش خود قدیم فارسی ہے -

صفات

آتش افروختہ - (بھڑکی ہوئی آگ) آتش ٥ مومن کا فر کا قاتل ہے ترا حسن شباب - آتش افروختہ یکسان ہے خشک و تر کے ساتھ -

افسردہ - (وہ آگ جو شعلہ نہ دے دہکتی ہو) **ناسخ** ٥ تو ہی بھڑکائیگی اے باد بہار - دل ہمارا آتش افسردہ ہے -

بلند (جسمین شعلے زیادہ اُٹھتے ہون) **ناصر** ٥ جلا کر پہاڑون کو کرے جو خاک - بلند اور تیز آتش ہولناک -

پنہان - (وہ آگ جو پتھر مین چھپی ہوتی ہے) **ناسخ** ٥ صدمۂ لکوب جو ہو نالہ سوزان نکلا جسطرح سنگ سے ہو آتش پنہان پیدا

تیز - (بہت بھڑکی ہوئی آگ) مثال کے لیے دیکھو بلند -

خاموش - (وہ آگ جسمین شعلہ نہو) **غالب** ٥ دل مرا سوز نہان سے بیمحابا جل گیا - آتش خاموش کے مانند گویا جلگیا - **مومن** (رباعی) ٥ کیا ظلم یہ اے نالۂ بیباک کیا - اُس شعلہ مزاج کو غضبناک کیا - افسوس وہ لعل نہین گرم سخن - اس آتش خاموش نے ہی خاک کیا -

سوزان - (سوزن صفت کا شعلہ جلانیوالی آگ) **آتش** ٥ نہانیکو نہ جا حمام مین ہمرہ رقیبون کے - لٹادے گا ہمین رشک آتش سوزان گلخن پر

ظفر ٥ سوزش عشق کی ہے یون دل بیتاب سے لاگ - جسطرح آتش سوزان کی ہو سیماب سے لاگ -

مردہ (بجھی ہوئی آگ) **مومن** ٥ اُنکا گزنی یاد گرم جوشی - مین آتش مردہ

سے جلا ہون -

ہولناک - (جب کثرت سے آگ بھڑکی ہوئی ہوتی ہے تو اسکو دیکھ کر ڈر معلوم ہوتا ہے اسلیے اسکی یہ صفت ہے) مثال کے لیے دیکھو بلند -

استعارات و تشبیہات

بستر سمندر - جوہر علوی - طاوس علوی آشیان - قبلۂ زردشتیان قبلہ گاہ مجوس محراب جمشید - مرغ یاقوت پر -

آتش - نمبر (۲) تجلی نور - جیسے آتش طور - اور مشہور شاعر کا تخلص ہے - عے

آتش فروز - آگ بھڑکانیوالا - **مومن** ٥ ملا جب یہ جواب سامعہ سوز ہوا سہ گرم آہ آتش افروز -

مجازاً مفسد - فتنہ پرداز - لگانے بجھانے والا -

بحر ٥ آتش افروز مری فکر مین پھرتے ہین پھرین - کیا ضرر شعلۂ جوالہ کی سرتابی سے -

ولہ ٥ آتش افروزون نے یار ب سر اُٹھایا ہی بہت - شمع کی مانند کھینچ انکی زبان بالاے سر -

آتشبار - (صفت مین آتا ہے) آگ برسانیوالا - **ناسخ** ٥

---

٥ دیکھو حاشیہ صفات و تشبیہات آب قسم دوم -

عے خواجہ حیدر علی خلف خواجہ علی بخش متوطن دہلی ابتدا تلامذہ شیخ غلام ہمدانی مصحفی کا علم تھے کمال شاعری کا سکہ ہندوستان کے دل پر بیٹھا ہی پہلے پہل کچھ دنون نواب میرزا محمد تقی خان ترقی کے ساتھ فیض آباد مین رہے پھر انہین کے ساتھ لکھنو آئے ۱۲۶۳ ہجری مین انتقال کیا دو دیوان اُن سے یادگار اور مقبول روزگار ہین -

پھلجھڑی کیطرح خط اپنا غبار افشان ہوا - گر کبھی لکھی حقیقت آہ آتش بار کی
وزیر ؎ روتے ہین اشکون کے بدلے خون گرم - ابر ہین ہم لیکن آتشبار ہین
آتش پرست - آگ پوجنے والا - آتش پرستی ایک مذہب ہی جسمین آگ
کو پوجتے ہین اور اسکا موجد زردشت ہی - ہندوستان مین یہی قوم پارسی کہلاتی
ہی - سودا ؎ کفر کی مے سے مست ہی جو ہی - غرض آتش پرست ہی جو ہی
رشک ؎ تشبیہ آگ کو جو دی آتشین سے دون - - مانند مے پرست ہون آتش پرست ست
آتش پنہان - کینہ - عداوت - آتش ؎ نشہ مے مین کھلی دشمنی دوست
مجھے - آب انگور نے کی آتش پنہان پیدا -
آتش تر - شراب - داغ ؎ آتش دوزخ پہ ہوگا آتش تر کا گمان
گر کسی میکش نے اپنا دامن تر رکھدیا بحر ؎ جاڑونمین شغل آتش تر کا ضرور
کیا ہی آہ اور بہ ٹھنڈی ہوا مجھے -
آتش جانسوز - سوز دل عشق رشک ؎ آتش جانسوز
جب تک مشتعل تن مین نہین - دردنالے مین نہین تاثیر شیون مین نہین -
آتشخانہ - ف - مذکر - نمبر (۱) وہ مکان جہان آتش پرست آگ روشن رکھتے
اور پوجتے ہین -
نمبر (۲) تشبیہاً گرم مکان - فقرہ - یہ مکان دوپہر کو آتشخانہ ہوجاتا ہی -
ناسخ ؎ کیا نزاکت ہی کہ جھنجھلا کر لگا کہنے وہ رات - محفل عشرت کو کرتی ہی
آتشخانہ شمع -
نمبر (۳) وہ جگہ جو مکان کی دیوارونمین بناتے ہین اور اندر سے دہوان نکلنے
کیلئے اوپر کیطرف راہ رکھتے اور جاڑونمین مکان گرم کرنے کیواسطے اُسمین
آگ روشن کرتے ہین - ناسخ ؎ یہ تپ غم ہی کہ ناسخ مین جو لگ بیٹھون کبھی

مثل آتشخانہ ہوجائے وہین دیوار گرم -
آتش خُو - نمبر (۱) تُندمزاج غصہ ور - ذوق ؎ لطف بوسہ نرہا ہمپہ ہوا جب تو گرم
شربت قند دیا کرکے پر آتش خو گرم - مومن ؎ آتشین خو سے آرزوئے
وصال - یک گیا اب خیال خام مرا -
نمبر (۲) گرم (صفت مین آتا ہی) - آتش ؎ موم دونونکو کیا نالۂ آتش خونے
سنگ کو سنگ نہ آہن کو یہ آہن سمجھا -
آتش دل - سوز و گداز - تلف - ذوق ؎ آتش دل سے پس از مرگ
برنگ شعلہ خاک عاشق سے نکلتا ہی گل خود رو گرم - آتش ؎ -
آتش دل سے تسلسل ہی دو ہی آہون کا - عود کے جلنے سے مجمر مین دہوان
ہو کہ جو تھا - اور آتش جگر - آتش درون - آتش سینہ بھی کہا ہی - بحر ؎
یہ میرے شعر ہوان کیونکر سہلا نہ گرمگرم - سلگے ہوے یہ مری آتش جگر کے
ہین رشک ؎ بیجا نہین جلاتی مجھے آتش درون - تقدیر نے درخت بنایا
چنار کا - مومن ؎ تپش شعلہ جان تک پہنچی - آتش سینہ زبان
تک پہنچی -
آتش دوست دشمن نداند - آگ دوست دشمن کو نہین پہچانتی
بد طینت آدمی سے کنایہ ہی مطلب یہ ہی کہ جسطرح آگ ہر چیز کو جلاتی پہنچتی ہی
اسیطرح جسکی فطرت مین ایذارسانی ہی اُسکے ضرر سے دوست دشمن کوئی
نہین بچتا -
آتش رخ - نمبر (۱) القاب معشوق مین سے ہی اُردو مین اسکی جمع زیادہ
مستعمل ہی - ناسخ ؎ آتش رخان دہر اگر تجھکو دیکھ لین - اُڑ جائے
عارضون سے برنگ شرار رنگ - ذوق ؎ بار آیا دیکھنے سے نہ آتش

خون کے دل - سو بار آبلے اسے آنکھین دکھا چکے -

آتش رنگ - سرخ - بھبوکا - لب رخ معشوق او لعل و لالہ کی صفت مین آتا ہی - **ناسخ** ؎ کھینچے اگر نقشہ ترے رخسار آتش رنگ کا - کیا عجب یکرنگ ہو گر خامہ از رنگ و شمع - **وزیر** ؎ مسی آلودہ نہین تیرے لب آتش رنگ اپنی نظر و نمین دہوان دہار یہ انگارے ہین - **آتش** ؎ جب ترے روے عتاب آلودہ سے تشبیہ دی - لالہ آتش رنگ و آتش خو نظر آیا مجھے -

آتش زبان - خوش بیان - اور انہین معنون مین آتش بیان بھی ہی اور دونون شاعر کی صفت مین آتے ہین ؎ کوچہ و بازار مین کہتے ہین مجھکو دیکھکر - ہی یہی آتش زبان ناسخ اسیکا نام ہی - اور آتش زبان تشبیہ کے اعتبار سے شمع اور شعلے اور لالہ کی صفت مین بھی آتا ہی - **مومن** ؎ نکلے بات تو نہین اگر منھ سے دہوان - شعلۂ رخسار ہو آتش زبان - **آتش** ؎ روشنی ہووے جو آنکھون مین تو سیر باغ کر - لالۂ آتش زبان ہی شمع ایوان بہار - **داغ** ؎ تری آتش بیانی داغ روشن ہی زمانے پر - پگھل جاتا ہی مثل شمع دل ہر اک سخندان کا -

آتش زدگی - آگ لگنا - قانون فوجداری مین یہ لفظ زیادہ مستعمل ہی -

آتش زرتشت - وہ آگ جو آتشکدۂ زرتشت مین تھی - **ظفر** ؎ آتشکدۂ دلکو اگر دیکھے ہمارے - شرمندگی آگ آتش زرتشت اٹھائے -

آتش زنی - آگ لگانا - قانون فوجداری مین زیادہ مستعمل ہی -

آتش طبع - تندخو - غصہ ور -

آتش طور - وہ آگ جو کوہ طور پر حضرت موسی کو نظر آئی تھی اور در حقیقت تجلی تھی - **ناسخ** ؎ ہر خریدار کو تھا مرتبۂ موسائی - آتش طور سی گرمی ترے بازار کی تھی -

آتش فشان - (صفت مین آتا ہی) نمبر (۱) شعلے اور چنگاریان دینے والا - جیسے کوہ آتش فشان جسے جوالا مکھی کہتے ہین - **ناسخ** ؎ - ایسے ہین میرے نالۂ آتش فشان بلند - ہی آگ کے کرے سے بھی جنکا دہوان بلند - **رند** ؎ آتش فشان ہی برق تجلی قدیم سے - معلوم ہی جلا چکے ہین کوہ طور آپ -

نمبر (۲) دلمین تاثیر کرنے والی چیز مثلاً دم آتش فشان یا داستان آتش فشان **ناسخ** ؎ جلتی ہی اس بت کی فرقت مین دلا باد بہار - باغ مین تو بھی دم آتش فشان دو چار کھینچ -

نمبر (۳) روشن نورانی - **مومن** ؎ ای سوز گریہ آگے تری آب و تاب پانی بھرے ہی جلوۂ آتش فشان شمع -

آتش قدم - گرم رو - تیز قدم - **ناسخ** ؎ اسقدر آتش قدم دیکھا نہین ای شہسوار - کیا عجب گر نعل ہو جائے سم توسن مین آگ - **ذوق** ؎ ترا مجنون تفتہ دشت مین آتش قدم گر ہو - جلاوے زیر پا گر خار مژگان سمندر ہو -

آتش کا پرکالہ - نمبر (۱) آگ کا ٹکڑا - انگارا - **ناسخ** ؎ - یہ بہار آئی چمن مین زخم گل آے ہوے - پھر مرے داغ جنون آتش کے پرکالے ہوے - **رشک** ؎ سوز الفت کا مزہ ای رشک اگر منظور ہی - دل جگر آتش کے پرکالے بنایا چاہیے -

نمبر (۲) شوخ و شنگ (صفات معشوق مین) **رشک** ؎ ہی یکتاے جہان ای رشک وہ آتش کا پرکالہ - ستانے مین ٹپانے مین ستانے مین جلانے مین

ناسخ ؎ دربہر حیند وہ پرکالۂ آتش ہی مگر - ہی تصور مین چراغ شب ہجران عارض

نمبر(۳) شریر - فتنہ پرداز - **سودا** ؎ خریدی کچھ نہ جنس آگرہم اس بازار مین سودا - بغل مین لے چلے ہین دل سو اک آتش کا پرکالہ -

نمبر(۴) تیز طبع - ذہین - ذکی - فقرہ - یہ لڑکا تو غضب آتش کا پرکالہ ہی جاری ذہین کیسے گرم شعر کہنے لگا - نواب مرزا **شوق** ؎ ہوتے آتش کے ہین نیر پکالے - تاڑ جاتے ہین تاڑنے والے -

آتشکدہ - ف - مذکر - نمبر(۱) جس مکان مین آتش پرست پوجنے کیواسطے آگ رکھتے ہین - **ناسخ** ؎ چہرہ آتشکدہ ابرو تھے سو محراب حرم گردن آگے ترے خم کافر و دیندار کی تھی - **آتش** ؎ کوچۂ محبوب مین ہم خانۂ کعبہ مین شیخ - بتکدے مین برہمن آتشکدے مین گبر ہی -

نمبر(۲) مجازاً وہ مکان جسمین بہت گرمی ہو - فقرہ - گرمیون مین یہ مکان آتشکدہ ہوجاتا ہی -

آتشگیر - مذکر - دسپنا - **ناسخ** ؎ جل اٹھا باغ اسکی برق حسن کی تاثیر سے - پھول اب گلچین اٹھاتے ہین تو آتشگیر سے - **آتش** ؎ نرمئ ظاہر سمجھ لے سخت گیری کی دلیل - پنبہ بھی بہر شرر تمہیدی آتشگیر کا **ذوق** ؎ ہوا مین آنکے جو کرتا ہی سرکشی شعلہ - تو چٹکیان دل آتش مین لے ہی آتشگیر -

آتش مزاج - تیز مزاج - تندخو - غصہ ور - فقرہ - وہ بڑے آتش مزاج ہین ان سے کون بات کرے - اور القاب معشوق مین بیشتر آتا ہی -
صبا ؎ شب کو گرم رقص ہوتا ہی جو وہ آتش مزاج - شمع سان جلتے ہین ساری انجمن کے ہاتھ پاؤن -

نمبر(۳) خلقت ناری - جن وپری وغیرہ - **ذوق** ؎ اگر آتش مزاجونکو حسد ہو خاکسارون پر - تعجب کیا کہ ابلیس لعین دشمن ہو آدم کا -

آتش موسیٰ - دیکھو آتش طور - **خلیل** ؎ تیرہ باطن سے نہین ملتے ہین روشن دل کبھی - آتش موسیٰ کو آتشگیر کی حاجت نہین -

آتشناک - ف - آگ سے بھرا ہوا - آگ کیطرح سرخ - (رخسار معشوق کی صفت مین بیشتر آتا ہی) **ناسخ** ؎ ہی معنبر زلف اسکے روے آتشناک پر - بوے خوش دیتا ہی دود اس شمع مین کافور ہی - **امیر** ؎ نام ہی طور اس پری کے توسن چالاک کا - ہی چراغ طور شعلہ روے آتشناک کا -

آتش نفس - نمبر(۱) تفتہ دل - سوختہ جگر - صاحب سوز وگداز - صاحب تاثیر - **ذوق** ؎ کون آتش نفس ای ذوق چمن سے گزرا - آج جو سرد نسیم چمنی خوب نہین - **آتش** ؎ داخل فردوس ہوا آتش نفس سمجھا اگر - گلشن جنت خزان ہو حوض کوثر خشک ہو - **غالب** ؎ ڈھونڈے ہی اس مغنی آتش نفس کو جی - جسکی صدا ہو جلوۂ برق فنا مجھے

نمبر(۲) نہایت گرم - **آتش** ؎ آتش نفس ہوا ہی گلزار کی ہوا سے بجلی گری ہی غنچے جب مسکرا دیے ہین -

آتش نمرود - وہ آگ جسمین نمرود بادشاہ کفار نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ڈالکر جلانا چاہا تھا مگر اللہ کی قدرت سے وہ آگ آپ پر گلزار ہوگئی - **آتش** ؎ مہربان ہو دوست کچھ دشمن کا چل سکتا نہین - آتش نمرود ہی گلزار ابراہیم کو - **ناسخ** ؎ آتش نمرود گلشن ہوگئی تھی جسطرح یون مجھے آتشکدہ بے یار ہی گلزار ہی -

آتشی - جسکی خلقت مین جزو نار غالب ہو - جیسے خاکی وہ ہی جسکے قالب مین جزو خاک غالب ہو - پری و جن کی صفت مین آتا ہی مثلاً کہین کہ انسان خاکی ہی پری آتشی ہی - **گلزار نسیم** ؎ بولی وہ بشر ہو تم دلاور - سرسبز ہو قوم آتشی پر -

آتشی شیشہ یا آتشی آئینہ - اہل صنعت ایک شیشہ اس ترکیب سے بناتے ہین کہ جب آفتاب کے مقابل رکھا جاتا ہی تو آفتاب کی پھیلی ہوئی شعاعین سمٹ کر اُسمین ایک جگہہ جمع ہو جاتی ہین اسوجہ سے اُسکی پشت پر جو چیز روئی یا کپڑے وغیرہ کے مثل ہو وہ جل جاتی ہی اور سنا گیا ہی کہ اسی قسم کے بڑے شیشے سے سلاطین حریف کے میگزین کو بھی اُڑا دیتے ہین اور باریک چیز اُس شیشے مین موٹی نظر آتی ہی - **صبا** ؎ منعکس آتشی شیشہ ہو ڈوئی پر جیسے - کلہ فقر تہ ظلِ ہما جلتی ہی - **عرش** ؎ عکس رخ سے جل اُٹھی ہی دہوپ مین اکثر نقاب - آتشی شیشہ مگر رخسار آتشناک ہی - **ناسخ** ؎ فکر مین سوجہے یہ مضمون روئے آتشناک کے - آتشی آئینہ زانو نظر آیا مجھے -

آتشی شیشی - ایک شیشی جسکی گردن لمبی اور تنگ ہوتی ہی اور اسکے ذریعے سے روغن اور تیزاب کھینچتے اور جوہر اُڑاتے ہین - آگ پر بسبب مضبوطی کے خوب کام دیتی ہی اسی سبب سے اُسے آتشی شیشی کہتے ہین

آتشین - (یا و نون نسبت) آگ سا روشن - آگ کی طرح گرم آگ کی صورت سرخ - **ناسخ** ؎ غیر سے روئے آتشین کو دیکھتے ہی اُڑ گیا - اضطراب دل جسے سمجھے تھے وہ سیماب تھا - **آتش** ؎ آتشین نالون کی اللہ رہی گرمی شب ہجر - نرم تر موم سے فولاد کیا کرتے ہین - **و لہ** ؎ نہایت تشنۂ دیدار ہین خوب اُسکو چوسین گے - اگر اپنے لبون تک کوئی لعل آتشین آیا -

آتشین رخسار - دیکھو آتش رخ - **ناسخ** ؎ کیون سراپا ہی سپیدی آتشین رخسار شمع - کیا ہی تیرے عشق مین میری طرح بیمار شمع - آتشین رخ بھی کہتے ہین - **غالب** ؎ صبح آیا جانب مشرق نظر - اِک نگار آتشین رخ سر کُھلا -

آتشباز ؎ - آتشبازی بنانے والا - **ناسخ** ؎ رتبۂ تحقیق ملتا ہی کوئی تقلید سے - کیا خلیل اللہ سے نسبت ہی آتشباز کو - **رشک** ؎ چھوٹ جائیگا ہمین وہ طفل آتشباز اگر - پھلجھڑی کا کام لین گے آہ آتشبار سے -

آتشبازی - مونث - انار - پھلجھڑی - مہتاب اور اُسکے امثال جو بارود اور گندہک کوئلے وغیرہ سے بنتے ہین اور اُسکو آگ لگا کر تماشا دیکھتے ہین کہ اُنمین سے رنگا رنگ شرارے اور طرح طرح کے پھول نکلتے ہین - **مصحفی** ؎ گرم ہی آہ سے ہنگامۂ آتشبازی - کونسی رات فلک تک یہ ہوئی نہ گئی - **رشک** ؎ شب شعبان مین گلریزیان روشن ہون آہ ونکی - جو اپکے شوق آتشبازی اُسکو ہو تماشا ہو -

آتشبازی بنانا - انار پھلجھڑی وغیرہ بنانا -

آتشبازی بننا - لازم -

آتشبازی چھوٹنا - پھلجھڑی انار وغیرہ کا آگ لگانے سے روشن

؎ صاحب بہار عجم نے اس لفظ کو لکھا ہی مگر اہل فارس کے کلام سے سند نہیں دی و مرغ آتشباز کو ایک قسم آتشبازی کی لکھکر حکیم شفائی کا یہ شعر لکھا ہی ؎ کسے برکز دعہائے تو چون من برنمی گردد - بجنگ شعلۂ آرے مرغ آتشباز می آید -

اور گلفشان ہونا - **ذوقؔ** ف چھوٹی آتشبازی ایسی جسکی گلکاری کو دیکھ
رات کو کہتے تھے آپسمین ثریا دُلہا - صنع آتشبازِ حیرت زدہ ہوتی ہی عقل
سنگ پارس سے کہین بارود کو پیسا تھا کیا - تشبیہاً ہنسی دل لگی کی بات
فقرہ - رات بہت گئی تھی اور اُنکے لطائف اور ظرائف کی آتشبازی چھوٹ رہی تھی
(آب حیات)

آتش بازی چھوڑنا - نمبر (۱) متعدی - فقرہ - تم بچے ہو اپنے ہاتھ سے
آتشبازی نہ چھوڑو -
نمبر (۲) تشبیہاً دولت اور مال کا فضول مصارف مین برباد کردینا - فقرہ -
مفت کی دولت تھی دو دن آتشبازی سی چھوڑ لی اب بھیک مانگتے پھرتے ہین

آتشبازی کا دیو - ایک قسم کی آتشبازی ہی - بانس اور کاغذ کا ایک
ڈراونی صورت بناکر اُسمین بارود وغیرہ بھرتے اور اُسکو چھوڑتے ہین اور
پھبتی کے طور پر بڑے سیہ فام ڈراونی شکل کے آدمی کو کہتے ہین -

آتشبازی کا طاؤس - بانس اور کاغذ سے مور کی شکل بنا کے
بارود وغیرہ اُسمین بھرتے ہین جو چھوٹتے وقت ناچتا ہی اور اُس سے
پھول جھڑتے ہین - **سوداؔ** (تضمین) نہ بلبل ہون کہ اس گلشن مین سیر گل مجھے
بھائے - نہ طوطی ہون کہ دل میرا فضائے باغ لیجائے - مین ہون طاؤس
آتشبازی کہینی ہی بہار آئے - نہ با صحرا سرے دارم نہ با گلزار سودائے -
بہر جا میروم از خویش سے بالد تماشائے - **ناسخؔ** جب لگادی آگ غم نے
رقص خوشحال کیا - یہ دل پُرداغ کیا طاؤس آتشباز ہی - اور اسی قبیل سے ہی
آتشبازی کا قلعہ کہ قلعے کی صورت بناتے ہین اور اُسمین آگ دینے سے
توپون اور بندوقون کی سی آوازین نکلتی ہین - اور اسیطرح ہاتھی کی صورت
بناتے ہین اُسکو آتشبازی کا ہاتھی[1] کہتے ہین - **سوداؔ** (ہاتھی کی ہجو مین)
ہ پر اُسکے دل مین ابھی یہ غضب ہی - کہ آتشبازی کا ہاتھی وہ اب ہی

آتشک - ف - مونث - کاف اسمین نسبت کا ہی - ایک بیماری کا نام
جو بدن مین آبلے یا چھٹے ڈال دیتی ہی جیسے باد فرنگ اور گرمی اور گرمی کی
بیماری اور نار فارسی اور آتش فارسی بھی کہتے ہین اور اسکی وجہ صاحب
بہار عجم نے یہ لکھی ہی کہ آتش فارسی وہ آگ ہی جو فارس مین زردشت نے
روشن کی تھی اور ایک مدت تک افروختہ رہی چونکہ اس مرض مین سوزش
بہت ہوتی ہی اس مناسبت سے یہ مرض آتش فارسی اور نار فارسی سے نامزد
ہوا - **جانصاحبؔ** آتشک باد کے گھوڑے پہ ہر آن روز دن سوار
لُو نہین چلتی ہی معلوم ہوا گرمی ہی -

آتشک کا جُھلسا - گرمی کی بیماری کا جلا جھلسا ہوا -

آتشک کا مارا - دیکھو آتشک کا جھلسا -

آتشک کا اُڑ کے لگ جانا یا آتشک لگنا - ایک کی آتشک سے
دوسرے کو آتشک ہوجانا (چونکہ یہ مرض بھی امراض متعدیہ مین سے ہی
اسلیے ایسے مریض کے پاس اُٹھنا بیٹھنا اور اُسکے پیشاب کو لانگھنا اس مرض
کے پیدا ہونے کا باعث سمجھتے ہین)

آتشک نکلنا - آتشک کے آبلون یا چھٹون کا بدن پر نمودار ہونا -
جانصاحبؔ مرزا کی جیسے نکلی نہین آتشک گئی - بدبات پھوٹی چار
مین یہ ہانڈی پک گئی -

آتشک ہوجانا - عارضۂ آتشک مین مبتلا ہوجانا -

[1] دو ہاتھی بنائے جاتے ہین اور دونو مقابل کرکے ایک ساتھ چھوڑتے ہین تو آپسمین جنگ ہوتی ہی -

آتشکیا - ھ - آتشکی - ف - وہ شخص جسکو گرمی کی بیماری ہو -

آتما - س - (اسکا مادہ آتمن ہی) مونث - نمبر (۱) محبت مادری و شفقت پدری نمبر (۲) پیٹ - معدہ - بھوک - فقرہ - ایک ٹکڑا کھایا تب آتما مین ٹھنڈک پڑی آتما مین پڑے تو پرماتما کی سوجھے (مثل)

نمبر (۳) روح - نفس ناطقہ - دل - فقرہ - ہم کیا ہماری آتما دعائین دیگی

آتما ٹھنڈی کرنا - جی خوش کرنا - بھوکے کا پیٹ بھرنا -

آتما ٹھنڈی ہونا - لازم -

آتما ستانا - جی دکھانا -

آتما کا کوسنا - جی سے بددعا نکلنا - فقرہ - مین کیا میری آتما کوستی ہے -

آتما کلپانا - جی دُکھانا -

آتما کلپنا - دیکھو آتما کا کوسنا - فقرہ - رات بھر میری آتما کلپتی رہی

آتما کی آنچ بری ہوتی ہے - مان باپ محبت سے مجبور ہوتے ہین اور بُری کی جگہ تیر بھی کہتے ہین -

آتما مسوسنا - ماتما اور محبت کو ضبط کرنا -

آتما مین آگ لگی ہے - نمبر (۱) بھوک لگی ہے - فقرہ - میری آتما مین آگ لگی ہی کون ایسا ان داتا ہی جو بجھاوے (صدائے فقرا)

نمبر (۲) ماتا کی آگ بھڑکی ہوئی ہے -

آتما مین پڑے تو پرماتما کی سوجھے - مثل - پیٹ کچھ بھرے تو عبادت کی طرف توجہ ہو -

آتو - ا - آتون - ف - اُستانی - یعنی جو عورت لڑکیون کو لکھنا پڑھنا سکھاتی

جانصاحب[۵] آتو نے مار مار کے کین چوریٹیان - مطلب جو مین نے پوچھا عطام ہیم کا - ولہ[۵] آتو جی شادی کرنے پہ مائل ہی فاصلہ - پڑھنے کو حسن و عشق کی اُسکو کتاب و - منیر[۵] آتو صاحب لِسے بلاتی ہین - منتظر ہین محل مین جاتی ہین - رنگین[۵] دعا ہی یہ بندی کی دن رات جی سے آٹھی جہان سے گزر جاے آتون - کہا تھا مجھے کل تجھے دونگی چھٹی - کرون کیا جواب یون مکر جاے آتون -

آتی پاتی - ھ - مونث - ایک کھیل ہی بہت سے لڑکے جمع ہوکے ایک کو کسی چیز کا پتا بتاتے ہین کہ فلان مقام سے یہ پتا لے آ اور خود سب چھپ جاتے ہین جب وہ لڑکا وہان سے پاتی لیکر پلٹتا ہی تو سب کو ڈھونڈتا پھرتا ہی جو ملجاتا ہی اُسکو چھولیتا ہی - اب یہ لڑکا چور ہوجاتا ہی اور اگر چور ڈھونڈ نہین پاتا تو آخر کو سب لڑکے شور کرکے خود ہی نکل آتے ہین اور جسکو دوڑکر یہ چور چھولیتا ہی وہ چور ہوجاتا ہی - سودا[۵] کیونکہ وہ شوخ لکھے مجھکو کتابت جن نے کھیل بھی ضد سے مری چھوڑ دیا پاتیکا -

فصل الف ممدودہ مع تاے ہندی

آٹا - ھ - (آٹ سے بنا ہی جسکے معنی سنسکرت مین پسی ہوئی چیز ہین) مذکر آرد - ف نمبر (۱) پسا ہوا غلہ - پیسنا - پسنا اور پسوانا کے ساتھ بولتے ہین - جیسے آٹا پیسا - آٹا پسا - آٹا پسوایا -

نمبر (۲) مجازاً خشک پسی ہوئی ہر چیز - فقرہ - مین نے کہا تھا کہ دوا کو جو کوب کرلا تو نے آٹا کردی -

---

[۵] دیوان رنگین مین دیکھا گیا ردیف نون مین یہ غزل لکھی ہے چونکہ اُردو مین مستعمل پایا گیا اسلیے اسکی بھی مثال دیگئی -

نمبر (۳) گلبجانے اور گھن جانیکی جگہ بھی استعمال ہی۔ فقرہ۔ برسات کے دن پنچے کی سیلن اوپرکا پانی سب ساری کڑیان آٹا ہو گئین۔

آٹا آٹا کردینا - بہت باریک کردینا - فقرہ - تمسے کچھ نہو گا لاؤ مین ابھی کوٹ کر آٹا آٹا کردون -

آٹا آٹا ہوجانا - نمبر (۱) پسجانا - سرمہ ہوجانا فقرہ - دوا کو ذرا دھوپ مین مرکھدو پھر دورگڑو نہین آٹا آٹا ہوجائیگی -

نمبر (۲) گلبجانا گھن جانا - فقرہ - تمہاری غفلت سے برسات مین سارا اسباب آٹا آٹا ہوگیا -

آٹا دال - کھانا - رزق - میرؔ[ع٥] کسکو مو سین کہان سے کچھ لادین دال آٹا جو تمکو پہنچا دین -

آٹا دال اُلوٹھی ہی - مثل جہان اچھائیون کے ساتھ کوئی برائی بھی ہو وہان بولتے ہین -

[ع٥] ایک سپاہی کسی بنیے کا قرضدار تھا اور سبکدوشی کی کوئی صورت نہ نکلتی تھی ایک دن بیٹھے بیٹھے ذہن لڑگیا اور ایک اُلو پکڑ کے اُسکو باز کی سی ٹوپی پہنائی اور ہاتھ پر بٹھا کے عمداً بنیے کی دُکان کیطرف نکلا بنیے نے جو دیکھا بلاکر پوچھا یہ کونسا جانور ہی سپاہی نے کہا باز ہی اور اُسکے اوصاف بیان کیے بنیا لوٹ ہوگیا اور سب باز کی قیمت دریافت کرتا رہا باز کی جو قیمت ہوتی ہی دہی سب نے بتائی بنیا اپنی جورو سے صلاح کرکے دوسرے دن سپاہی کے دروازے پر تقاضے کو آپہنچا سپاہی نے کہا بھلا ابھی روپیہ کہان ہی باز اگر بک جاے گا تو تمہارا قرض ادا کردونگا بنیے کو تو اُس باز ہی کا لینا منظور تھا بولا اگر روپیہ نہین ہی تو باز ہی دیدو سپاہی جتنے کا قرضدار تھا اُس سے کچھ فاضل دام ملی ہوے اپنا قرضہ مجرا کرکے جو فاضل نکلا بنیے نے سپاہی کو دیدیا اور باز لیکر گھر آیا جورو نے اُسکی جو دیکھا گالیان دینے اور کہنے لگی کہ یہ تو اُلو ہی نہایت ہی منحوس ہوتا ہی جاؤ ابھی پھیر آؤ بنیے نے بہت دوڑ دھوپ کی مگر سپاہی کا پتا کب ملتا ہی مجبور ہوکر جورو خاوند کی صلاح سے وہ اُلو دُکان پر رکھا گیا کہ شاید کوئی بیوقوف اسکی بھی خریداری کرے اور اسوقت سے جو شخص دُکان پر آکر پوچھتا تھا کہ تمہاری دُکان پر کیا کیا ہی تو بنیا کہتا تھا آٹا دال اُلو بھی ہی اُسوقت سے یہ فقرہ مشہور ہوگیا -

آٹا کردینا - دیکھو آٹا آٹا کردینا -

آٹا گوندھنا - آٹے مین پانی ملاکر ہاتھون سے مُکیان لگانا -

آٹا گیلا ہونا - نمبر (۱) آٹے مین پانی زیادہ ہوجانا -

نمبر (۲) مصیبت پڑنا - جیسے مفلسی مین آٹا گیلا - اس مثل کے سوا اور کہین ایسے عنوان سے نہین دیکھا گیا کہ مصیبت سے کنایہ ہو -

آٹا مَسلنا - جوار باجرے وغیرہ دردرے آٹے کا پانی ملاکر ہتھیلی سے رگڑ رگڑ کر یکذات کرلینا -

آٹا بٹرا لو چاپ ٹکا[لے٥] - مثل - جب مالدار مفلس ہوگیا تو خوشامد کرنیوالے چلدیے -

آٹا نہین تو دلیا جب بھی ہو جائیگا - مثل - تھوڑا بہت فائدہ ہو ہی رہیگا -

آٹا ہوجانا - دیکھو آٹا آٹا ہوجانا -

آٹے دال کا بھاؤ بتا دینا - دھمکانے اور متنبہ کرنے کیجگہ کہتے ہین فقرہ - کیون بچا اب آٹے دال کا بھاؤ بتا دون یعنی گھمنڈ کی سزا دیدون

آٹے دال کا بھاؤ کھلنا - انقلاب اور دنیا کے نشیب فراز کا حال کھلنا - فقرہ - ابھی تو بے فکری مین گزرتی ہی جب شادی ہوگی تب آٹے دال کا بھاؤ کھلے گا - جان صاحب[٥] دال آٹے کا سنو بھاؤ ہی اُسدم کھلتا - چاہنے والے اجی جبکہ بچھڑ جاتے ہین - اور کھلنے کی جگہ معلوم ہونا بھی کہتے ہین - فقرہ - وہ زمانہ گیا اب ہمکو آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہوگا -

[لے٥] بوجا کنکٹے کو کہتے ہین یہان گُتّے سے مراد ہی اسلیے کہ کُتّے کے اکثر کان کاٹ ڈالتے ہین یہان خوشامدیونکو کُتّے سے تشبیہ دی ہی -

آٹے دال کی فکر - روزی رزق کی فکر - معاش کا غم - (مثال) نظیر
ع سب چھوڑ دو بات طوطی کی پدڑی کی لال کی - یارو کچھ اب تو فکر کرو
آٹے دال کی -

آٹے کا چراغ گھر رکھوں تو چوہا کھائے باہر رکھوں تو کوا لیجائے
یہ مثل عورتین وہان بولتی ہین جہان کسی بات مین ہر طرح اور ہر پہلو سے
نقصان نظر آئے -

آٹے کا خمیر - آٹا ڈھیلا گوندھ کے نمک ڈالکر رکھدیتے ہین تین چار پہر
کے بعد جو اسمین جوش کی کیفیت پیدا ہوتی ہی اُسے خمیر کہتے ہین -

آٹے کی آپا - بھولی بھالی عورت -

آٹے کے ساتھ گھن نہ پیسجائے - مثل - وہان بولتے ہین جہان
اعلی کے ساتھ ادنی کو نقصان پہنچے یا مجرم کے ساتھ بیخطا کے سزا پانے کا
اندیشہ ہو - اور آٹے کی جگہ گیہوں بھی بولتے ہین -

آٹے مین نمک - ذرا سا - فقرہ - اتنا نفع کھاؤ جیسے آٹے مین نمک

آٹوٹنا - آپڑنا - آجانا - اختر شاہ اودھ ع اُسکے سر پہ سب اک بلا ٹوٹی
وہ ستارے کی طرح آٹوٹی -

آٹھ - ھ - ہشت - ف - ثمان - ع -

آٹھ آٹھ آنسو رُلانا - بہت رُلانا - رند ع چار دن وصل مین ہنس لینے دو
آٹھ آٹھ آنسو رلایا نہ کرو - صبا ع ہی کسے حشم امید ای یار تو بیدید ہی
کر نہ چار آنکھین رُلا کر آٹھ آٹھ آنسو مجھے -

آٹھ آٹھ آنسو رونا - بہت رونا - پھوٹ پھوٹ کر رونا - رشک ع
آٹھ آٹھ آنسو رہتا ہون یاد نگاہ مین - چار آنکھ کرکے یار نے ناچار کردیا
ناسخ ع روتے ہین آٹھ آٹھ آنسو ہم - ہائے آنکھون پھر جدائی مین -
اور آٹھ آٹھ آنسوون سے رونا بھی کہا ہی - قلق ع آٹھ آٹھ آنسوون سے
روتے ہوے - چُوک کے بیچمین سے ہوتے ہوے - اختر شاہ اودھ ع
سُنکے یہ حال جان کھوتی تھی - آٹھ آٹھ آنسوون سے روتی تھی -

آٹھ آٹھ پہر - دیکھو آٹھ پہر نمبرا - اس محاورے مین زور دینے کے لیے
ایک آٹھ زیادہ ہی - رشک ع یکسان ہین آٹھ آٹھ پہر میرے داغ دل -
جلنے مین ایسے دیکھے نہین مشتعل چراغ -

آٹھ اٹھارہ - پریشان - تتر بتر - فقرہ - میرا سارا مال آٹھ اٹھارہ
کردیا - یہ محاورہ ہنود کا ہی خواص لکھنؤ اس جگہ بارہ باٹ اور تین تیرہ
بولتے ہین -

آٹھ بار نو تیوہار - آرام طلبی اور عیش پسندی جب حد سے زیادہ ہو تو
اُسوقت کہتے ہین مقصود یہ ہوتا ہی کہ اب عیش و آرام کا شوق ایسا بڑھ گیا ہی
کہ زمانہ اور وقت اسکو کفایت نہین کرتا -

آٹھ پہر - نمبر (۱) ایکدن رات - چوبیس گھنٹے - رند ع روز فراق
آٹھ پہر سے بھی بڑھ گیا - تو آج چال کون سی چلتا ہی آفتاب -
نمبر (۲) ہر آن - ہر وقت - ہمیشہ - ناسخ ع ہی تصور مجھے ہر دم تری یکتائی کا
مشغلہ آٹھ پہر ہی یہی تنہائی کا - مومن ع شاید کہین تو نے بھی اُسے
خواب مین دیکھا - آنکھین تری ای بخت ہین کیون آٹھ پہر بند -

آٹھ پہر چونسٹھ گھڑی - (عو) رات دن - چوبیس گھنٹے -

آٹھ پہر سُولی ہی - دن رات بلا کا سامنا ہی -

آٹھ پہر میان سے باہر رہنا - ہر وقت غصے مین بھرے ہونا -

لڑنے پر مستعد رہنا - میر نے اور الفاظ مین بھی کہا ہی - ؎ میان سے
اب تو یہ آٹھ پہر رہتے ہو - گھر سے جب نکلو ہو تب خون ہی کرتے ہو -
اس مثل مین آٹھ پہر کی جگہ ہر دم اور ہر وقت بھی کہتے ہین اور عوام مذاق کے
طور پر آٹھ پہر پاجامے سے باہر رہنا بھی بولتے ہین -

آٹھ جولاہے نو حقّا تس پر بھی تھکّم تھکّا ع؎ - مثل - جہان سامان
ضرورت سے بڑھکر ہو اور پھر بھی جھگڑا باقی رہے وہان بولی جاتی ہی - یہ عوام
کی زبان پر ہی فصحا کبھی استہزاءً بول جاتے ہین -

آٹھ گاؤن کا چودھری اور بارہ گاؤن کا راو اپنے کام نہ آئے تو اپنی ایسی تیسی مین جاو - مثل - مطلب یہ ہی کہ کوی
کوساہی دولتمند یا امیر ہو جب اپنا کام اُس سے نہ نکلے تو امارت سے کیا فائدہ
اُسکا ہونا نہونا برابر ہی -

آٹھوان - ھ - ہشتم - ف - ثمن - ع - جیسے آٹھوان سال -
آٹھوان باب - رشک ؎ سات پردون مین بھی کرتین تجھے سوائے جہان
آٹھوان پردہ نہ پاتین جو حیا کا آنکھین -

آٹھون - ھ - ہر ہشت - ف - نمبر (۱) انحصار کے مقام پر بولتے ہین
فقرہ - آٹھون قلم اچھے ہین - فقرہ - وہ ایسا بھوکا تھا کہ آٹھون روٹیان
کھا گیا -
نمبر (۲) ہولی کے آٹھوین دن کو ہنود آٹھون کہتے ہین - انشا ؎ -
پھبن اکڑ چھب نگاہ سج دھج جمال طرز خرام آٹھون - نہو وین اُس بت کے
گر پجاری تو کیون ہو میلے کا نام آٹھون -

ع؎ مشہور ہے کہ ایک جگہ آٹھ جولاہے تھے اور نو حقّے پھر بھی ایک دوسرے سے حقّا لینے مین جھگڑتا تھا

آٹھون پہر - دیکھو آٹھ پہر نمبر ۲ - ناسخ ؎ دو دو نہ میری آنکھون مین
کیونکر ہون پتلیان - آٹھون پہر جو تیرا تصور مین خال ہو - داغ ؎
دعا آٹھون پہر ہی ہفت اقلیم آئے قبضے مین - ترے قلعے کی ٹھہرے ربع مسکون
چار دیواری -

آٹھون کا میلا - لکھنؤ مین ہولی کے آٹھوین دن ہندؤن کا ایک
میلا ہوا کرتا ہی وزیر ؎ زیب دیتا ہی تماشاگاہ عالم کہون - جسطرف گزرے
ہر اک محو تماشا ہو گیا - غمزہ و انداز و ناز و کبر و مہر و لطف و حسن - سات
یہ اور ایک تم آٹھون کا میلا ہو گیا - انشا ؎ چل آٹھون کے میلے کی ذرا دید
کرین ھم -

آٹھون ع؎ **کے آٹھون** - دیکھو آٹھون نمبر (۱) رشک ؎ ہین گوشۂ
خاطر مین بہشت آٹھون کے آٹھون - دل سے نظر آتا نہین دنیا مین بڑا باغ -
اور آٹھ کے آٹھون بھی بولتے ہین -

آٹھون ع؎ **گانٹھ کمیت** - وہ کمیت گھوڑا جسکے آٹھون جوڑ مضبوط ہون
مجاز اُشریر - حرامزادہ - عیبون کا پتلا - اُردو مین کمیت کا میم بہ تشدید بھی
اس محاورے مین زبانون پر ہی -

آٹھوین لله؎ (بیائے معروف) - مہینے کی آٹھوین تاریخ - مثلاً آج آٹھوین ہی پرسون دسوین

ع؎ یہ لغت زبان بتانیکے لیے اسیطرح لکھدیا ہی ورنہ آٹھون کے آٹھون کی کوئی تخصیص نہین ہی بلکہ اسکے اکثر اعداد
کو اسی ترکیب سے بولتے ہین جیسے دونون کے دونون تینون کے تینون - البتہ بعض عداد کے ساتھ نہین بولتے ہین
جیسے ستر دن کے ستر دن نوسے کے نو دن - بلکہ یہان نوے کے نوے ستر کے ستر کہتے ہین -

ع؎ گھوڑے کی مضبوطی چارون ٹخنون اور چارون گھٹنون سے سمجھی جاتی ہی اور کمیت گھوڑا مضبوط زیادہ
ہوتا ہی - اسلیے اسکے معنی مضبوط اور چالاک کے ہو گئے ہین -

لله؎ آٹھوین مطلقاً ہشتم کا ترجمہ ہی مگر جب فقط آٹھوین بولینگے تو آٹھوین تاریخ ہی مراد ہوگی اور جب کسی اور چیز کا
شمار بتائین گے تو اسکا ذکر کرین گے مثلاً آٹھوین کتاب آٹھوین فصل ہی -

کوجاون گا - اوراسی ترکیب سے مہینے کی ہر تاریخ کو بولتے ہین -

آٹھوین ساتوین - یہان دن کا لفظ مقدر ہی یعنی آٹھوین ساتوین دن (بیائے مجہول) کبھی کبھی - گاہے گاہے - فقرہ - وہ آٹھوین ساتوین ادہر بھی آجاتے ہین اورون کے ساتھ بھی بولتے ہین - اوراسیطرح دوسرے تیسرے چوتھے پانچوین وغیرہ اکثر مستعمل ہین -

فصل الف ممدودہ مع ثاے مثلثہ

آثار ع - مذکر - جمع اثر - منتہی الارب مین ہی "آثار جزو سنت وبقیہ چیزے و نشان ونشان قدم" - اورصراح مین ہی "نشانہاے زخم" اورغیاث مین اسقدر زیادہ ہی "افعال واثرہاے طبیعت مثلاً اثر آتش سوختن واثر آب کردن" استعمالات جو دیکھے گئے تو مقامات مختلف مین مختلف تعبیرین مناسب نظر آئین جنکا محصل اسی معنی نشان وعلامت کیطرف رجوع کرتا ہی اسقدر فرق ہی کہ کہین علامت ظاہری مراد ہوتی ہی جسکی تعبیر صورت ووضع وشکل سے مناسب نظر آتی ہی اورکہین علامت معنوی مراد ہوتی ہی جسکی تعبیر تاثیر وخواص ونتائج واطوار وافعال سے مناسب معلوم ہوتی ہی لہذا ذیل کے نمبرون مین یہ نازک فرق ظاہر کیے جاتے ہین -

نمبر (۱) نشان - نقوش - فقرہ - اُن شہسوارونکے گھوڑونکی ٹاپونکے آثار ابتک اُس سرزمین پر پائے جاتے ہین -

نمبر (۲) صورتین - وضعین - اطوار - علامتین - ڈہنگ - لچھن - **صبا** ؎ جلوہ ہی ہر اک رنگ مین ہی یار تمہارا - اک نور ہی کیا مختلف آثار تمہارا - (اوضاع)

سحر ؎ آشفتہ طبیعت کے آثار نہین چھپتے - آزار محبت کے بیمار نہین چھپتے - (اطوار)

وزیر ؎ چھپ سکتے ہین خندہ شب رنگ سے رخسار صبح - دن ہی کم شام کے آثار عیان سارے ہین - (علامات) **قلق** ؎ گو کہ سامان خاکساری ہین - پر سب آثار شہریاری ہین - فقرہ - اب تمہارے پٹنے کے آثار معلوم ہوتے ہین (علامات) (لچھن) فقرہ - اس لڑکے کے آثار تو اچھے ہین آگے خدا جانے - (چلن ڈہنگ)

نمبر (۳) تاثیرین - **مومن** ؎ بس بر آہنگ عاسنجی ممدوح کہ ہی متصل عرش معلی سے نزول آثار - [ع] (تاثیر دن کا)

نمبر (۴) اقوال و افعال اصحاب کرام علیہم السلام اورکبھی احادیث کو بھی آثار کہتے ہین -

نمبر (۵) نیو - بنیاد - فقرہ - دن اچھا ہی آج آثار ڈالدو کل سے دیوار اُٹھانا - **آتش** ؎ رتبہ کہتے ہین ترے ابروے خمدار بلند - طاق کعبے سے ہین یہ طاق خوش آثار بلند -

نمبر (۶) دیوار کی چوڑائی جسے عرض کہتے ہین فقرہ - جس دیوار کا گز بھر آثار ہو اُسکی مضبوطی کی کیا بات ہی -

فائدہ - سیر (وزن) کے معنی مین جو لوگ اسکو فارسی جانتے ہین اور یک آثار دو آثار لکھتے ہین یہ تحقیق کے خلاف ہی -

آثار اچھے یا بُرے ہونا - **رند** ؎ درد اُٹھتا ہی جگر مین کبھی دل دُکھتا ہی کچھ یہ اچھے نہین آثار خدا خیر کرے - اچھے کی جگہ خوب - عمدہ - اور نیک اور بُرے کی جگہ بد اور خراب بھی مستعمل ہی -

---

عہ آثار بمعنی علامات قدما نے بطور واحد بھی استعمال کیا ہی ؎ صاحب سکہ ہی کرتے ہین ارباب سخن ہودا کہ جسمین کچھ بھی عقل و ہوش کا آثار ہو پیدا معروف ؎ تیری یاد لب جان بخش نے جان بخشی کی - ورنہ جینے کا ہمارے کوئی آثار نہ تھا لہذا اب متروک ہی -

عہ ان معنی مین اثر زبانون پر ہی آثار نہین ہے -

لہ یہان آثار کے معنی اطوار علامتین - ڈہنگ - لچھن -

آثار باقی ہونا - نشان رہجانا - **غافل** ؎ گریۂ مجنون کے ہین آثار باقی آج تک - اوس کے قطرون سے کچھ دامان صحرا نم نہین -

آثار بند ہجانا - علامتین ظاہر ہوجانا - **کیف** ؎ رات کیا ہجر مین آئی کہ قیامت آئی - زندگی تلخ ہوئی موت کے آثار بندہے -

آثار پائے جانا - علامتین نظر آنا - **قلق** ؎ غش کی صورت تو یہ نہین زنہار - پائے جاتے ہین سکتے کے آثار -

آثار پڑنا - نیو پڑنا - بنیاد قایم ہونا - فقرہ - مکان کے آثار پڑ گئے ہین اب تعمیر شروع ہوگی

آثار چھاجانا - علامات کا بکثرت ظاہر ہونا - **نواب مرزا شوق** ؎ مبسم ٹھہرا کے رہگیا اکبار - چھا گئے سارے موت کے آثار -

آثار[عہ] **دکھائی دینا یا نظر آنا** - **رشک** ؎ دبایا مجھکو آخر کر کے دیوار محبت نے دکھائی دیتے تھے اُسکے بُرے آثار پہلے سے - **آتش** ؎ آنکھ پھیری (علامات) تونے جس سے دم فنا اُسکا ہوا - مُردے کے آثار زندو نین نظر آنے لگے -

آثار دکھلانا - (طش) متعدی **ناسخ** ؎ وصل کی شب ہوچکی اندھیری - شام سے دکھلاتی ہے آثار صبح -

آثار ڈالنا - نیو رکھنا - بنیاد ڈالنا - مثال کے لیے دیکھو آثار نمبر ۵

آثار رکھنا - دیکھو آثار ڈالنا - فقرہ - آثار رکھکے چھوڑ دو برسات بعد مکان بنوا لینا اور آثار رکھوانا بھی مستعمل ہے - فقرہ - برسات نکلگئی اب دیوارون کے آثار رکھوانا چاہیئے -

آثار شریف - نمبر(۱) اولیا کی نشانیان - انبیا کے تبرک مثل موے مبارک وجبۂ شریف وغیرہ -

نمبر(۲) دہلی مین ایک مکان کا نام ہے جہان تبرکات رکھے تھے - فقرہ - اب جامع مسجد تک آگئے ہو تو چلو آثار شریف مین فاتحہ پڑہتے چلین -

آثار ظاہر ہونا - **آتش** ؎ چلکر چمن مین پختہ کرو میوہاے خام - ظاہر ہین رُخ سے آپ کے آثار آفتاب - **ذوق** ؎ فلک کے رنگ سے ظاہر ہی ماتمی آثار - خوش اپنا کیونکہ ہو اس نیلگون حصار مین دل - ظاہر کی جگہ عیان - نمودار اور پیدا بھی کہتے ہین - **آتش** ؎ آثار عشق آنکھون سے ہونے لگے عیان - بیداری کی ترقی ہوئی خواب کم ہوا - **غافل** ؎ بہار خطِ خوبان سے ہین آثار خزان پیدا - عبث تو شیفتہ ہی اسقدر اُس خط باطل کا -

آثار قیامت - قیامت یا قرب قیامت کی نشانیان - **کیف** ؎ ایک اک بت مین ہین آثار قیامت اے مسیح - آکے بام کعبتہ اللہ سے مرا بتخانہ دیکھ - **داغ** ؎ قیامت کے آثار ہین صبح ہجر - نہ جانا تھا یہ دن دکھائیگی رات اور بجاے قیامت حشر اور محشر بھی کہا گیا ہے - **غافل** ؎ روز ہجر امین تو سارے حشر کے آثار ہین - کیون زمین پھٹتی نہین شق آسمان ہوتا نہین اور ان سب مقامات مین قیامت اور حشر مجاز ہے -

آثم - ع - گنہگار - عاصی - عجز و انکسار سے اپنی نسبت استعمال کرتے ہین -

فصل الف ممدودہ مع جیم عربی

آج - ہ - اَدیہ - س - (اَویہ مشتق ہے اَدَم سے) امروز - ف - نمبر(۱) موجودہ دن - **رشک** ؎ قُوتِ فردا کا رنج کیون کھائین - آج جسنے دیا ہے کل دیگا -

---

عہ ڈہنگ - لچھن - علامتین - اطوار -

نمبر (۲) اسوقت - اسدم - بحرؔ جسم لاغر نظر نہین آتا - مرگ سے بھی مجھے
حجاب ہو آج - ناسخؔ بال سلجھاتا ہو وہ دست حنائی سے جو آج -
پنجۂ مرجان دلا اُن گیسوؤنکا شانہ ہو -

نمبر (۳) اندنون - فی زمانا - آتشؔ وہ گرم رو بادیۂ عشق و جنون ہون
جلتا ہو چراغ آج مرے نقش قدم سے -

نمبر (۴) حین حیات - جیتے جی - کیفؔ دربار آج گو ہو تراز ور شور پر -
آئیگا کل کوئی نہ پس مرگ گور پر - آتشؔ ٹاٹ بھی ملنے کا مرقد مین نہین
کل بہر فرش - خوش نہو گو آج بندہ صاحب قالین ہوا -

آج آئے کل چلے - جملہ - جانے کی جلدی ظاہر کرنے کو بولاجاتا ہو -
کہ ذرا ٹھہرے اور چلیگئے - بحرؔ مہانسرائے دہر مین کیا فکر بود و باش -
ہم تم غریب لوگ ہین آج آئے کل چلے -

آج اسکا دور ہو تو کل اُسکا زمانہ ہو - یعنی زمانہ ہمیشہ کسی سے
موافق نہین رہتا آج ایک سے موافق ہو تو کل دوسرے سے بحرؔ
شکوہ نہ کر ازل سے یہی کارخانہ ہو - آج اسکا دور ہو تو کل اُسکا زمانہ ہو - اور
دونون جگہہ زمانہ یا دونون جگہہ دور بھی بولتے ہین -

آج برسکے پھر نہ برسونگا - جب پانی بہت زور شور سے دیر تک برسے
تو یہ جملہ پانی کی طرف سے کہا جاتا ہو - اور جس دن ہوا زیادہ چلے تو اُسکے واسطے
بھی بولتے ہین کہ ہوا کہتی ہو آج چلکے پھر نہ چلونگی -

آجتک پڑے ہینگ ہگ رہے ہین - مثل - اُس مقام پر بولتے
ہین جب اپنے کئے کو کوئی بھگت رہا ہو اپنے کیے کی سزا پا رہا ہو - اور
آجتک کی جگہہ ابتک بھی بولتے ہین - چونکہ اس مثل مین کریہ الفاظ بھی ہین
اسلیے فصحا اسکے استعمال سے بچتے ہین -

آج تو چوٹ ہو - زیبائش اور آرایش کی تعریف مین کہتے ہین بحرؔ
اللہ اللہ بانکپن پہ کمر باندھی ہو - آج تو چوٹ ہو صاحب نے تپنچا باندھا -

آج زبان کھلی ہو کل بند ہو - یعنی زندگی کا کیا بھروسا ہو ابھی بھلے
چنگے بیٹھے باتین کر رہے تھے ابھی چل بسے - سوداؔ راست ہو ٹک
بولیو اُنکی ہی سوگند ہو - آج کھلی ہو زبان کل کے تئین بند ہو -

آج سے کل نزدیک ہو - یعنی موجودہ دن سے آنیوالا دن قریب ہو
اسلیے کہ ہر آن یہ موجودہ زمانہ بعید ہوجاسکا اور آیندہ زمانہ نزدیک -
اسکا استعمال اُسجگہ ہو جہان کوئی آیندہ زمانے کو دور سمجھکر اچھے کامو نمین
غفلت و تساہل کرتا ہو -

آجکا دن - نمبر (۱) موجودہ دن -
نمبر (۲) گزشتہ دن - یعنی جو دن گزر کر موجودہ رات آئی ہو - فقرہ - آجکا
دن تو پہاڑ ہوگیا تھا خدا خدا کرکے شام ہوئی ہو -

آج کا کام آج ہی کرنا چاہیے - جو کام آج کرنیکا ہو اُسے کر ہی لینا
چاہیے ناصرؔ دیکھ کل پر نچھوڑ اے نادان - آج کا کام آج ہی کرلے -

آج کا کام کل پر ٹالنا - کام مین کاہلی کرنا - ٹالنا -

آج کا کام کل پر رکھنا یا اُٹھا رکھنا - جو کام آج کرنے کا ہو اُسکو
دوسرے دن پر حوالہ کرنا - ناسخؔ کوئی دن فرصت جسے ملجائے سمجھے
مغتنم - رہگیا بس جسنے رکھا کام کل پر آج کا -

آج کدھر آنکلے - شکایتاً اُسوقت بولتے ہین جب کوئی باوجود قریب
رہنے کے مدت کے بعد ملاقات کو آئے -

آج کدہر بھول پڑے - دیکھو آج کدہر آنکلے - ہلال ؎ مین اس آئینکے تصدق مین اسی آنیکے نثار - تھا کدہر جانا حضور آج کدہر بھول پڑے - ظفر ؎ روز گھر غیر کے جانا ترا معمول پڑا - یان جو آنکلا ہی تو آج کدہر بھول پڑا

آج کدہر سے چاند نکلا - دیکھو آج کدہر آنکلے - انشا ؎ - یہان جو تشریف آپ لائے کدہر سے یہ آج چاند نکلا - کہ ماہ کنعان بھی جسکے آگے جو خوب سوچا تو ماند نکلا - نکہت ؎ دنکو جو آیا گھر مین ئے وہ سر سے پاتک سارا چاند - گردون سے خورشید پکارا آج کدہر سے نکلا چاند - اور کدہر کا چاند نکلا اور آج کدہر چاند نکلا بھی کہا ہی - جرات ؎ خ جو پردے سے مرے رشک قمر کا نکلا - نہین معلوم کہ یہ چاند کدہر کا نکلا - مصحفی ؎ مرے گھر مین آیا وہ رشک قمر - الٰہی کدہر آج نکلا ہی چاند - اور نسیم لکھنوی نے گلزار نسیم مین چاند کی جگہ خورشید بھی کہا ہی ؎ طالع سے کیے تھی ایسی امید - نکلا ہی کدہر سے آج خورشید -

آج کریگا کل پائیگا - یعنی زندگی مین جو کام برا بھلا کریگا اُسکی جزا سزا قیامت کے دن پائیگا - دردمند (رباعی) ؎ جو کوئی کسیکو یار کلیا پائیگا - یہ یاد رہے وہ بھی نہ کل پائیگا - اس دار مکافات مین سن تو غافل - جو آج کریگا تو وہ کل پائیگا -

آج کسکا منہ دیکھا ہی - یہ محاورہ وہان بولتے ہین کہ کوئی امر مکروہ پیش آئے اور دن بھر بُری باتون کا سامنا رہے خصوصاً اتفاق سے جب فاقہ ہو - مراد یہ ہوتی ہی کہ کس منحوس و بدبخت کا مُنہ صبح کو دیکھا ہی - ذوق ؎ جس جگہ بیٹھے ہین بادیدۂ نم اُٹھے ہین - آج کس شخص کا مُنہ دیکھ کے ہم اُٹھے ہین - فقرہ - آج صبح صبح کسکا مُنہ دیکھا تھا کہ دن پریشانیون ہی مین گزرا - اور آج صبح کو کس منحوس یا کنجوس کا نام لیا تھا بھی کہتے ہین - آتش ؎ وہ بوسہ یار دیتا تھا جو دنکو رات پر ٹالا - لیا تھا صبح مین نے نام کس کنجوس انسانکا

آجکل - نمبر (۱) اندنون - فی زمانا - ؎ بھیک مانگین جو ملازم تو عجب کیا ای تجر - آجکل باب عطا بند ہی دربار و مین - آتش ؎ سوز دل و جگر کی شدت پھر آجکل ہی - پھر پہلوؤنکے تکیئے مشعل بنا دیے ہین -

نمبر (۲) بہت جلد - ناسخ ؎ گرہی ہین ترے ابرو کے اشارے قاتل آجکل چلتی ہی تلوار ترے کوچے مین - ؎ آتش خدا نے چاہا تو کرتے ہین آجکل ہندوستان سے جانب بیت الحرام کوچ -

نمبر (۳) حیلہ حوالہ - ٹال ٹول - جرات ؎ وعدہ خلاف آکے ملیگا بھی تو کبھی - کب تک سنا کرین تری ہر بار آجکل - میر ؎ ملنے کی رات اخل یا یم کیا نہین برسون ہوئے کہان تیئن ای یار آجکل -

آج اُسکا زمانہ ہی - کسیکے عروج اور ذی اختیار ہونیکی جگہ بولتے ہین یعنی اندنون زمانہ اُس سے بہت موافق ہی جو چاہتا ہی وہی ہوتا ہی - اور اُسکا کی کوئی تخصیص نہین ہی ہمارا تمہارا زید کا عمرو کا سب کے ساتھ مستعمل ہی - بحر ؎ آجکل محتسبون کا ہی زمانہ ساقی - مین بھی ہون چور و مرشا ہی کیا ہو ہی -

آجکل تمہارے نام کا ستارہ چڑہتا ہی - مثل - کسیکی ترقی دولت اور منصب کے وقت بولتے ہین اور تمہارے کی جگہ کل ضمیرون کے ساتھ مستعمل ہی -

آجکل سے - تھوڑے زمانے سے - اب سے - ناسخ ؎ اپنا کچھ آجکل سے

ع؎ اصل مین یہان اوُن ہی مگر تمہارا نام ہی بولتے ہین

فصل الف ممدودہ مع جیم فارسی

آچا - ت - باپ دادا - نانا - (لغوی معنی) اصطلاحاً پرانا نوکر - بوڑہی ذی عزت خادمہ - **رنگین ؎** نیند آتی نہین کمبخت دوانی آچا - اپنی بیتی کوئی کہ آج کہانی آچا - اور لکھنؤ مین اُس بوڑہے خواجہ سرا کو کہتے ہین جو نو عمر خواجہ سرا اُنکو ادب قاعدے سکھانیکے لیے افسر کیا جائے -

آچڑہنا - نمبر (۱) چڑہ بیٹھنا - **انشا ؎** تاک جتنے تھے یہ ہوئے مبہوت جسطرح آچڑہے کسی پر بھوت -

نمبر (۲) سما جانا - بھر جانا - **انشا ؎** خون عاشق آچڑہا آنکھوں مین اُس قاتل کی آہ - کر سکے یون ورنہ کب نشا خمار بنگ سرخ -

آچکنا - آجانا - پہنچ جانا - **ناسخ ؎** وصل کی شب در پہ گر آتا ہی یار - آچکی ہوگی پس دیوار صبح - **ذوق ؎** آنا بلا سے اُسکا قیامت سے کم نہین - مرتے ہین انتظار مین اگر روز آچکے -

آچلنا - آنیکے قریب ہونا - فقرہ - اب زخم اندمال پر آچلے ہین -

آچھپنا - آکر پوشیدہ ہونا - چھپ جانا - **مومن ؎** آفت جان ہی کوئی پردہ نشین - کہ مرے دلمین آچھپا ہی عشق - **انشا ؎** خم زلف یار مین ہو نڈہے یہین آچھپا ہو مگر کہین - تپش و تحیر و بیخودی سے تو کچھ ملا نہ سراغ دل

فصل الف ممدودہ مع خائے معجمہ

آخ - کھنکھارنے کی آواز اور آخ تھو کھنکھار کر تھوکنے کی آواز - یہ دونون تحقیق کی راہ سے الف مقصورہ مین قائم کرنے کے لغت ہین اسلیے کہ آخ تھو ظاہر آخ و تفو سے ماخوذ ہی جو فارسی مین انہین معنی مین مستعمل ہی اور انشا نے بھی الف مقصورہ ہی سے کہا ہی ؎ گول پگڑی نیلی لنگی موچھ منڈی تکہ ریش - پھر وہ رومال ور وہ اَخ تھو نا سدانی آپ کی -

مگر یہان اس ضرورت سے قائم کیا ہی کہ بعض کتابون مین الف ممدودہ کے ساتھ لکھا ہی اور جو لوگ ان لغات کو الف ممدودہ سے صحیح جانتے ہین وہ فصل الف ممدودہ مین ان لغات کو ڈہونڈ کر فروگذاشت کا خیال نکرین بلکہ اُن کو اسکی صحت ہو جاے اور الف مقصورہ مین دیکھین - وہین اسکے صلات وغیرہ بھی لکھے گئے ہین -

آختہ - وہ چارپایہ جسکے بیضیے ملے یا نکالے گئے ہون یہ لفظ ان معنون مین الف مقصورہ سے فارسی ہی (دیکھو برہان قاطع و برہان جامع و بہار عجم وغیرہ) اور رنگین نے بھی فرسنامے مین اختہ بروزن تختہ کہا ہی - ؎ بظاہر جتنے ہین اختہ کے آثار - مگر یہان اسوجہ سے بحث کی گئی کہ ناواقف تحقیق اگر فصل الف ممدودہ مین ڈہونڈہے تو واقف ہو کر فصل الف مقصورہ کیطرف رجوع کرے وہین اسکے صلات اور مرکبات وغیرہ سب لکھین گے -

آخر - ع - (اسکا مادہ اخر ہی پیچھے ہٹنا) ضد اول - نمبر (۱) پچھلا - **ناسخ ؎** مری تشنہ زبانی ہی خراب اس دور آخر مین - کیا اس شمع کو بزم حبابین صبحدم پیدا -

نمبر (۲) انتہا - حد - انجام - **ظفر ؎** ہر کام کے آخر پہ نظر پہلے ہی پہنچی عقل اپنی جدہر پہنچی ادہر پہلے ہی پہنچی - **بحر ؎** صفات سرمدی سے کم نہین احوال عاشق کا - وہ مطلب لکھ رہا ہون جسکا آخر ہی نہ اول ہی -

نمبر (۳)[1] تمام - **ظفر ؎** نہین ہونیکی آخر شرح اپنی تیرہ بختی کی -

---

[1] جب ذی روح کی نسبت اسکا استعمال ہوگا تو جان مرجانے سے کنایہ ہوگا -

سیہ گریک قلم کاغذ کے لاکھون بند ہوونگے ؎ سحر اب کہان وہ ولولہ وہ جوش وہ اُمنگ - آخر ہوا شباب ہوی انتہائے عیش - ناسخ ؎ -
یارسولِ عربی جلد کرو میری بدد - ورنہ آخر یہ غلام آپ کی تاخیر مین ہی -

نمبر (۴) قریب ختم - اسیر ؎ اک روز ہوا مین درپہ حاضر - تھی شام قریب دن تھا آخر -

نمبر (۵) انجام کار - پچھلے درجے - آتش ؎ کھالیا داغ فراق یار نے آخر مجھے - ہونہ غافل مُلک پر عامل کو سلطان چھوڑ کر - ذوق ؎ دیکھا آخر نہ کہ پھوڑے سے کسطرح پھوٹ بہے - ہم بھرے بیٹھے تھے کیون آپنے چھیڑا ہمکو - ناسخ ؎ عشق کردیتا ہی سلطان وگدا کا ایک رنگ کوہکن کیطرح خون آخر کیا پرویز کا - حسن کلام کیواسطے زائد بھی آتا ہی غالب ؎ کچھ تو جاڑے مین چاہیئے آخر - تانہ دے باد زمہریر آزار - قلق ؎ بولی واللہ رحم کی جا ہی - یہ بھی آخر خدا کا بندا ہی - اور آخَر بفتح خاے معجمہ دیگر کے معنی مین ہی جیسا کہ اکثر کہتے ہین - یہ "امر آخَر ہی" یعنی دوسری بات ہی - اسجگہ بکسر خاے معجمہ بولنا غلط ہی -

آخِر آخِر - نمبر (۱) (بلا اضافت آخر اولین) آخر کار - انجام کو - ؎ - ابتدا مین عشقبازی سہل سمجھے تھے ہوس - آخر آخر جان کا اسمین ضرر ہونے لگا رند ؎ اول دل بھلائیان کین - آخر آخر بہت بری کی -

نمبر (۲) (وباضافتِ آخر اول) سب سے پچھلا - منتہی - اسیر ؎ رفتہ رفتہ غیر نے اُس گھر مین پائی جاے صدر - آخرِ آخر مقدم پر مقدم ہوگیا -

آخر اپنی ذات پر گیا - جب کسی نیچ قوم سے کوی خراب کام ہوتا ہی تو کہتے ہین کہ آخر اپنی ذات پر گیا اور ذات کی جگہ اصالت بھی کہتے ہین -

آخِرُ الاَمر - انجام کار - آخر کو - قلق ؎ آخر الامر بعد صد دقت - نکلی صورت تو یہی کی یہ صورت -

آخِرُ الدَّوا اَلکَیّ - مثل - جہان تنگ آکے بناچاری کسی دفع ضرر کیواسطے کوی سخت تدبیر کرنی ہوتی ہی وہان ذی علم اور اہل استعداد بولتے ہین - (آخری دوا داغ دینا ہی)

آخِر بین - ف - انجام پر نظر رکھنے والا - تسلیم ؎ ایکدم کی زندگی پر کسقدر بھولا حباب - وائے محرومی کہ حاصل چشم آخر بین نہین -

آخِر زَمانَہ - نمبر (۱) قرب قیامت - فقرہ - آخر زمانے مین گناہون کی کثرت ہوگی -

نمبر (۲) عہد پیری - چل چلاؤ کا وقت - زوال کے دن - فقرہ - تمام عمر تو انکی عیش مین گزری آخر زمانے مین یہ ٹھوکرین کھانا قسمت مین تھا - فقرہ - عالمگیر کے آخر زمانۂ سلطنت مین مرہٹون نے سر اُٹھایا تھا -

آخِرِش - آخر کو - انجام کار - چونکہ شین اس لفظ مین زائد ہی اسلیے محققین لکھنؤ کو اسکی صحت مین کلام ہی اور مستند شعراے لکھنؤ کے کلام مین نہین ملا مگر اسوجہ سے کہ قدما و متاخرین شعراے دہلی کے کلام مین بکثرت[ع] پایا گیا - اُردو مین اسکے غلط ہونیکی راے نہین دیجا سکتی - ذوق ؎ ہوتی ہی جمع زر سے پریشانی آخرش - درہم کی شکل صورت درہم سے کم نہین - ولہ ؎ مدتون دل در پیکان دونون سینے مین رہے آخرش دل بہ گیا خون ہوکے پیکان ہی رہا - ظفر ؎ کہدو غنچے سے نہ بھولے مشت زر پر باغ مین - آخرش جانا ہی یان سے ہاتھ بالکل جھاڑ کے سودا ؎ بڑھ بڑھکے آخرش وہ لگے توبین داغنے - اُنکی پلے پر جہان سے

ع ؎ چونکہ لکھنؤ اور دلی کا اختلاف تھا اسلیے شعر زیادہ دیے گئے -

جزائر کی ہووے مار - سوز ؎ چار دن تاقم و سنجاب بھیایا تو کیا - آخر ش جان مری تو وہ خاکستر ہی - جرات ؎ بس چلا کچھ نہ مرا اس بت عیار سے آہ - آخر ش لے ہی گیا دل کو وہ عیاری سے - انشا ؎ آخر ش ہو کے جوان پھر تو کسے بھاوے گا - چند روز اور ہی مہمان یہ گالی دینا -

آخر فنا آخر فنا - یہ فقرہ - دنیا کی بے ثباتی بیان کرنے کے وقت بولا جاتا ہی - سحر ؎ گو جیے لاکھون برس آخر فنا آخر فنا - کیا کرین مرجائین عمر خضر اگر ملتی نہین

آخر کار - (باضافت آخر) دیکھو آخر الامر - آتش ؎ آخر کار تہ خاک ہی مسکن سب کا - اہل دولت کو بلند آج مکان کرنے دو - مومن ؎ دے باس طلب سے آخر کار - ہوے مستفسر مطلب وہ ناچار - زبانون پر بلا اضافت زیادہ ہی -

آخر کر دینا - مار ڈالنا - ادھ موا کر دینا - ناسخ ؎ ہی چشم انتظار مین جانے نگاہ جان - آخر ہمین کریگی یہ تاخیر یار کی - رشک ؎ - کر کے آخر حال عاشق پر نظر کرتے نہین - ہم نہ پھنستے روز اول وہ اگر کرتے نہین -

نمبر (۲) ختم کرنا - فقرہ - تمنے تو باتون ہی مین رات آخر کر دی -

آخر کو - آخر الامر - انجام کار - ذوق ؎ آخر کو نفیس بیعت دست سبو سے آج - پیر مغان کے مین بھی مریدون مین ملگیا - آتش ؎ درد دل سے استعداد کا ہیدہ مین غمگین ہوا - جسم زار آخر کو تار بستر و بالین ہوا -

آخر مرو گے روپیہ جوڑ جوڑ کیا کرو گے - ناصحانہ بخیل کی نسبت کہتے ہین -

آخر ہونا - نمبر (۱) ختم ہونا - پورا ہونا - ناسخ ؎ کرون نالے ہوئی آخر شب وصل - طلوع صبح ہی وقت اذان ہی - آتش ؎ منزل ہین گور کی مین مسافر پہنچ چکون - آخر ہو قصہ راہ کا ہووے تمام کوچ -

نمبر (۲) قریب ختم ہونا - فقرہ - اب رات آخر ہی گجر بجا چاہتا ہی -

نمبر (۳) مرجانا - رشک ؎ یہ نئی صورت کالا یا رگ تیر انا چنا - محو رقص آخر ہوے ای بت دم آغاز رقص

آخری - آخر کی طرف منسوب - پچھلا - اخیر کا - ناسخ ؎ شجاعت مین کرم مین عدل مین صورت مین سیرت مین - امام آخری ہی مثل اپنے جد امجد کا - آتش ؎ مر بھی دیکھیے شاید گور بردہ شوخ آوے - یہ بھی آخری نئی قسمت آزمائی ہی -

آخری بہار - اخیر موسم - اخیر رت - فقرہ - آخری بہار ہی ملار گالو - ؎ دیکھ لو آخری بہار ای تجر - ابھی پھولو نمین رنگ و بو ہی وہی -

نمبر (۲) ہر چیز کے حسن و رونق کا زوال - فقرہ - جوانی کا اتار ہی آخری بہار ہی -

آخری پوشاک - وہ پچھلا لباس جسکے بعد پھر دوسرا لباس نصیب نہو - کفن - ناسخ ؎ گو بدلتا ہی لباس اپنا تو ہمین کتنی بار - گل کیے اترے گی جو تیری آخری پوشاک ہی - میرزا والا جاہ عاشق ؎ اس سے پہناتے ہین جامہ طفل کو شکل کفن - روز اول سے ہو خوگر آخری پوشاک کا -

آخری چار شنبہ؎ - صفر کے مہینے کا آخری بدھ - مشہور ہی کہ حضرت

؎ لکھنؤ مین بعض جگہ اس دن گھڑے یا لوٹے مین ایک پیسا اور ذرا سا پانی ڈالتے اور ہر شخص کے سر سے اچھال کر پھینک دیتے ہین گھڑا ٹوٹ جاتا ہی اور پیسا محترانی لے لیتی ہی اسی سے جب کبھی یہان برتن بہت ٹوٹتے ہین تو کہتے ہین آج تو تمنے آخری چار شنبہ کر دیا -

پیغمبر آخر الزمان صلعم نے اس دن غسل صحت فرمایا تھا اسلیے اسدن کو مبارک جانکر خوشی مناتے ہین - مگر یہ روایت صحت کو نہین پہنچتی -

آخری دَوْر - نمبر (۱) آخر زمانہ - (کسی نامور کا) فقرہ - آصف الدولہ کے آخری دور مین سلطنت کا زوال شروع ہو گیا تھا -

نمبر (۲) خاتمہ دورۂ شراب - **مسرور** ؎ دیکھ چھپتا ئے گا زاہد نہ تقدس کی لے - آخری دور ہی کیا یاد کرے گا پی لے -

آخری دِیدار - نمبر (۱) وقت نزع کا دیدار - فقرہ - انکا برا حال ہی چلکے آخری دیدار کر لو - **صبا** ؎ وہ بت نہین ہی اور آنکھو مین جان آئی ہی خدا دکھاے تو دیدار آخری ہو جاے -

آخری صُحبَت - مجلس اخیر - فقرہ - ابکے اور شریک ہو جاؤ یہ آخری صحبت ہی اور اسیطرح آخری محفل آخری مجلس وغیرہ بھی بولتے ہین -

آخری مُلاقات - وہ ملاقات جسکے بعد پھر ملنے کا اتفاق نہو - فقرہ - دور کا سفر ہے زندگی کا کیا اعتبار خدا جانے یہی آخری ملاقات ہو - **مومن** ؎ وہ ملاقات آخری ہی ہی - کیسی دلداریان مری ہی ہی

آخِرِین - ف - (یا اور نون نسبت کیواسطے) دیکھو آخری - **ناسخ** ؎ اول خیل آئمہ ثانی آل عبا - مقتداے اولین و آخرین پیدا ہوا - **مومن** ؎ نہ تاب و تپش ہو تو آرام آے - دم آخرین فکر انجام آے -

آخری وقت یا آخر وقت - نزع کا وقت - موت کے قرب کا زمانہ **رند** ؎ نزع مین تھا مین تمھین منھ سے الٹنا تھا نقاب - آخری وقت تو دیدار دکھاتے جاتے - ؎ عمر ساری تو کٹی عشق بتان مین مومن - آخری وقت مین کیا خاک مسلمان ہونگے - **کیف** ؎ خدا کریم ہی پڑھ لین گے کلمہ آخر وقت - ابھی سے چاہیئے فکر مآل کیا ہمکو - **آتش** ؎ وقت آخر عشق پنہان یار پر ظاہر ہوا - نزع مین عیسی نے پہچانا مرے آزار کو -

اور آخرین دم بھی کہا گیا ہی - **مومن** ؎ ہوئی خجالت سے نفرت افزون گلے کیے خوب آخرین دم - وہ کاش اکدم ٹھہر کے آتے کہ میرے لب پر بھی دم نہوتا -

آخِرَت - ع - مونث - عقبے - وہ عالم جہان مرنے کے بعد اعمال بد و نیک کی جزا سزا اور حساب کتاب ہوگا - **آتش** ؎ دونون جہانکے کام کا رکھا نہ عشق نے - دنیا و آخرت سے کیا بے خبر مجھے - ؎ بیفائدہ ہی کیف کو سوداے آخرت عقبے نہین ہی عالم اسباب کیطرح

آخِرَت بِگاڑنا - برے اعمال برے کام کرنا - فقرہ - باپ کی نافرمانی کر کے کیون اپنی آخرت بگاڑتے ہو -

آخرت بِگَڑنا - لازم -

آخرت بنانا - اچھے کام اچھے اعمال کرنا - فقرہ - دنیا خراب کی تو کی اپنی آخرت تو بنالی -

آخرت بَننا - لازم - **ناصر** ؎ رات دن غافل کیا کر نیک کام - اس سے تیری آخرت بنجائیگی -

آخرت سنوارنا - آخرت بنانا - **نوازش** ؎ ای میرے گنہ کی ترسنارى تو نے مری آخرت سنواری -

آخرت سَنوَرنا - لازم -

آخرت کا بَھلا - عقبے کی اچھائی - فقرہ - ہمکو یہ فکر ہی کہ آخرت کا بھلا ہو جاے -

آخرت کا سودا - خیرات و حسنات جس سے اُس عالم مین نفع ہو-

آخرت کی خیر - عقبے کی بھلائی - فقرہ - خدا آخرت کی خیر کرے -

آخرت کی کمائی - نیک کام - نیک اعمال -

آخور - ہ - (واو مجہول کے ساتھ) نکما - خراب - ناکارہ - فقرہ - ہمنے خربزے منگوائے تھے تم خدا جانے کیا آخور اُٹھا لائے ہو - ؎ ظفر
جو ہو گئے ہین آشنا دین کی لطافت سے - لگائین منہ وہ کیا دنیا کو یہ آخور دنیا ہی
فائدہ - ظاہرا یہ لفظ آخور سے ماخوذ ہی جو فارسی مین واو معدولہ کے ساتھ دواب کے دانے گھاس کی جگہ اور اُس گھاس کے معنونمین ہی جو گھوڑون کے کھانے سے بچ رہتی ہی اور نکال کے پھینکدیجاتی ہی-

آخور کی بھرتی - نکمی یا خراب چیز کی زیادتی - فقرہ - غزل مین صرف چار ہی شعر اچھے ہین باقی آخور کی بھرتی ہی-

آخون - ہ - مذکر - معلم - میان جی - صحیح لفظ فارسی مین آخوند ہی اس سے اُردو مین آخون ہو گیا - جانصاحب ؎ یہ نہین پڑہنے کی اس آتو سے فتنہ انگیز - اسپہ آخون معین کوی جلاد کرو - انشا ؎ خال پشت چشم پر اپنے وہ طفل انگشت رکھ - یو چھے ہی آخون جی یہ صاد ہی یا ضاد ہی - معروف ؎ آخون جی الف ہی کہون گا ہزار بار - کسواسطے کہ ہی یہ قد یار کی شبیہ
اور غایت تعظیم سے آخون جی صاحب بھی بولتے ہین - انشا ؎
بھلا آخون جی صاحب کو آنے دو کہون گا مین - کہ اے حضرت سلامت آپ سنئیے یہ حقیقت ہی - ولہ ؎ لکھدو آخون جی صاحب کوی ایسا تعویذ
کہ مرے مُنہ سے لگے اُسکے گلے کا تعویذ-

آخونزادہ - استادزادہ-

فصل الف ممدودہ مع دال مہملہ

آداب - ع - جمع ادب - نمبر (۱) حفظ مراتب - رشک ؎ بیٹھنے اُٹھنے نہین دیتا ہمین آداب یار - سجدے رکھتی ہی محبت کی شریعت کی نماز - ظفر ؎ ہمنے جوان بتون مین ہی دیکھا وہ زاہدو - کہ سکتے ہم نہین کہ ہی آداب سے بعید-
اور کبھی صرف مراتب کے معنونمین بھی کہتے ہین - ذوق ؎ کوچہ یار مین جاؤن گا تو مثل خورشید - پاس آداب سے مین سر ہی کے بل جاؤن گا-
؎ ہوا ہی کیا کچھ اہل بیت پر سودا نہ دم مارا - خدا ہی کون ہی آگاہ آداب محمد کا -
نمبر (۲) دستور - قاعدے - جیسے آداب دربار - آداب مجلس - قلق ؎
جھک کے آداب سے کیا مجرا - آنکھین قدمونپہ مل کے کہنے لگا -
نمبر (۳) سلیقہ - تمیز - سودا ؎ کیونکر ہو بلغ جانا اُس میرزا منش کا - وان سر دمین نہین ہی آداب کورنش کا - اب اِن معنونمین مستعمل نہین ہی-
نمبر (۴) تہذیب اخلاق - جیسے آداب کھانا - شہیدی ؎ اسی دو سطر مین ہی ختم کتاب آداب - لب خاموش مے سطر فہ بیان رکتے ہین
نمبر (۵) تعظیم سے سلام - گلزار نسیم ؎ آداب اک کرکے حسب دستور ٹھہرا وہ تو بادشاہ مستور - سمجھا کہ حسین آدمی ہی - کیا جانے کہ خود بکاولی ہی-
نمبر (۶) تعظیمی کلمے جو عنوان خطوط مین القاب کے بعد لکھے جاتے ہین رشک ؎ لکھکے اُس بت کو خدا لکھتا ہون اپنی بندگی - اور کیا مکتوب مین

ع ؎ ہندوستان مین سلام علیک کی جگہ سلام تعظیمی کے لیے یہ لفظ بھی ہی-

القاب ہو آداب ہو۔

آداب بجالانا ۔ نمبر(۱) عجز و انکسار سے سلام کرنا۔ اسیر ؎ دیکھا جو مجھے تو سر اٹھایا۔ آداب بجا مین جھک کے لایا۔ کئی جگہ اسکا استعمال ہوتا ہی۔ شکریہ ادا کرنے اور احسان ماننے کی جگہ۔ فقرہ۔ شب کو آم مرحمت ہوئے تھے آداب بجالاتا ہون۔ طنز کی جگہ۔ فقرہ۔ آپنے تو مجھے خوب نوکر کھو دیا آداب بجالاتا ہون۔ رخصت ہونیکے وقت۔ فقرہ۔ اب آداب بجالاتا ہون پھر حاضر ہون گا۔ قائل ہو جانے کی جگہ دو صورتون سے اسکا استعمال ہوتا ہی۔ ایک یہ صورت ہی کہ قائل کر دینے والا معقول کے شرمندہ کرنیکو کہتا ہی "آداب بجالاتا ہون" دوسرے اُسجگہ کہ مثلاً شرط کرنے والا کہے "آپ یہ کام کرلین تو مین آداب بجالاؤن" ان مقامون مین محل شرط کے سوا فقط آداب بھی کہتے ہین یعنی بجالاتا ہون۔ اور عرض کرتا ہون کو حذف کرتے ہین۔

نمبر(۲) دستور اور قاعدے ادا کرنا۔ فقرہ۔ مرزا صاحب آداب دربار بہت اچھی طرح بجالاتے ہے۔

آداب شاہی ۔ بادشاہون کو سلام اور اُن سے گفتگو کرنے کے طریقے حاضری دربار کے قاعدے۔

آداب عرض کرنا ۔ دیکھو آداب بجالانا نمبر ۱۔ قلق ؎ خود یہ کہتے ہوئے تو ڈرتے ہین۔ کہدے آداب عرض کرتے ہین۔

آداب عرض ہی ۔ نمبر(۱) تعظیمی سلام ادا کرنے کا ایک جملہ۔

نمبر(۲) جب کوئی کسی کام کے کرلینے کا دعوے کرے اور وہ اُس سے نہو سکے تو بطریق الزام طنزاً کہتے ہین آداب عرض ہی۔

آداب کرنا ۔ ادب سے سلام کرنا۔ گلزار نسیم ؎ آداب کیا ادب سے ٹھہرا ہیبت زدہ دور سے ٹھہرا۔ اب یہ استعمال فصحا کے خلاف ہی۔

آداب محفل ۔ محفل مین نشست و برخاست کے طریقے۔ مجلس مین بات چیت کے قاعدے۔ بحر ؎ آج تک آداب محفل سے رہی بیگانہ شمع۔ سر کو کٹواتی ہی رکھکر پاؤن گستاخانہ شمع۔ اور آداب صحبت بھی بولتے ہین۔ فقرہ۔ مریدکو پہلے آداب صحبت سے آگاہ ہونا چاہئیے۔

آداب و القاب ۔ خط کے عنوان مین مکتوب الیہ کے مرتبے کے موافق کلمات و فقرات۔ فقرہ۔ کیا ہوشمندی ہی کہ قبلۂ ارباب ہوش کو خط لکھتا ہون نہ القاب نہ آداب نہ بندگی (عود ہندی)

آداب و تسلیمات ۔ نہایت ادب سے سلام کی جگہ یہ الفاظ استعمال کیے جاتے ہین اور کورنش اور مجرا بھی آداب کے ساتھ ملا کر کہتے ہین اور بغیر واو عطف کے بھی مستعمل ہی۔ جیسے آداب تسلیمات۔ یا کورنش مجرا۔

آداب ہی ۔ نمبر(۱) دیکھو آداب عرض ہی۔

نمبر(۲) جس جگہ یہ کہنا ہوتا ہی کہ درگزرے۔ باز آئے قطع نظر کی۔ وہان بھی ان کلمات کا استعمال کرتے ہین۔ رشک ؎ اول تحریر وصف یار نے آخر کیا۔ لکھ چکے مکتوب اس القاب کو آداب ہی۔

آدبانا ۔ دبوچ لینا۔ فقرہ۔ ایک مرض نے چھوٹے تو دوسرے مرض نے آدبایا۔ فقرہ۔ چہتری سے اُٹھتے ہی کبوتر کو بہری نے آدبایا۔

آدلدر کاندہے چڑھ بیٹھ ۔ مثل۔ کاہل کی نسبت کہتے ہین کہ تیری تو وہ مثل ہی کہ آدلدر کاندہے چڑھ بیٹھ۔ یعنی خود دلدر (نحوست) کو بلاتا ہی اسلیے کہ کاہلی ادبار و نحوست کی نشانی ہی۔

آدمع - ع - (اس لفظ کے اشتقاق مین کئی طرح کے اختلاف ہین اہل عربیت مین بعض کہتے ہین کہ یہ اُدمت سے مشتق ہی جسکے معنی گندم گونی ہین اور بعض کہتے ہین کہ اَدمت سے ماخوذ ہی جسکے معنی سزاوار امامت ہین - بعض کا قول ہی کہ ادیم سے بنا ہی جسکے معنی روے زمین ہین اور ایک احتمال یہ بھی ہی کہ اسکی اصل آدمن ہو آد کے معنی پہلا اور مَن منش کا مخفف جسکے معنی آدمی ہین

چونکہ حضرت آدم ابو البشر اور فرد اول و افراد الناس ہین اسیلیے اُنکو آدمن کہنا بیجا نہین اور آدمن سے متغیر ہوکر آدم ہوگیا مگر مولف کے نزدیک لفظ آدم کو عربی اور عجمی مادے سے چھوڑ کر سنسکرت سے ماخوذ کرنا ٹھیک نہین نہایت کار یہ کہ عربی اور عجمی اور سنسکرت تینون زبانون کا توافق اتفاقی ہی اور حُسن عقل کے اعتبار سے اسکا اشتقاق ادیم سے ترجیح رکہتا ہی اسواسطے کہ وجود مسعود حضرت کا ادیم الارض یعنی روے زمین سے ہوا ہی) ابو البشر

نمبر (۱) وہ نبی جنسے انسان کی نسل شروع ہوئی - غالب ؎ نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہین لیکن - بہت بے آبرو ہوکر ترے کوچے سے ہم نکلے -

نمبر (۲) بنی آدم انسان - ذوق ؎ پرے جاکر نئی دنیا سے بھی گڑھونڈ دنیا مین - تو خالی خاک آدم سے نہ چپّا بھر زمین نکلے - میر ؎ درپے خون میر کے نہ ہو - ہو ہی جاتا ہی جرم آدم سے -

نمبر (۳)ف متصف بہ صفات انسانی - ناسخ ؎ جانور ہی جسکو عشق کا کل پرخم نہین - جو نہ آجاے فریب یار مین آدم نہین - میر ؎ اس تکدے مین معنی کا کس سے کرین سوال - آدم نہین ہی صورت آدم بہت ہی یان اس مقام پر بول چال مین آدمی ہی ہی -

نمبر (۴) خدمتگار - قاصد - میر (مخمس کا بند) ؎ قصہ کوتاہ بعد چندین ماہ - میری اُس پر جو پڑگئی تنخواہ - جانے آدم لگا گہ و بیگاہ - یہ تو مغرور بے تہ و گمراہ - مفتری کاذب سفیہ و ضلال - اب ان معنون مین بجاے آدم آدمی ہی مستعمل ہی -

نمبر (۵) کسی فن یا کسی بات کا موجد (حضرت ابو البشر سے تشبیہ دیکر)

ع؎ جب خلاق عالم کو حضرت آدمؑ کا پیدا کرنا منظور ہوا تو حضرت عزرائیل سے نرم - سخت - سرخ - سفید اور سیاہ رنگ کی مٹی پردۂ زمین سے منگوائی (اسیوجہ سے بنی آدم مختلف رنگ و مختلف طبائع کے پیدا ہوتے ہین) اور اُس سے حضرت آدمؑ کی شکل بنا کے (جس شکل کا پتلا آدم ہی) اُسمین جان ڈالی اور تخت عزت و کرامت پر بٹھلا کے فرشتونکو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو سب فرشتون نے حکم کی تعمیل کی مگر عزازیل نے عذر کیا کہ مین آدم سے بہتر اور افضل ہون اس نافرمانی سے اُسکی صورت بدل دی گئی اور شیطان لقب ہوا - اسکے بعد فرشتے حضرت آدم کو لباس بہشتی پہنا کر جنت مین لیگئے وہان حالت خواب مین آپکے پہلو چپ سے حضرت حوا پیدا کی گئین اور اللہ تعالے نے دونونکا باہم نکاح کردیا اور ارشاد ہوا کہ تم دونون بہشت مین رہا کرو اور سب میوے کہانا مگر (ایک درخت کیطرف اشارہ کرکے) اس درخت کے پاس بھی نہ جانا (وہ درخت کاہیکا تھا اسمین علما کا اختلاف ہی مشہور گیہون کا درخت ہی اور بعض کہتے ہین کہ انگور کا درخت تھا مگر ابن قتیبہؒ نے کتاب معارف مین علم خیر و شر کا درخت لکھا ہی کچھ عجب نہین ہی کہ جسے شجرۃ العلم تجویز کیا ہی وہ درخت گندم یا شجر تاک ہو کیونکہ علم منجملہ معقولات ہی اور معقولات کا عالم مثال مین کسی نہ کسی شکل پر پایا جانا اہل تحقیق کے نزدیک ثابت ہی) چنانچہ حضرت آدم و حوا علیہما السلام اسیطرح بہشت مین رہتے تھے آخر ایکدن ابلیس کے فریب مین آکر درخت ممنوعہ کا میوہ کہایا اور اس لغزش پر بہشت سے پردۂ زمین پر پھینکے گئے - آدم کوہ سراندیپ پر گرے اور حوا جدے میں دریا کے کنارے حضرت آدم تین سو برس تک گریہ و زاری اور توبہ و استغفار مین مشغول رہے جب غفور الرحیم نے اپنے کمال عنایت سے توبہ قبول فرمائی تب حضرت جبرائیل نے گرفتہ دل کو عرفات سے لایا - بعد اسکے حضرت آدم کو حکم ہوا کہ کعبہ بنائین آپنے جبرئیل کی تعلیم و ملائکہ کی مدد سے کعبے کی بنیاد رکھی اور حجر اسود کو کہ اپنے ساتھ بہشت سے لائے تھے کعبے مین ایکطرف نصب کیا پھر جبرئیل نے آپکو مناسک حج و طواف تعلیم کیے اس [illegible] حضرت حوا بھی آپکو ڈھونڈتے ڈھونڈتے وہان پہنچین دونون صاحبون نے زمین پر قیام کیا حضرت [illegible] کھیتیان بوین اور بکریان لائے اور کھیتی وغیرہ سکھائی اب دونون صاحب بلکر حسب حکم [illegible] گئے حضرت آدم نے نوسو تیس برس کی عمر مین اور بقول بعض ہزار برس کی عمر مین انتقال فرمایا واللہ اعلم بالصواب -

فقرہ - ولی بنی نوع شعرا کا آدم ہی -

آدم بآدم مے رسد - مثل - بہار عجم مین ہی کہ فارسی مین اُسجگہ بولتے ہین جب کوئی مفلس ہوکر مالدار کے پاس جاے اور وہ اُسپر مہربانی کرے تو مفلس یہ مثل استعمال کرتا ہی - مطلب یہ کہ شاید کل مین مقدور والا ہوجاؤن اور تم میرے پاس حاجت لیکر آؤ - مولف کہتا ہی کہ صاحب بہار عجم نے یہ معنی لکھکر سند مین شفیع اثر کا یہ شعر دیا ہی - شعر - رنگین را بہ نا قابلے دیگر مخوان - ثبت کن در دل ترا آدم بآدم میرسد - اس شعر سے محل استعمال جو صاحب بہار عجم نے لکھا ہی پیدا نہین - اور اُردو مین وہان اس مثل کا استعمال ہی جہان یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ آدمی آدمی ہی سے رجوع کرتا ہی - آدمی کا کام آدمی ہی سے نکلتا ہی - اور آدم بآدم میرسد کوہ بکوہ نمیرسد بھی فارسی مین مثل ہی جو خال خال اُردو مین بھی مستعمل ہی اور محل استعمال ایک ہی ہی -

آدم بے سایہ - کنایہ ہی ذات پاک سرور عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے - علامہ سخاوی نے مقاصد حسنہ مین لکھا ہی کہ یہ حدیث مشہور ہی مگر تحقیق کو نہین پہنچتی - شعرا کے کلام مین جو اسکا استعمال ہی تو اس اعتبار سے کہ حضرت کی ذات پاک بے مثال تھی اور سایہ شخص کا مماثل ہوتا ہی معہذا مشر شاعری مین شہرت پر مدار استعمال ہی -

آدم ثانی [ع] - حضرت نوح علیہ السلام -

ع حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے وقت مین ایک عالم غرق طوفان ہوا تھا اور کشتی جو حضرت نے بنائی تھی اُسپر ایک ایک جوڑا ہر ذی روح کا ساتھ لیلیا تھا کہ انہین سے آگے نسل چلے اس مناسبت سے آپکو آدم ثانی کہتے ہین -

آدم خاکی - حضرت ابو البشر - آتش - ظہور آدم خاکی سے یہ ہمکو یقین آیا - تماشا انجمن کا دیکھنے خلوت نشین آیا - نصیر - معنی نفخت فیہ کو گیا استاد ازل سے ہان سمجھا - یہ آدم خاکی بول اُٹھا تو او رنہین مین او رنہین -

نمبر (۲) انسان - بحر - بام فلک پر آدم خاکی کو لے اُڑا - آیا کبھی جو ران تلے بادپاے عیش -

فائدہ - چونکہ خاک کا جزو انسان مین غالب ہی اسلیے آدم کے ساتھ یہ صفت مستعمل ہوتی ہی -

آدم خوار - وہ جنگلی یا وحشی آدمی جو انسان کو کھا جاتے ہین -

آدم را گندم بہشتے سازد [ع] - یہ مثل وہان بولتے ہین جہان کوئی نعمت کی قدر نہ کرے اور اسوجہ سے وہ نعمت اُس سے چھین لیجاے -

آدم زاد یا آدمی زاد - آدم کی اولاد - انسان - ناسخ - شرم سے رکھتے ہین پوشیدہ پریزاد آپکو - جیسے آشوب جہان ہی حسن آدم زاد کا - آتش - بلاے جان ہین پتلے خاک کے بیداد کرتے ہین - پری کو بند شیشے مین یہ آدم زاد کرتے ہین - رند - آدمی زاد تو کیا چیز ہی اے غیرت حور - دل لگائین ترے ہوتے نہ پریزاد سے ہم - گلزار نسیم - وہ تینون تھے قوم کے پریزاد - چوتھا مین یہ آدمی زاد - اور آدمی زاد بھی شعرا نے کہا ہی مگر بول چال مین نہین ہی - ناسخ - جیتے جی کیون نہوی دید میسر مجکو - آدمی زادہ وہ محبوب ہی کچھ حور نہین - قلق -

ع اس مثل کا شان نزول یہ ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام کو بہشت مین گیہون کھانیکی ممانعت تھی اور اُسیکا استعمال بہشت کی نعمتون سے حرمان کا باعث ہوا -

جبسے لائی ہی آدمی زادہ - ایسی کچھ ہوگئی ہی دلدادہ -

آدم شناس - اچھے بُرے آدمی کا پہچاننے والا - فقرہ - مین آدمی نہین ہون آدم شناس ہون (عود ہندی)

آدم کوہی یا صحرائی - پہاڑی یا جنگلی آدمی - وحشی آدمی - میر ؎ نسبت کیا لوگون سے ہمکو شہری ہین دیوانے ہم - ہی فرہاد اک آدم کوہی مجنون اک صحرائی ہی -

آدم کی اولاد - بنی آدم - انسان - رند ؎ حاکم عادل ہی دیگا ہمکو املاک پدر - جائینگے جنت مین آدم کی اگر اولاد ہین -

آدم گری یا آدمی گری - مونث - اخلاق و مروت وغیرہ صفات انسانی - سحر ؎ جو بن نکالکر وہ پری بنگیا تو کیا - پیدا مزاج مین تو نہ آدم گری ہوی - میر ؎ شب رفتہ مین اُسکے در پر گیا - سگ یار آدم گری کر گیا - ولہ ؎ شب سنکے شور میرا کچھ کی نہ بد دماغی - اسکی گلی کے سگ نے کیا آدمی گری کی -

آدمی - انسان - ناسخ ؎ یہ آدمی ہی کہ برسون جمال رہتا ہی - وگرنہ ماہ کو اک شب کمال رہتا ہی - ؎ کہتے ہین ذوق آج جہان سے گزر گیا - کیا خوب آدمی تھا خدا مغفرت کرے -

نمبر (۲) انسانی اخلاق او صفات سے موصوف - رند ؎ ہین بہائم بصورت انسان - آدمی اُٹھ گئے زمانے سے - ظفر ؎ آدمی کہتے ہین جنکو کم ہین دنیا مین وہ لوگ - یون تو سب اولاد آدم سے یہ بستی ہی بھری -

نمبر (۳) نوکر / چاکر - قاصد - نواب مرزا شوق ؎ اتنے مین آدمی نے دی یہ خبر - اک سواری کھڑی ہی ڈیوڑھی پر - ذوق ؎ بلا سے آپ نہ آئین پر آدمی اُن کا - تسلی آکے مجھے وقت اضطراب تو دے - وزیر ؎ اگر زمین کی پوچھی فلک کی اُسنے کہی - یہ اُنکا آدمی اچھا فرشتہ خو آیا -

اور لشکری لوگو مین (نیچ قوم) جورو خاوند اور آشنا کو کہتی ہی اور خاوند جورو اور آشنا کو - فقرہ - ہمارا آدمی نوکری پر گیا ہی - فقرہ - جمعراتی شہر کو جاتے ہو تو ہمارے آدمی کے لیے ایک چُنری لیتے آو -

آدمی آدمی انتر کوئی ہیرا کوئی کنکر - مثل - سب آدمی یکسان نہین ہوتے کوئی اچھا ہوتا ہی کوئی بُرا -

آدمی اپنے مطلب کے لیے پہاڑ کے پتھر ڈھوتا ہی - یہ مثل وہان بولتے ہین جہان یہ کہنا ہوتا ہی کہ آدمی اپنی غرض و نفع کے لیے کونسی مصیبت نہین جہیلتا - کیا کچھ نہین کرتا ہی -

آدمی اپنے مطلب مین اندھا ہوتا ہی - مثل - آدمی کو اپنا مطلب حاصل کرنے مین بُرے بھلے کی تمیز نہین ہوتی چاہتا ہی کہ کچھ ہی ہو مگر مطلب حاصل ہو جائے -

آدمی اناج کا کیڑا ہی - مثل - انسان کی زندگی کا مدار کھانے پر ہی -

آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت - مثل - یہ اُس محل پر بولتے ہین جب کوئی نالائق ذی اقتدار و صاحب اختیار ہو جاتا ہی -

آدمی بنانا - نمبر (۱) آدمی کا عدم سے وجود مین لانا - مومن ؎ واللہ کہ بصالنہ البریہ - جسنے ہمین آدمی بنایا - سحر ؎ یار کہتا ہی کہ منظور خدا وصل نہین - آدمی تجکو بنایا ہی پریزاد ہمین -

نمبر (۲) مہذب اور لائق بنانا - آدمیت کے صفات سکھانا - مثل

(رباعی) ۵ احسان کیا اگر ستایا تونے - قصے سے نباہ کے چھڑایا
تونے - کرنے لگے پھر وہی سمجھکی باتیں ۵ - بارے ہمیں آدمی بنایا تونے
نمبر(۳) آدمی کی شکل میں لانا - گلزار نسیم ۵ دن بھر تو وہ فاختہ پڑہاتی
شب کو اُسے آدمی بناتی -
نمبر(۴) آدمی کا پیکر بنانا - فقرہ - کل پتنگ باز نے ایک ناگن بنائی تھی
آج ایک آدمی بنایا ہی -

آدمی بننا - لازم - نمبر(۱) فقرہ - آدمی اسلیے بنا ہی کہ اپنے خالق کو پہچانے
نمبر(۲) رند ۵ آپ ہی ہوجاتا ہی تمیز نیک و بد کا فہم - آدمی بنتا ہی
انسان کو انسان دیکھکر - معروف ۵ یہ آدمی جو بنا ہے اسکا ہی تن بدن
مٹی - جو جاہتا ہی بنے آدمی تو بن مٹی
نمبر(۳) گلزار نسیم ۵ دیو آدمی بن کے بس ... سے - آتے جاتے
کو گھیر لائے -
نمبر(۴) ہجر ۵ سو تراشوں سے بنے ہر چند یہ بت آدمی - آدمیت کی
نہ نکلی بات کیا پتھر بنے -

آدمی بنو - جملہ - انسانیت سیکھو - حیثیت درست کرو - بدحواس در پریشان
نہو - فقرہ - لیٹے کیوں جاتے ہو چلے بیٹھو آدمی بنو - (مو) سحر ۵
بہلاؤ جی کو لوگو نہیں بس آدمی بنو - اپنی بھی تمکو قدر نہیں فخر شاعران -
فقرہ - میرے کیا وحشیوں کی سی صورت بنا رکھی ہی ہاتھ منھ دھو کپڑے
بدلو آدمی بنو -

آدمی پانی کا بلبلا ہی - مثل - بے ثباتی حیات کی جگہ کہتے ہیں
یعنی جسطرح پانی کے بلبلے کو فنا ہوتے دیر نہیں ہوتی یہی حال آدمی کا ہی

آدمی پر جیسی پڑتی ہی ویسا سہتا ہی - مثل - غایت جفاکشی یا
صبر و تحمل کی جگہ بولتے ہیں یعنی انسان پر کیسی ہی سخت مصیبت پڑے
جھیل لیجاتا ہی اسی جگہ فارسی میں ہی - برسر فرزند آدم ہرچہ آید بگذرد -

آدمی پیٹ کا کتا ہی - مثل - رزق کے لیے آدمی نہیں معلوم کہاں
کہاں دوڑتا پھرتا ہی - آدمی کو کھانے کو دیے جاؤ پھر جو کام چاہو اس
سے لے لو -

آدمی ٹھوکریں کھا کر سنبھلتا ہی - مثل - آدمی مصیبت اٹھا کر
تجربہ کار ہوتا ہی - داغ ۵ پڑا ہوں سنگ راہ دوست بنکر کوے دشمن
میں - سنا ہی آدمی کچھ ٹھوکریں کھا کر سنبھلتا ہی -

آدمی جانے بسے سونا جانے کسے - مثل - اچھائی برائی
بغیر امتحان کے نہیں معلوم ہوتی جیسے سونے کا کھرا کھوٹا ہونا کسوٹی پر
کسنے سے معلوم ہوتا ہی اسیطرح آدمی کا نیک بد ہونا صحبت اور یکجائی
سے کھلتا ہی - اور اس مثل کو یوں بھی بولتے ہیں - سونا جانے
کسے آدمی جانے بسے -

آدمی را آدمیت لازم است - مثل - آدمی کو انسانیت
ضرور ہی - یہ مصرع شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا ہی کثرت استعمال سے
مثل ہوگیا -

آدمی سا پکھیرو کوئی نہیں - یعنی آدمی خیالات اور عقل و فراست
سے اتنا دور دور پہنچتا ہی کہ کوئی پرند اتنی دور پرواز نہیں کر سکتا اور جب
کوئی تھوڑے ہی دنوں میں بار بار سفر کرکے کہیں سے کہیں اور کہیں سے

۵ پتنگ باز سانپ اور آدمی کی قطع کے پتنگ بنا لیتے ہیں -

کہین پہنچتا ہی تو اُسجگہہ ان الفاظ مین کہتے ہین کہ آدمی بھی عجب پکھیرو ہی
یا آدمی بھی پکھیرو سے کچھ کم نہین -

آدمی کا آدمی ہی سے کام نکلتا ہی - مثل - دیکھو آدم با آدم میرسد

آدمی کا بچہ - یعنی نہ چندان خوبصورت نہ چندان بدصورت - فقرہ -
صورت کو کیا پوچھتے ہو آدمی کا بچہ ہی -

آدمی کا جنگل - وہ سرزمین جہان بکثرت آدمی ہون - وہ مجمع جہان
خلائق کا انبوہ ہو - اسیر ؎ کیا دل لگے جنون مین وحدت پسند ہو مین
مردم گیاہ سے صحرا جنگل ہی آدمی کا - ناسخ ؎ قیس کی قیس جانے ہی
لیکن - وحشی ہون آدمی کے جنگل کا - اور آدمیون کا جنگل بھی کہتے ہین

آدمی کا شیطان آدمی ہی - مثل - آدمی کا بہکانے والا آدمی ہی
نیک آدمی کو بد آدمی کی صحبت بد کر دیتی ہی -

آدمی کچھ کھو کے سیکھتا ہی - مثل - کچھ نقصان اُٹھانے کے بعد
تجربہ حاصل ہوتا ہی - نواب مرزا شوق ؎ کہ دنیا کا بیکو دیکھیے یہ ہے
آدمی سیکھتا ہی کچھ کھو کے -

آدمی کو آدمی سے سو دفعہ کام پڑتا ہی - مثل - جب کوئی کسی
کے کسی بات مین رجوع کرنے سے انکار کرتا ہی تو اُسجگہہ کہتے ہین یعنی
تمھارا انکار چل نہین سکتا آدمی کو آدمی سے سو دفعہ کام پڑتا ہی -

آدمی کو ڈھائی گز زمین کافی ہی - مثل - جب کوئی عمارت وسیع بنانے کا
ارادہ کرتا ہی اور ہوس ہوتی ہی کہ جہانتک زمین ملے گھیرتے چلے جائیے تو
نصیحتاً یہ کہتے ہین مطلب یہ ہوتا ہی کہ جہان قیامت تک رہنا ہی وہ انتہا
ڈھائی گز زمین ہی یعنی قبر کی زمین اس سے زیادہ نہین ہوتی پھر اس حرص و ہوس
سے کیا حاصل -

آدمی کیا جو آدمی کو نہ پہچانے - یعنی انسان کو مردم شناسی ضرور ہی

آدمی کیا جو آدمی کی قدر نہ کرے - یعنی اہل ہنر کو دوست رکھنا
انسان کو ضرور ہی -

آدمی کی دوا آدمی ہی - یعنی آدمی کا جی آدمی ہی سے بہلتا ہی کیسا ہی رنج
ہو چار آدمیون مین بیٹھکر بھول جاتا ہی -

آدمی کی شکل بنو - جملہ - بدحواس و پریشان نہو تن بدن کا ہوش رکھو
ھنسو بولو - قلق ؎ اری پری آدمی کی شکل بنو - عشق مین اتنی خود غلط
تو نہو -

آدمی کی شکل ہی - جملہ معمولی حسن ہی کچھ بہت خوبصورت نہین ہی -
جان صاحب ؎ نقشہ ہی ہوا گو وہ مصور کی ہو کا - ہان آدمی کی شکل ہی
تصویر نہین ہی - فقرہ - نہ بہت اچھا نہ بہت برا آدمی کی شکل ہی - اور شکل
کی جگہہ صورت بھی بولتے ہین -

آدمی کے جامے مین آنا (۱) غصہ اُترنا - بدحواسی جاتی رہنا -
انسانیت کے پیرایے مین آنا - فقرہ - غصہ تھوڑا لو آدمی کے جامے
مین آؤ - فقرہ - وحشی کیون بنے ہو ذرا آدمی کے جامے مین آؤ
نواب مرزا شوق ؎ آدمی کے لباس مین آؤ - ہوش پکڑو
حواس مین آؤ -
(۲) آدمی کے بھیس مین آنا - انسان کی صورت بنجانا - گلزار نسیم
؎ قالب ترا انقلاب کھائے - جامے مین تو آدمی کے آئے -

آدمی کی قدر مرے پر ہوتی ہی - مثل - (اسجگہہ آدمی سے مراد اچھا

آدمی ہے۔ اسطرح جو ایک نعمت کی قدر اسکے زائل ہونیکے بعد ہوتی ہے اسیطرح
آدمی کی قدر بھی بعد مرنے کے ہوتی ہے۔ بیشتر اسوقت کہتے ہین جب کسی
دنیا سے گزرے ہوے کی کوی اچھی بات یاد آتی ہے۔

آدمی کی کسوٹی معاملہ ہے۔ مثل۔ آدمی کے اچھے برے ہونے کا
حال اسوقت کھلتا ہے جب اس سے کوی معاملہ پڑے۔

آدمی نہ آدم زاد۔ سنسان مقام کے بیان مین کہتے ہین مثلاً شاہزادہ
چلتے چلتے اس جنگل مین پہنچا جہان آدمی نہ آدم زاد ہو کا مقام فقط اللہ کی
ذات۔ اور کہانیون مین یون بھی سنا ہے کہ آدمی نہ آدمی کی ذات۔ چنانچہ سودا
نے الفاظ مذکر بات کے قافیئے کے ساتھ یہ مصرع کہا ہے۔ ع نہ وہ درخت
ہین اب ان نہ آدمی کی ذات۔

آدمی نے کچا دودھ پیا ہے۔ مثل۔ انسان سے خطا ہو ہی جاتی
ہے جب کسی شخص سے اسکی شان کے خلاف کوی بات ہو تو اسوقت اسکے
عذر کے لیے یہ مثل بولی جاتی ہے اور یون بھی بولتے ہین آخر آدمی نے
کچا دودھ پیا ہے۔

آدمی ہو یا آسیب۔ کوئی شخص خلاف انسانیت کوئی کام کرے
لپٹا ہی جائے کسیطرح پیچھا نہ چھوڑے تو کہتے ہین کہ آدمی ہو یا آسیب
ہو۔ مسرور ۵ مین بہت لپٹا تو بولا وہ پری۔ آدمی ہو یا کوی آسیب ہو
اور آسیب کی جگہ بلا اور جن اور بھوت بھی بولتے ہین۔

آدمی ہو یا بے دال کے بودم۔ چونکہ بودم کا دال نکالنے سے
بوم رہجاتا ہے اسلیے احمق آدمی کی نسبت یہ جملہ استعمال کرتے ہین اور ہنسی
دل لگی مین بے تکلفی سے کسی دوست کی نسبت بھی کہتے ہین۔ یہ اور
اسکے بعد کا محاورہ عوام کی بول چال ہے ثقات کی زبان نہین ہے۔

آدمی ہو یا بے لون کے سنگ۔ چونکہ سنگ کا لون نکالنے سے
سگ رہجاتا ہے اسلیے کسیکو بدتمیزی کی جگہ مذاقاً کہتے ہین۔

آدمی ہو یا جانور۔ کسی بدتمیزی بدتہذیبی کی بات پر غصے یا مذاق سے
کسیکو کہتے ہین۔ اسیطرح مذاق مین ہر دوسری چیز سے تشبیہ دیتے
یا پھبتی کہتے ہین جیسے بہت پھرنے اور رات دن گھومنے والے کو کہتے
ہین۔ آدمی ہے کہ گھنچکر۔ ماما کا ہیکو ہے چرخا ہے۔

آدمی ہے۔ یعنی معمولی حسن رکھتا ہے۔ (عام اس سے کہ حسن صوری ہو یا
معنوی) وزیر ۵ دیکھا جو تجھکو کہتے ہین حسرت سے خوبرو۔ ہم آدمی ہون اور
وہ پریزاد یا نصیب۔ فقرہ۔ تم تو تعریفون سے اسکو پری بنائے دیتے ہو
ایسا تو نہین ہے خیر آدمی ہے۔ فقرہ۔ شاہ صاحب فرشتہ تمہارے نزدیک
ہونگے میرے نزدیک تو آدمی ہین۔

آدمی ہین مگر آدمی نہین۔ جس جگہ کسیکو یہ کہنا منظور ہوتا ہے کہ صورتاً
انسان ہے مگر صفات انسانی نہین رکھتا وہان بولتے ہین۔

آدمیت۔ عقل و شعور۔ خلق و مروت۔ ملنساری۔ وضعداری وغیرہ۔
جو صفات انسانی ہین۔ ذوق ۵ آدمیت (عقل و شعور) اور شی ہے علم ہے کچھ اور چیز
کتنا توتے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا۔ گلزار نسیم ۵ وہ سعی وہ دیونی
کی صحبت۔ محمودہ کی وہ آدمیت۔ وزیر ۵ آدمیت یہ خدا داد ہے
اللہ اللہ۔ انس انسان سے کرتے ہو پریزاد ہو کر۔ (ملنساری) (خلق)

آدمیت آنا۔ صفات انسانی پیدا ہونا۔ داغ ۵ عشق سے آدمیت
آتی ہے۔ آدمی کو مروت آتی ہے۔

آدمیت اُٹھجانا - اچھی خصلتون کا جاتا رہنا فقرہ - جسکو دیکھیے مطلب کا آشنا ہی دنیا سے آدمیت اُٹھگئی -

آدمیت پکڑنا - تہذیب سیکھنا - اخلاق حاصل کرنا - فصحا اس محاورے مین پکڑنے کے لفظ کو کریہہ جانکر اسکی جگہہ اختیار کرنا بولتے ہین -

آدمیت سے گزر جانا - انسانیت کی باتین چھوڑ دینا - **سحر** اپنے سودائیون سے خوب نہین روپوشی - آدمیت سے گزرتے ہو جھلا وا ہوکر - فقرہ - تم تو اُس شُتُل کے پیچھے آدمیت سے گزر گئی

آدمیت کے جامے مین آنا - دیکھو آدمی کے جامے مین آنا نمبرا - فقرہ - پہلے تو غصے سے بہوت بنے ہوے تھے سمجھانے بجھانے سے آدمیت کے جامے مین آگئی -

آدہا - ھ - اَرّدہ - س - نصف - **گلزار نسیم** دیکھا تو وہ بت تھی بیٹھ کے اندر - جسم آدہا پری تھا آدہا پتھر - اور اسکا مخفف آدھ صرف گھڑی گھنٹے پیمایش اور وزن کے بعض مقدار کے ساتھ مستعمل ہی جیسے آدھ گھڑی آدھ گز - آدھ کوس - آدھ سیر - البتہ آدھ آنا بھی بولتے ہین -

آدہا آپ لگر آدہا سب گھر - مثل - حریص آدمی کی نسبت کہتے ہین یعنی آدہا تو اپنے گھر کے لیے اور آدہا سب گھر والونکے واسطے -

آدھا آدھا - پورے دو حصے -

آدھا پاؤ - تھوڑا بہت - تھوڑا سا - **ظفر** جو میرے رونے پہ ہنستے ہین یار اُنکو یہ غم - نصیب اگر ہو سب آدہا پاؤ ہو تو سہی - **جانصاحب** اس ابواری خصم کا من مٹیون - اوہی یو چھکے پردہ ہار الوٹ - ہو گئے دیکھتے ہی نشے ہرن - پاؤ آدہا رہا نہ سارا لوٹ - لکھنو مین فصحا اسجگہ تھوڑا بہت بولتے ہین -

آدھا تہائی - تھوڑا بہت - کسیقدر - فقرہ - مہاجن کو آدہا تہائی کیچھ تو پہنچیے آخر اُسکے آنسو کسطرح پچھین -

آدہا تیتر آدھا بٹیر - مثل - اُس مقام پر بولتے ہین جب کوئی بات یا کام ایک طور پر اور ایک قاعدے اور انتظام کے ساتھ نہو -

آدھا تیہا[ع۱] یا آدھے کا تیہا - چونکہ آدھے کا تہائی چھٹا حصہ ہی لہذا انکا استعمال قلیل حصے پر ہوتا ہی - اور چیز کی بربادی کو بھی کہتے ہین - فقرہ - باپ کی آنکھ بند ہوتے ہی اولاد نے ساری دولت آدھے کا تیہا کردی - اولاد کی بدچلنی سے ساری دولت آدہا تیہا ہوگئی -

آدہا تیہا یا آدھے کا تیہا کر دینا - بہت کم کر دینا - چیز کا برباد کر دینا -

آدہا تیہا یا آدھے کا تیہا ہو جانا - لازم -

آدہا رہجانا - گھٹ جانا - دبلا ہونا - فقرہ - چار دن کے بخار مین لڑکا آدہا رہگیا - اسجگہہ صدر اصلی رہنا مستعمل نہین ہی البتہ جب کوئی بہت لاغر ہوجاتا ہی تو سلب کے ساتھ بولتے ہین کہ تم تو آدھے نہین رہے - **میر** دوری مین لبرونکی کٹتی ہی کیونکہ سب کی - آدہا نہین رہا ہون تجسے تو مین بچھڑ کر -

آدہا ساجھا - نصف حصے کی شرکت -

آدہا سیسی[ع۲] یا آدہی سیسی - درد شقیقہ - آدھے سر کا درد -

ع۱ تہا یائے معروف -

ع۲ سیسی کا مادہ شِر س ہی جسکے معنی سنسکرت مین سر ہین -

آدہا نام لینا - ناتمام نام لینا - کبھی بنظر تحقیر اور کبھی محبت اور پیار سے
ذوق ؎ بے تمیز ونکو ہی نقصان لطف ذوق - لے ہین نام طفل آدہا پیار سے - اور آدہے کی جگہ ادہورا بھی مستعمل ہی -

آدہ پاؤ آٹا چوبال مین سوئی - یہ مثل اُس شخص کی نسبت بولتے ہین جسکو مقدور کم ہو اور شیخی بہت بگھارے -

آدہ سیر آٹا - روزی رزق - گزر اوقات کی صورت - **سودا** ؎
آدہ سیر آٹے کا خدا ہی کفیل - پیٹ اُسکا عُمرو کی ہی زنبیل - فقرہ مہینون سے ٹھوکرین کہاتے ہین کہین آدہ سیر آٹے کی صورت نہین نکلتی -

آدہ سیر آٹے سے لگ جانا - بسر اوقات کے قابل نوکری ہوجانا -

آدہ سیر آٹے کے سر ہوجانا - دیکھو آدہ سیر آٹے سے لگ جانا -

آدہم ساجہا - ایک کہیل ہی لڑکے آپسمین شرط کرتے ہین کہ جو چیز ہم کہائین اُسمین سے آدہی تمہین دین اور جو تم کہاؤ آدہی ہمین دو - اور اِس شرط کے بعد سے ایک دوسرے کو جہان کوئی چیز کہاتے دیکھتا ہی تو کہتا ہی آدہم ساجہا اور آدہی بانٹ لیتا ہی

آدہون آدہ - برابر دو ٹکڑے - فقرہ - ہم تو برابر کے شریک ہین پہر کیون آدہون آدہ نہ لین

آدہے اساڑہ تو بیری کے بہی برسے - چونکہ موسم گرما کی انتہا جیٹھ تک ہی اور جیٹھ کے بعد اساڑہ برسات کا پہلا مہینا ہی پس جب آدہا اساڑہ تپ کے بہی نہین برستا تو گرمی کی شدت اور پانی برسنے کی آرزو مین یہ جملہ کہتے ہین مطلب یہ ہوتا ہی کہ ابتو پانی نہ برسنے کی ایسی مصیبت ہی کہ خدا دشمن کو بہی نصیب نہ کرے -

آدہی بات - نمبر (۱) ناتمام بات - ادہوری بات - فقرہ - تمہاری ہمیشہ سے عادت ہی کہ آدہی بات کہتے ہو آدہی مُنہ مین رکہتے ہو -
نمبر (۲) ناگوار بات - بُری بات - فقرہ - اُنہون نے مجہے کبہی آدہی بات نہین کہی -

آدہی بات کہنا - نمبر (۱) مجمل بات کہنا - پورا حال نہ بیان کرنا - فقرہ - یہ تمہاری کیا عادت ہی کہ آدہے بات کہتے ہو آدہی اُڑا جاتے ہو -
نمبر (۲) بُری بات کہنا - کسیکو ایسی بات کہنا جو ناگوار ہو -
فقرہ - کسکی مجال ہی کہ تمکو آدہی بات کہے - **جانصاحب** ؎ جو آدہی بات کہون سَوت کو تو مُنہ توڑے - قصائی کہینچلے گُدی سے یہ زبان میری - **رنگین** ؎ جیتے جی میرے کہے کوئی تجہے آدہی بات بات ہرگز یہ نہین مجکو گوارا ہوگا -

آدہی بات نہ اُٹھنا - بُرے کلمے کی برداشت نہونا - **کیف** ؎ - نہ اُٹھے گی کسیکی بات آدہی - تمہارے ناتوان و نیمجان سے -

آدہی بات نہ پوچہنا - قدر نہ کرنا - متوجہ نہونا - حقیر سمجہنا - **معروف** ؎ اسی آرزو مین گئی عمر ساری - پر اُسنے نہ پوچہی کبہی بات آدہی - اسجگہ لکہنؤ مین فصحا فقط بات نہ پوچہنا بولتے ہین -

آدہی بات نہ سُننا - شان کے خلاف بات نہ سننا - **معروف** ؎ سناتا ہی معروف اب مجکو لاکہون - سنی تہی نہ جسکی کبہی بات آدہی

آدہی دنیا آباد آدہی ویران - یہ پہبتی کے طور پر کانے کی نسبت بولتے ہین -

آدہی رات - نیم شب - **مومن** ؎ روئیے کیا بخت خفتہ کو کہ آدہی رات سے - مین یہان رویا کیا اور وہ وہان سویا کیا - **وزیر** ؎ - دلا قسم تجہے زلفون کی دو پہر تو ہو چپ - کہ آدہی رات سے کیا کرتے ہین

پاسبان فریاد ۔

آدہی رات اِدہر آدہی رات اُدہر ۔ ٹہیک آدہی رات کا وقت کہا یونہیں زیادہ آتا ہی مثلاً آدہی رات ادہر آدہی رات اُدہر جنگل سنسان اندہیرا بیابان ۔

آدہی رات اور گہر کا پَرو سنئے عہ والا ۔ خاطر خواہ فائدہ اُٹھانے کے محل پر یہ مثل بولتے ہین ۔ یعنی آدہی رات کا وقت اور اپنا آدہی حصہ بانٹنے والا پہر کیون بہر پور فائدہ نہو ۔

آدہی رات کو جماہی آئے شام سے مُنہ پہیلائے ۔ مثل ۔ وہان بولتے ہین جب کوی وقت سے بہت پہلے کسی کام کی تیاری کرے ۔

آدہے قاضی عہ قدوہ آدہے باوا آدم ۔ مثل ۔ جب کوئی اپنے آپکو سب سے بڑہکر سمجہے اور بڑے حصے کا مستحق جانے وہان بولتے ہین ۔

آدہے کا تہائی یا آدہے کی تہائی ۔ یہ چہٹا حصہ ۔ بہت ہی کم ۔ فقرہ ۔ تمہارا حصہ ہی کیا ہی جسکی اتنی پکار ہی کہین آدہے کا تہائی تمکو بہی پہنچیگا

آدہے کا ساجہی یا شریک ۔ نصف کا حصہ دار ۔ اسی سبب سے حقیقی بہائی کو کہتے ہین ۔

آدہے کا ساجہی برابر کی چوٹ ۔ چونکہ آدہے کا ساجہی مد مقابل ہوتا ہی اسواسطے جہان کہین مدمقابل کہنا منظور ہوتا ہی وہان یہ مثل بولی جاتی ہی ۔ فقرہ ۔ ہم اُس سے کیون دبنے لگے برابر کے شریک ہین سنا نہین کہ آدہے کا ساجہی برابر کی چوٹ ۔

عہ کہانا چُرنے والا ۔

عہ مشہور ہی کہ قاضی قدوہ کے شریا چوراسی بیٹے تہے اسواسطے مبالغے کے طور پر کہتے ہین آدہے مین کل اولاد آدم اور آدہے مین قاضی قدوہ ۔

آدہی کو چہوڑ ساری کو دَوڑنا ۔ تہوڑی سی چیز پر قناعت نہ کرکے زیادہ کی خواہش کرنا ۔ جہان جگہہ کوئی زیادہ حرص کرتا ہی وہان بولتے ہین ۔ ذوق ؎ گر خدا دیوے قناعت ماہ کیفیت کیطرح ۔ دوڑے ساری کو کبہی آدہی نہ انسان چہوڑ کر ۔

آدہی کو چہوڑ ساری کو دوڑے آدہی رہے نہ ساری ۔ مثل ۔ جو شخص موجود چیز کو چہوڑکر اُس سے زیادہ کو دوڑتا ہی وہ اتنی بہی ہاتہ سے کہو بیٹہتا ہی ۔ مذمت حرص کی جگہہ بولتے ہین

آدہی کو چہوڑ ساری کو دہائے ایسا ڈوبے تہاہ نہ پائے ۔ دیکہو اوپر کی مثل ۔

آدہے گاؤن دِوالی آدہے گاؤن ہولی ۔ مثل ۔ اُس جگہہ بولتے ہین جہان کسی صفت یا کسی کیفیت مین تضاد ہو یا ایک جماعت مین بہت سے آدمی ایک راے کیطرف ہون اور بہت سے دوسری راے کی طرف اور آدہے گاؤن دوالی آدہے گاؤن پہاگ بہی بولتے ہین ۔

آدہے ماگہ کملی کاندہے ۔ مقولہ ۔ نصف ماگہ سے سردی گہٹنے لگتی ہی اور دن کو سردی ناگوار ہوتی ہی بیشتر مسافر غریب کملی جو اوڑہتے ہین وہ اُتار کے کاندہے پر ڈال لیتے ہین اسی بنا پر یہ کہاوت مشہور ہوگئی ہی

آدہمکنا ۔ ڈہٹائی سے بے روک ٹوک چلے آنا ۔ ظرافتاً بے تکلفی مین اکثر کہا جاتا ہی ۔ فقرہ ۔ آپ کو کسنے بلایا تہا آپ کہان آدہمکے ۔

آدیس ۔ ھ ۔ آدیش ۔ س (آ ۔ وش) جوگیون کا سلام ۔ میر حسن ؎ یہ سمجہا بناوٹ کا کچہہ بہیس ہی ۔ لگا کہنے جوگی جی آدیس ہی ۔

آدیکہو ۔ نمبر (۱) آکے دیکہ لو ۔ وزیر ؎ نثار کرتے ہین آدیکہو جان نثار

کے پاس - گلے کو آپ کے خنجر پہ سر کو ٹھوکر پہ - میر ؎ بھڑکے ہے آتش غم
منظور ہے جو تجکو - جلنے کا عاشقون کے آ دیکھ اب تماشا -
نمبر (۲) آزمالو - مقابلے مین آجاؤ - فقرہ - دعوے ہو تو سنے آ دیکھو
آدینہ - ف - مذکر - جمعہ - ناسخ ؎ کرتے ہین ہر روز مجھ وحشی کو
لڑکے سنگسار - کون سا دن ہے جو آدینہ دبستان نہین - مومن ؎
بناؤن مین بازیچہ اس حال کو - ہو شنبہ بھی آدینہ اطفال کو -

فصل الف ممدودہ مع ذال معجمہ

آذر - ف - آگ - غالب ؎ ہے تنگ سینہ دل اگر آتشکدہ نہو - ہے عار دل
نفس اگر آذر فشان نہین -
آذری - آذاری - آذر کی طرف نسبت ہے - مومن ؎ نالے سے
میرے گرم و خشک نہ ہو وہ ماہ کا مزاج - گرمی سے میری سرد و تر طبع
برج آذری - ولہ ؎ خندہ برق تیغ مین گرمی مہر تیر ماہ - گریہ خم
تیر مین جوش سحاب آذری -
فائدہ - رسالہ قواعد فارسی مین ہے کہ ابر آذری غلط ہے اور ابر آذاری صحیح ہے
اسواسطے کہ آذار بہار کے مہینے کا نام ہے اور آذر خزان کے مہینے کا -
مولف کے نزدیک ابر آذری - ماہ بہار کے معنی مین بھی آیا ہے توضیح مقام
یہ ہے کہ آذار ایک رومی مہینے کا نام ہے کہ چیت اور مارچ کے مہینے سے
مطابقت رکھتا ہے اور اُن ایام مین سورج برج حوت مین ہوتا ہے -
اس صورت مین آذار اول ماہ بہار ہے اور آذر سال شمسی کے نوین مہینے کا نام
ہے جو پوس اور جنوری سے مطابق ہوتا ہے - اور اس زمانے مین آفتاب
برج قوس مین ہوتا ہے پس یہ مہینا خزان کے مہینون مین سے ہے جیسا کہ
ارباب لغت نے تصریح کی ہے - پس جب ثابت ہو چکا کہ آذار ماہ بہار کا نام
ہے اور آذر ماہ خزان کا تو اطلاق ابر آذاری کا ابر بہار پر اور اطلاق ابر آذری
کا اُس ابر پر جو خزان مین برسے صحیح ہوگا اور رفع اختلاف اسطرح ہو سکتا ہے
کہ آذر مخفف آذار کا بھی آیا ہے جو نام ماہ بہار کا ہے جیسا کہ مولف غیاث نے لکھا ہے
کہ آذر بفتح ذال معجمہ مخفف آذار ماہ رومی پس جہان ابر آذری بمعنی ابر
بہار شعرا کے کلام مین ہو وہان آذر کو مخفف آذار جاننا چاہیے نہ نام
ماہ خزان کا -

فصل الف ممدودہ مع رائے مہملہ

آر - س - مونث - لوہے کی ایک نوکدار چیز جو پینے مین لگاتے ہین -
چبھونا اور لگانا کے ساتھ مستعمل ہے - فقرہ - کسان ہل جوتنے مین مٹھے
بیل کی کبھی دُم مروڑتا ہے کبھی آر چبھوتا ہے - فقرہ - چلتے بیل کے کیون آر
لگائے جاتا ہے - مجازاً مٹھے اور سست آدمی کو چھیڑ چھیڑ کر ابھارنے کی
جگہ بھی آر لگانا کہتے ہین -
آرا - ہ - (اسکی اصل لفظ ارہ معلوم ہوتی ہے جو فارسی ہے اور بعض کا خیال ہے
کہ آر سے بنا ہے کیونکہ آر نوکدار چیز ہے اور اسمین بھی دندانے ہوتے ہین)
مذکر - ارہ - ف - منشار - ع - نمبر (۱) لوہے کا ایک آلہ خمدار - تلوار
سے مشابہ جسمین نیم کی پتی کیطرح دندانے ہوتے ہین اور دونون سرون پر
لکڑی کا دستہ جسکو دو آدمی دونون طرف پکڑ کر موٹی لکڑیان چیرتے ہین
ناسخ ؎ دلائی یاد مجھے تو نے قامت دلدار - کرین ترے لبے ای
سرو تیز آرے دانت -
نمبر (۲) ف - آراستن سے امر - اسم سے ملکر فاعل کے معنی دیتا ہے

مثلاً خود آرا - حسن آرا - **ناسخ** ؎ باغبان اپنی گل و میوہ سے رکھ خاطر جمع - مین تو مشتاق چمن مین ہون چمن آرا کا -

آراکش - ہ - جو آرے سے لکڑی چیرنے کا پیشہ کرے - صحیح ارہ کش ہے مگر زبانون پر یونہین ہے -

آراکشی کرنا - آرا چلانا - آرا کھینچنے کا پیشہ کرنا - فقرہ - وہ پہلے پتھر کاٹتا تھا اب آراکشی کرتا ہے -

آرا یا آرے چلانا - آرے سے چیرنا - مجازاً سختی و بیداد کرنا - **ناصر** ؎ کیا شانہ دشمن نے اُس زلف مین - مرے سر پر آرے چلایا گیا -

آرا یا آرے چلنا - لازم - **بحر** ؎ قد جانان دیکھکر کٹ گئے اہل چمن بال قمری سے چلے آرے سر شمشاد پر - **آتش** ؎ نقاب اُلٹے جو تو رخسارِ آتش رنگ سے اپنے - پر پروانہ سے آرے چلین شمعونکی گردن پر - **داغ** ؎ پاس غیرون کو بٹھا کر یہ دکھایا تمنے - سر پہ دیکھے نہ تھے چلتے ہوے آرے ہمنے - **قلق** ؎ اُدھر اُس نامراد کے دل پر - غمکے آرے چلا کئے ناحق اور آرے روان ہونا بھی کہا ہے - **وزیر** ؎ دیکھکر تجھکو حسین کٹتے ہین ہوے ہین بناؤ - کنگھیان کرتے نہین سر پہ روان آرے ہین -

آرا یا آرے کھینچنا - دیکھو آرا یا آرے چلانا - **بحر** ؎ محو آرائش سر محفل ہے وہ جانانہ آج - دیکھئے کس کس پر آرے کھینچتا ہے شانہ آج -

فائدہ: آرے چلانا - آرے چلنا اور آرے کھینچنا بیشتر بصورت جمع مجازی معنون مین - سر - گردن - جان اور دل کے ساتھ مستعمل ہے - واحد کے ساتھ شاذ و نادر ہے جیسے میر نے کہا ہے - ؎ پاون مین مارا ہے تیشہ مین نے راہ عشق مین - ہو سو ہو اب گو کہ آرا بھی مرے سر پر چلے -

اوہ بحر کے اس شعر مین بھی واحد مستعمل ہوا ہے اگر کتابت کی غلطی نہو - ؎ جھکاؤ نگا نہ سر اس چرخ ناہنجار کے آگے - اگر کھنچیگی آرا میرے سر پر کہکشان برسون -

آرے سرع پر چلگئے تو بھی نہ دار ہی مدار - آفت اور مصیبت مین بھی اپنے اعتقاد اپنی بات پر مستقل رہنے کی جگہ یہ مثل بولتے ہین -

آرے سے چیرنا - مشہور ہے کہ بعض جابر بادشاہون کے عہد مین مجرم آرے سے چیرے بھی جاتے تھے -

آراستہ - ف - سنوارا ہوا - سجا سجایا - تیار - لیس - **منتظر** ؎ ہر سطر مین حُسن سورۂ نور - آراستہ مثل گیسوے حور - **ناسخ** ؎ کل تلک آراستہ دیکھی ہے جس جا بزم رقص - آج وان کوئی بگولون کے سوا رقصان نہین - **آتش** ؎ قاتل کے اشتیاق مین خود کاٹیے گلا - آراستہ ہے گور ہماری کفن درست -

آراستہ پیراستہ یا آراستہ و پیراستہ - استعمال مین دونون ایک دوسرے کے مرادف معنی فرض ہین - مگر نظر دقیق حکم کرتی ہے کہ آرائش کی چیزین بڑہانے سے جو تزئین ہو اسکو آراستگی کہتے ہین - جیسے زیور اور لباس مستی اور سرمے وغیرہ سے معشوق کی سجاوٹ - اور ناخوش آیندہ چیزین دور کرنے سے جو زینت ہو اُسکو پیراستگی کہتے ہین جیسے خط بنوانا اور بڑہے ہوے ناخن ترشوانا یا درخت سے کاواک شاخون کا چھٹوانا -

آراستہ کرنا - بنانا - سنوارنا - سجنا سجانا - **آتش** ؎ اب زمین پر

ع؎ شیخ بدیع الدین مدار ایک ولی گزرے ہین اُس گروہ کے فقیر مدار مدار پکارتے ہین -

پاون بھی رکھکر نہین چلتا ہی یار - کرچکا آراستہ اسکو تھرائنہ - نسیم ؎
آرزو ہی گو ہر مضمون کی لڑیان گوندھکر - کیجیے آراستہ بازار معنی مین دکان -
آراستہ ہونا - لازم - بحر ؎ ہمکو تو غش آگیا پوچھو نہ حال - جسکہ گھڑی
آراستہ جانان ہوا - قلق ؎ ہو کے آراستہ بزنگ چمن - جلوہ آرا ہوا وہ
غنچہ دہن -

آرام - ف (اسکا مادّہ رَم معلوم ہوتا ہی سنسکرت مین جسکے معنی دم لینا ہین)
مذکر - نمبر (۱) قرار - سکون - چین - راحت - ناسخ ؎ روح کو آرام
ہم بھر باغ رضوان مین نہین - خاک اپنی بعد مردن کوے جانان مین نہین -
اسیر ؎ جو دل ہو معتدل اعضا کو فیض عام ملتا ہی - اگر سلطان ہو عادل
تو خلق کو آرام ملتا ہی -

نمبر (۲) افاقہ - صحت - شفا - رند ؎ جانبر ہوا نہ جسکو لگا روگ عشق کا -
ہمکو مرض یہی ہی تو آرام ہوچکا -

نمبر (۳) استراحت - خواب راحت - نیند - بحر ؎ بچھا ہی پلنگ آج
لب بام کیسا - تڑپا سے گا شب بھر مجھے آرام کیسا - کیف ؎ اٹھتے ہین
قبرون سے مردے صور پھنکتا ہی پڑا - اب نہین اٹھے بخت خوابیدہ محل آرام کا

آرام آنا - چین آنا - تڑپ جاتی رہنا - آتش ؎ پیوند خاک ہونگا اللہ رے
اشتیاق - آیا نہ گور تک مجھے آرام دوش پر - ناسخ ؎ تڑپکر ایکدم آرام آجاتا
ہی کیا اسکو - مجھے کرنا ہی بسمل سرد ہونا مرغ بسمل کا -

آرام اُڑجانا - چین جاتا رہنا - مومن ؏ اُڑگیا اور بھی مرا آرام -
رشک ؎ آرام اڑگیا شب تا لحد بھی - شور نشور نالۂ مرغ سحر ہوا -

آرام پانا - چین اور راحت پانا - ذوق ؎ لحد مین بھی ترے

مضطر نے آرام - خدا جانے کہ پایا یا نہ پایا - ناسخ ؎ آرام خوش قدون
سے کوئی پاے ہی محال - جز سرو بیٹھتے ہین سب اشجار کے تلے -

آرام پائی - مونث - ایک قسم کا خوبصورت ملائم گھیتلا جوتا جسکی ایڑی بلند
اور پنجہ چوڑا ہوتا ہی لکھنؤ والون کا ایجاد ہی - اس جوتے سے پاؤن کو زیادہ
آرام ملتا ہی - اسلیے آرام پائی نام ہوا -

آرام پسند - ضد جفاکش - سست - کاہل - کیف ؎ دل مرا
ضبط فغان تک بھی نہین کرسکتا - کوئی اتنا بھی نہو عشق مین آرام پسند - فقرہ
تمسے کوئی محنت نہوگی تم بڑے آرام پسند ہو -

آرام پسند ہوجانا - سست کاہل و آسایش طلب ہوجانا - اسیر
؎ اے جنون بادیہ گردی کی کہان اب طاقت - ہوگئے خانۂ زنجیر مین آرام پسند
فقرہ - تم اب ہلکے پانی ہی نہین پیتے بہت آرام پسند ہوگئے ہو -

آرام پہنچانا - چین دینا - راحت پہنچانا - فقرہ - انکی کیا بات ہی ہمیشہ
آپ تکلیف اُٹھائی اورون کو آرام پہنچایا -

آرام پہنچنا - لازم - فقرہ - اپنی تکلیف سے کسیکو آرام پہنچے تو وہ تکلیف
بھی آرام ہی -

آرام تلخ ہونا - عیش مین خلل پڑنا - رند ؎ شب کو سو دین دن
کو کھا دین کچھ جو ہو دل کو قرار - ہوگئے ہیں ہجر مین خواب و خور آرام تلخ -

آرام جان - نمبر (۱) (بلا اضافت آرام و باعلان نون) چھوٹا سا
پاندان جسکا ڈھکنا قبہ دار خاصدان کی قطع کا ہوتا ہی اور اندر تھالی بھی ہوتی ہی
اُسکو خاصدان بھی کہتے ہین لکھنؤ کا ایجاد ہی -

نمبر (۲) (بغیر اعلان نون و باضافت آرام) معشوق - اولاد - بحر ؎

جو زندگی ہی تو جیتا رہونگا فرقت مین - سدھاریے مرے آرام جان بہت اچھا
نادر ؎ اب آ یا یاد ای آرام جان اس نامرادی مین - کفن دینا تجھے بھولے تھے
ہم اسباب شادی مین -

آرام جانا - چین جاتا رہنا **میر ؎** کس کس اپنی کل کو رو دے ہجران مین
بیکل اسکا - خواب گئی ہی تاب گئی ہی چین گیا آرام گیا -

آرام چھوڑ دینا - راحت سے ہاتھ اٹھانا - چین ترک کر دینا - فقرہ - ہمنے تمہارے
واسطے دنیا بھر کا آرام چھوڑ دیا -

آرام دان - دیکھو آرام جان - نمبر ۱ -

آرامِ دل (باضافت آرام) دیکھو آرام جان - نمبر ۲ - **مومن ؎** -
نہین ڈر جذبۂ طاقت گسل کا - دل آسودہ ہی آس آرام دل کا -

آرام دینا - نمبر (۱) آسایش و راحت پہنچانا - **گلزار نسیم ؎** رہرو کو دیا
بہ لطف و اکرام - آتے آرام جاتے پیغام - **سوز ؎** کیون ساکنان دنیا
آرام دو گے اک شب - بچھڑا ہون دوستون سے گم کردہ کاروان ہون
نمبر (۲) قرار لینے دینا - ٹھہرنے دینا - **مومن ؎** سدا آوارگی صحرا
نوردی - نہ دے آرام شوق دشت گردی - **داغ ؎** نہ دیا خواہش آرام نے
آرام کہین - مجکو کھینچے مری راحت طلبی پھرتی ہی -
نمبر (۳) شفا دینا - فقرہ - دوا علاج کیے جاتے ہین آرام دینا خدا کے
اختیار ہی -

آرام رسان - چین دینے والا - آسایش پہنچانیوالا - **مسرور ؎**
راحت دہ عاشقان مہجور - آرام رسان جان رنجور - زبانون پر راحت
رسان ہی -

آرامِ روح - (باضافت آرام) دیکھو آرام جان - نمبر ۲ - **رشک ؎** -
حال کیا جانے کسیکا کوئی ای آرام روح - جسم کیسا دل بھی ہی ناواقف آرام روح
وزیر ؎ زندہ در گور اب تو ہی بے تیرے او آرام روح - بنگیا ہی قالب
خشت لحد اندام روح -

آرام سے پاؤن پھیلانا - آزادی سے گزرانا - چین سے بسر کرنا -
ظفر ؎ پاؤن آرام سے پھیلاے اُسی نے اپنے - ہاتھ دنیا سے ظفر
جسنے یہان کھینچ لیا -

آرام سے سونا نمبر (۱) اپنے سکھ نیند سونا - بے کھٹکے پاون پھیلا کے سونا -
ناسخ ؎ اب تو سو آرام سے ہی خیریت - دیکھلے او دیدۂ بیدار خط -
ظفر ؎ ای دل زار تو سویا کیا آرام سے رات - مجھے پل بھر بھی دل زار
نے سونے نہ دیا -
نمبر (۲) موت کی نیند سونا - **بحر ؎** سو رہا آرام سے کچھ کھا کے مین - زہر
میرے درد کا درمان ہوا - **غافل ؎** عزیز سوتے ہین آرام سے بای
غافل - ملا نہ چین ہمین کو فقط زمین کے تلے -

آرام سے کٹنا - راحت اور چین سے بسر ہونا - **سودا ؎** اتنا مین
کیا عرض کہ فرمایئے حضرت - آرام سے کٹنے کی طرح کوئی بھی یان ہی -
سنکر یہ لگے کہنے کہ ناموش ہی رہجا - اس امر مین قاصر تو فرشتون کی زبان ہی -

آرام سے گزرنا - چین سے بسر ہونا - **مشہور شعر ؎** اب تو آرام سے
گزرتی ہی - عاقبت کی خبر خدا جانے -

آرام طلب - دیکھو آرام پسند - **کیف ؎** اوصاف سراپا مین وہ آرام
طلب تھے - تعریف دہن چھوڑ دی وقت کے سبب سے - **ظفر ؎** بے لکھے

خط جو کیا نامۂ و پیغام طلب - کاہلی لکھنے کی تہی آپ ہین آرام طلب -

آرام کرسی - وہ کرسی جسپر آدمی تکیہ لگا کے پاؤن پہیلا کر بیٹھتا ہی بعض لوگ اسکو آرام چوکی بہی بولتے ہین -

آرام کرنا - نمبر (۱) آسایش کرنا - چین کرنا - **ناسخ** ؎ کیجیے سایۂ طوبے مین بخوبی آرام - یار کے سایۂ دیوار سے کچھ کام نہین - **گلزار نسیم** ؎ آرام کرو کرم کرو آؤ - ہم رام ہوے نہ رم کرو آو -

نمبر (۲) سونا - استراحت کرنا - **رند** ؎ نہایت نیندین ہین قصد ہی آرام کرنیکا - بڑہاتے ہین چہڑون کو بجلیان بادے اُترتے ہین - **بحر** ؎ پہیلا کے پاؤن چین سے آرام کیجیے - رفع ملال آپکا ای یار ہو چکا - جسکے فغان سے نیند نہ آتی تہی آپ کو - وہ شخص دفن بہی پس دیوار ہو چکا -

آرام کہونا - چین اور قرار مٹا دینا - **وزیر** ؎ پہر غم فرقت ہوا ہی باعث آلام روح - بیقراری دلکی پہر کہونے لگی آرام روح - **میر حسن** ؎ رو رو کے کیا ابتر سب کام مرے دل کا - کہویا مری آنکہون نے آرام مرے دل کا -

آرام کہینچنا - آسایش پانا - **سودا** ؎ کہینچا نہ مین چمن مین آرام یک نفس کا - صیاد تیری گردن ہی خون اس ہوس کا - یہ پچہلا محاورہ بہی اب متروک ہی -

آرام کیجیے - جب کسیکو رخصت کرنا منظور ہوتا ہی تو کہتے ہین کہ اب آپ آرام کیجیے یعنی تشریف لیجائیے - **آتش** ؎ شب کو جاتا ہون تو مُنہ پہیر کے وہ کہتے ہین - نیند آئی ہی ہمین آپ بہی آرام کرین - **اسیر** ؎ کہولکر زلف کو کہتے ہین وہ مجہسے شب وصل - رات آئی ہی بہت آپ اب آرام کرین - فقرہ - مجہے دیوان جی سے کچھ باتین کرنا ہی اب آپ آرام کیجیے -

آرام گاہ - مونث نمبر (۱) رہنے کا مکان - سونے کا مقام - **قلق** ؎ سوچی تدبیر راہ مین اُسکی - گئی آرام گاہ مین اُسکی - اور آرام گہ اُسکا مخفف نظم مین مستعمل ہی - **گلزار نسیم** ؎ بیتاب آرام گہ تک آئی - ہمخواب کی آنکھ بند پائی -

نمبر (۲) مجازاً - مدفن - **ناصر** ؎ کروٹ نہین بدلتے ہین آسودگان خاک - پہیلائے پاؤن سوتے ہین آرام گاہ مین -

فائدہ - یہ لفظ جنت اور فردوس وغیرہ کے ساتھ ملکر بادشاہون اور رئیسونکا مرنیکے بعد لقب ہوتا ہی جیسے جنت آرام گاہ - فردوس آرام گاہ - عرش آرام گاہ -

آرام لیجانا - بیچین و بیقرار کر دینا - **اسیر** ؎ گل چہرہ بتان نازک اندام - لیجاتے ہین دل سے کیسا آرام -

آرام لینا - نمبر (۱) دم لینا - سستانا - فقرہ - دور سے چلے آتے ہو ذرا آرام لے لو تو جانا - **مومن** ؎ سحر تک شام سے تجھ بن یہی حالت رکہی دل نے - نہ مجکو چین دیتا تہا نہ آپ آرام لیتا تہا -

نمبر (۲) قرار و آسایش چہین لینا - راحت مٹا دینا - **انشا** ؎ تمنے تو نہین خیر یہ فرمائیے بارے - پہر کن نے لیا راحت و آرام ہمارا -

آرام ملنا - چین ملنا - **وزیر** ؎ قسمت مین ہی جلنا نہ وہان بہی ملے آرام - پیدا ہو ترے سایۂ دیوار مین گرمی - **رند** ؎ پس از مردن لحد مین جا کے سوے پاؤن پہیلا کر - ملا آرام فرش خاک پر ہمکو جہپر کٹ کا -

آرام مین رہنا - سوتے رہنا - فقرہ - اسوقت پر کیا ہی آپ ہر وقت آرام مین رہتے ہین -

آرام مین ہونا - سونا - استراحت کرنا - فقرہ - حضور آرام مین ہین اسوقت ملاقات نہین ہوسکتی -

آرام نہ دیکھنا - چین نہ پانا - راحت نہ ملنا - **کیفؔ** نالۂ دل بے اثر تھے اشک
بے تاثیر تھے - عشق مین آرام مین کسکی بدولت دیکھتا - **رشکؔ** ای رشک شب
وصل نہ دیکھینگے ہم آرام - ہین آفت جان نرگس جادو کے اشارے -

آرام نہ لینا - چین نہ لینا - بیقرار رہنا - **مومنؔ** سحر سے شام تک تجھ بن
یہی حالت رکھی دل نے - نہ مجکو چین دیتا تھا نہ آپ آرام لیتا تھا - **میرؔ**
پہلوے عاشق نہ بستر سے لگے تو ہی بجا - دل سی آفت ہو بغل مین جسکی کیا آرام لے

آرام ہونا - نمبر (۱) آسایش ہونا - چین آجانا - **مومنؔ** نہ ہوگئی ہجر انین
تڑپنے کی شب وصل - گو چین ہو دلکو مجھے آرام نہوگا

نمبر (۲) افاقہ ہونا - شفا حاصل ہونا - **قلقؔ** اب خدا چاہے تو ہو جلد آرام
دورا بھی ہو یہ بےخودی بھی تمام - **کیفؔ** مئی نوشیدۂ جانان ہی مداوا دل کا
نوشدارو یہ کوی دے تو ہو آرام ابھی -

آرایش - نمبر (۱) ف - (آراستن سے حاصل مصدر) بناؤ - سنگار - سجاوٹ -
کیفؔ آرایشون سے یارکو فرصت کہان ملی - کہا جو آئنہ کبھی شانہ اٹھا لیا
بحرؔ مزار و نہین نہین ہی خانۂ دنیا کی آرایش - مرے پر فیصلہ ہی جیتے جی
سارا بکھیڑا ہی - **قلقؔ** بیلچے کھرپیان مرصع کار - شغل آرایش چمن ہر بار -
نمبر (۲) ھ - کاغذین باغ - دیکھو - کاغذ اور ابرک سے ٹٹیان درخت اور پھول
پھل بناتے ہین ہندوؤن مین برات کے ساتھ اور مسلمانون مین ساچق کے ساتھ دلہن
کے گھر لیجاتے ہین اور ہندوؤن کے یہان اسکو سمگی کہتے ہین - چونکہ اس سے
برات اور ساچق کی زیبایش ہوتی ہی لہذا اسکو آرایش کہنے لگے - **ذوقؔ** -
(تہنیت شادی مین) آرایش ایسی دردہ گلہاے رنگ رنگ - ادنے سا
جنمین غنچہ نیلوفر آسمان - **رشکؔ** جب تو نہو تو یون گل گلشن ہین مستعار -
آرایشون مین جیسے لگا مین کتر کے پھول -

آرایش بنانا - کاغذ اور ابرک کی رنگین ٹٹیان وغیرہ بنانا -

آرایش بننا - لازم -

آرایش پسند - بناؤ - سنگار کا شوقین - **آتشؔ** دیکھکر آئینہ کہتا ہی
وہ آرایش پسند - طرے کے قابل ہی سر گردن ہی لایق ہار کے -

آرایش دینا - سنوارنا - سجنا - سجانا **ظفرؔ** دیتا تھا وہ زلفکو شب آرایش
کیا کیا آنکھون سے - لیتا پنجۂ مژگان سے مین اپنے کار شانہ تھا -

آرایش کرنا - دیکھو آرایش دینا - **بحرؔ** بنا مردہ آرائیں تن کرتے ہین انسان
اس خاک کے انبار سے ہاتھ آئیگا کیا خاک - **ؔ** ہمیشہ کرتا ہون داغون سے
دل کی آرایش - مرا تو بیسا ظفر اس مکان نے کھایا -

آرایش کے پھول - کاغذ ابرک وغیرہ کے پھول - **سوداؔ** -
بنائے پھول آرایش کے ایسے - کہ گویا کام ہی یہ زرگری کا -

آرایش کے تخت - کاغذ اور ابرک کے وہ چھوٹے چھوٹے تخت جن پر آرایش کے
پھل پھول سجے ہوتے ہین - **سوداؔ** آرایش کے تختون اوپر بپا ہو نہین ہو شمع و
چراغ - اسکے بدلے یان ہر ایک کی چھاتی پر لاکھون داغ -

آرایش لوٹنا - جب برات دلہن کے گھر پہنچتی ہی تو براتی یا اور تماشائی آرایش
کو لوٹ لیتے ہین - **سوداؔ** آرایش شادی کے بدل گھر کو یہ لوٹا - چھوڑا کسی
سمدھن کے نہ پہر رخت بدن کا - اور لٹانا لٹنا کے ساتھ بھی مستعمل ہی -

آرایش لٹنا - لازم -

آرایش ہونا - بناؤ سنگار ہونا - زیبایش ہونا - **بحرؔ** کبھی زلفونکی آرایش
کبھی جوڑے کی بندش ہی - یہ کیا غصہ ہی بالون پر ادہر کھولے ادہر باندھے - **ظفرؔ**

ہوگئی کچھ صفحۂ گردون پہ آرائش ہی ہے۔ جدولین جو میری آہ آتشین کی کہچ گئین

آرپار - ھ (پار اور اسکی اصل ہی جسکے معنی سنسکرت مین اِسطرف اُسطرف ہین)
جو سوراخ ایک طرف سے دوسری طرف برابر نکلجاے۔ فصحا وار پار بولتے ہین۔

آرتی ع کے وقت سو گئے مال بھوگ کے وقت جاگ اُٹھے
اُس شخص کی نسبت یہ مثل کہتے ہین جو اپنے مطلب کے وقت موجود ہو جاے
اور کام کے وقت کنائی کاٹ جاے۔ فصحا اسجگہ کام چور نوالے حاضر کہتے ہین۔

آرٹکل - انگریزی - جو مضمون کسی خاص معاملے پر لکھا جاے۔

آرڈر - انگریزی - حکم۔

آرڈِنری - انگریزی - رسمی معمولی - جیسے آرڈنری تار۔

آرزُو - ف - (آر اور زُو سے مشتق معلوم ہوتا ہی - زُو مخفف ہی زُود کا - چونکہ
خواہش اور تمنا کا جلد بر آنا مقصود ہوتا ہی اسلیے اسکو آرزو کہتے ہین) مونث - نمبر (۱)
حسرت تمنا - **آتش** ؎ خوشا وہ دل کہ ہو جس دل مین آرزو تیری - خوشا دماغ جسے
تازہ رکہے بو تیری - **نسیم** ؎ یہ کیون ہی نا امیدی درگاہ کبریا سے - جیسی کہ آرزو ہی
ویساہی پائیے گا۔

نمبر (۲) منت - سماجت - التجا - **قلق** ؎ آرزو سے ابھی کرین شادی -
فخر سمجھین وہ خانہ دامادی۔

آرزُو بر آنا - حسرت نکلنا - مراد پوری ہونا - **اسیر** ؎ بر آئین آرزوئین سب پر
اب ہی آرزو اتنی - خداوندا نہو تا زیست کوئی آرزو ہمکو - **مومن** ؎ اُڑگیا رنگ امید
چارہ جو - نا امیدی کی بر آئی آرزو۔

آرزُو بر لانا - ارمان نکالنا - مراد پوری کرنا - **بحر** ؎ مشتاق دید سیکڑون آئے چلے گئے

ع ہمن مین ایک پیتل کا کئی بتیون کا چراغ ہوتا ہی جو ہندو لوگ بتون کے سون کے گرد پھراتے ہین -
اب وہ بھجن بھی جو اُسوقت گاے جاتے ہین آرتی کہلانے لگے ہین -

برلاے تم نہ ایک بھی مائل کی آرزو۔

آرزو بڑہانا - خواہش اور تمنا کو ترقی دینا - **رشک** ؎ کیا بتاؤن نفع و نقصان
ہواے برشکال - آرزوے مے بڑہاتی ہی گھٹا برسات کی۔

آرزو پُوری کرنا - دیکھو آرزو برلانا - فقرہ - یہ آرزو تو خدا ہی پوری کرے -

آرزو پوری ہونا - لازم - **مسرور** ؎ سُنگھا کر مجھے کاکل مشکبو -
کہا اب تو پوری ہوئی آرزو۔

آرزو ٹپکنا - حسرت کا چھپ سکنا - فقرہ - کیون سہلاتے ہو تمہاری تو ہر بات سے
یہی آرزو ٹپکتی ہی - **داغ** ؎ ہر سخن مین گرچہ سو پہلو بچاتا ہون مگر - آرزوئین
ٹپکی پڑتی ہین مری تقریر سے۔

آرزو چھپانا - حسرت اور شوق ظاہر نہونے دینا - **اسیر** ؎ چھپائی دلمین اُس
پردہ نشین کی آرزو برسون یہ وہ غنچہ ہی سربستہ نہ پہوٹی جسکی بو برسون -

آرزو خاک مین ملا دینا - مایوس کرنا **صبا** ؎ اے فلک پتھر پڑین تجھپر
غضب تو نے کیا - خاک مین کیسی ملا دی کوہکن کی آرزو -

آرزو خاک مین ملجانا - لازم - **مومن** ؎ ہی یقین یہ کہ خاک ہی مین ملے
آرزوے وصال سیمین بر۔

آرزو دِل کی دِل ہی مین رہگئی - جملہ - حسرت نہ پوری ہوی - مدعا نہ
حاصل ہوا - یہ جملہ امید بر نہ آنے کی حسرت اور افسوس کی جگہ بولا جاتا ہی - اور کلمہ حصر
یعنی ہی کو حذف کرکے بھی کہتے ہین - **بحر** ؎ دم نہ نکلا کسیکے زانو پر - رہگئی دلکی
آرزو دل مین -

آرزو رکھنا - آرزو مند ہونا - **سالک** ؎ گر فضول لذت الفت کی رکھے آرزو
پھول تربت پر مری آکر چڑہاے عندلیب - **صبا** ؎ سفر کے جاینگی کیونکر تمہین

اجازت دین - کہو یہ اُس سے جو رکتا ہو آرزو سے فراق -

آرزو رہجانا - حسرت نہ نکلنا - وزیر ؎ ساقی سے ایک جام کی بس آرزو ہی آ شیشے بنے بھی سنگ سے ٹوٹے بھی سنگ سے - آتش ؎ آرزو رہگئی اُس کوچے مین پامال کی - دہوم ہی دہوم فقط چرخ جفاکار کی تہی - غالب ؎ مرتے مرتے دیکہنے کی آرزو رہجائیگی - وائے ناکامی کہ اُس کافر کا خنجر تیز ہی -

آرزو ساتھ لیجانا - مرتے دم تک حسرت نہ نکلنا - آرزو لیجانا بہی انہین معنی مین ہی - اسیر ؎ اور کیا دنیا سے ہم بیگانہ خو لیجائینگے - ایک ترک آرزو کی آرزو لیجائینگے -

آرزو عیب نہین - مثل - حاصل یہ ہی کہ اپنی حیثیت سے بڑہ چلنا تو عیب ہی مگر اُس چیز کی آرزو کرنا جو اپنے مرتبے سے زیادہ ہو عیب نہین - مثلاً گدا بادشاہ کی لڑکی کے ساتھ نسبت کا پیام دے تو یہ اپنی حد سے باہر قدم رکہنا اور معیوب ہی مگر شاہزادی کے ساتھ شادی کی آرزو کرنا کچہ عیب نہین ہی -

آرزو کا خون ہونا - یاس ہونا - مصحفی ؎ دل غم ہجر سے لہو ہوگا مفت مین خون آرزو ہوگا -

فائدہ - شعرا کے کلام مین ایسا بہت ہی کہ کسی چیز کو شخص قرار دے کر شخصی لوازم و خواص اُسکے لیے ثابت کیا کرتے ہین اسی قبیل سے ہی - آرزو کا قتل ہونا کشتہ ہونا - مرنا - تڑپنا - سسکنا - اسواسطے آرزو کا خون ہونا جو بول چال مین بہی ہی اسکو لکہکر ذیل مین اور بعض استعمالات کی بہی مثالین دیتے ہین - صبا ؎ ہمیشہ آرزو مین دل کی کشتہ ہوتی ہین - ہزارون خون کے دعوے مین آسمان پہ ہین - ناسخ ؎ روز مرگ آرزو ہی تابکے غم کیجیے - تابکجا دست دعا کو وقف ماتم کیجیے -

آرزو کرنا - نمبر (۱) تمنا اور خواہش کرنا - نسیم ؎ آرزو جنت کی ہین کرتا نہین اسواسطے - نام سنکر حور کا وہ بدگمان ہوجائے گا -

نمبر (۲) منت اور التجا کرنا - آتش ؎ دیدار عام کیجیے پردہ اُٹھائیے - تا چند بندہائے خدا آرزو کرین - اسجگہ التجا اور خوشامد ہی زیادہ بولتے ہین

آرزو گور مین لیجانا - دیکہو آرزو ساتھ لیجانا - فقرہ - ایسا جانتا کہ آرزو گور مین لیجاؤنگا تو آرزو نکرتا - (عود ہندی)

آرزو مٹجانا - یاس ہوجانا - ناصر ؎ دل اُڑا لیگئے جو بیر ستم - آرزو مٹگئی ہماری آج -

آرزو مند - تمنا کرنیوالا حسرتی - آتش ؎ آرزو مند شہادت مرگئے حسرت سے یار - بیگنہ جب تیغ سے تیری ہمارا خون ہوا -

آرزو نکالنا - ارمان پورا کرنا - مومن ؎ ڈہب پر اپنے اُسے لگا لونگا - حسرت و آرزو نکالونگا -

آرزو نکلنا - لازم - بحر ؎ اگر ناراض کرکے دل دیا اُسکو تو کیا حاصل - نہ اُسکی آرزو نکلے نہ اپنا مدعا نکلے - اسیر ؎ ہزارون آرزوئین سکڑون نکلین تمنائین - یہ کسکی جنبش مژگان نے دی دستک در دل پر -

آرزوے خام - مؤنث - خیال خام - آتش ؎ ہی تحصیل محبت کا ہی عالم تا حال پختہ کرتے ہین ہنوز آرزوے خام کو ہم -

آرسی - ہ (سنسکرت مین آدرش آئینے کو کہتے ہین جسکا مادہ درش ہی دیکہنا ہندی مین ش کو اکثر س سے بدل دیتے ہین اسلیے آدرس ہوا اور ی تصغیر کی بڑہائی اور حرف د کثرت استعمال سے گرگیا) مؤنث - نمبر (۱) سونے یا چاندی کی ایک انگوٹھی سی ہوتی ہی جسمین نگینے کی جگہ گول بڑا شیشہ جڑا ہوتا ہی - یہ زیور سادہ بہی ہوتا ہی اور جڑاؤ بہی - عورتین اسکو بائین ہاتھ کے انگوٹھے مین پہنتی اور

اور ضرورت کے وقت اُسمین مُنہ دیکھتی ہین - بحر ؎ ہزارون کے دل اُسکے
ہاتہون پسے - جو پہنی کبہی آرسی سل ہوئی - میر حسن ؎ انگوٹھے کی لے
سامنے آرسی - وہ صورت کو دیکھ اپنی گلزار سی - ادہر عہ اور اُدہر رکہکے کاندہے
پہ ہاتھ - چلی ناچنے اپنی سنگت کے ساتھ -

نمبر (۲) چہوٹا آئینہ - سوز ؎ یقین تو جانیو عاشق کا چہرہ زرد ہوتا ہی - صبا تو سوز
سے کہیو کہ پیارے آرسی دیکھے - اب آئینے کے معنی مین آرسی نہین کہتے ہین
البتہ ایک آرسی مصحف مین آئینے کے معنی پر اب بہی مستعمل ہی -

آرسی تو دیکھو - (عو) اپنی حالت تو دیکھو - اپنی صورت تو دیکھو - جب کوئی حسن
پر ناز یا اپنی لیاقت سے بڑہکر کسی بات کا دعوے کرتا ہی تو اُسوقت یہ جملہ کہا جاتا ہی
اور مطلب یہ ہوتا ہی کہ لیاقت تو پیدا کرو یہ صورت اور یہ دعوی بہت بے تکلفی سے
نراقنا ہی کہتے ہین میر ؎ بدر سا روتا جو مین نکلا تو بولا طنز سے - آرسی جا دیکھ
گہر سے ہی مُنہ پر نور کیا - اور آرسی مین مُنہ تو دیکھو - آرسی مین صورت تو دیکھو بہی کہتے ہین

آرسی مُصحَف - ہندوستان مین بعض جگہ مسلمانون کے یہان یہ رسم ہی
کہ نکاح کے بعد دُلہن کے گہر مین دولہا کو بُلاتے ہین اور عورتین دولہا دُلہن کو آمنے
سامنے سر سے سر ملاکے بٹہلاکر دوشالہ یا سُرخ دوپٹا دُلہن کے سر پر ڈالکر آئینہ اور
قرآن شریف سورۂ اخلاص کے مقام پر کہولکر بیچ مین رکہدیتے ہین - آئینہ اس
غرض سے رکہا جاتا ہی کہ دولہا دُلہن ایک دوسرے کا مُنہ آئینے مین دیکہین
حجاب اُٹھجاے - اور سورۂ اخلاص سے یہ مطلب ہوتا ہی کہ دُلہن کی صورت دیکہکر
دولہا کی نظر سورۂ اخلاص پر پڑے تاکہ آپسمین محبت اور اخلاص رہے عورتین
دولہا سے اصرار کرتی ہین کہ کہو " بی بی مین تمہارا غلام آنکہین کہولو " دولہا

کہولنے مین تامل و اغماض کرتا ہی اُدہر سے اصرار ہوتا ہی آخر دہیگا دہینگی کہواہی لیتی ہین
دُلہن جب اُس پر بہی شرم سے آنکہین نہین کہولتی ہی تو چار طرف سے عورتین منت سماجت
کرتی اور سمجہاتی ہین کہ بی بی آنکہین کہولکر آئینہ دیکہ لو جب دُلہن ذرا ذرا آنکہین کہولدیتی
ہی تو دولہا کہ اُٹھتا ہی کہ آنکہین کہولدین اور اپنے ہاتھ کی انگوٹھی دُلہن کے
ہاتھ مین پہنا دیتا ہی - مرزا والاجاہ عاشق ؎ جب جہکا سر شرم سے لطف عروسی
ملگیا - آرسی مصحف تمہارے چہرۂ وزانو مین ہی -

آرسی مصحف دِکہانا - دولہا دُلہن کو بعد عقد کے قرآن شریف و آئینہ
دکہانا - قلق ؎ شور یہ عورتونکا چار طرف - جلد دکہلاؤ آرسی مصحف - میر حسن ؎
دکہا مصحف و آرسی کو نکال - دہرا بیچ مین سر پہ آنچل کو ڈال -

آرسی مصحف دِیکہنا - لازم - انشا ؎ اجی دیکہوگے جب تم آرسی مصحف تو
وان انشا - پڑہیگا سورۂ الحمد اور اخلاص کا جوڑا - جان صاحب ؎ جلد دیکہین آرسی
مصحف کہین دولہا دُلہن - مانگتی ہون یہ دعا پڑہ پڑہکے مین قرآن روز -
سودا ؎ آرسی مصحف لگا جب دیکہنے - آسمان اوپر لگا تب دیکہنے -

آرہنا - نمبر (۱) چلے آنا - آجانا - ناسخ ؎ کبہی کہسار پر جا کبہی وادی مین
آرہنا - رہا وحشت مین بہی عالم ترقی و تنزل کا - ولہ ؎ ہمارے ہاتھ سے
(چلے آنا)
دامن جہٹک کر تو گیا جسدم - گریبان آرہا بس ایک ہی جہٹکے مین دامن پر -
(داگر)
نمبر (۲) پہسل پڑنا - گر پڑنا - فقرہ - دیوار پر چہپتی ڈالو ورنہ بارش مین نیچے آرہیگی
نمبر (۳) جُہک پڑنا - ناسخ ؎ پاؤن پر یہ سر آرہا ہی ناتوانی سے جنون -
پڑگئے حلقے مری آنکہون مین اب زنجیر کے -

نمبر (۴) دستور و معمول ہوجانا - ناسخ ؎ آدہی ہی تن پرستی حق پرستی کے
عوض - رہگیا ہی گاؤ خواری سے نشان اسلام کا - اب یگہی ہی اسجگہ زیادہ بوتے ہین

عہ درمیان کے شعر طول کے سبب سے چہوڑدئے گئے اسلیے کہ مقصود پہلے شعر سے حاصل تہا مگر خبر کیلیے آخر کا شعر
لکہدیا -

نمبر(۵) آبستا - مومن ؏ تجکو دکھلاؤن تماشا مین جنون کا اپنے - آرہے
کوئی پریوش جو ترے قرب جوار - فقرہ - سودا اور میر اصل مین تو دونون دلّی
کے تھے مگر لکھنو مین آرہے تھے -

نمبر(۶) متصل چلے آنا - پے درپے آنا - رند ؏ آرہی ہی تقلقل مینا سے
حق حق کی صدا - وہ بت کافر ہوا ہی ساقی میخانہ آج -

آری - ھ - مونث - نمبر(۱) چھوٹا آرا جسکی ایک طرف لکڑی کا دستہ ہوتا ہی
اور ایک ہی شخص اُس سے کام کرتا ہی - بخلاف آرے کے کہ اُسکو دو شخص
ملکر کھینچتے ہین - بحر ؏ ہسری قامت جاناں نہ کرنے پائین - کہدو کنگھی سے
ہر اک سرو کو آری ہو جائے - آتش ؏ خاک کا پتلا ہی آہن سے بھی سختی مین فزون
جسم پر انسان کے تلوارین ہوئی ہین آریان -

نمبر(۲) عاجز - تنگ - اختر ؏ کوئی زخمون سے سخت آری تھا - کسیکو وقت دم شماری تھا

آری آجانا - تنگ آجانا - زچ ہوجانا - فقرہ - ہم سمجھاتے سمجھاتے آری آگئے
مگر تم نہین مانتے -

آری کرنا - تنگ و زچ کرنا - آتش ؏ سخت جانی نے مری جب سے کیا ہی
آری منھ دکھانے نہین پھر خنجر فولاد آیا -

آری ہونا - لازم - فقرہ - اِس لڑکے کی شرارت سے اُدھر میان جی زچ ہین
ادھر مین آری ہون -

آریا - نمبر(۱) س - (صحیح لفظ آریہ ہی جسکے معنی بزرگ و معزز - اسکا مادہ ری ہی)
وہ لوگ جنکی بولی آریا (یعنی آرین کی) تھی - سنسکرت زبان انہین کی ہی -
کہتے ہین ہندی یونانی انگریزی وغیرہ زبانون کو آریا سے علاقہ ہی اور اکثر زبانون
مین آریا کے لفظ پائے جاتے ہین -

نمبر(۲) ھ - ایک ترکاری کا نام ہی جو ککڑی اور کھیرے کے مشابہ ہوتی ہی -

آریا سماج - س - سماج سنسکرت مین انجمن کو کہتے ہین آریا سماج کے لغوی معنی ہین وید
کے مذہب پر چلنے والون کی کمیٹی - اور آجکل اصطلاحاً دیانند کی پیروی کرنے والون
کی کمیٹی کو کہتے ہین -

آریاورت - س - (یہ مشتق ہی آری اور آورت سے - آری کے معنی بزرگ
اور اچھے لوگ - اور آورت کے معنی چارون طرف سے آ کے رہنا) چونکہ چارون طرف سے
عمدہ عمدہ لوگ آ آ کے ہندوستان مین رہے اسلیے اسکا نام آریاورت ہو گیا -

آرے بلے کرنا - ٹالنا - حیلہ حوالہ کرنا - نکہت ؏ وائے قسمت جن سے ہم مرتے
رہے - آج کل آرے بلے کرتے رہے -

آرے طریق دولت چالاکی ست و چستی - سستی چھوڑنے اور چالاکی
و چستی اختیار کرنیکے لیے نصیحتاً یہ مصرع مثل کے طور پر مستعمل ہو گیا ہی -

فصل الف ممدودہ مع رائے ثقیلہ

آڑ - ھ - آلی - س (مادہ اسکا آل ہی) مونث - نمبر(۱) اوٹ - اوجھل - پردہ -
حجاب - آتش ؏ اب نقاب اُلٹے ہو بھی تو نہین کچھ ہوتا - تمنے کرلی ہی بڑی آڑ
حیا سے پیدا - رشک ؏ اوٹ کی پردے کی دروازے کی دیوار کی آڑ -
کتنے رکھتا ہی وہ سامان حیا کے گھر مین -

نمبر(۲) پناہ - حفاظت - کیف ؏ مردون کیواسطے ہی یہ ٹیکا کلنگ کا -
گھونگھٹ ہو عورتون کا جو لڑون مین سپر کی آڑ -

نمبر(۳) ٹیک - سہارا - فقرہ - دیوار کی آڑ لگا کے بیٹھو -

آڑ باندھنا - پردہ ڈالنا - انشا ؏ پردے کی ہم سے ٹھہری تو چلمن کی آڑ
کیا چلمن پہ اور دیکھے ڈوپٹے کی آڑ باندہ - یہ محاورہ اب مستعمل نہین ہی -

آڑبند - ایک قسم کا لنگوٹ ہی جو قطرات بول کی آلودگی سے حفاظت کو باندھا جاتا ہی

آڑپاڑ - برائے نام ذمہ داری یا اور اعتبار اسکا استعمال یون ہی کہ کچھ آڑپاڑ کرکے کام نکال لو یعنی پوری ذمہ داری نسہی اعتبار کی صورت دکھا کے کام نکال لو - فقرہ - ضامن ڈھونڈنے کون جاتا یار لوگون نے آڑپاڑ کرکے کام نکال لیا - فقرہ - کچھ آڑپاڑ کرکے مہاجن سے روپیہ لیلو پھر سمجھ لینا -

آڑپکڑنا - پناہ لینا - کیف ؏ مثل شغاد ؏ تیر خزان وار پار تھا - پکڑی بہت بہار نے ایک اک شجر کی آڑ -

آڑتوڑنا - حجاب توڑنا - پردہ درمیان سے اُٹھا دینا - انشا ؏ کچھ مُنہ سے بہو ٹیئے تو سہی یہ نہیں کہ ہان - آپسمین ہی حجاب کی جو آڑ توڑیے
یہ محاورہ اب ذرا کم مستعمل ہی -

آڑڈھونڈہنا - پناہ چاہنا - کیف ؏ دن کو جو میرے نالہ سوزان بلند ہون - ڈھونڈے فلک پہ مہر فلک ابر تر کی آڑ -

آڑکرنا - نمبر(۱) پردہ کرنا - فقرہ - سقا آتا ہی ذرا آڑ کرلو - ناسخ ؏ آگے اُس خورشید تابان کے جو ہوتا ہی خجل - ماہ تابان ابر سے کہتا ہی جلدی آڑکر - کیف ؏ مین ہون جو گوشہ گیر تو مانند مردمک - مژگان کی ٹٹیون سے کرون اپنے گھر کی آڑ -
نمبر(۲) پناہ لینا - رند ؏ کرتا سپر کی آڑ شجاعت سے دور ہی - روکے جو وار تیغ کا مُنہ پردہ سُور ہی -

آڑلگانا - تکیہ لگانا - ٹیک لگانا - انشا ؏ کیا آپ نے لگائی ہی تکیے کی آڑ خوب -

آڑلینا - پناہ لینا - مثال کے لیے دیکھو آڑ - نمبر۲ -

ع ؏ شغاد برادر رستم کا نام ہی رستم نے اسکو تیر سے مارا تھا اگرچہ اُسنے وقت کی آڑ پکڑی تھی مگر تیر اُسکو توڑ کر نکل گیا -

آڑمین آجانا - اوٹ مین آجانا - فقرہ - ڈھیلے سے سر پھوٹ ہی چکا تھا مگر مین دیوار کی آڑ مین آگیا -

آڑمین چھپنا - پردہ کرنا - کسی چیز کی اوٹ مین چھپنا - قلق ؏ گاہ ہر ہر قدم پہ اٹھلانا - آڑ مین در کی گاہ چھپ جانا - مونس ؏ شرم سے مُنہ تو چھپایا کیون نہون وابستہ صید - آڑ مین جھنڈی کی چھپنا ٹھہری صیاد کا -

آڑہونا - اوٹ اور حجاب ہونا - حائل ہونا - کیف ؏ داغون نے یون چھپائی دل زار کی بہار - پتے ہون جس طرح کہین ملکر ثمر کی آڑ -

آڑا - ھ - محرف - ع - اریب - ف - نمبر(۱) ٹیڑھا ترچھا فقرہ - یہ گھوڑا آڑا چلتا ہی - نمبر(۲) ایک کپڑے کا نام ہی جسمین دھاریان ہوتی ہین اور ریشمی سوتی دونون قسمون کا ہوتا ہی - ناسخ ؏ کوئی سیدھی بات صاحب کی نظر آتی نہین - آپکی پوشاک کو کپڑا بھی آڑا چاہیے - جان صاحب ؏ ٹیڑھے ہوتے ہو جو سیدھی بات پر تو خوش رہو مین نے منگوایا تھا آڑا لائے ہو ترچھا عبث -

آڑا اُتارنا - زوردار پتنگ کو ہوا کے رُخ سے بچا کر تنے بائین جانب ہوا کی تہ پر لگا کر اُتارنا -

آڑا پاجامہ - ایک قطع کا چوڑی دار پاجامہ -

آڑا ترچھا ہونا - خفا ہونا - بگڑنا - قلق ؏ سیٹھ جی تنے آڑے ترچھے ہو - ہو ابھی مین سُکھ کا مول کرو -

آڑا چڑھانا - حریف کے پتنگ پر اپنے پتنگ کو ترچھا لیجانا -

آڑا چوتالا - موسیقی مین چوتال کے اصول ہی یعنی اس سے ایک تال کا نام ہی اسمین اور چوتالے مین ضربون کا فرق ہی چوتالے مین پہلی ضرب کے بعد بقدر ایک ضرب کے وقفہ دیکر بقیہ تین ضربین بے توقف ادا کرتے ہین اور آڑے چوتالے مین پہلے

دو نسر مین توقف کے ساتھ ہین اور دو اخیر کی بے توقف کیئے ہوئے - ١

آڑا کھینچ جانا - پتنگ کو حریف کے پتنگ کے اوپر یا نیچے سے جانب مخالف کھینچنا۔

آڑا گوڑی - پہلوانون کا ایک پیچ ہی کہ حریف کی ٹانگ مین اپنی ٹانگ اڑا کر اُسکا پاؤن زمین سے اُکھاڑ دیتے ہین -

آڑا گوڑی چڑہانا
آڑا گوڑی دینا } آڑا گوڑی کا پیچ کرنا -
آڑا گوڑی مارنا

آڑا الگا لینا - جو پتنگ کسیطرف کو زیادہ رُخ کرتا ہو اُسکو دو دیکر دنا اور ہوا کی تہ پر لے آنا -

آڑا الگنا - پتنگ کا آڑا اُڑنا -

آڑا ماننا - پتنگ کا دہنے یا بائین کسی رُخ دبکر اُڑنا -

آڑی - کھیلنے مین وہ لڑکے جو ایک سرگروہ کے تابع ہون (جب کھیلنے مین دو گروہ کیئے جاتے ہین اور اُنمین ایک ایک اپنی جماعت کا افسر ہوتا ہی تو وہ افسر اپنی جماعت کے ہر ایک لڑکے کو اپنا آڑی کہتا ہی - فقرہ - میرے میرے آڑیو اِدہر آؤ - فقرہ - اپنے اپنے آڑی کو اُدہر بلالو) ارمغان

آڑی یا آڑیان آنا - آوازہ کسنا - دوسرے پر رکھکے بُرا بھلا کہنا - بازاری گُنڈون کے محاورے مین کنایتاً دہول دہپے سے بھی مراد ہی -

آڑے آنا - کام آنا - حمایت اور مدد کرنا - پناہ مین لینا بحر ؎ ٹل گئی غیر کے سر پر مُرے سر کی آفت - میرے آڑے بخدا میری وفائین آئین - اسیر ؎ بت پرستون سے کھو پوچ رہے ہم اُسکو کبھی مشکل مین بھی آڑے یہ صنم آتے ہین - آتش ؎ حسن آڑے آگیا مرے بخشا کریم نے - شایان عفو عشق کی تاثیر سے ہوا -

آڑی تُہنی - محرمات کی ضد - ترچھی ٹہری کی بیل -

آڑی ترچھی سُنانا - بُرا بھلا کہنا فقرہ - ذرا سی بات پر سیکڑون آڑی ترچھی سنائین -

آڑی ترچھی سُننا - لازم - فقرہ - میان تمہین ایسے ہو کہ اُس بدزبان کی آڑی ترچھی سنکر برداشت کرتے ہو -

آڑی گوٹ - اُریب تراش کی گوٹ -

آڑے ہاتھون لینا - لتاڑنا - قائل معقول کرنا بحر ؎ آستین سے نہ کھلا ساعد رنگین اُسکا - آڑے ہاتھون تجھے ای پنجۂ مرجان لیتا - سودا ؎ کیا جانیئے کہ کسکے دل کا لہو پیا ہی - کنگھی نے آڑے ہاتھون کیون زلف کو لیا ہی -

آڑے ہونا - دیکھو آڑے آنا - اختر ؎ درد دل پر یہ کون تھا مانع - شرم آڑے ہوئی حیا مانع - اس محاورے کیجگہ آڑے آنا زیادہ مستعمل ہی -

آڑی ہَسکَلی - ایک زیور ہی - گلے مین ڈالکر بدہی کیطرح پہنی جاتی ہی -

آڑہت - ھ - (اسکا مادہ اڑہی جسکے معنی سنسکرت مین تدبیر اور روزگار ہین) ساہوکار کی کوٹھی یا دُکان جہان لین دین کے معاملے ہوتے ہون اور مال بیچدینے اور بیچدینے اور حفاظت سے رکھنے وغیرہ کا حق اُسکو دیا جاتا ہو -

آڑتی - آڑہتی - یائے نسبت ہی یعنی جسکے یہان آڑہت ہو اور آڑتیا یا آڑہتیا بھی کہتے ہین - فقرہ - قربانی ہوتی تو کہان میرے پاس آتی صدقے کا مین آڑہتیا ہون یا زکات کا ٹھیکہ دار (عود ہندی)

آڑو - ھ - شفتالو - ف - ایک میوہ ہی - سرور ؎ بھیجین جو اُنکو تحفے مین آڑو کی ڈالیان - دین آڑے ترچھے ہو کے ہزارون ہی گالیان -

فصل الف ممدودہ مع زائے معجمہ

آز - ف - حرص - ع - اعتدال سے زیادہ ہوس (پڑہے لکھے لوگونکی بول چال مین

حرص وآز آتا ہی تنہا آز نہین بولا جاتا اور کلام مین بھی اسکا آنا صحیح ہی۔ مومن ؎
خاکستر اُنکے نسخہ اکسیر اثر کی ہی۔ کحل الجواہر مدد چشم حرص و آز۔ کیف ؎ بان دیتے
ہین حرص نعمت مین یکسر شہد آز ہین ہم لوگ۔

آزاد - ف - نمبر (۱) ضد بندہ۔ وہ مرد جو کسیکا غلام نہو یا وہ عورت جو کسیکی لونڈی
نہو یا غلامی خواہ کنیزی سے آزاد ہوجاے۔ آتش ؎ جو دیکھتے تری زنجیر زلف کا
عالم۔ اسیر ہونیکی آزاد آرزو کرتے۔ ولہ ؎ یاد دور افتادگان ہی آتش اُس
بت سے بعید۔ دھیان کب موے کو آیا بندۂ آزاد کا۔

نمبر (۲) رہا - رستگار - گلزار نسیم ؎ جیتا جو بہ رادہ رشک شمشاد۔ قیدی کیے
بیسوا نے آزاد۔ داغ ؎ کھو دیا عیش قفس اپنی وفاداری نے۔ لطف صیاد
نے سے ہم رات دن آزاد رہے۔

نمبر (۳) فارغ - بری - ناسخ ؎ آزاد ہین قیود سے افتادگان خاک۔ اُڑتا
پھر اشجر سے جو برگ خزان گرا۔ کیف ؎ درویش وہ ہین کہ قید سے۔ آزاد کلاہ ہی ہماری

نمبر (۴) الگ - جدا - ناسخ ؎ قید ہستی تک ہین تیرے دام گیسو مین اسیر۔ تن سے سر آزاد
ہوجاے تو ہون آزاد ہم۔ اس شعر کے سوا ان معنی مین کسی اور کے کلام مین نہین ملا۔

نمبر (۵) ایک قسم کے فقیر جو ملت اور مقام وغیرہ کے مقید نہین ہوتے بے پروائی
اور حاضر جوابی اُنکے خاص صفات مین ہی بعض لوگ اُنہین سے کفنی پہنتے اور
سر کے بال - بھوین - ڈاڑھی - مونچھین - منڈاتے ہین جسے چار ابرو کا صفایا بھی
کہتے ہین یہ لوگ اکثر شادی بیاہ نہین کرتے تخمیناً دو سو برس سے یہ فرقہ نکلا ہی
(مثالین باعتبار خصائص صفات) صبا ؎ قید مذہب واقعی اک روگ ہی
آدمی کو چاہیے آزاد ہو۔ ولہ ؎ ہم فقیرونکو بھلا دیر و حرم سے مطلب۔ جب کہ آزاد ہوے
قید مکان کیا معنی۔ وزیر ؎ چار ابرو کا صفایا جو کرین ہم آزاد۔ چار جوہر سے
بھی آئینہ جان دو یہ ہے۔ ناسخ ؎ مرغ قامت جانان ہی سر برفاختہ۔
سرو موزون ہی مشابہ بہنوا آزاد سے۔ آتش ؎ بینوایان محبت پر گمان بد کرو۔
چار ابرو سے بھی یان دل صاف ہی آزاد کا۔ بحر ؎ اُٹھ گئے جھکے قدم سے تہی
فقیری کی نمود۔ اب قلندر رہے دنیا مین نہ آزاد رہے۔ قلندرون اور صوفیون
اور ملامیتون پر بھی آزادی کا اطلاق باعتبار تجرید و تفرید کے ہوتا ہی۔

نمبر (۶) حاضر جواب گستاخ - فقرہ - وہ کہین نہین چوکتے بڑے آزاد ہین۔
داغ ؎ میرے نالے نے سنائی ہی کھری کس کسکو۔ منہ فرشتون پہ یہ گستاخ یہ آزاد آیا
سوز ؎ حرمت خدا ہی دین کی رکھے آج محتسب۔ جاتا ہی شیخ سوز سے آزاد کیطرف

نمبر (۷) مجرد آدمی - فقرہ - شادی ہوئی نہین اُنکو ابھی کیا فکر ہی آزاد ہین۔

نمبر (۸) بے غم - بے پروا - دُنیا کے بکھیڑون سے الگ - غالب ؎ غم نہین ہوتا ہی
آزادون کو بیش از یک نفس۔ برق سے کرتے ہین روشن شمع ماتم خانہ ہم۔ ناسخ
؎ سایۂ سرو سے ثابت یہ ہوا گلشن مین۔ پھیلین جز با نہ کبھی مردم آزاد کے تھے

نمبر (۹) راست مستقیم - جیسے قد آزاد۔

فائدہ - سرو و شمشاد و سوسن و قد کی صفت مین جو آزاد آتا ہی اسکی وجہ مین مختلف تجویزین
ہوئے ہین بعض کی راے ہی کہ سرو آزاد سرو راست کے معنی مین ہی اور بعض
کہتے ہین کہ یہ قید خزان سے آزاد ہی اور سوسن سپید کی صفت مین اس سبب سے
آتا ہی کہ وہ بار رنگ سے آزاد ہی - اور بعض کا قول ہی کہ سپید سوسن کی تخصیص
نہین ہی ہر سوسن کی صفت مین آزاد آتا ہی جیسا کہ آتش نے کہا ہی ؎
اُن لبون کی تعلق جنہونکو ہی - تھوکین کبھی نہ سوسن آزاد کیطرف - اور قد کو راستی کے
سبب سے کہتے ہین - ناسخ ؎ سرو آزاد[۱] سے ہین شرمندہ - سرنگون ہین جو

[۱] گو سرو مین چھوٹے چھوٹے پھول یکھے بھی ہین اور کتب طبیہ مین بھی اسکا مثمر ہونا مذکور ہی بلکہ اسکے پھلون کو
جوز السرو کہتے ہین لیکن شہرت کے سبب سے شعرا اسکو اکثر بے ثمر ہی قرار دیتے ہین۔

باردار درخت - ولہ ؎ ہی فقیری کا سبب لغت قدآزاد کی - چاہیے ہم بینوا رکہین جہڑی شمشاد کی -

نمبر(١٠) خود مختار جیسے آزاد ریاست -

آزادانہ - آنہ کلمہ نسبت - آزاد کیطرف منسوب -

نمبر١ - کیطرف منسوب - فقرہ - اب کیا وہ کسی کا غلام ہی کیون آزادانہ نہ پہرے -

نمبر٥ کیطرف منسوب - فقرہ - ابہی ایک شخص ادہر سے گیا ہی کچہہ آزادانہ قطع تہی

نمبر٦ کیطرف منسوب - فقرہ - یہ آزادانہ باتین دربار مین زیبا نہین کہ بات سنی اور بے سوچے سمجہے تڑسے جواب دیدیا -

نمبر٧ - کیطرف منسوب - فقرہ - ابہی آزادانہ بسر کرتے ہو جب جورو بچے ہونگے تو معلوم ہوگا -

نمبر٨ - کیطرف منسوب - فقرہ - شاہ صاحب کے استغنا کا کیا کہنا وہ نہایت آزادانہ بسر کر رہے ہین -

آزادانہ رائے - وہ رائے جو اپنے نزدیک ٹہیک ہو اور کسیکی رعایت اسمین نہ ملحوظ ہو

آزادانہ وضع - نمبر(١) رندانہ اور اوباشانہ وضع - فقرہ - یہ آزادانہ وضع آپنے رندونکی صحبت سے اڑائی ہی -

نمبر(٢) دنیا اور اہل دنیا سے الگ تہلگ - فقرہ - سچے فقرا کی آزادانہ وضع کا کیا کہنا -

آزاد رکہنا (ث و) - بے قیدی کی حالت مین رکہنا - داغ ؎ اسکے پہندے مین پہنسے دیکہیے کیونکر نکلین جو نہ آزاد رکہے اور نہ آزاد رہے -

آزاد رہنا - قید سے رہا رہنا - مومن ؎ کرہ خاک ہی گردش مین تپش سے میری مین وہ مجنون ہون کہ زندان مین بہی آزاد رہا - داغ ؎ پابندیون نے عشق کی بیکس رکہا مجہے - مین سواسیر یون مین بہی آزاد رہگیا -

آزاد طبع - جسکی طبیعت اور فطرت مین آزادی ہو اور تکلفات سے بری ہو - فقرہ - ان کو کسی بات کا غم نہین وہ بڑے آزاد طبع ہین - **ناصر** ؎ آزاد طبع لوگ ہین اللہ کے فقیر - منصب سے کچہہ غرض ہی نہ مطلب ہی مال سے

آزاد کا الف - وہ سیدہی سی لکیر جو فقرائے آزاد اپنے ماتہے پر کہینچتے ہین اور اسکو اللہ کا الف جانتے ہین - **بحر** ؎ کہولا آزادون نے قفل قل ہو اللہ احد - ہو گیا مفتاح ماتہے پر الف اللہ کا - **آتش** ؎ مل نہین چلتے ہین کج طبعون سے ہرگز راست باز - جبین پیشانی سے باہر ہی الف آزاد کا - **صبا** ؎ اس سرو قد کا عشق جو ہوتا نہ پیشوا - ماتہے پہ کہینچتے الف آزاد کسلیے -

آزاد کا سونٹا - نمبر(١) آزاد کے ہاتہہ کا ڈنڈا -

نمبر(٢) نہنگ آدمی - منہ پہٹ - جو کہین نہ چوکے - اکہڑ جو کسی سے نہ دبے -

آزاد کا شجرہ[1] - شجرہ[2] وہ کاغذ جسپر ترتیبا نام مرشدون کے لکہے ہوتے ہین اور ان اسما کو سلسلہ کہتے ہین - **بحر** ؎ یار نے زلف کی سیلی جو گلے مین ڈالی سرو قد سے شجرہ مانگنے آزاد آیا - **ولہ** ؎ طرہ شمشاد سے بالا ہی اپنا سلسلہ ہین مرید اک سرو قد کے پیر ہین آزاد کے -

آزاد کا قشقہ - پیشانی پر آزاد فقیر ہونیکی علامت - **ناسخ** ؎ کوہکن بہی

---

[1] آزاد کا شجرہ اسواسطے قایم کیا گیا کہ بعض لوگونکا خیال یہ ہی کہ فقرائے آزاد بے پیرے ہوتے ہین ورنہ شجرے کی تخصیص کچہہ آزاد کے ساتہ نہین ہی سب خاندانون کے ساتہ شجرے کا تعلق رہا ہی -

[2] شجرہ لغت عربی بفتحتین ہی اور بسکون جیم قادر سخنان فارس کا تصرف ہی - شعر فطرت ؎ فیض ازان ساعد پر نور ندیدست کسے - حاصلی ز شجرہ طنبور ندیدست کسے - بول چال مین بسکون جیم زیادہ ہی اور شعرا نے دونون طرح سے کہا ہی - **ناسخ** ؎ گر سلسلہ ہی گیسوئے مشکین مصطفی - بے سایہ سرو شجرہ ہوا میرے پیر کا -

ہوگیا تیری محبت مین فقیر۔ ہو مشابہ زخم تیشہ قشقۂ آزاد سے۔

آزاد کرنا - نمبر (۱) قید غلامی سے نجات دینا - **آتش** ؎ عاشق کیطرح مین جو لگا کرنے بندگی - آزاد داغ[1] دیکے خریدار نے کیا - **قلق** ؎ مثل سرو وصنوبر و شمشاد - سیکڑون کردیئے غلام آزاد -

نمبر (۲) رہا کرنا - خلاصی دینا - **ناسخ** ؎ غم سے کردے مثل سرو آزاد خط جلد بہیج اے غیرت شمشاد خط - **آتش** ؎ گردن مری اے دست جنون تو نے جہکائی - آزاد کیا بند گریبان سے نکالا - **سوز** ؎ بال و پر توڑ کے صیاد کرے ہی آزاد - آہ بے رحم یہ کس کام کی آزادی ہے -

نمبر (۳) رخصت کردینا - موقوف کرنا - نکالدینا - **قلق** ؎ چار دن کیلیے بخاطر شاد - کیجیے خانہ زاد کو آزاد - (مگر اسجگہ بول چال مین نہین ہے) - (رخصت)

جانصاحب ؎ دونون محل ہین صنوبر بھی محل سے نکلے - ایک شمشاد کو تم کرتے ہو آزاد عبث

آزاد لوگ - نمبر (۱) آزاد فقیرون کا گروہ - **انشا** ؎ ہولی مین جوگن ایسی بنی وہ کہ جسکو دیکھ - آزاد لوگ بہول گئے اپنی چال ڈہال -

نمبر (۲) بے پروا بے تعلق - فقرہ - ہم آزاد لوگ ہین جہان شام ہوئی وہین ڈیرا ہوگیا -

آزاد مرد - بے قید - یکرنگ - لوث سے پاک - **غالب** ؎ یہ نعش بے کفن اسد خستہ جان کی ہے - حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تہا - بجاے مرد آدمی بھی بولتے ہین -

آزاد منش - دیکھو آزاد طبع - ؎ **داغ** آزاد منش وہ ہے کہ اے بندہ نواز -

آپکا بندہ رہے اور پہر آزاد رہے -

آزاد وضع - دیکھو آزاد مرد -

آزادہ (ملف) - ف - قید سے فارغ - بے پروا - بے تعلق - ہاے مختفی اظہار حرکت ماقبل کے لیے ہے اصل آزاد ہی ہے - **ناسخ** ؎ کرتے ہین نالے خانۂ زنجیر سے گریز - آزادۂ جنون کو نہین گہر کی احتیاج - **غالب** ؎ بندگی مین بہی وہ آزادۂ و خودبین ہین کہ ہم - اُلٹے پہر آئے در کعبہ اگر وا نہوا -

فائدہ - بعض اہل تدقیق یہ فرق تجویز کرتے ہین کہ آزاد وہ ہے جسکی رہائی دوسرے کے اختیار مین ہو جیسے لونڈی غلام - اور آزادہ اُسے کہتے ہین جسکی رہائی خود اسیکے ہاتھ مین ہو جیسے خواہش نفس سے آزادہ -

آزادہ مزاجی - بے پروائی طبیعت مین بے تکلفی - فقرہ - اس آزادہ مزاجی کی بہی کوئی حد ہے کہ گہر لٹ رہا ہے اور تم خبر نہین ہوتے - فقرہ - مہمان یہی ہزار آزادہ مزاجی ہو مگر میزبان کچہہ نہ کچہہ تکلف کرتا ہی ہے -

آزادی - نمبر (۱) غلامی سے نجات - **آتش** ؎ استادہ دیکھتا ہون گلستان مین سرو کو - آزادی پر بہی خو نہین جاتی غلام کی -

نمبر (۲) رہائی - رستگاری - **ناسخ** ؎ مرگ ویسی ہے تری چشم کے بیمارونکو گو آزادی ہے زلفونکی گرفتارونکو - اور اسجگہ آزادگی بہی کہا ہے **رشک** ؎ کیفیتین ہین وصل کی آزادگی کے ساتھ - قید حیات سے جو چھٹا یار سے ملا - **داغ** ؎ یہ قید محبت اک آزادگی ہے - مگر کوی جانے ہی محبوس رہنا -

نمبر (۳) فراغت - برات - فقرہ - ابھی انکو ہر قید سے آزادی حاصل ہے

نمبر (۴) بے غمی - بے پروائی - فقرہ - یہ آزادی اُسیوقت تک ہے جب تک بال بچون کا بکھیڑا انکے سر نہین ہے -

---

[1] پہلے دستور تہا کہ آزاد کرتے وقت غلام کی پیٹھ یا سر پر داغ دیدیتے تہے تاکہ مدۃ العمر نشان قائم رہے

نمبر(۵) راستی - کجی کی ضد - فقرہ - سوسن کو بھی آزاد کہا ہی مگر سرو کی آزادی بہت مشہور ہی -

نمبر(۶) خودمختاری - فقرہ - ریاست کو آزادی ملگئی -

آزادی کا خط - آزادنامہ - ف - رہائی کی سند[۵۱] - **مومن** ؎ - کیون لگے دینے خط آزادی - کچھ گنہ بھی غلام کا صاحب - **غافل** ؎ نشۂ مے نے کیا بندو و عالم سے رہا - خط آزادی ہمین تو خط پیمانہ ہوا - آزادی کا نوشتہ اور سند بھی کہتے ہین اور ذوق نے آزادی کا کاغذ[۵۲] بھی کہا ہی - **ذوق** ؎ مژدۂ قتل سے اُس عہد شکن کا کاغذ - ہی مری روح کو آزادی تن کا کاغذ -

آزادی ملنا - نمبر(۱) نجات ملنا - چھٹکارا ہونا - **ناسخ** ؎ کیا فقط مجکو غم دنیا سے آزادی ملی - چھٹگیا تکلیف دینی سے بھی جو دیوانہ ہی -

نمبر(۲) خودمختاری حاصل ہونا مثال کیلیے دیکھو آزادی نمبر ۶ -

آزار - ف - (اصل اسکی آسار دری لفظ ہی - سار رنج کو کہتے ہین اور آ - زائد ہی) مذکر - نمبر(۱) آزاریدن سے حاصل مصدر - ایذا - رنج - **ناسخ** ؎ وصل مین حاضر تو غائب ہجر مین - دیتی ہی ہر شب نیا آزار صبح - **سودا** ؎ پڑا پھرے ہی اِسی فکر مین سدا ظالم - کسطرح سے کسی دل کو دیجیے آزار - اور کبھی ایذا دینے ستانے کے معنی پر بھی آتا ہی - **غالب** ؎ اہر وئینہا سے دشمن کی شکایت کیجیے - یا بیان کیجیے سپاس لذت آزار دوست - **بحر** ؎ ہمارے درپئے آزار ذرہ ذرہ ہی - زمین کا بھی طبق ہمکو آسمان ہوا -

نمبر(۲) روگ - بیماری - **ناسخ** ؎ ہم انتظار شربت دیدار مین موے - کرتے ہو خوب عشق کے آزار کا علاج - **ذوق** ؎ ہاتھ اُٹھاؤ عشق کے بیمار سے - کوئی بچتا بھی ہی اس آزار سے - جب عورتین وہ آزار یا بڑا آزار کہتی ہین تو دق اور سل مراد ہوتی ہی - **جانصاحب** ؎ - ترش ہووین وہ تو ہون کر منع اُنکو نوبہار - ہی بڑا آزار نرگس کو ندیوین فالسے - **ولہ** ؎ سوت کے غم سے بُرا ہو گیا آزار اُسے - چھوٹی نرگس کی روش رہتی ہی بیمار اصیل -

نمبر(۳) آزاریدن مصدر سے صیغۂ امر حاضر اسم کے ساتھ ملکر اسم فاعل کے معنی دیتا ہی - **ناسخ** ؎ آبلون کو دیکھکر عبرت کرو ای ظالمو - اشک خونی روتی ہین نکمین غریب آزار کی - **آتش** ؎ طرّہ اسے جو حُسن دل آزار نے کیا - اندھیر گیسو سیہ یار نے کیا -

آزار اُٹھانا - نث - درد دکھ جھیلنا - تکلیف کا برداشت کرنا - **میر** ؎ ایسے آزار اُٹھانے کا ہمین کب تہا دماغ - کوفت نے دل کی تو جینے سے بھی بیزار کیا - اسکی جگہ صدمہ اُٹھانا فصیح ہی -

آزار اُڑ کے لگنا - نث - ایک کی بیماری دوسرے کو ہو جانا - کہتے ہین کہ بعض بیماریان چیچک اور خارشت وغیرہ کی مثل ایک سے دوسرے کو ہو جاتی ہین اسلیے ایسے بیمارون کے قرب سے بچتے ہین - **جانصاحب** ؎ دم مین کرتا یہ بھلے چنگے کو بیمار ہی عشق - چھوٹی بی اُڑ کے لگے وہ بڑا آزار ہی عشق -

آزار پانا - نث - مصیبت اُٹھانا - اذیت پانا - **داغ** ؎ نہ کہا یا تھا کبھی

---

[۵۱] دستور ہی کہ جب کوئی غلام کو آزاد کرتا ہی تو اُسکو ایک نوشتہ سند آزادی کا لکھ دیتا ہی تاکہ اُس سے کوئی مزاحمت نہ کرے -

[۵۲] کاغذ کے ساتھ استعمال دوسری جگہ نظر سے نہین گزرا -

خونِ جگر ہمنے مگر کھایا - نہ پایا تھا کبھی آزار الفت مین مگر پایا - اسکی جگہ اذیت

پانا ایذا اُٹھانا فصیح ہی۔

آزار پہچاننا (ظ ث) - مرض کی تشخیص اور شناخت کرنا - **آتش** ؎ وقت آخر

عشق پنہان یار پر ظاہر ہوا - نزع مین عیسی نے پہچانا مرے آزار کو -

اسکی جگہ مرض پہچاننا فصیح ہی۔

آزار پہنچانا - ستانا - دکھ دینا - فقرہ - کسی کو ہاتھ اور زبان سے آزار

نہ پہنچاؤ۔

آزار پہنچنا - تکلیف پہنچنا - **اسیر** ؎ مخلوق کی سواریوں مین زنہار - پہنچے

نہ کسیکو رنج و آزار۔

آزار پھیلنا (ظ ث) - کسی بیماری کی کثرت اور شدت ہونا - **جرات** ؎ جو ہی سو آہ

عشق کا بیمار ہی دلا - پھیلا ہی بے طرح سے یہ آزار آجکل - اسکی جگہ بیماری

پھیلنا فصیح ہی۔

آزار پیٹ مین ہونا - پیٹ مین کوئی سخت بیماری ہونا - **جان صاحب** ؎

بچہ نہین ہی پیٹ مین آزار ہی کوئی - دائی کو باجی بھیجئے اپنی ضرور آپ -

اور جو شخص کھانا کھاتا ہی چلا جائے کسیطرح سیری نہو اُسکو مزاحاً کہتے

ہین کہ اسکے پیٹ مین کوئی آزار ہی یعنی جوع البقر کا مرض ہی - زبانون

پر زیادہ یون ہی کہ پیٹ مین آزار ہی یعنی پیٹ کا لفظ آزار پر مقدم ہی۔

آزار دینا - نمبر (۱) دُکھ دینا - ستانا - **ذوق** ؎ لاکھ دیتا فلک

آزار گوارا تھے مگر - ایک تیرا نہ مجھے درد جدائی دیتا - **میر** ؎ کچھ خوب

نہین اتنا ستانا بھی کسی کا - ہی میر فقیر اسکو نہ آزار دیا کر۔

نمبر (۲) روگ لگا دینا - **رشک** ؎ وصل ہی ای رشک تجویز طبیب خلق ہی -

آپ ہی آزار عشق آپی دوا پیدا کرے - **داغ** ؎ کونسا تھا وہ آئینہ رخسار

تجکو سکتے کا دے گیا آزار۔

آزار کھینچنا (ظ ث) - مصیبت اور تکلیف جھیلنا - سختی گوارا کرنا - **آتش** ؎

ٹھوکرین کھائی ہین جو ہمنے بتون کے عشق مین - آب ہو جاتے جو یہ آزار

پتھر کھینچتے - **میر** ؎ آزار بہت کھینچے یہ عہد کیا ہی اب - آیندہ کسی سے

مین دلکو نہ لگاؤنگا - ایذا کھینچنا یا صدمہ اُٹھانا اسکی جگہ فصیح ہی۔

آزار لگانا - روگ لگانا - **جرات** ؎ دل تجھسے جو بیدرد سے ای یار لگایا

اک جان کو سو طرح کا آزار لگایا۔

آزار لگنا - لازم - **مومن** ؎ بسکہ اِک پردہ نشین سے دل بیمار لگا

جو مریضون سے چھپاتے ہین وہ آزار لگا - فقرہ - اسکی جان کو اُکٹہ اک

آزار لگا رہتا ہی۔

آزاری - ف - نمبر (۱) (ظ ث) یاے فاعلی - روگی - بیمار - دائم المرض -

رند ؎ ایک عالم کو تری چشم کی بیماری ہی - اک جہان نرگس بیمار کا آزاری ہی

ولہ ؎ جانبر ہو یہ ممکن نہین آزاری فرقت - بیمار اسیطرح ست بیتے ہین

سنبھالے - اور عوام صرف بیماری کے معنی مین بولتے ہین - فقرہ - یہ بیماری

آزاری تو چلی ہی جاتی ہی - چونکہ آزار کے معنی خود ہی بیمار کے ہین اور

آزاری بیمار کے معنی مین ہی اسلیے خواص سجگہ نہین بولتے۔

نمبر (۲) یاے مصدری (اسم کے ساتھ ملکر مستعمل ہوتا ہی) -

ستانا دکھ دینا - جیسے مردم آزاری - دل آزاری - **آتش** ؎

نالہ کرنے سے نہ کمظرف کو جلا دو - ضبط فریاد بس اب لگے دل آزاری

تھی - **مومن** ؎ الغرض چندے یہ دلداری رہی - دوست کامی

دشمن آزاری رہی -

آزرؔ - ایک بت تراش کا نام - **غالبؔ** نقش پا کی صورتین وہ دلفریب - تو کہے بتخانۂ آزر کھلا - **سحرؔ** طاق کسرے کو انہین ابروؤن نے دی ہی شکست - پتلیان وہ ہین جنہون نے بت آزر توڑا -

آزُرْدَہْ - ف - خفا - ناخوش - افسردہ - فقرہ - آپ تنی سی بات پر آزردہ ہوگئے - **آتشؔ** یار آزردہ ہی آتش آسمان ہی برخلاف - کون سنتا ہی ہماری آہ وزاری ان دنون - **میرؔ** مدت سے اب ہی ہمراہ ہمکنار دل - آزردہ دل ستم زدہ ہے بتقیر دل

آزردہ خاطر یا آزردہ دل - اداس - خفا - **ناسخؔ** ہوا آزردہ خاطر اسقدر جو سُنکے سنتے ہی - ہمارا شعر بھی کیا ای لئیم آواز سائل ہی - **میرؔ** آزردہ دل و حرف پہ رنے کا لطف کیا - رتی ہی خونچکان مرے لب سے گزر بات -

آزردہ رہنا - خفا رہنا - ملول رہنا - **خلیلؔ** بے سبب مجھسے رہا کرتا ہی یار آزردہ - بغض ہمایت کہتا ہی سیاہ دامین - **ناسخؔ** ہر ایک ملک کی ہوتی ہی راہ و رسم - آزردہ وضع دہر سے ہم بے سبب ہے -

آزردہ کرنا - خفا کرنا یا ملول کرنا - **داغؔ** رہین کے خوب ہی آزردہ خاطر احباب - پڑے - کا صبر کسیکا تو جان مضطر ہے - **سوداؔ** سے شخص کے تیئن آزردہ کیجیے - ای خود پرست حیف نہین تو خدا پرست -

آزردہ ہونا - بگڑنا - رنجیدہ اور ناخوش ہوجانا - **آتشؔ** باغبان آنے دے صیاد کو آزردہ نہو - نظر آویگی نہ پھر بلبل گلزار کی شکل - **مومنؔ** ایمان قبول دل سے مجھے - وہ بت آزردہ گر نہو جائے -

آزمانا - ھ - آزمودن - ف - تجربہ اور امتحان کرنا - فقرہ - ابھی تمنے آزمایا ہی نہین ورنہ گشتے کی تاثیر سے انکار کردیا - **قلقؔ** دیکھنا تھا فقط لیاقت کا آزمانا تھا سلم و غربت کا - **اسیرؔ** غنی ہین ہم فقیری سے ہمین کیا کام تھا لیکن فقط اچھے بردن کو آزماتے ہین گدائی مین -

آزمائش - ف - مونث - آزمودن سے حاصل بالمصدر تجربہ - امتحان - **غالبؔ** حضور شاہ مین اہل سخن کی آزمائش ہی - چمن مین خوش نوایان چمن کی آزمائش ہی - **رشکؔ** کس طرح فلک سے نکین آزمائشین - سب امتحان کے ہین محل امتحان کے -

آزمائش مین نہ ٹھہرنا - امتحان مین پورا نہ اترنا - **اسیرؔ** رقیب آزمائش مین اسکی نہ ٹھہرا - اسانے مین تا صبح تھی شمشیر ٹوٹی - یہ محاورہ سلب کے ساتھ زبانون پر زیادہ ہی ورایجاب کے ساتھ بھی کہا گیا ہی بکرم - **سحرؔ** آزمائش مین ٹھہرنے کا سہارا ہوگیا - تیر قاتل کا ظفر تکیہ ہمارا ہوگیا -

آزمودہ را آزمودن جہل است - جسکو ایک مرتبہ آزما چکے پھر اسکو بار بار آزمانا جہالت ہی -

آزمُودَہ کار - ف - تجربہ کار - ہوشیار - جہاندیدہ - **قلقؔ** ساتھ بھیجو آزمودہ کار کرین - تا دہ آگاہ کارزار کرین -

---

ع - اس حت میں اہل لغات کا اختلاف ہی اول یہ کہ ذال تحد سے صحیح ہی یا زے ہوز سے چنانچہ صاحبان صراح قاموس تاج اللغات مدار الافاضل برہان قاطع سراللغات وجہانگیری نے زاے ہوز سے صحیح ہونے پر متفق ہین لیکن منتخب اللغات اور موید الفضلا ذال تخذت لکھا ہے - دوسرا اختلاف یہ ہی کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپکا نام ہی یا آپکے چچا کا - واقعی آزر نام چچا ابراہیم علیہ السلام کا - قاموس مین عم ابراہیم علیہ السلام اور آپکے باپکا نام تارخ لکھکر لکھا ہی کہ شاید یہ دونون ایک ہون اور تاج اللغات مین بھی قاموس کے موافق ہی اور اہل تاریخ نے لکھا ہی کہ آزر درحقیقت عم ابراہیم ہین اور عربی مین عم پر اطلاق پدر کا بھی ہوتا ہی -

فصل الف ممدودہ مع سین مہملہ

آس ھ آشا س (اسکا مادّہ شاس ہی) بندوبست مونث - امید - ف - رجا اور توقع - ع - نمبر(۱) آسرا - بھروسا - ناسخ ؎ یار کے آنے کی جو آس نہین - موت کے آنے سے تو یاس نہین - مومن ؎ رحم کی اُسکے آس کہان تک - رازہنا کا پاس کہانتک

نمبر(۲) حمل - بچہ پیدا ہونے کی امید - فقرہ - کیون بیگم صاحب صاحبزادی کی شادی کو تو برس روز سے زیادہ ہوا اللہ رکھے کچھ آس ہے - م (عو)

نمبر(۳) ٹیک - ٹیکن - سہارا (معمار وغیرہ کاریگرون کی اصطلاح) فقرہ - کڑی مین آس لگاکر چشمے کی اینٹین نکال ڈالو -

نمبر(۴) وہ آواز جس سے سنگت والے گوّیے کو سہارا دیتے ہین خواہ وہ گلے سے ہو یا کسی ساز سے - فقرہ - ستا نہین ہی تو گلے ہی سے آس دو

نمبر(۵) ظش - ف - آسیا کا مخفف - چکّی - عرش ؎ نہین حلوم گردون نے یہ کس دانا کو پیا ہی - کہ ملتا ہی کف افسوس پتھر آس گردان کا -

آس باندہنا - امیدوار ہونا - آسرا لگانا مسرور ؎ آس والون کی تو اللہ مرے آس نہ توڑ - آس باندہے ہوسے بیٹھے ہین یہ تیرے در پر -

آس بِگانی جو تکے وہ جیوت ہی مرجاسے - مثل - پرایا بھروسا کرنا زندہ درگور ہونے کے برابر ہے - فصحا یون کہین گے "آس پرائی جو تکے وہ جیتا ہی مرجاسے - رو

آس بندہنا - آس باندہنا کا لازم - کیف ؎ مرض عشق سے بچتے ہی نہ دیکھا کوئی - کیا تری آس ہمین اَسے دل بیمار بندہے -

آس پُوری کرنا - امید برلانا - مصحفی ؎ گو دہ جلدی بھرے خدا تیری آس پوری کرسے خدا تیری -

آس پوری ہونا - لازم - گلزار نسیم ؎ کنیا تھی غرضکہ راس اُسکی پوری نہ ہوئی وہ آس اُسکی -

آس توڑنا - نمبر(۱) متعدی مایوس کرنا - ذوق ؎ مومیائی ہو حمایت تری حق مین آسکے - سخت گیری سے فلک توڑے کسیکی گرآس - نواب مرزا شوق ؎ کیسی مدت کی آس توڑ چلے - پیٹتے روتے ہمکو چھوڑ چلے -

نمبر(۲) لازم نومید ہونا - مایوس ہونا قلق ؎ تو بھی اب صبر کر خدا پر چھوڑ - سب امید اُس سے آس نہ توڑ - ان معنی مین سلب کے ساتھہ زیادہ مستعمل ہی

آس ٹوٹ جانا - آسرا جاتا رہنا - قلق ؎ آس ٹوٹی ہراس سا چھایا صدمۂ دل سے غش یہ غش آیا - مومن ؎ کیسی قسمت ہماری پھوٹ گئی - تیرے ملنے کی آس ٹوٹ گئی -

آس جاتی رہنا - امید جاتی رہنا - مومن ؎ مرگ سے تھی زندگی کی آس سو جاتی رہی - کیون بری حالت نہو وسے غیر اچھا ہو گیا -

آس چھوڑ دینا - امید ترک کرنا - فقرہ - پرائی آس چھوڑ دو -

آس دینا - گوّیے یا مرثیہ خوان کو گلے یا ساز سے سُر مین مدد دینا -

آس رکھنا - امید اور بھروسا رکھنا - آتش ؎ کیا تری شان ہی قربان ہون اے عفو کریم - آس رکھتا ہی ہراک فاسق و زانی تیری -

آس رہنا - لازم - فقرہ - جبتک کچھہ بھی بچ جانیکی آس رہتی ہی تب تک علاج سے ہاتھہ نہین کھینچا جاتا -

آس سے ہونا - حاملہ ہونا - فقرہ - کہو بہن تمہاری بہو آس سے بھی ہی (عو)

آس کا نام دُنیا ہی- مثل- امید سے کارخانہ دنیا کا جاری ہی- فارسی مین اسکی جگہہ یہ مثل ہی" دنیا بامید قائم است "

آس کرنا- بہروسا کرنا- فقرہ- ہمتو بہی آس کر کے آئے تہے ہمکو آس لگانا زیادہ آیا

آس لگانا- نمبر (۱) امید کرنا- **قلق** ؎ گاہ کہتی تہی روکے وہ محزون آس اُسی پر لگائے بیٹہی ہون-

نمبر (۲) ٹیک لگانا- مثال کے لیے دیکہو آس نمبر ۳

آس لگی ہونا یا لگی رہنا- امید بندہی ہونا- آسرا لگا رہنا- فقرہ- اور کوئی سہارا تو رہا نہین مگر خدا سے آس لگی ہوئی ہی میر ؎ وصل خاطر خواہ تو معلوم تہا میرے تئین- آس دلکو لگ رہی تہی جب تلک تہا مین جدا-

آس مُراد- آل اولاد (عو) فقرہ ہم کسیکا بُرا چیتین تو ہماری آس مراد کے آگے آئے-

آس مُراد والی (عو) جو عورت صاحب اولاد ہو-

آس ہونا- نمبر (۱) امید اور بہروسا ہونا- مثل- جب تک سانس ہی تب تک آس ہی میر حسن ؎ وہ دارو پلا دلکو جو راس ہو- کہ جینے کی بیمار کو آس ہو مومن ؎ کیونکر نہو تیری آس تونے- افلاک کو بے ستون تہمایا-

نمبر (۲) حمل ہونا (عو) مثال کے لیے دیکہو آس نمبر ۲

آسا- نمبر (۱) ایک پاک بی بی جنکے نام سے عورتین منت مانتی ہین بعض مُسن عورتون سے معلوم ہوا کہ اصل مین یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا نام ہے عائشہ سے بگڑکر آسا ہو گیا- لیکن لکہنؤ مین اکثر حضرت سیدہ خاتون جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے مراد لیتے ہین-

نمبر (۲) ظرف- ف- مثل و مانند- **آتش** ؎ حباب آسا مین دم بہرتا ہون تیری آشنائی کا- نہایت غم ہی اس قطرہ کو دریا کی جدائی کا **غالب** ؎ زکوۃ حسن دے اے جلوۂ بینش کہ مہر آسا- چراغ خانۂ درویش ہو کاسہ گدائی کا

آسا جئے نراسا مرے- امیدوار امید کے سہارے جیتا ہی اور مایوس مرتا ہی- (امیدوار)

آسا کا کاسہ- یہ ایک منت ہی مراد پوری ہونے پر لکہنؤ مین اکثر عورتین جناب سیدہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کے نام کا کاسہ بہر کر نذر دلواتی ہین اور پرہیزگار سیدانیون کو کہلاتی ہین-

آسا کے گُلگُلے- عورتون کی رسم ہی کہ منت پوری ہونے کے بعد بی بی آسا کے نام کے گُلگُلے پکاتی ہین اور سیدانیون کو کہلاتی ہین- عورتون مین مشہور ہی کہ اگر حالت نجاست مین کوئی عورت وہ گُلگُلے کہالے یا چہولے تو اُسکے حق مین بُرا ہوتا ہی اور مردون کا کہانا بہت ممنوع جانتی ہین جان صاحب ؎ کہا گئے گُلگُلے یہ آسا کے- ٹوٹین ٹانگین جو چوہدار کرے-

آسا کے نام کا چہلّا اُٹہانا یا اُٹہا رکہنا- یہ ایک منت ہی- عورتون کا اعتقاد ہی کہ بی آسا کے نام کا چہلّا پانی مین غوطہ دیکر اُٹہا رکہنے سے بگڑی ہوئی بات بنجاتی ہے اور مراد بر آتی ہی- بعد حصول مراد اُس چہلے کی چاندی بیچکر اسکے دامون سے شیرینی منگا کر نذر دلوالیتی ہین- جان صاحب ؎ بکلی ہی کہوٹ شیخ کی گر فال مین ہوا- چہلّا اُٹہا دُنہو کے بی آسا کے نام کا-

آسا مرے نراسا جیے- امیدوار کی زندگی صدمۂ انتظار سے تلخ ہوتی ہی اس سے تو نومید اچہا کہ اُسکو صدمۂ انتظار نہین اُٹہانا پڑتا-

آسام- یہ ایک ملک برہما کے شمال و مغرب مین انگلش گورنمنٹ کا مقبوضہ ہی جسمین گیارہ ضلع ہین-

آسان - ف - سہل - ضد مشکل - کیف ؎ عاشقون سے یہی وہ
پردہ نشین کہتا ہی - تمکو آسان ہی ہمکو ہی محبت مشکل -
آسان جاننا یا آسان سمجھنا - سہل سمجھنا - ناسخ ؎ اُس پری رو
کے مسخر کرنے مین حیران ہون - ورنہ آسان جانتا ہون دیو کی تسخیر کو - غالب ؎
ابھی ہم قتل گہہ کا دیکھنا آسان سمجھتے ہین - نہین دیکھا شناور جوے خون مین تیرے توسن کو
آسان کرنا - سہل کرنا - آتش ؎ بیطرح پیسا ہی تو اُس زلف کے پیچ مین
اللہ کرے آسان اے دل تری مشکل کو -
آسان ہونا - سہل ہونا - غالب ؎ رنج سے خوگر ہوا انسان تو مٹ
جاتا ہی رنج - مشکلین مجھپر پڑین اتنی کہ آسان ہوگئین -
آسانی - ف - مونث - ضد دشواری - کیف ؎ فرقت یار گذر جاے
کس آسانی سے - آج کی رات اگر جسم سے جان دور رہے -
آسانی ہوجانا - دقت جاتی رہنا - فقرہ - آپکی توجہ سے کام مین آسانی ہوگئی
آسایش - ف - مونث - آسودن سے حاصل مصدر - چین - آرام -
ناسخ ؎ تم جو یان شب باش ہو پھرتا ہی کیا نالان رقیب - خواب آسایش
مین ہم تم پاسبان گردش مین ہی -
آسایش اُٹھانا - آرام اور چین پانا - فقرہ جتنے اس شہر مین پہلے جیسی
آسایش اُٹھائی آخر مین ویسی ہی تکلیف اُٹھائی -
آسایش پانا - چین پانا - فقرہ - خدا اس گھر کو سلامت رکھے ہم نے
بہت آسایش پائی -
آسایش دینا - آرام دینا - فقرہ - اس سرا کی بھٹیاریان مسافرون
کو بڑی آسایش دیتی ہین -

آسایش طلب - آرام کا طالب کنایہ ہی کاہل سے - فقرہ - ابھی
تم سے کچھ نہو گا تم بڑے آسایش طلب ہو -
آسایش کیجیے - رخصت ہوجیے - فقرہ - اب کچھ کام نہین آپ آسایش کیجیے
آسایش ملنا - دیکھو آسایش پانا - داغ ؎ ملے جو بے وطنی مین
ذرا بھی آسایش - عقیق جاکے عدن مین گہر مین مین رہے -
آس بی بی - انکی منّت مانی جاتی ہی اور نیاز دلائی جاتی ہی یہ نیاز حضرت
عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی ہوتی ہے انھین کو عورتین آسا کہتی
ہین اُسی آسا کا مخفف آس ہی -
آس بی بی کی ٹکیان - یہ ٹکیان میٹھی پکائی جاتی ہین اور حضرت
عایشہ رض کی اُن پر نیاز دلائی جاتی ہی اور یہہ نیاز اکثر بیساکھ کی پہلی
تاریخ ہوا کرتی ہی -
آس پاس - ھ - ارد گرد - گرد و پیش قریب مومن ؎ یون ہی
شعاع داغ مرے دل کے آس پاس - ہالہ ہو جسطرح مہ کامل کے آس پاس
ناسخ ؎ کیا تو کھتا ہی کیون ہوا صدقے - مرے مین تیرے آس پاس نہین
نصیر ؎ چاہیے ہی نام صفحہ گیتی پہ نصیر مثل نگین نہ رکھہ تو قدم گھر کے آس پاس
آس پاس بر سے دلّی پڑی ترسے - مثل اُس جگہہ بولتے ہین
جہان کسی کی ذات سے اغیار فائدہ اُٹھائین اور حقدار محروم رہین -
آس پاس پھرنا - گرد پھرنا - صدقے ہونا - مومن ؎ کافر ہی کون
ہم مین سے مومن پھرے ہی تو - کعبے کے آس پاس تو مین دل کے آس پاس
آستان - آستانہ - خط - ف - مذکر - چوکھٹ - دہلیز کیف ؎
کسنے درگاہ خدا سے پائی ہی یہ منزلت - عرش علے سے ہوا اعلے آستان مصطفٰے

ناسخ ؁ نقش شیرین کو ہوس ہی آپ کے پابوس کی-
بس اسی پتہر کو اپنا آستانہ کیجیے-

فائدہ آستان اور آستانہ چوکھٹ کے معنی مین ہی مگر تعظیماً آستان اور آستانہ بولکر مکان اور درگاہ اور بارگاہ مراد لیتے ہین- جہان کہتے ہین آستانۂ عالی پر حاضر ہوا تہا وہان مقصود بارگاہ عالی ہوتی ہی-

آستان بوس- آستانہ بوس- چوکھٹ چومنے والا- خادم- اظہار عجز و انکسار سے کہتے ہین-

آستان بوس ہونا- ادبا یا اکابر فقرا کے دروازے پر حاضر ہونا- فقرہ- یہ خواجہ غریب نواز کا مزار ہی آستان بوس ہو لو-

آستان- آستانہ چومنا- ظلش- دیکہو آستان بوس ہونا- ذوق ؁
قصد کعبے کا تا بہ رہے اُلٹے چوم کر اُسکے آستانے کو

آستانے کو بوسہ دینا- بادشاہون کے سنگ در اور اولیا کے مزار ہاے مطہر کو تعظیماً چومنا-

آستائی ھ (یہ آستہا سے نکلا ہی جسکے معنی سنسکرت مین سہارا دینا ہین) کسی گانے کی چیز کا ابتدائی ٹکڑا خواہ وہ ایک مصرع کے طور پر ہو یا دو مصرعون کے طور پر اور متاخرین گویون نے خیال کو بہی آستائی قرار دیا ہی-

آستین ف (اسکے اشتقاق کی کئی صورتین ہین ایک یہ کہ اسکی اصل ہستین قرار دیجائے اس بنا پر کہ ہست سنسکرت مین ہاتہہ کو کہتے ہین اور یا و نون نسبت کا اور ہاے ہوز الف سے بدلگئی- دوسری صورت یہ کہ اسکی اصل دستین ہو مرکب دست اور یا و نون نسبت سے- اور مؤلف بہار عجم نے لکہا ہی کہ یہ مرکب ہی آس اور تین سے- آس معنی سوزن و تین کلمۂ نسبت جیسے آبتین نام پدر فریدون مرکب ہی آب اور تین سے- چونکہ آستین ساعد کو گہیرتی ہی اسلیے اسکو آستین کہتے ہین مگر یہ وجہ ضعیف ہی) مونث- نمبر(۱) انگرکھے اور کرتے وغیرہ کا وہ حصہ جسمین بانہہ رہتی ہی
آتش ؁ پہنا کے تجہکو دیکہتے اسے جامہ زیب حیف- کلیان جہاے گل مین نہین آستین نہین- وزیر ؁ اتنوہی منہ کا برسنا اپنے ہاتہہ- آستینین ابر دریا بار ہین-
نمبر(۲) جو کپڑا محرم مین لگا ہوا بازو پر رہتا ہی اور وہ بیشتر جالی کا ہوتا ہی
ناسخ ؁ جالی کی آستین ہین نازنین تری- عاشق کے مرغ دل کو ہی یہ دام دوش پر-

آستین یا آستینین اُلٹنا- نمبر(۱) آستین کو برگردان کرلینا- (جب ایک رخ میلا یا کچہہ خراب ہوجاتا ہی تو ایسا کیا کرتے ہین)-
نمبر(۲) کسی کام کے کرنے پر مستعد ہونا- بیشتر غصے کی حالت مین لڑنے اور ذبح و قتل کرنے کے وقت آستینون کو اُلٹ لیتے ہین اور یہی پہلو شعرا کے استعمال مین زیادہ ہی اسیر ؁ تیغ کہینچی تو کیا برہم و درہم عالم
آستین یار نے اُلٹی تو زمانا اُلٹا وزیر ؁ اُلٹین جو آستینین تو
اک صف اُلٹ گئی تیغ برہنہ ہوگئے اُس دلربا کے ہاتہہ بحر ؁
منظور عاشقون کا اگر امتحان ہی- پہر دیر کیا ہی میان سے لے آستین اُلٹ

آستین پکڑنا- نمبر(۱) داروگیر کرنا- نصیر ؁ لڑاتے آنکہہ جو دیکہا
چمن مین نرگس سے- صبا نے برگ ہزارا کی آستین پکڑی-
نمبر(۲) کسی کام سے روکنا- ظفر ؁ ہم اُٹھے جہاڑ کے دامن تو
اُس نے مستی مین- عجب ادا سے کہا آستین پکڑ کر بیٹہہ-

آستین (یا آستینین) چڑہانا - آستین برچیدن - ف - نمبر (۱) آستین کو اوپر چڑہا کر کسی کام کو مستعد ہونا - معمول ہی کہ کسی کام پر مستعد ہونے کے وقت آستینین کہنیون تک یا اس سے اوپر چڑہا لیتے ہین خصوصًا ذبح کے وقت خون کی آلودگی سے بچانے کو - تو اب آستین چڑہانا کسی کام پر مستعد ہونے لڑنے مارنے مرنے پر تیار ہونے کے معنی مین مستعمل ہی صبا ؎ پہر آئی فصل گل پہر شوق عریانی ہوا ہمکو - چڑہائی آستین دست جنون نے پہر گریبان پر ناسخ ؎ قیامت کیون نہو جب دم چڑہائے آستین قاتل - نمقائے ساعد سیمین بیاض صبح محشر ہی - اسیر ؎ قتل کو کافی ہی آنا آپ کا دامن کشان - آستینین قتل عاشق پر چڑہانا کیا ضرور -

نمبر (۲) انگرکے وغیرہ مین مونڈہے سے آستین کا وصل کرنا - فقرہ - اچکن سب تیار ہی فقط آستینین چڑہانا باقی ہین - جب انگرکے وغیرہ کی آستینین ہٹ جاتی ہین اور انکو بدل ڈالتے ہین تو اسکو بہی آستینین چڑہانا کہتے ہین -

آستین (یا آستینین) چڑہنا - لازم - نمبر ۱ - کی مثالین - صبا ؎ آستین ہر گہڑی چڑہتی ہی مرے دامن پر - دست وحشت بہی بڑا رستم دستان نکلا - آتش ؎ تیغ برہنہ کب نہین قاتل کے ہاتہ مین - کس وقت کہنیون سے چڑہی آستین نہین - نصیر ؎ قتل کو پہرتا ہی عاشق کے وہ دایان تک مستعد - نت چڑہی رہتی ہی قاتل کی بدستور آستین -

نمبر (۲) کی مثال فقرہ - مغلانی انگرکہا تو سارا سیا ہوا تہا فقط آستینین چڑہانا تہین اسکو چار دن ہوگئے اب تک آستینین نہین چڑہین -

آستین (یا آستینین) چننا - آستینون مین بیل بوٹے بنانا - برابر برابر چنتین ڈالنا - (بعضے ہاتہ سے اور بعضے املی کے بیج سے جو بہت بڑا ہوتا ہی چنتے ہین -)

آستین سے آنکہین (یا آنسو) پونچہنا - آستین سے روتی ہوئی آنکہون کے آنسوون کا خشک کرنا - بحر ؎ (با واو مجہول) آستین سے پونچہتا ہون چشم گریان دمبدم - یاد کرتا ہون تجہے اے راحت جان دمبدم - وزیر ؎ آستین سے پونچہیے کاہیکو اشک - اب تو منہ پر زخم دامن وا رہین -

آستین سے چراغ بجہانا - ظش - آستین کی ہوا سے روشن چراغ کو گل کرنا - انشا ؎ پرے اے نسیم سحر پرے نہ ذلیل ہو کہ صبا ابہی - بہت آستین سے بجہا رہی نہ بجہا و لے یہ چراغ دل - آتش ؎ گل ہوتے ہین ہمارے مین سے چراغ عقل - کام آستین کا کرتی ہی گو آستین نہین -

آستین کا چاک - آستین کی درز (کلائی کیطرف) جسکو کہلا رکہتے ہین یا بوتام لگا لیتے ہین - اسیر ؎ جہان مین جتنے ہین ماہ پیکر وہ تیرے وحشی ہین اے گل تر - نہو جو تجہکو یہ بات باور دلیل ہی چاک آستین کا -

آستین کا سانپ - مار آستین - ف - چہپا ہوا دشمن - وہ شخص جو پردۂ دوستی مین دشمنی کرے - وزیر ؎ عبث چہوا ترے گیسوے عنبرین کا سانپ - ہوا ہی ہاتہ مرا میری آستین کا سانپ - بحر ؎ چلو بلا سے اگر ہی یہ آستین کا سانپ - بغل مین پال کے مین کیا کرون گلہ دل کا -

آستین کا سانپ بننا - دوستی کے پردے مین دشمن ہونا - اسیر ؎ عجب ہی رسم جہان پرفن کہ دوست ہوتے ہین جیکے دشمن - چہپائیے جسکو زیر دامن وہ سانپ بنتا ہی آستین کا -

آستین کا سانپ ہونا - دیکہو آستین کا سانپ بننا ؎ نصیر دیکہیے کیا ہو بقول انشا اب - کہ موج اشک ہوئی اپنی آستین کا سانپ -

آستین کا کف۔ اکثر کرتے مین اور کبھی اچکن اور کوٹ مین سر آستین الگ سے دہرا کپڑا الٹ کر سیا ہوتا ہی اور بوتام لگائے جاتے ہین جن کے لگا لینے سے آستین تنگ اور کہولدینے سے کشادہ ہوجاتی ہی۔

آستین کا کوس۔ جب کپڑے کا عرض کم ہوتا ہی یا آستین کسی وجہ سے چہوٹی پڑجاتی ہی تو کلائی بہر کا کپڑا آستین مین الگ سے سلواتے ہین اسکو کوس کہتے ہین اور بعضے خوبصورتی کیواسطے لگاتے ہین۔

آستین کے پہول۔ بیل بوٹے وغیرہ کے وہ نقش ونگار جو جامہ چین آستین مین بناتے ہین۔ اسیر؎ پہنکے آئے ہوا سے گل تر لباس ہو لام کا معطر مری لحد پہ بہی ہاتہ رکہکر چڑہائیے پہول آستین کا۔ ولہ؎ رکہکر جو ہاتہ فاتحہ پڑہتے ہین جامہ زیب۔ کیا قبر پر چڑہائین گے یہ آستین کے پہول۔

آستین کی چین۔ آستین کی چنّت۔

آستین مین چہری رکھنا۔ کبھی دشمن حریف پر وار کرنیکو آستین مین چہری چھپائے رکھتا ہی۔

آستین مین چہری رہنا۔ لازم۔ اسیر؎ شب وصال مرے حق مین ہوگئی شب جنگ۔ بغل مین تیغ چہری اسکی آستین مین رہی۔ اور غالب نے چہری کی جگہہ دشنہ کہا ہی غالب؎ گرچہ ہون دیوانہ پر کیون دوست کا کہاؤن فریب۔ آستین مین دشنہ پنہان ہاتہ مین نشتر کھلا۔

آستین مین سانپ پالنا۔ دشمن اور بدخواہ کے ساتہ سلوک کرنا۔ اور مصاحب بنانا۔ آتش مغفور؎ دشمنون کو جانکے دل کیطرح رکھا۔ بزہ۔ گرگ کو پالا بغل مین آستین مین مار کو۔

آستین مین کوس پڑنا۔ آستین مین کوس ڈالنا کا لازم۔

آستین مین کوس ڈالنا۔ آستین مین کوس لگانا۔

آستینون دار کرتی۔ لمبی آستینون کی کرتی۔ قلق؎ کرتی شبنم کی آستینون دار۔ تنگجے پن پہ اُسکے زور بہار۔ اور اسی کرتی کو آستینون کی کرتی بہی کہا ہی۔ نواب مرزا شوق؎ آستینون کی وہ پہنسی کرتی۔ جسم مین وہ شباب کی بہرتی۔ فائدہ شرفا کی کنواری لڑکیان اکثر یہی آستینوندار کرتی پہنتی ہین۔

آسٹریلیا۔ انگریزی۔ یہ ملک برّاعظم اوشینیا مین واقع ہی۔

آسرا۔ ہ۔ آشری۔ س۔ (اسکا مادّہ شری ہے خدمتگار) مذکر۔ نمبر (۱) امید۔ آس۔ سہارا۔ قلق؎ اب تو ملنے کی بہی امید نہین۔ دل کو کس آسرے پہ دون تسکین۔ میرحسن؎ مین جیتی ہون اس آسرے پر فقط۔ کہ ہوتا ہی تجہسے مرا غم غلط۔ اسیر؎ زور بازوے جوان ہی آسرا ہر پیر کا۔ دیکہہ لو دست کمان مین بہی عصا ہی تیر کا۔ نمبر (۲) بہروسا۔ انشا؎ اور کسکا آسرا ہو سرگروہ اس راہ کا۔ آسرا اللہ اور آل رسول اللہ کا۔

آسرا باندہنا۔ امید رکھنا۔ سہارا ڈہونڈنا۔ مسرور؎ سوا تیرے نہین ہمکو سہارا دین و دنیا مین۔ ترے دروازے پر بیٹھے ہین تیرا آسرا باندہے۔

آسرا بندہانا۔ سہارا دینا۔ امیدوار کرنا۔ مومن؎ ہی عام خطاب یا عبادی۔ اس نے تو کچہہ آسرا بندہایا۔ بندہانا کی جگہہ بندہواتا فصیح ہی بلکہ لکھنؤ مین اب بندہانا کوئی نہین کہتا۔

آسرا بندہنا۔ امید بندہنا۔ سہارا ہونا۔ فقرہ۔ کچہہ آسرا تو بندہا ہی کیا تعجب ہی کہ کام ہوجائے۔

آسرا تکنا - سہارا ڈھونڈنا - اسکا استعمال کم ہی -

آسرا توڑ دینا - مایوس کر دینا - فقرہ - اُنھون نے تو آج آسرا ہی توڑ دیا -

آسرا ٹوٹ جانا - لازم - فقرہ - ایسا جواب ملا کہ جی چھوٹ گیا آسرا ٹوٹ گیا -

آسرا دینا - سہارا دینا - امید دلانا فقرہ - جب کام کرنا نہین ہی تو آسرا دینے سی کیا حاصل

آسرا ڈھونڈنا - سہارا ڈھونڈنا - متنظر ؎ جسکو اللہ پر بہروسا ہو
کیون کسی کا وہ آسرا ڈھونڈے -

آسرا رکھنا - بہروسا رکھنا - امید رکھنا - بحر ؎ اہل دنیا خوش ہون یا ناخوش
ہون کچھہ پروا نہیں - آسرا رکھتا ہی یہ بندہ خدا کی ذات کا - رند ؎
مالک نار و جنان ہی ساقیِ کوثر بہی ہی - رند کسکا آسرا رکھے سوائے بوتراب -

آسرا رہنا - لازم - مومن ؎ تو فلک مرگ ہم سے سب غافل -
اب کسی کا بہی آسرا نہ رہا -

آسرا کرنا - بہروسا کرنا - تکیہ کرنا - فقرہ - خدا پر آسرا کیے بیٹھے رہو -
سودا ؎ تو ہمین یان چھوڑ کے جاتا ہی تنہا یا نصیب - آسرا کسکا
کرین ہم وا دریغا یا نصیب - اسجگہہ آسرا لگانا زیادہ بولتے ہین -

آسرا لگانا - دیکھو آسرا رکھنا - اسیر ؎ کبھی تو خاطرِ غسّال و گورکن
اے مرگ - غریب دیر سے ہین آسرا لگائے ہوئے -

آسرا لگا ہونا - لازم -

آسرا لینا - مدد کی امید رکھنا - سہارا ڈھونڈنا - آتش ؎
قلزمِ عشق مین تنکے کا سہارا بہی نہ ڈھونڈ - آسرا وہ نہین لیتے جو خدا رکھتے ہین
رند ؎ سامنا لاکھہ مصیبت کا پڑے پر کوئی - آسرا غیر کا مردان خدا لیتے ہین -

آسکت - ھ - مونث - آلکس - سُستی - کاہلی - عوام کی زبان ہی -

آسکتی - ھ - سُست - کاہل - عوام کی بولی ہی -

آسکتی گرا کنوین مین کہے ابھی کون اُٹھے
آسکتی گرا کنوین مین کہے یہین بھلے
(سست اور کاہل کو ملامت کرنیکے وقت طنزاً ان جملونکا استعمال ہوتا ہے)

آسکنا - میتوان آمدن - ف - پہنچ سکنا - ناسخ ؎ ہون جان بلب
مگر نہین آسکتی ہی اجل - ظلمت کدے سے ایسی دلہتی ہی ہجر مین -

آسمان - ف - (مرکب ہی آس مخفف آسیا اور مان بمعنی مانند سے اس
نام رکھنے کی وجہہ یہ ہی کہ چکّی کی طرح دَور کرتا ہی) مذکر - آکاس - ھ - آکاش
س - سما - فلک - ع - اسکائی - انگریزی -

صفات

اثیر - مومن ؎ وہ حاکم کہ سب جسکے فرمان پذیر - عناصر سے لے تابہ چرخ اثیر -
بلند

اخضر - برق ؎ غرق کیا رونے سے میرے ساری دنیا ہو گئی -
کہکشان چرخ اخضر موج دریا ہو گئی -

اشکبار - برق ؎ دیکھے جو میری طرح یہ چہرہ وہ چاند سا -
تارون کے آنسوؤن سے فلک اشکبار ہو -

بخیل - اسیر ؎ وہ مست ہون مُرہ کہ آنکھون مین یہ سپہر بخیل -
ذلیل صورت مینائے بے شراب رہا -

بداختر - ذوق ؎ یہی کہتا تہا گہبرا کر فلک سے کہ او بے مہر بداختر کینے -
کہان مین اور کہان یہ شب گرتے - مری جانب سے تیرے دل مین کینے

بدافعال - صبا ؎ لے گی ہمکو پیار سے آغوش مین زمین - کیا
غم عدو جو چرخِ بدافعال ہو گیا -

بدبین - ذوق ؎ چرخ بدبین کی کبھی آنکھ نہ پھوٹی سو بار - تیر نالے
نے مرے چشم زحل مین مارا -

بدچلن - مومن ؎ بعد چندے فلک ناہنجار - بدچلن بدروش
اور کج رفتار - سر پہ اک آفت تازہ لایا - بدسلوکی سے مرے پیش آیا -

بدخصال - صبا ؎ شاکی ہون گردش فلک بدخصال کا - آئی
شب فراق گیا دن وصال کا -

بلندپیشانی - مومن ؎ لطف چرخ بلندپیشانی - دیدۂ مردنے کی نگہبانی

بوقلمون - مومن ؎ ہائے نیرنگ چرخ بوقلمون - ہے نئے رنگ سے کیا دل خون

بے تمیز - میر ؎ آسمان بے تمیز و بے تہ و دشمن کمال - دوستی
کے پردے مین کرتا ہی مجھکو پایمال -

بیدادگر - مومن ؎ بعد یک سال خصم دیرینہ - چرخ بیدادگر مین کینہ
آگیا اپنی کج خرامی پہ - غش ہوا اسکو نہ کامی پہ -

بے مہر - سودا ؎ اے چرخ سفلہ پرور اے آسمان بے مہر - اٹھون
ہر عقل تیری آو نہا ہی تو جنم سے -

پیر - آتش ؎ کیا جوانمردون کو اُبلا یہ دنی رکھیگا - اوڑھ لے
آپ تو چادر فلک پیر سفید -

تفرقہ انداز - ناسخ ؎ ہی تعجب آسمان تفرقہ انداز سے - ایک
جا ہین عاشق و معشوق کیونکر ڈاب مین -

جفاکار - صبا ؎ ثابت ہی انقلاب زمانہ سے اے صبا -
قائم نہین ہی چرخ جفاکار کا مزاج -

جلاد - ناسخ ؎ جی نہین بچتا نظر آتا شب فرقت مین آج -
کہکشان تلوار ہی اور آسمان جلاد ہی -

چنبری - برق ؎ بلند شعلۂ عارض جو اے پری ہوجائے -
تو زیر زمین چرخ چنبری ہوجائے -

حقہ باز - مومن ؎ ہاتھون سے اپنے مہرۂ تریاک کھو دیا -
بگڑا ہی کھیل کیا فلک حقہ باز کا -

خضرا - مومن ؎ انتظارا ہوش مین تو ہون آنکھین سفید - شب یہ
وہم آیا ہی سوے چرخ خضرا دیکھکر -

خونریز - ناسخ ؎ فلک سا تو ہی ہی خونریز مثل مہر و ماہ نو - سپر
سونے کی تھبکہ چاہیے شمشیر چاندی کی -

دنی - میر ؎ ڈر چشم شور چرخ سے گل ہیول اک طرف - آنکھ اس
دنی کی دوڑے ہی اک برگ کاہ پر -

دون - ناسخ ؎ ہمت اگر نہین فلک دون کو کیا ہے غم -
دان اب ہی آشنا نہین حرف سوال سے -

روسیہ - میر ؎ آبلے جیسے ستارے ہین مرے دل کے بیچ
اسکے اس چرخ سیہ رو سے رہا ہون مین جل -

زمین گیر - اسیر ؎ آوارگی مین ساتھ ہمارا نہ دے سکا - تنگ تنگ
کے آسمان ہی زمین گیر ہوگیا -

زنگاری - آتش ؎ وہی نشوونماے سبزہ ہی گور غریبان پر -
ہوا ہے چرخ زنگاری جو آگے تہی سو اب ہی ہی -

ستمگار - ستمگر - ناسخ ؎ کج ایسی نہ تہی آگے مرے یار کی رفتار
سیکھا ہی مگر چرخ ستمگار کی رفتار - اسیر ؎ گلبدن خاک مین کیا کیا نہ

ملائے تو نے عقل پر تیری پڑین چرخ ستمگر پتھر-

سرگردان - مومن ؎ آز بے صرفہ مین افلاک ہین کیون سرگردان
کب ہوا ایسے شریرون کو تری بزم مین بار-

سفلہ پرور - اسیر ؎ کبھی راحت نہ پائی دور چرخ سفلہ پرور مین-
نکلکر شیر کے مُنہ سے گرا مین کام اژدر مین-

نسیہ کاسہ بخیل - میر ؎ جام خون بن نہین ملتا ہی ہمین صبحکو آب - جب سے
اس چرخ سیہ کاسہ کے مہمان ہوے-

ضدی - ذوق ؎ چرخ ضدی ہی کوئی کند نہ دلائے اسکو - گر سنے
عود کو غرقی تو جلائے اُسکو-

فتنہ - مومن ؎ آسمان فتنہ کچھہ ایسا نہین اے اہل جہان-
کوئی باقی نہین رہنے کا امان ہوتے تک-

فتنہ گر - مومن ؎ دل پہ جب یہ غبار بٹھلایا چرخ سے فتنہ گر کو رحم آیا

کاواک جوفدار - میر ؎ دیوار کہنہ ہی مت بیٹھہ اسکے سایے - اُٹھہ
چل کہ آسمان تو کاواک ہو گیا ہی-

کبود نیلگون - اسیر ؎ چرخ کبود جسکو سمجھتے ہین ... ہے
ہین ہم نے ہوا ہی دُہوان بلند-

کج ادا - میر ؎ چرخ کی بھی کج ادائی ہم ہی پہ جاتی ہی پیش - ناز کو
اُس سے تو اک دم بھی جدا کرتا نہین-

کجباز - رشک ؎ کریگا چرخ مری گور سے بھی کج بازی - کوئی
زمین نہین آسمان سے باہر-

کجرو - مومن ؎ بدلجاتا ہی اک دم مین زمانا - نہین اس چرخ کجرو کا ٹھکانا-

کج مدار - صبا ؎ مری طرح سے بگڑنا ہی اک دن اُسکو بھی-
خرابی فلک کج مدار باقی ہی-

کمینہ - برق ؎ بے عقل ہین امید جو رکھتے ہین فلک سے-
بڑھجائے اگر لاکہ کمینا نہین اچھا-

کہن - رشک ؎ ذلت منت کج طبع ہی بات نہین-
تیرا احسان ہم اے چرخ کہن کیون لیتے-

گدا - میر (خمس مین) ؎ مرتبہ کچھہ نہ پوچھو اس گھر کا - بندگی یان کی فخر
قیصر کا - شاہ ہین پیش دست قنبر کا - آسمان ہی گدا اسی در کا-

گردان - ناسخ ؎ جو سرخی آتی ہی عکس شفق سے بھی مرے منہ پر-
حسد سے رنگ ہوتا ہی مبدل چرخ گردان کا-

ماتمی جامہ - ذوق ؎ عزاداری مین کسکی ہی یہ چرخ ماتمی جامہ-
کہ جیب چاک کی صورت ہی خط کہکشان ہوتا-

مُخیل - اسیر ؎ کیا کام ہی شکایت چرخ مخیل سے - سائل نہین کہ
جز ہو مجھکو بخیل سے - ذوق ؎ لاتا نیرنگ سے ہی رنگ نئے
چرخ مخیل - واہ بگڑا ہی کچھہ اس خم مین عجب رنگ سے نیل-

معکوس - اسیر ؎ کس طرح سے بادۂ عشرت نصیب خلق ہو-
جام خالی کی طرح سے آسمان معکوس ہی-

مُقوّس بشکل کمان - آتش ؎ جانب چرخ مقوس آہ ہوتی ہی روان ہے
یہ کمان اک دن نشانہ ہی ہمارے تیر کا-

مینا رنگ - مینو - ذوق ؎ ہی تری بزم طرب مین پئے بسم نوروز
صورت بیضۂ رنگین فلک مینا رنگ مومن ؎ چرخ مینو مضطرب آن

آن مین - خضر ڈوبے چشمۂ حیوان مین -

ناانصاف - **غالب** ؎ کچھ تو دے اے فلک ناانصاف -

آہ و فریاد کی رخصت ہی سہی -

ناساز - میر ؎ اتفاق ایسے پڑے ہم تو منافق ٹھہرے - چرخ ناساز

نے غیرون سے اُسے یار کیا -

ناہنجار - مثال کے لیے دیکھو بدچلن -

نشرند - میر ؎ سارے عالم سے کرے ہی کجروی چرخ نشرند - قافیہ ہی تنگ (سرنگون) از بس امن کی راہین ہین بند -

نیلا - **نیلگون** - **نیلی** - میر ؎ نیلا نہین سپہر تجھے اشتباہ ہی - دود جگر سے میرے یہ چھت سب سیاہ ہی - **آتش** ؎ بحر ہستی سا کوئی دریائے بے پایان نہین - آسمان نیلگون سا سبزۂ ساحل کہان - میر ؎ ٹھہرے نہ چرخ نیلی پہ انجم کی چشم شوخ - اس قصر مین لگا ہوا ہی کیا لاجورد ہی -

نیلوفری - **سودا** ؎ کرون ہون کشت مین جس گل زمین پہ تخم امید - تو چرخ نیلوفری کو ہی سبز کرنا شاق -

واژگون - **امیر** ؎ مطلب ہو خاک حاصل اس چرخ واژگون سے - سمجھے ہوے تھے دریا جسکو سراب نکلا -

آبگون - آبگینہ رنگ - آسیا - آسا - آئینہ فام - بدگوہر - بدلگام - بے مہر - بیوفا - تردامن - تنگ چشم - تنگ میدان - جہانگیر - خضر لباس - جرد بین - دغاباز - دورنگ - تیرہ کار - سنگین دل - شب زندہ دار - شیشہ رنگ - شیشہ ساز - عربدہ جو - غم آئین - کاسہ پشت - کوزہ پشت

گرم عنان - لاجورد قبا - مردافگن - نادرہ فن - نادرہ کار - نیلی رواق -

تشبیہات

آبلہ - **ناسخ** ؎ کیون نہ کھٹکون آسمان کی آنکھ مین مین ناتوان - آبلے کی شکل اُس مین مجھ مین عالم خار کا -

آسیا - **آتش** ؎ گردش نے اسکی سرمہ کیے اپنے استخوان - چکّی ہمارے پیسنے کو آسمان ہوا -

آشیان - **ناسخ** ؎ آشیان آسمان مین مرغ زرین دب رہا - ہجر مین دیکھا جو میری شام وحشت ناک کو -

آئینہ - **مومن** ؎ کیا کہون قصہ طغیانی دریاے سرشک - دیکھ لو آئینہ چرخ ہی زیر زنگار -

اطلس - **ذوق** ؎ کیسہ گوہر انجم ترا صرف انعام - طاقہ اطلس گردون ترا وقف خلعت -

بام - **ناسخ** ؎ بیخودی مین آنکھ پڑ جاتی ہی جب خورشید پر - آسمان کو جانتا ہون اُس پری کا بام ہی -

بیضہ - **غالب** ؎ ناسرمایہ یک عالم و عالم کف خاک - آسمان بیضۂ قمری نظر آتا ہی مجھے -

پل - **ناسخ** ؎ افق سے تا افق بس ایک ہی سطح ہی پانی کا - ہمارے اشک کا دریا ہی عالم آسمان پل ہی -

تخت - **امیر** ؎ تم ہی نکلو گھر سے اپنے اے شہ اقلیم حسن - تخت گردون پر شہ خاور برآمد ہو گیا -

تنور - **سودا** ؎ ہنوز دیر و زود پہنچنے کا شکوہ کر رہا -

ع۱ دیکھو حاشیہ صفات آب کہ وہان وجہ انکے لکھنے کی مرقوم ہی -

تو اِک ایک فلک جسمین نان ہی سب کی -

ٹاپو - اسیر ؎ دیدہ گریان نے برپا اسقدر طوفان کیا - بنگیا
دریا زمانہ آسمان ٹاپو ہوا -

جام - اسیر ؎ فیض ساقی سے یہ اپنا ظرف عالی ہوگیا - آسمان
جام شراب پرتگالی ہوگیا -

جہاز - دہوین کا جہاز - بحر ؎ آنے دو جوش پر مرے طوفان اشک
کو - پوچھین گے ہم کدہر کو جہاز فلک گیا - اسیر ؎ نالے نے جب سے
قصد کیا تیر کتاز کا - عالم ہی آسمان مین دہوین کے جہاز کا -

چاک - ناسخ ؎ کیا کلال خزان نے خمیر خاک تیار - یہ مہر و ماہ
پیالے مین چرخ گردان چاک -

حباب - برق ؎ یہانتک ہیری نوبت لاغری مین غم سے پہنچی ہے -
حباب چرخ ہر قطرہ ہوا ہی مجھکو آنسو کا -

حصار - ذوق ؎ فلک کے رنگ سے ظاہر ہے ماتمی آثار -
خوش اپنا کیونکہ ہو اس نیلگون حصار مین دل -

حلقۂ زنجیر - اسیر ؎ سات حلقے مری زنجیر کے ہین
نظم عالم ہو مری سلسلہ جنبانی سے -

خُم - ناسخ ؎ میکشو روز ازل سے مین وہ صاحب ظرف ہون -
جسکے اک پیمانے سے خالی خم گردون ہوا -

خوان - ناسخ (رباعی) ؎ ہی روز ازل سے دانہ زدیہ دوران -
کیا خاک ہو سیر کوئی اسکا مہمان - خورشید کو دیکھو آسمان کو دیکھو -
اتنے بڑے خوان مین ہی اک گردہ نان -

خوشۂ انگور - ناسخ ؎ ستدر ... وسعت رکھتے ہین ہم
سے پرست اپنے گلشن زیر فلک اک خوشہ ہی انگور کا -

خیمہ - ناسخ ؎ تیرے رتبے کواسے رفیع القدر - خیمۂ آسمان بلند ہوا -

دامن پر گوہر - ذوق ؎ تیری گہر فشانی دست کرم سے ہی -
گویا کہ یک دامن پر گوہر آسمان -

دانۂ انگور - برق ؎ عین ستی مین جو عالی نظری سے تاکا -
گنبد دوار فلک دانۂ انگور ہوا -

دُود - وزیر ؎ آتش ذوقت سے عالم کورۂ آتش ہوا - آسمان
ہی دود دہم انگر ہین او محجمر زمین -

دولاب - مومن ؎ گرتری بے رضا کرے گردش - ٹوٹے دولاب چرخ کا محور[1]

دیو - صبا ؎ صبا کچہہ پیچ پڑجانے نہ تیر - اڑو گشتی نہ دیو آسمان سے

رخش - ناسخ ؎ تابع ہی یون ہی رخش فلک شاہ جہان کا - جسطرح
اتابع فرمان ہی یہ گہوڑا -

سائبان - میر ؎ کرون جو آہ زمین و زمان جلجائے - سپہر
نیلی کا یہ سائبان جلجائے -

سبو - اسیر ؎ برق کی آتش یہ پانی گرم کرتا ہی سحاب - بہر کے
لاتا ہی سبوے آسمان مین بار بار -

سپر - ذوق ؎ زبا ستمکش ہے وہ شمشیر کشیدہ - قبس کا
نہ رکے وار فلک کی ہی سپر سے -

سقف - اسیر ؎ دار دنیا مین بجا ہی دب کے مرجانیکا ڈر -

[1] چرخ جیسے ستی دالکے پانی بہتے مین -
عسه وہ اکڑی جیسے چرخی گردش کرتی ہے -

دیکھتے ہین آسمان کی سقف بے دیوار ہم۔
شامیانہ۔ اسیر ؎ بعد مردن ہونگدیگی اپنی آہ آتشین۔ کون کھتا ہی
فلک کا شامیانہ دور ہی۔
شیشہ۔ ناسخ ؎ ساقیا شیشۂ گردون ہوا ہی چکناچور۔
پھینک ماری ہم اگر مستی مین ساغر اپنا۔
طاؤس۔ ناسخ ؎ مجھکو اپنے گوشۂ دل مین ہی اُس گلشن کی سیر۔
آسمان نیلگون ہی جسمین اک طاؤس ہی۔
طبق۔ رشک ؎ ہی عالمون مین عالم عشق تمام الگ۔ خوان
زمین الگ طبق آسمان الگ۔
طلسم۔ اسیر ؎ جوش جنون مین بخیم دم جست توڑیے۔ افلاک کا
طلسم بسر دست توڑیے۔
غبار۔ میر ؎ نزدیک عاشقونکے زمین ہی وہ اعشق۔ او آسمان غبار سر رہگذار عشق
غنچۂ نیلوفر۔ ذوق ؎ آرایش ایسی اور وہ گلہاے رنگ رنگ۔
ادنیٰ سا جن مین غنچۂ نیلوفر آسمان۔
فانوس فانوس خیالی۔ اسیر ؎ کیا تری محفل قدرت کی ہی
وسعت کہ یہان۔ آسمان صورت فانوس ہی مہتاب چراغ ولہ ؎
مہ و خورشید و انجم کی ہی گردش میں تصویرین فلک سمجھے ہین سب جسکو
یہ فانوس خیالی ہی۔
فسان۔ ناسخ ؎ کام کیا ہے جوہرون سے گردش افلاک کو۔
واقعی کیا تیغ جوہین کو فسان درکار ہی۔
فیروزہ۔ برق ؎ وہ قیصر ہی کہ جسکے قصر کا دربان دارا ہی۔ وہ
رشک جم ہی فیروزہ فلک ہی جسکے خاتم کا۔
فیل۔ اسیر ؎ سپہر کینہ جو دیکھا ہوا ہی اپنے نالون کا۔ یہ فیل
بے جگر کب سامنا کرتا ہی بہالون کا۔
قرابہ۔ ناسخ ؎ وہ گل ہی تو کہ گلشن عالم مہک گیا۔ ہی آسمان ایک
قرابہ گلاب کا۔
قفس۔ اسیر ؎ دام زمین سے اپنی رہائی ہوئی اگر۔ تقدیر
نے کیا قفس آسمان مین بند۔
کاسہ۔ ذوق ؎ پوچھین گر مجھسے ہمی عیش ہوئی کب سے تلخ۔
کہون جس دن سے فلک کا سنہ زہراب بنا۔
کاغذ۔ سودا ؎ کھکشان خامہ آسمان کاغذ۔ ہو مرکب اگر شب دیجور
اتنے سامان پہ ترے انصاف۔ آوین تحریر مین یہ کیا مقدور۔
کٹورا۔ ذوق ؎ نکرتا ضبط مین گریہ تو اے ذوق اک گھڑی بہرمین
کٹورے کیطرح گھڑیال کے غرق آسمان ہوتا۔
کرہ۔ ناسخ ؎ تصور ہی جو اک خورشیدرو کا۔ کرہ دل کا مثال آسمان ہی
کشت سبز۔ ناسخ ؎ کشت سبز آسمان روز ازل سے خشک ہی۔
جسمین ہی سیراب گردون چشم دریا بار سے۔
کشتی۔ صبا ؎ کشتی گردون مرے رونے سے طوفانی ہوئی۔
بہہ گیا امواج مین مثل کف دریا سحاب۔
کمان۔ مثال کے لیے دیکھو مقوس (صفات مین)
کوہ۔ اسیر ؎ شام فرقت کی سیاہی جو فلک پر دوڑی۔ مین یہ سمجھا
کہ کسی کوہ سے اژدر اُترا۔

گنبد- آتش ؎ گنبد گردون سے نکلو جس طرح سے ہو سکے - ڈر ہی
گر پڑے کا آتش یہ مکان گردش مین ہی -

مجمر- ذوق ؎ یہ بین کی ہی نظر کے جلانے کیواسطے - انجم سپند
آگ شفق مجمر آسمان -

محل- اسیر ؎ عقل حیران ہی کہ سو بار زمانہ بدلا - چرخ کا آج کے
دن تک ہی بدستور محل -

مقبرے کی جالی- ناسخ ؎ آسمان پر نظر جو کی شب ہجر سمجھے
ہم مقبرے کی جالی ہی -

منبر- ذوق ؎ خطبے کیواسطے ترے نام بلند کے - گر مشتری خطیب ہو
تو منبر آسمان -

مینا- ناسخ ؎ جوش حباب بادہ نہین خم مین ساقیا - مینا ے
آسمان مین ہین اختر بھرے ہوے -

نقارہ- اسیر ؎ شب یہ نالے کیجیے اسکی سواری کرکے یاد -
آسمان نقارہ ہو فیل شب دیجور پر -

ورق- سودا ؎ کرین ہین نہ ورق آسمان کو "
اگر تری بخشش کا کیجیے طومار -

ہنڈولا- آتش ؎ روز و شب چرخ ہنڈولے کیطرح پھرتا ہی -
کس طرح سے نہ زمانہ تہ و بالا ہوجاے -

ام النجوم- ایوان سیمابی- بحر اخضر- پردۂ شش رنگ - پردۂ
نیلگون- تاج فیروزہ تخت فیروزہ- چادر کبود- چادر کحلی چادر نیلگون -
چادر نیلی - چتر آبگون- چتر مینا- چشمۂ زنگاری چشمہ کبود- چنبر-
حصار فیروزہ- حصار کبود- حصار معلق- خم لاجورد- خوان سبز
خیمۂ ازرق- خیمۂ روحانیان- خیمۂ زنگاری- خیمۂ سبز- خیمۂ کبود
خیمۂ لاجورد- دائرہ مینا- دیو ہفت سر- سبز پل- سپر زنگاری-
سقف لاجوردی- صدف مشکین رنگ- طارم اخضر- طارم فیروزہ
طارم نیلگون- طاق خضرا- طاق فیروزہ رنگ- طاق کحلی-
طاق لاجوردی- طاق منقش- طاق نیلوفری- طاؤس آبگون
طشت کبود- طشت نگون- طوطی طاؤس پر- فانوس خیال-
فانوس گردان- قباے زربفت- قباے کحلی- قبہ
زبرجدی- قبۂ علیا- قبۂ گردندہ- قبۂ مینا- قدح لاجوردی-
قفس سیمابی- کاسہ پشت- کاسۂ سرنگون- کوزہ پشت- کوزۂ
سربستہ- گرداب- گنبد زنگار- گنبد فیروزہ- گوے لاجورد-
لگن زمردی- مہرۂ لاجورد- نقاب خضرا- نیلی رواق- ورق لاجورد

آسمان بنانا- ادنی کو اعلے بنانا- آتش ؎ خار پیدا ہون
جا گل شگفتہ ہون وہین - آسمان اسکو بنادون جو زمین افتادہ ہو

ناسخ ؎ ہمت عالی تو دی یارب مگر زر چاہیے - آسمان مجھکو بنایا ہے تو اختر چاہیے

آسمان پر پہنچا دینا- نمبر (۱) سربلند کرنا- عزت دینا- داغ ؎
مری افتادگی نے آسمان پر مجھکو پہنچایا - زمین پر وہ نہ ٹھہرے جو تمہاری
خاک پا ٹھہرے - آتش ؎ آسمان پر حسن نے پہنچا دیا پلولا کو
دھوپ سائے کو کیا سورج کیا رخسار کو -

نمبر (۲) دماغدار بنا دینا- مغرور کر دینا- تعریف مین مبالغہ کرنیکی جگھہ
اکثر کہتے ہین - فقرہ - تم نے تو تعریفین کر کے ان کو

؎ دیکھو حاشیہ صفات و تشبیہات آب قسم دوم -

آسمان پر پہنچا دیا۔

آسمان پر ٹوپی پھینکنا۔ کلاہ برآسمان انداختن یا افگندن۔ ف۔ نہایت خوش ہونا فخر کرنا۔ سودا ؎ آوے جو سیر کرنے اکبار وہ چمن مین۔ گل آسمان پہ پھینکین اپنی سدا کلاہین۔

آسمان پر چڑہا دینا۔ دیکھو آسمان پر پہنچا دینا۔ نمبر ۲ فقرہ نواب صاحب ہی نے تو منہ لگا کر اُنکو آسمان پر چڑہا دیا ہی۔

آسمان پر چڑہا کے اُتارنا یا گرانا۔ مرتبہ بڑہا کر گھٹانا۔ جرأت ؎ اُس شوخ نے کل باتون ہی باتون مین فلک پر۔ سو بار چڑہایا مجھے سو بار اُتارا۔

آسمان پر چڑہنا۔ دُون کی لینا غرور کرنا۔ سحر ؎ ظت آگے اُن ابروُونکے مہ نو بڑہے نہین۔ گر جائیگا نظر سے فلک پر چڑہے نہین۔

آسمان ثلث پر دماغ پہنچانا۔ اترانا۔ غرور کی لینا۔ فخر کرنا۔ رشک ؎ تو نکہت چمن سے نہو بدماغ اگر۔ پہنچائین عرش پر ابھی اپنا دماغ باغ۔ اب یہ محاورہ متروک ہی۔

آسمان پر دماغ پہنچنا۔ لازم۔ برق ؎ وہ آفتاب حسن جو نکلے برائے سیر۔ پہنچے ابھی دماغ زمین آسمان پر۔ قلیل الاستعمال ہی۔

آسمان پر دماغ چڑہا دینا۔ نمبر (۱) مغرور کر دینا۔ حد سے زیادہ بڑہا دینا۔ فقرہ۔ خوشامدیون نے اُنکا دماغ آسمان پر چڑہا دیا۔ نمبر (۲) فخر و مباہات کرنا۔ ناسخ ؎ میرے نالے سنکے چڑہ آیا وہ ظالم بام پر۔ آسمان پر اب دماغ اپنا چڑہا یا چاہیے۔ ان معنی مین اب استعمال نہین ہی۔

آسمان پر دماغ چڑہنا۔ لازم۔ رشک ؎ کیون آسمان پر نہ چڑہے مغز کا دماغ۔ کہانیکو ہڈیان سگ کوے بتان مجھکا۔

آسمان پر دماغ رہنا۔ دماغدار اور مغرور ہونا۔ ناسخ ؎ آسمان پر اندنون رہنے لگا تیرا دماغ۔ چاہیے رنگ شفق ظالم تری تصویر کو۔ بحر ؎ آسمان پر دماغ یار رہا۔ کبھی جھک کر وہ مہ لقا نہ ملا۔

آسمان پر دماغ ہونا۔ مغرور ہونا۔ فخر کرنا۔ اسیر ؎ آسمان پر دماغ یار کا ہی۔ خاکسارون پر التفات نہین۔ مومن ؎ دیکھہ زانو پر اُسکے سر اپنا۔ تھا دماغ آسمان پر اپنا۔ وزیر ؎ کسکے شمع رخ سے ہی روشن تیرا آفتاب۔ اندنون کیہ آسمان پر ہی دماغ آفتاب۔ اور میر نے شمع کے ساتھہ بھی اس محاورہ کو کہا ہی ؎ گرچہ انسان ہین زمینی ولے۔ ہین دماغ اُنکے آسمانون پر۔ مگر اب جمع کے ساتھ استعمال نہین ہی۔

آسمان پر سر پہنچنا۔ سرفرازی حاصل ہونا۔ رشک ؎ کرون سجدے جو تیری چوکھٹ پر۔ پہنچے سر تا بہ آسمان میرا۔

آسمان پر لے اُڑنا۔ نمبر (۱) بیخود کر دینا۔ (کسی نشے کی چیز کا) ناصر ؎ ایک ساغر مین ہوگئے بیخود۔ لے اُڑی ہمکو آسمان پہ شراب۔ نمبر (۲) مغرور کر دینا۔ سحر ؎ بام فلک پر آدم خاکی کو لے اُڑا۔ آیا کبھی جو ران تلے بادپائے عیش۔

آسمان پر مزاج ہونا۔ دیکھو آسمان پر دماغ ہونا۔ رشک ؎ قاصد کا مزاج ہی فلک پر۔ اُس ماہ نے خط پڑہا ہمارا۔

آسمان پر ہونا۔ بہت بلند ہونا۔ میر ؎ کچھہ بھی مناسبت ہی یان عجز وان تکبر۔ وہ آسمان پر ہین مین ناتوان زمین پر۔ فقرہ۔ چھینکا تو

آسمان پر بہی ہاتہہ کیونکر پہنچے۔

آسمان پہاڑ کے تہگلی لگانا - دشوار یا محال کام کرنا - جہان کوئی نہ جا سکے وہان پہنچنا - رندؔ کیا آسمان پہاڑ کے تہگلی لگائیگی صاحب اُبہر چلی ہی بہت گانت آپ کی ؎

آسمان پہاڑ سے تہگلی لگائے - مثل - بڑی عیّار اور چالاک عورت کی نسبت کہتے ہین کہ وہ مکّاری اور عیّاری مین ایسی طاق ہی کہ آسمان پہاڑ سے تہگلی لگائے -

آسمان پہٹ پڑے - بد دعا - غارت ہو جائے - تباہ ہو جائے نوازشؔ مین کہان اور قفس کہان صیاد - پہٹ پڑے تجہپر آسمان صیاد

آسمان پہٹنا - قہر الٰہی غضب بادشاہی نازل ہونا - سخت مصیبت سخت حادثہ واقع ہونا - میرؔ مجہسے کیا واقعی ہوا چارہ - آسمان جو پہٹے تو کیا چارہ - یہ محاورہ اگلا ہی اب آسمان پہٹ پڑنا ہی بولتے ہین

آسمان تک جانا - تعلی کی لینا - حد سے بڑہنا - فقرہ - پیری ابہی تو آسمان ہی تک جاتے ہین تہوڑے دنون مین عرش پر بہی جانے لگنگے

آسمان تہرّانا یا کانپنا - اس محاورے کا استعمال ظلم شدید ہونیکی جگہہ - فقرہ - اُس آسمان وہ [illegible] ین سے زمین پر گرایا زمین کانپی آسمان تہرایا -

کسی واقعۂ عظیم کی جگہہ - فقرہ - دہاوے کی صدا آنے لگی آسمان تہرایا زمین چکّر کہانے لگی -

فریاد بیکس کی جگہہ - غافلؔ زیر خنجر جب ترے مذبوح نے نالہ کیا - کانپ کانپ اُٹھین زمینین آسمان تہرّا گئے -

شجاعت کی دہاک بندہنے کیجگہہ - دبیرؔ کس شیر کی آمد ہی کہ رن کانپ رہا ہی - رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہی -

آسمان ٹوٹ پڑے - دیکہو آسمان پہٹ پڑے - نصیرؔ ہنوز اُن سے کرے ہی حباب ہمچشمی - الٰہی ٹوٹ پڑے آسمان دریا پر -
رندؔ اُجاڑا موسم گل ہی مین آشیان میرا - الٰہی ٹوٹ پڑے تجہپہ آسمان صیاد

آسمان ٹوٹنا یا ٹوٹ پڑنا - دیکہو آسمان پہٹنا - وزیرؔ ہجر مین اک ماہ کے آنسو ہمارے گر پڑے - آسمان ٹوٹا شب فرقت ستارے گر پڑے
اسیرؔ گور پر ساقی نے توڑا آکے جب مینائے مے - ہم یہ سمجہے آسمان ٹوٹا ہماری خاک پر - صباؔ باد خزان سے باغ پر افتاد کیسی کیا آسمان ٹوٹ پڑا باغبان پر -

آسمان جاہ - آسمان جناب - آسمان بارگاہ - آسمان رفعت - آسمان پایہ - آسمان منزلت - آسمان قدر - آسمان وقار - آسمان اورنگ اور مثل اسکے سلاطین وزرا اور رؤسا کے القاب ہین -

[آسم]ان جہانکنا - مرغبازون کی اصطلاح مین مرغ کا مست اور لڑائی کے قابل تیار ہونا اور زور مین بہر کر غرور سے آسمان کی طرف دیکہنا - اور سوداؔ نے آسمان پر اُچکنے کا قصد کرنے کے معنی مین گہوڑے کی نسبت کہا ہی ؎ جہانکے ہی ہفت آسمان کو جلدی اُسکی ہر قدم - بسکہ عرصۂ شش جہت کا اُسکے اوپر تنگ ہی -

آسمان دُور ہی زمین سخت ہی - بے بسی کے مقام پر بولتے ہین اور یون بہی مستعمل ہی زمین سخت ہی آسمان دُور ہی - نواب مرزا شوقؔ پر مین اب اسکو کیا کرون کمبخت - آسمان دور ہی زمین ہی سخت -

آسمان زمین ایک کردینا یا کر ڈالنا - نمبر (۱) حد سے زیادہ کوشش کرنا - فقرہ - نوکری کی تلاش مین بہت خاک چہانی آسمان زمین ایک کردیا مگر نہ ملنا تہا نہ ملی - مشہور شعر ؎
ایک کر ڈالے آسمان وزمین - نہ ملا اُسکا پر سراغ کہین -

نمبر (۲) ہل چل ڈالدینا - ہلڑ مچادینا - محشر دہلوی ؎ آسمان اور زمین ایک نہ کردون پیارے - تیری فرقت مین تو محشر ہی مرانام نہین -

آسمان زمین سیاہ ہوجانا - پریشانی اور غم سے کچہہ نہ سوجہنا - ناسخ ؎ ہوگیا ہجر مین جہان سیاہ - ہی زمین اور آسمان سیاہ -

آسمان زمین کا رونا - غم و تاسف کا عام ہونا - فقرہ - اُس کی مصیبت پر تو آسمان زمین روتے تہے -

آسمان زمین کا فرق - بہت بڑا تفاوت - رشک ؎ ہی زمین و آسمان کا فرق اصل ونقل مین - عارض جانان کہان روے مہ کامل کہان میر ؎ رخ اُسکا کہان اور مہ وخور کہان - تفاوت زمین آسمان کا ہی یان -

آسمان زمین کہاں گئے - یعنی کہین پتا نشان نہین - نواب مرزا شوق ؎ رشک یوسف جو تہے جہان مین حسین - کہاں گئے اُن کو آسمان و زمین - اور یون بہی بولتے ہین کہ آسمان کہا گیا یا زمین - مگر وہان مطلب یہ ہوتا ہی کہ یہ چیز نہوئی کیا کہان نیست ونابود ہوگئی - ظفر ؎ کہان گیا ہمارا قاصد خبر نہین اُسکی - زمین نے کہا یا کہ ہی آسمان نے کہا یا -

آسمان زمین کے پردے مین نہین - نایاب اور مفقود ہی کہین نشان نہین - فقرہ - وفا جسکو کہتے ہین وہ کہین آسمان زمین کے پردے مین نہین -

آسمان زمین کی خبر نہونا - دنیا و مافیہا سے غافل ہونا - مشہور شعر ؎ کچہہ نہین مجہکو جسم وجان کی خبر - نہ زمین کی نہ آسمان کی خبر -

آسمان زمین کے قُلاّبے مِلانا - نمبر (۱) انتہا کی کوشش کرنا - کیف ؎ ابہی ملادون زمین آسمان کے قُلاّبے - اگر تلاش سے میری وہ مہ لقا ملجاے -

نمبر (۲) ہل چل مچانا - ہنگامہ برپا کرنا - اسیر ؎ گہبرا کے ایک آہ بہی کہینچون اگر اسیر - قُلاّبے آسمان وزمین کے ملاؤن مین -

نمبر (۳) جہوٹ بولنا - بیفائدہ باتین بنانا - ظفر ؎ بس زمین و آسمان کے تو نہ قُلاّبے ملا - ہمنشین ہی سخت مشکل ماہ پارون کا ملاپ - ذوق ؎ قلابے آسمان و زمین کے ملا نہ تو - اُس مہروش سے ملنے کی ناصح بتا صلاح

آسمان و زمین کیون نہین شق ہوجاتے - کسی سخت صدمے یا گناہ عظیم کے ہونے پر بولتے ہین کہ آسمان زمین کیون نہین پہٹ جاتے مطلب یہ ہوتا ہی کہ قیامت کیون نہین آجاتی (اسلئے کہ یہ امور قیامت کے دن ہونگے) غافل ؎ روز ہجران مین تو سارے حشر کے آثار ہین - کیون زمین پہٹتی نہین شق آسمان ہوتا نہین -

آسمان زمین ملا دینا - دیکہو آسمان زمین ایک کردینا نمبر ۲ برق ؎ بیتابی فراق کیبابت نہ پوچہیے - تڑپا تو آسمان و زمین کو ملا دیا - میر (صفت عشق مین) ؎ لیا کاہ کا کوہ سے کین کہین - ملادے کہین آسمان وزمین -

آسمان زمین مین پتا نہین - معدوم ہی کہین نشان نہین اسیر ؎ آسمان مین نہ زمین مین ہی نشان درویش - عالم ہو نظر آتا ہی مکان درویش -

آسمان زمین مین ٹھکانا نہین - نمبر(۱) کمال تباہی اور بربادی کیجگہہ کہتے ہین - رشک ؎ بے خانماں ہون جاؤن کہان کوے یار سے - ہی آسمان مین نہ ٹھکانا زمین مین -

نمبر(۲) کھین سمائی نہین ہی - کھین گزارا نہین - فقرہ - اس جہوٹ کا توکہین آسمان زمین مین ٹھکانا نہین فقرہ - لڑکی ذراسی بات تجھے ایسی بُری لگی اس مزاج کا توکہین زمین آسمان مین ٹھکانا نہین - (ع و)

آسمان زمین مین دُہوم پڑنا - بہت شہرت ہونا - میرحسن ؎ لگا ہیئت و ہندسہ تا نجوم - زمین آسمان مین پڑی اُسکی دہوم -

آسمان زمین مین سنّاٹا ہوگیا - لوگون پر سکتے کا عالم طاری ہوگیا جب کوئی اچہا گانیوالا گا چکے یا کامل شاعر اپنا کلام پڑہ چکے یا مثل اسکے اور کسی موثر بات کے غایت اثر سے لوگون پر ایک محویت وبیخودی سے سکوت کا عالم ہوجائے اُس جگہہ کہتے ہین - فقرہ - میرعلی صاحب جو سوز پڑہکر اُٹھ گئے تو مجلس کیا زمین آسمان مین سنّاٹا ہوگیا -

آسمان زمین مین فرق نہ رہے یعنی نظم عالم نہ رہے - صبا ؎ باقی رہے نہ فرق زمین آسمان مین - اپنا قدم اُٹھالین اگر درمیان سے ہم -

آسمان زمین ہلادینا - ہنگامہ برپا کرنا - ہل چل ڈالدینا - مومن ؎ دکھاؤن گا تماشا بس نہ چھیڑو مجھے مجنون کو - ہلادونگا زمین وآسمان زنجیر توکھینچو -

آسمان زمین ہلجانا - لازم - غافل ؎ زمین وآسمان ہل ہل گئے ہین - شب فرقت مری آہ حزین سے -

آسمان سر پر اُٹھانا - نمبر(۱) بہت شور وغل مچانا - رند ؎ شور وشر کرتے نہین مستی دروزہ پر آسمان اہل زمین سر پر اُٹھالیتے ہین - آتش نظ ؎ نالہ کرتا ہون توکہتے ہین مجھے اہل زمین - کیون اُٹھایا چاہتا ہی آسمان بالائے سر -

نمبر(۲) اترانا - خوشیان منانا - رند ؎ نہو آغاز پر نازان مآل کار کو دیکھے - یہ پُتلا خاک کا کیون آسمان سر پر اُٹھاتا ہی -

آسمان سر پر پھٹ پڑنا - دیکھو آسمان پھٹنا - بحر ؎ نظ نکلی جاتی ہی زمین ہی پاؤن کے نیچے سے آج - پھٹ پڑا ہی یکبیک کا آسمان بالائے سر

آسمان سر پر توڑنا - سخت صدمہ پہنچانا - صبا ؎ سرزمین کوچہ جانان کی چھڑائی مجھسے - آسمان غم کا فلک نے مرے سر پر توڑا -

آسمان سر پر ٹوٹ پڑنا - دیکھو آسمان ٹوٹ پڑنا - بحر ؎ پست مجھے محفوظ رکہا شکر ہی - ٹوٹ پڑتا آسمان سر پر جو رفعت مانگتا -

آسمان سر پر گرنا - ظ - سخت آفت نازل ہونا - بحر ؎ جب گرا ہی سر پہ یہان آسمان داغ - رہتا ہی مہر وماہ پہ مجھکو گمان داغ -

آسمان سے اُترنا - نہایت عمدہ او رنایاب چیز کی تعریف مین کہا جاتا ہی - فقرہ - کیا یہ مٹھائی آسمان سے اوتری ہو - فقرہ - ہر شعر مین آسمان سے اُترے ہوئے مضمون بندہے ہین -

آسمان سے باتین کرتا ہی - بلندی کی تعریف مین مبالغہ کرنے کی جگہہ استعمال ہی - فقرہ - وہ عالیشان محل کہڑا ہی کہ آسمان سے باتین کرتا ہی -

آسمان سے پتال تک جانا - انتہا کی سعی اور کوشش کرنا۔ جانصاحب ؎ گر آپ آسمان سے پتال جائیے - مانونگی اب نہ ایک نہ یہہ راگ لائیے -

آسمان سے تارے اُتار لانا - دشوار اور ناممکن کام کرنا گلزار نسیم ؎ وہ بولی جو تو کھے زبان سے - تارے تو اُتار دون آسمان سے - فقرہ - ایسے نایاب اور عالی مضامین کہتے ہین گویا آسمان سے تارے اُتار لاتے ہین -

آسمان سے ٹکر کھاتا ہی - یعنی بہت بلند ہی - فقرہ - یہ عمارت تو آسمان سے ٹکر کھاتی ہی -

آسمان سے ٹکر لینا - نمبر (۱) بہت اونچا ہونا - فقرہ - جامع مسجد کے مینار تو آسمان سے ٹکر لیتے ہین -

نمبر (۲) دُگنے چوگنے سے مقابلہ کرنا - جیسے پہلوان کی تعریف مین کہا جائے کہ رستم کی کیا حقیقت ہی وہ تو آسمان سے ٹکر لیتا ہی -

آسمان سے گرا کھجور مین اٹکا - مثل جہان سے کار برآری مشکل ہو وہان سے کام نکل کے اُس جگہہ اٹک جائے جہان پھنسنے کا گمان نہو اُس جگہہ بولتے ہین اور اب اسکی تخصیص نہین رہی عموما ایک جگہہ سے کام نکلکر دوسری جگہہ اٹک جانے پر کہتے ہین -

آسمان سے گرنا - نمبر (۱) مجازا - جو چیزین فضائے آسمان مین ہوتی ہین اُنکا زمین پر آنا - فقرہ - معاذ اللہ آج کس قدر اولے آسمان سے گرے ہین (حالانکہ اولے) کائنات الجو یعنی فضائے آسمان مین ہوتے ہین،

نمبر (۲) - بہ محنت و جستجو ملنے یا مفت ہاتھ آنے سے چیز کی قدر نہونا مرزا جان تپش ؎ - گو کہ توگل ہی اور جون شبنم طالب رنگ بو ترا ہون مین - پر نہ آنا ہی جان سہل مجھے - آسمان سے نہین گرا ہون مین -

آسمان سے گزرنا - آسمان کے پار ہو جانا - مجازا بہت دور پہنچنا - مومن ؎ منفعل ساز بزم ناہید نغمے کیا ہوے - کیون گزرتی ہی فلک سے آہ و زاری آپ کی -

آسمان کا تارا - مجازا نایاب اور نادر چیز - فقرہ - حسین سبھی مگر انسان ہی ہی آسمان کا تارا تو نہین ہی -

آسمان کا تھوکا اپنے ہی مُنہ پر آتا ہی - مثل - پاک دامن بہتان [illegible] سے بدنام نہین ہوتا طوفان جوڑنے والا ہی رسوا ہوتا ہی [illegible] کی اہانت چھوٹے کے لیے باعث ذلت ہی [illegible] والے کا مقابلہ ادنی کے لیے سبب خفت - کیفی ؎ اللہ ہی نگہبان اچھے کی آبرو کا - منہ پر پڑا اُسی کے جسنے فلک پہ تھوکا -

آسمان کا رکھا نہ زمین کا - غارت کر دیا - خراب کر دیا - نصیر ؎ [illegible] ہاتھون سے گنبد آسا - اس کو زمین کا رکھا نے آسمان کا رکھا -

آسمان کھونچا - نمبر (۱) بہت بڑے لمبے نیچے کا حقا اگلے دستور تھا کہ میلون مین جو لوگ بلند مقامون پر بیٹھتے یا ہاتھیون پر سوار ہوتے تھے اونکو نکڑ والے وہ حقا پلاتے تھے -

نمبر (۲) مزاحا بہت لمبے آدمی کو بھی کہتے ہین -

آسمانکی باتین - جو باتین سمجھہ مین نہ آئین جیسے مجذوب کی باتین -

؎ تحت الثرے - زمین کا سب سے نیچے کا طبق -

آسمان کے پار ہونا - دیکھو آسمان سے گزرنا - رندؔ ؎ نالہ ہوتے لگا افلاک کے پار آجکی رات - ضبط مجھسے نہ ہوا آخر کار آج کی رات -

آسمان کے تارے توڑنا یا توڑ لانا - محال کے درپے ہونا - بہت دشوار کام کرنا - (کُٹنی کی تعریف مین) فقرہ - کہو تو آسمان کے تارے توڑ لائے -

آسمان کی چیل زمین کی اُپیل - وہ چالاک عورت جسکا پاؤن ایک جگہ نہ ٹکے اور بہت چالاکی سے دوڑ دوڑ کر اندر باہر کام کرے -

آسمان کی سیر کرنا - خیالات کا دُور دُور پہنچنا - (بیشتر نشے اور بیخودی کی جگہہ اسکا استعمال ہے) کیف ؎ آسمان کی سیر کرتا ہون نین ساقی کے سبب - نشۂ بادہ مجھے عقل فلاطون ہو گیا -

آسمان کی طرف دیکھنا - حسرت کیوقت اکثر آسمان کیطرف نظر اُٹھہ جاتی ہے - فقرہ - اُس بیکس نے مایوسی مین آسمان کیطرف دیکھا ایک آہ کھینچی - ذوقؔ ؎ - دیکھکر غیرون مین مہتاب اُس ہوش کو رات - آہ کی اک دل سے ہمنے سوے گ

آسمان کے نیچے - کھلا ہوا مقام جہاں ... ی اڑنہو

فقرہ - آسمان کے نیچے برہنہ ہو کر نہ نہاؤ - ا ... نی بندا پھنکے یون تو نہ پھر زیر آسمان - ایسا نہو کہ زہرہ گردون ٹپک پڑے -

آسمان گرجنا - مجازاً بادل کا کڑکنا - رعد کا شور کرنا - ذوقؔ ؎ گرجے گردون کیطرح سے وہ باواز مہیب - جوہری جسکو کہ تبلاے ہے گرجا گوہر[1] -

آسمان گرنا یا گر پڑنا - دیکھو آسمان پھٹ پڑنا - قلقؔ ؎ ہم پہ گرتا ہے آسمان ستم - محفل عیش ہوتی ہے برہم - ولہ ؎ دفعتاً اُسپر اے مہ عالم - گر پڑے آسمان رنج و الم - یہ محاورہ قلیل الاستعمال ہے آسمان پھٹ پڑنا او ر ٹوٹ پڑنا زیادہ مستعمل ہے -

آسمان مین تھگلی لگانا - دیکھو آسمان پہاڑ کے تھگلی لگانا - صباؔ ؎ ممکن نہین گزر ہو جہانکے مکانمین - تھگلی ہی ہم لگائین اگر آسمان مین - سحرؔ ؎ کوٹھے تک اُسکے ایک کبوتر نہ جا سکا - تھگلی لگائی ٹکڑیون نے آسمان مین (کُٹنی کی نسبت کمال عیاری اور فریب کیجگہہ) جانصاحب ؎ مہتاب اور زہرہ ہین وہ دونون کٹنیان - تھگلی لگائین چھید کرین آسمان مین -

آسمان مین چھید ہو گئے ہین - کثرت سے مینہ برسنے کی جگہہ بولتے ہین - فقرہ - آج تو آسمان مین چھید ہو گئے ہین پانی رکتا ہی نہین -

آسمان مین ڈوب جانا - بہت اونچا اُڑنا - فقرہ - اب تو کبوتر نظر نہین آتے آسمان مین ڈوب گئے -

اس محاورے کا استعمال بلند پرواز طائرون اور پتنگ کے ساتھ ہے -

آسمان مین لگجانا - دیکھو آسمان مین ڈوب جانا - (پتنگ اور کنکوے کیواسطے اکثر کہتے ہین -)

آسمان نہ پھٹ پڑے - جملہ - جب کوئی بہت جھوٹ بولتا ہے یا صریح تہمت لگاتا یا ظلم کرتا ہے یا علانیہ گناہ کبیرہ کرتا ہے تو یہ جملہ اور مثل اسکے کہتے ہین مثلاً اتنا جھوٹ نہ بولو کہین آسمان نہ پھٹ پڑے - اتنا طوفان نہ جوڑو نہین آسمان پھٹ پڑیگا - اس ملک مین ایسے ایسے ظلم ہوتے ہین تعجب ہے کہ آسمان نہین پھٹ پڑتا -

[1] جس موتی مین بال پڑا ہوتا ہے اوسکو گرجا ہوا موتی کہتے ہین -

آسمان نے ڈالا زمین نے جھیلا - اعلےٰ کی ذات سے ادنیٰ کو جو تکلیف پہنچتی ہی وہ جھیلنا ہی پڑتی ہی اسکا استعمال اُس جگہہ ہوتا ہی جہان کسی زبردست کی زور آوری سے زیردست کو اطاعت کے سوا چارہ نہین ہوتا -

آسمان ہلا دینا - دیکھو آسمان زمین ہلا دینا - مومن ۵ اسکی تپش اک جہان ہلا دے - ہر زلزلہ آسمان ہلا دے -

اور آسمان ہلا مارنا بھی کہا ہی مگر اب متروک ہی - ظفر ۵ اک ذرا ہلکے ادہر آؤ نہین تو دیکھو - آسمان تک ہی مرا نالہ ہلا ماریگا -

آسمان ہلجانا - تاثیر فریاد کی جگہہ اسکا استعمال ہی -

آسمان ہونا - تشبیہاً صفات آسمان کے اعتبار سے کہتے ہین مثلاً بلندی مرتبہ کی جگہہ - اسیر ۵ یہ کسکے نقش قدم سے ملا ہی تاج شرف زمین پکار رہی ہی کہ آسمان ہون مین -

جفاکاری کی جگہہ - وزیر ۵ چلا ہی او دل راحت طلب کیا شادمان ہوکر - زمین کوے جاناں رنج دیگی آسمان ہوکر -

آسمانی - ف - نمبر (۱) آسمان کی طرف نسبت - ذوق ۵ گزرتی عمر ہی یون دور آسمانی مین - کہ جیسے جاے کوئی کشتئ دخانی مین -

نمبر (۲) آسمان کے رنگ سے مشابہ رنگ - اسیر ۵ دوپٹا آسمانی اوڑہ کر وہ روبرو آئے - الٰہی سامنا ہی کس بلاے آسمانی کا - نصیر ۵ دیکھہ جانے دے ہین مت آسمانی چوڑیان - ہاتھ مہ پرستم ڈہائین گی جانی چوڑیان -

نمبر (۳) ناگہانی - رشک ۵ یکایک آکے آفت ہی یہ زلف و قد دکہا جانا - قضاے ناگہانی ہو بلاے آسمانی ہو -

آسمانی آفت - ناگہانی مصیبت - رشک ۵ جان کی خیر ہی نہ مال کی خیر - عشق آفات آسمانی ہی -

آسمانی آگ - خلث - وہ آگ جو آتشی شیشے کو آفتاب کے سامنے کرنے سے شیشے مین پیدا ہوجاتی ہی - انشا ۵ لڑی جو آنکھہ اُس خورشید رو سے تو مجھے انشا - ہوئی اک آسمانی آگ سی محسوس شیشے مین

آسمانی بلا - دیکھو آسمانی آفت - میر حسن ۵ گری اُس پہ جو آسمانی بلا - دل اُس نازنین کا ہوا ہو چلا - آتش ۵ پڑے ایڑی سے چوٹی اُس پری کی - زمین پکڑے بلاے آسمانی -

آسمانی تھپیڑا - ناگہانی صدمہ جس سے انسان کو مفر نہو -

آسمانی تیر - نمبر (۱) تیر ہوائی یعنی وہ تیر جو آسمان کیطرف لگائین نمبر (۲) شہاب ثاقب -

آسمانی دہکا - دیکھو آسمانی تھپیڑا - فقرہ - اُس ظالم کو ایسا آسمانی دہکا لگا کہ پہر نہ سنبھلا -

آسمانی رنگ - آسمان کے رنگ سے مشابہ رنگ - ناسخ ۵ آفتاب کا کھنا ہی شراب کو زیبا - اسلیے کہ شیشے کا رنگ آسمانی ہی -

آسمانی زبان - ہنود سنسکرت زبان کو دیوبانی یعنی آسمانی زبان کہتے ہین -

آسمانی صدمہ - دیکھو آسمانی آفت -

آسمانی غضب یا قہر - قہر و غضب الٰہی - ظفر ۵ وہ چشم قہر قہر آسمانی کا نمونہ ہی - نگہہ اُسکی بلاے ناگہانی کا نمونہ ہی -

آسمانی کتاب - وہ کتابین جو خدا نے پیغمبرون پر اُتارین یعنی زبور - توریت - انجیل - قرآن شریف -

آسمانی گولا - برف اولے وغیرہ - جن چیزون سے ناگہانی سخت صدمہ پہنچے -

آسمانا - حلول کرنا - کسی چیز کے اندر سما جانا - سوز ؎ چڑہاتا ہی مرا منہ مین نے کسکو کچہ کھایا رو - ابے کوئی بڑا شیطان تجہہ مین آسمایا ہے

اب اسجگہہ درآنا یا سما جانا بولتے ہین -

آسن - س - (اسکا مادّہ آس ہی جسکے معنی بیٹھنا ہین) مذکر - نمبر (۱) گھوڑے پر بیٹھنے مین سوار کی ران کا وہ حصہ جو گھوڑے کی پیٹھہ سے لگا ہوتا ہی - اسیر ؎ کرے یہ ابلق ایام شوخی جسقدر چاہے - کھین آسن بہلا ہم شہسوارون کے اُکھڑتے ہین -

نمبر (۲) انداز نشست - جوگیون کے بیٹھنے کا ڈہنگ - فقرہ - چالیس چلّے جو اُسی آسن جب تک ختم نہون پورا جوگی نہین ہوتا -

جرات ؎ شاید آجاے کبھی ہاتہہ عروس گیتی - اسی اُ

بیٹھے ہین آسن مارے - مصحفی ؎ اے خوشا ے

کوچے مین - خاک پنڈے سے ملے بیٹھے ہین آسن ے -

نمبر (۳) وہ اونی یا ریشمی کپڑا جسپر فقرا ے ہنود بیٹھکر پوجا پاٹ کرتے ہین - اسکو آسنی زیادہ کہتے ہین -

نمبر (۴) مٹھ وغیرہ جوگیون کے رہنے اور جوگ رمانے کی جگہہ - مثل - جوگی تھا سو اُٹھ گیا آسن رہی بھبوت -

آسن اُکھڑ جانا - سوار کی ران گھوڑے پر قایم نہ رہنا - پٹری نہ جمنا - اسیر ؎ سنبھلنے دیتی ہی کب ابلق ایام کی شوخی - اُکھڑ جاتے ہین آسن شہسوارون کے یہان جمکے -

آسن پہچاننا - کم سوار اور شہسوار کی طرز نشست سے گھوڑے کا آگاہ ہو جانا - آتش ؎ کرتا ہی مجہسے ابلق ایام شوخیان - پہچانتا نہین مگر آسن سوار کا -

آسن تلے آنا - نمبر (۱) ران کے نیچے آنا - سواری دینا - فقرہ - ابھی یہ گھوڑا آسن تلے نہین آیا ہی یعنی سواری نہین دی ہی -

آسن جلنا - ایک کل سے بیٹھے بیٹھے ران یا زانو مین گرمی پیدا ہو جانا - میر ؎ کب تلک دہونی لگائے جوگیون کی سی رہون - بیٹھے بیٹھے در پہ تیرے تو مرا آسن جلا -

آسن جمانا - ران جما کے گھوڑے پر بیٹھنا - فقرہ - دیکھو گھوڑا شوخیون پر ہی آسن جمائے رہو -

آسن جمنا - لازم - (مثال کے لیے دیکھو آسن اُکھڑ جانا)

آسن جوڑنا یا آسن سے آسن جوڑنا - زانو بزانو ایک دوسرے کے مقابل بیٹھنا - فقرہ - دونون جوگی کیا آسن سے آسن جوڑ کر بیٹھے ہین -

آسن لگانا - بستر لگانا - فروکش ہونا - (بیشتر جوگیون کے لیے) فقرہ - بابا فقیرون کو کیا پوچھتے ہو جہان شام ہو گئی وہین آسن لگا لیا

آسن مار کر بیٹھنا - جوگیون کی طرح بیٹھنا - اس قصد سے بیٹھنا کہ اب نہ اُٹھین گے مصحفی ؎ اے خوشا حال کہ جو لوگ ترے کوچے مین - خاک پنڈے سے ملے بیٹھے ہین آسن مارے - مشہور شعر

ہ اب تو بیٹھا ہون مین در پر تیرے آسن مار کے - چھوڑ کر گھر بار
اپنا اور تن من مار کے -
آسن مارنا - جوگ کی قطع سے بیٹھنا - انشا ہ برج اُڑتے
ہوئے گر دیکھے تو یون عقل کہے - جوگی جیپال چلا مار ہوا پر آسن -
ولہ ہ شیر کی کھال بچھا اور مے تن پہ بھبوت - گاہ جوگی
کی طرح رہتے ہین آسن مارے -
آسنی - ایک چھوٹا سا بستر جس پر ہنود بیٹھکر پرستش کرتے ہین -
مسرور ہ آسنی پر جو وہان بیٹھا ہی آسن مارے - کھین جوگی کی ہی
وہ شوخ نہ گردن مارے - اور چھوٹا سا بستر یا چٹائی وغیرہ جسے ہندو
چوکے مین بچھا کے کھانا کھاتے ہین اُسکو بھی کہتے ہین -
آسُودہ - ف - نمبر (۱) جو آرام سے ہو - سوز ہ آرام پر کہان
ہی جو دلمین ہی جاے حرص - آسودہ زیر چرخ نہین آشناے حرص -
نمبر (۲) خوشحال - مرفہ حال - فقرہ - وہ بہت آسودہ ہین بھلا
نوکری کا ہیکو کرین گے -
نمبر (۳) سیر - بھوکے کی ضد - فقرہ - بھئی مین تو آسودہ ہوگیا اب
مجھہ سے نہین کھایا جاتا -
آسودگانِ خاک - اہل قبور - مُردے - ناسخ ہ رقص مین
آتی ہین یہ اُنکے گھنگرو کی صدا - کرتے ہین آسودگان خاک شیون زیر پا نصیر ہ
آسودگان خاک کے شاید ہین محو دید - نرگس کے دیکھتے ہین جو آنکھین جھکا کے پھول
آسودہ حال - خوشحال - امیر -
آسودہ دل - خلث - خوشحال - فارغ البال - بحر ہ سرزمین
لکھنؤ بھی تختۂ شطرنج ہی کیا پیادہ کیا سوار آسودہ دل گھر سے نہین -
ذوق ہ کہا یہ اُس نے کہ قید حیات مین انسان - کبھی نہوگا
دل آسودہ گو ہو مستِ الست -
آسودہ ہونا - نمبر (۱) سیر ہونا - نیت بھر جانا ہ رغبت نہین ہی
اب کسی نعمت کی مصحفی - غم کھاتے کھاتے ہجر مین آسودہ ہوگیا -
نمبر (۲) خوشحال - مرفہ حال ہونا - میر حسن ہ رعیت تھی آسودہ
و بے خطر - نہ غم مفلسی کا نہ چوری کا ڈر -
نمبر (۳) خلث مطمئن ہونا - راحت و آرام مین ہونا - مومن ہ
نہین ڈر جذبۂ طاقت گسل کا - دل آسودہ ہی اُس آرام دل کا -
کیف ہ ٹھنڈی ہری سانسون سے آسودہ خلایق ہو - جب
گرم ہو ہنگامہ خورشید قیامت کا -
آسیا - خلث - ف - مونث - چکّی - عرش ہ آسیا کہتی ہے
ہر صبح باواز بلند - رزق سے بھرتا ہی رزاق دہن پھر کے ہ
یہ نشان ہی ناسخ سرگشتہ کے ویرانے کا - آسیا کی طرح سنگ آستان
گردش مین ہی - علاوہ اس آسیا کے جو قدیم سے مروج ہی دو چکیان
اور ہوتی ہین پن چکّی اور ہوا کی چکّی جنکو آسیاے آب اور آسیاے
باد بھی کہتے ہین - نصیر ہ آسیاے آب کی مانند پھرتا ہی بھنور -
کیون نہوا سکو تلاش مشت ارزن آب مین - ذوق ہ مین ہون
چکر مین لگی جسدن سے دنیا کی ہوا - حال میرا ہی بعینہٖ آسیاے باد کا -
آسیب - ف - مذکر - نمبر (۱) صدمہ - تکلیف - آتش ہ وہ شکر لب ہے
آسیب نظر سے محفوظ - چشم بدخواہ ہو شلِ قدحِ شیر سفید -

نمبر(۲) خطث - دشمنی - مخالفت - رشک ۱؎ ضرر کرتا نہین بعد فنا
آسیب دشمن کا - چراغ برق کا جلوہ ہی دیوانون کے مدفن پر -

نمبر(۳) آفت - بلا - مشہور شعر ؎ عشق پریون کا دشمن جان ہی -
عشق آسیب جان انسان ہی -

نمبر(۴) دیو - جن - بہوت - پری کا سایہ - ناسخ ؎ عاملون نے
اوس پہ آسیب پری ثابت کیا - پڑ گیا جس شخص پہ سایہ تری دیوار کا -
بحر ؎ کیونکر نہو ٹہری تہین انسان دیکھکر - آسیب ہوا دامین
چھلاوا ہو آن مین -

آسیب اُتارنا - نمبر(۱) عمل اور عزیمت کی قوت سے کسی پر
آئے ہوئے بہوت جن کو دفع کرنا -

نمبر(۲) زدوکوب سے ٹھیک کر دینا - فقرہ - اُس مکّارہ مجنونہ
پر آسیب آج آنے دو مین اُسکا آسیب اُتار دونگا یعنی خوب پیٹونگا -

آسیب آنا - بہوت یا جن کا کسیکو ستانا -

آسیب اُترنا - نمبر(۱) بہوت اور جن کا دفع ہوجانا
اُترا کسی طرحسے نہ آسیب کوے یار - ہونکے فتیلے سا ...

نمبر(۲) وحشت دور ہونا - غصہ اُترنا - فقرہ - خدا خدا کرے آسیب اُترا
آدمی بنے عقل کی باتین کرنے لگے -

نمبر(۳) زدوکوب سے ٹھیک ہونا - فقرہ - جب تک جوتیان
نہ کھائیگا اُسکا آسیب نہ اُترے گا -

آسیب پہنچانا - خطث - ایذا پہنچانا - تکلیف دینا - ناسخ ؎
اُس رشک پری کے ہجر مین اے یار - پہنچاتے ہین آسیب شیاطین مجھکو
نسیم ؎ پابوسی کا کل کو ئی آسیب نہ پہنچاے - شانہ بہی نہ آجاے
کھین ہوے کمر تک -

آسیب پہنچنا - خطث - لازم - سودا ؎ نہ پہنچا میرے اشک گرم
سے آسیب مژگان کو - بہا خاشاک کے سائے تلے سیلاب آتش کا -

آسیب زدہ - وہ شخص جو آسیب کا ستایا ہوا ہو - جس پر
بہوت جن وغیرہ آتا ہو -

آسیب سر پر آنا - پری یا جن کا خلل ہونا -

آسیب سر پر چڑہنا - نمبر(۱) دیکھو آسیب آنا - سوز ؎
عشق کا آسیب جب سر پر چڑہا - کٹ گئی مت اور بہی سودا بڑہا -

نمبر(۲) بہت غصے مین بہرا ہونا - فقرہ - تم ہوش سے باہر کیون ہو
آسیب سر پر چڑہا ہی -

آسیب سر سے اُتارنا - دیکھو آسیب اُتارنا -

آسیب سر سے اُترنا - دیکھو آسیب اُترنا - رند ؎ آسیب
عشق سر سے اُترتا نہین مرے - لکھتا ہی نقش روز پری خوان نئے نئے
فقرہ - شام سے بہوت بنے ہوئے تھے بہت خوشامد کی تو کہین
آسیب سر سے اُترا -

آسیب کا اثر - بہوت جن کا اثر - پری کا سایہ - رند ؎ یہ بہی
ہشیار کو دیوانہ بنا دیتی ہی - اثر الفت مین بہی آسیب پری کا دیکہا -

آسیب کا خلل - دیکھو آسیب کا اثر -

۱؎ کمینون مین جہان بناوٹ کا خیال ہوتا ہی درحقیقت آسیب نہین ہوتا بلکہ بنتے
ہین وہان کفش کاری سے اُتارتے ہین -

آسیب کا سر پر آکر بولنا - جن یا بھوت کا کسی کے سر پر آکر اپنا نام و نشان بتانا - فقرہ - شاہ جی کا تعویذ باندھتے ہی لڑکی کھیلنے لگی اور آسیب سر پر آکر بولنے لگا - ظفر ؎ - افسون عشق سے دل عاشق کے سر پہ روز ہی وہ بلاے زلف گرہ گیر بولتی -

آسیب کا سر پر کھیلنا - عوام مین مروج ہی کہ جب جن یا بھوت کسی کا پیچھا نہین چھوڑتا تو منت خوشامد کرکے گانا سنواتے ہین اور پھول اور عطر وغیرہ خوشبو رکھتے اور بخور سلگاتے ہین اُسوقت خوش ہوکر وہ آسیب زدہ خوب سر ہلاتا اور کھیلتا اُچھلتا ہی - ظفر ؎ ہزار کوئی سیانے لائے کوئی بلائے کوئی کھلائے - جسے کہ آسیب زلف کا ہی نہ مُنہ سے بولے نہ سر سے کھیلے -

آسیب کا گُزر ہونا - کسی جگہہ آسیب کا خلل اور دخل ہونا - اسیر ؎ ہر وقت دل مین جلیئے یا دتبان رہے - آسیب کا گزر ہو جو خالی مکان رہے - اور گزر کیجگہہ دخل بھی کہتے ہین -

آسیب کا لپٹنا - جن بھوت کا کسی کے پیچھے پڑجانا جان نہ چھوڑنا ؎ سر سے سودا خط و زلف کا نکلنا ہی محال - عشق لپٹا مجھے آسیب پری کا ہوکر -

آسیب نہ آئے - ظت - ضرر نہ پُہنچے - صدمہ نہ آئے - ناصر ؎ لیتا نہین مین پنجۂ مژگان سے بلائین - ڈرتا ہون کہ اُس زلف پہ آسیب نہ آئے

آسیبی - جسکو آسیب کا خلل ہو - اور اُسکو آسیبا بھی کہتے ہین -

آسیبی مکان - وہ مکان جسمین جن بھوت کا گزر اور قیام ہو -

آسیہ - فرعون کی بی بی - یہ بی بی حضرت موسیٰ کے دین پر تھین -

فصل الف ممدودہ مع شین معجمہ

آش ظت - ف - (اسکی اصل آش معلوم ہوتی ہی جسکے معنی سنسکرت مین کھانا ہین) مونث - غذا - خصوصاً جو رقیق ہو مثل شوربا و حریرہ - شہیدی ؎ کہا عیسیٰ نے مجھسے نوش جان کر خون دل اپنا - مریض عشق کی بہتر غذا یہ آش ہی گویا - کیف ؎ غم ملے جائے روز کھانیکو - نہ سہی گر میسّر آش نہو -

آش پکانا - درپے ایذا ہونا - سودا (ہجو بخیل مین) ؎ مجھکو باورچی یون دہراتے (دھمکاتے) ہین - رہ تری آش کیا پکاتے ہین - اب یہہ محاورہ متروک ہی -

آش پُلاؤ - (بلا اضافت آش) ایک قسم کا پُلاؤ جو مریضون کے لیے پکایا جاتا ہی -

آش جو - ف - مذکر - چھلے اور بُھنے ہوئے جو کا جوش دیا ہوا پانی - سودا ؎ اور جو کھانیکی لگے اسکو لو - کچھہ نہ اسے دیجے بجز آش جو - اسکو جمع ہی کے ساتھہ بولتے ہین یعنی آش جو بنائے اور پلائے گئے نہ یہ کہ آش جو بنایا اور پلایا نہین بولتے -

آشام - ف - نمبر (۱) آشامیدن سے امر - اسم سے ملکر فاعل کے معنی دیتا ہی جیسے مے آشام (شراب پینے والا) خون آشام (خون پینے والا) - ناسخ ؎ خلد کی نہر عسل کو زاہد جانتے ہین رند مے آشام تلخ -

نمبر (۲) ایک قسم کا لطیف حریرہ -

آشتی - ف - (غالباً اسکی اصل استھرتا ہی جسکے معنی سنسکرت مین ٹھہراؤ ہین) مونث - صلح - ضد جنگ - رشک ؎ مکتب سے ہی نکلکے جہالت کی گفتگو -

کیا آپ آشتی کی کتابین پڑہی نہین۔ مومن ؎ اُنکو بھی ظلم کو وہ فتنہ گر ظلم۔
عداوت آشتی سے رحم پر ظلم

آشفتہ۔ ف۔ پریشان۔ حیران۔ عاشق۔ دیوانہ۔ رشک ؎
کیون نہ مرتا عاشق چشم و لب و زلف و کمر۔ زار تھا آشفتہ تھا خاموش تھا بیمار تھا
داغ ؎ جمع ہین کسقدر آشفتہ خدا خیر کرے۔ اُسکی ہر ہر شکن
زلف مین اک اک دل ہی۔ صبا ؎ دیکھے انجام کو آشفتہ مژگان کیونکر
جاے اس صید کو نیزہ شیر نیستان کیونکر۔ ظفر ؎ گر نہین آشفتہ میری
طرح یہ اُس زلف پر۔ باغ مین اتنا پریشان حال سنبل کیون ہوا۔

آشفتہ حال۔ خط۔ پراگندہ دل۔ پریشان حال۔ رشک ؎
وہان آشفتہ حالون کی پریشانی کا پڑتا ہی۔ جو کنگہی کو سواد زلف مین تشہیر
کرتے ہین۔ مومن ؎ اسی اندیشے سے آشفتہ احوال۔ اسی
دل بستگی ہین فارغ البال۔

آشفتہ خاطر۔ آشفتہ دل۔ خط۔ پراگندہ دل۔ رشک ؎
نام سفاک سے آفاق کا زہرہ ہی آب۔ خاطر آشفتہ جسے پا گیا تیا تک

آشفتہ رہنا۔ خط۔ حیران پریشان رہنا۔ داغ ؎
مین مضطر وہ ہی میرے لیے مضطر زیادہ مجھسے آشفتہ مرا دل سوز رہتا ہی

آشفتہ سر۔ خط۔ سڑی۔ سودائی۔ بدحواس۔ غالب ؎
کہا ہی کسنے کہ غالب بُرا نہین لیکن سوائے اسکے کہ آشفتہ سر ہی کیا کہیے۔
سوز ؎ ہو گیا آشفتہ سر ہر ایک اُسکو دیکھکر۔ باندھکر نکلا نہ کر یہ لٹ پٹی دستار تو

آشفتہ طبع۔ آشفتہ طبیعت۔ خط۔ پریشان خاطر۔ میر ؎ لایق
تری صفت کے صفت تیری ہی محال۔ آشفتہ طبع شاعر خستہ کی کیا مجال بحر ؎
آشفتہ طبیعت کے آثار نہین چھپتے۔ آزار محبت کے بیمار نہین چھپتے۔

آشفتہ کر دینا۔ خط۔ پریشان کر دینا۔ دیوانہ بنا دینا۔ ناصر ؎
دیوانہ پہلے ہی دل عاشق مزاج تھا۔ آشفتہ اور کاکل جانان نے کر دیا۔

آشفتہ مزاج۔ خط۔ دیکھو آشفتہ خاطر۔ داغ ؎ تمکو آشفتہ مزاجون
کی خبر سے کیا کام۔ تم سنوارا کرو بیٹھے ہوے گیسو اپنا۔

آشفتہ مو۔ خط۔ جسکے بال پریشان ہون۔ کنایتاً مغموم پریشان
حال اسلیے کہ غم و ماتم کی حالت مین بیشتر بال کھول دیے جاتے ہین۔
آتش ؎ تلاش مشک مین چین و ختن کی خاک چھانی ہی۔ پھرے ہین
زلف کے سودے مین ہم آشفتہ مو برسون۔

آشکار۔ آشکارا۔ ف (اسکی اصل آکار معلوم ہوتی ہی جسکے معنی
سنسکرت مین صورت اور ظہور ہین اور ش اسمین زائد ہی) ظاہر۔ فاش
ناسخ ؎ یاد آگئین شباب کی رنگین مزاجیان۔ جب شام کو شفق کا ہوا
رنگ۔ آتش ؎ حقیقت دہن یار کھولتا کیونکر۔ نہفتہ راز
کو مین آشکارہ کیا کرتا۔ مومن ؎ غم چین جبین سے آشکارا۔
اک دم بھی فراق ناگوارا۔
اور آشکارا علانیہ کی جگہ بہی مستعمل ہی۔ ذوق ؎ پیئین سے آشکارا
ہمکو کسکی ساقیا چوری۔ خدا کی گر نہین چوری ہی تو پہر بندیکی کیا چوری
آتش ؎ چھپکے آؤ آشکارا میرے گہر آئے تو کیا۔ اجر ہی اُسکا بڑا جو
خیر پنہان کیجیے۔

آشکار یا آشکارا کرنا۔ ظاہر کرنا۔ فاش کرنا۔ آتش ؎ دونگا
سزا مین تار گریبان سے باندہکر۔ راز جنون کرینگے اگر آشکار ہاتھ۔

ناسخ ؎ دل کی صورت سی گریبان پارہ پارا کیجیے۔ رازِ پنہان
جی مین ہی وہ آشکارا کیجیے۔

آشنا۔ ف۔ نمبر(۱) ضد بیگانہ۔ شریک حال۔ دوست۔
آتش ؎ حالت بد مین نہین کوئی کسی کا آشنا۔ کوچ کرجاتا ہی پیش از
مردن بیمارِ خواب۔ ذوق ؎ رہتا ہی اپنا عشق مین یون دل سی مشورہ
جس طرح آشنا سے کرے آشنا صلاح۔

نمبر(۲) جان پہچان۔ روشناس۔ غالب ؎ دے وہ جسقدر
ذلت ہم ہنسی مین ٹالین گے۔ بارے آشنا نکلا اُنکا پاسبان اپنا۔

نمبر(۳) خلش۔ پیراک۔ شناور۔ ناسخ ؎ زورقِ آل نبیؐ کے
واسطے لنگر بنا۔ بحرِ توحید خدا کا آشنا پیدا ہوا۔ وزیر ؎ کب ہین
حریصِ بحرِ توکل کے آشنا۔ موتی کا ایک قطرے ہی مین کام ہوگیا۔

نمبر(۴) واقف۔ آگاہ۔ فقرہ۔ ہمارے کان اس بات سی آشنا
نہین۔ ناسخ ؎ ہون وہ غمین کہ لب نہ ہنسی سے ہوا۔ آشـ
دیوار قہقہہ بھی جو آئے نظر مجھے۔

فائدہ۔ ترکیب کے ساتھ بھی آتا ہی۔ جیسے صورت آشنا۔ حرف آشنا
قلق ؎ پرورش ایک جا لگے ہونے۔ جبکہ حرف آشنا لگی ہونے۔ فریر
؎ بیگانہ کوئی نظر نہ آیا۔ آئینہ بھی صورت آشنا ہی۔

نمبر(۵) جس عورت کو مرد کے ساتھ یا جس مرد کو عورت کے ساتھ ناجائز
تعلق ہو۔ قلق ؎ دل کو رو کو ذرا خدا کے لیے۔ آبرو دو گی آشنا
کے لیے۔ آتش ؎ ابر مین بے نشے کے اک دم رہا جاتا نہین۔
دخترِ رز ہی ہماری آشنا برسات کی۔ ذوق ؎ شورِ قلقل یہ کیون
ہی دخترِ رز۔ کیا کسی آشنا سے لڑتی ہی۔

نمبر(۶) بندہ۔ فقرہ۔ ہر شخص غرض کا آشنا ہی۔

آشنا پرست۔ احباب کا قدردان۔ سودا ؎ ہندو ہین بُت
پرست مسلمان خدا پرست۔ پوجون مین اُس کسیکو جو ہو آشنا پرست۔

آشنا پَروَر۔ دوستون کا مربی۔ رشک ؎ شاہدِ گل کو خیالِ
بلبل بے پر نہین۔ گلشن ہستی مین بوئے آشنا پرور نہین۔

آشنا رہنا۔ دوست رہنا۔ میر ؎ جی چاہی مل کسی سے یا سب سے تو جدا رہ
پر ہوسکے تو پیارے ٹک دل کا آشنا رہ۔ فقرہ۔ عجب زمانے کا رنگ ہی کہ قدیم
آشنا بھی آشنا نہین رہی۔ اور آشنا رہنا۔ مناسبت اور لگاؤ نہ رہنا۔ فقرہ۔
میان شاعری چھوڑے اک زمانہ ہوا اب اُس سے ہم آشنا ہی نہین رہے۔

آشنائی۔ مونث۔ نمبر(۱) ف۔ محبت۔ دوستی۔ چاہ۔ پیار۔ اختلاط۔ آتش ؎ اس
حباب آسا مین دم بھرتا ہون تیری آشنائی کا۔ نہایت غم ہی اس قطرے کو دریا کی جدائی کا
• گلزار نسیم ؎ گھاتین ہوئین دار بائیونکی۔ باتین ہوئین آشنائیون کی۔
[illegible] ف۔ شناسائی۔ صاحب سلامت۔ مومن ؎ ہر پیر و جوان سی آشنائی
[illegible] سے آشنائی۔ زند ؎ آستان یار تک اپنی رسائی کیجیے۔
جی مین ہی [illegible] سے اسکے آشنائی کیجیے۔

نمبر(۳) ھ۔ ناجائز علاقہ۔ لوث کی محبت۔ قلق ؎ گھر مین مین غیر مردون
کو بلاؤن۔ ساری دنیا پہ آشنائی جتاؤن۔

آشنائی چھوٹ جانا۔ علاقہ محبت ترک ہوجانا۔ فقرہ۔ مطلب تک
ساری راہ و رسم تھی مطلب نکلگیا آشنائی چھوٹ گئی۔ مصحفی ؎ قطع ہو
سارے زمانے سی خدائی چھوٹ جائے۔ یہہ نہین ممکن کہ اُس سے آشنائی

چھوٹ جاے - اس جگھ آشنائی جاتی رہنا صحیح ہی -

آشنائی چھوڑ دینا - متعدی - فقرہ - ارے میان تمنے تو ذراسی بات مین برسون کی آشنائی چھوڑ دی - **جلال صاحب** ؎ اٹک پر مین جو اُنکی ایک مانجھی سے اری خضر و - ڈبویا نام کنبے کا نہ چھوڑا آشنائی کو -

آشنائی رہنا - محبت اور دوستی بدستور رہنا - **مومن** ؎ ایسے رہی گی آشنائی - آتی نہین مجھکو بیوفائی -

آشنائی کا جھوٹا - وہ شخص جو دوستی کو نباہ نہ سکے - وقہ [illegible] **ذوق** ؎ خدا جانے ہی ذوق جھوٹا کہ سچّا - مگر وہ نہین آشنائی کا [illegible]

آشنائی کا سچّا - وہ شخص جو دوستی کو نباہ دے - فقرہ - ہم - و اپنے دوستون مین کسیکو آشنائی کا سچا نہ پایا -

آشنائی کرنا - نمبر(۱) دوستی کرنا - یارانہ پیدا کرنا - **قلق** ؎ باغ مین مثل بورسائی کی - باغبانون سے آشنائی کی - **بحر** ؎ ہجر مین یہ حال ہی کوئی نہین پہچانتا - آشناؤن سے دوبارہ آشنائی کیجیے -

نمبر(۲) مرد کا کسی عورت سے اور عورت کا کسی مرد سے ناجائز راہ [illegible]

آشنائی کھٹ کرنا - محبت اور یارانہ قطع کر [illegible] لی چپکے سے مین نے جبکہ اُسکے چٹکی - بولا کہ پڑے جو [illegible] پیری ٹیکی - پیر دانت تلے کھٹک کر ناخن یہ کہا بس چل پی اب آشنائی تجھسے کھٹ کی -

آشنائی ملّا تا سبق - جو شخص غرض تک آشنا رہتا ہی اور غرض نکلجانے کے بعد بیگانہ ہوجاتا ہی اُسکی نسبت کہتے ہین - فقرہ - کیون صاحب اب ہم سے کچھہ کام نہین رہا آپ کی وہی مثل ہی کہ آشنائی ملّا تا سبق -

آشنائی نباہنا - پاس وضع سے محبت ترک نہ کرنا - **بحر** ؎ خدا نباہی یہ آشنائی ہمین یہ الفت کی لاگ بھائی - کبھی دن اُس پر جو دھوپ آئی یہان قلق سے بخار آیا -

آشنائی نبھنا - لازم - فقرہ - وہ ایسے ہی خود غرض ہین نہ اب آشنائی نبھتی نہین معلوم ہوتی -

ب - ف - مذکر - نمبر(۱) ظت - شور - غوغا - **میر** ؎ اب وہ نہین کہ شورش رہتی تھی آسمان تک - آشوب نالہ اب تو پہنچا ہی لامکان تک -

نمبر(۲) ظت - فتنہ - فساد - **بحر** ؎ خون بُلبُل ہی غازہ رُخ گُل - کیا یہ آشوب ہی دیار چمن - **رشک** ؎ جن دنون آشوب عالم حُسن چشم یار تھا - جسکو دیکھا نرگس بیمار کا بیمار تھا -

نمبر(۳) آنکھہ کے جوش کر آنے کی حالت - **ناسخ** ؎ ہنسکے کہتا ہی تجھے ہی نشہ یا آشوب ہی - دیکھتا ہی جب وہ میرے دیدۂ خونبار سُرخ - **آتش** ؎ سرمہ نہ سمجھے جو کہ تری گرد راہ کو - آشوب ہوا اُس آنکھ کی اندر غبار ہو

آشوب اُٹھانا - ظت - فتنہ و فساد برپا کرنا - **میر** ؎ ہو شرم آنکھ ین تو بہاری جہاز سے ہی - مت کرکے شوخ چشمی آشوب سا اُٹھاؤ -

آشوب اُٹھنا - ظت - لازم - **میر** ؎ اُس غصیلی کی سُرخ آنکھین دیکھ اُٹھے آشوب خانقاہ کے بیچ -

آشوب چشم - آنکھ کا جوش کر آنا - **رشک** ؎ چلی فصل بہاران سیر گلشن کی نہ کی تو نے - یہ ہی آشوب چشم نرگس بیمار کا باعث -

آشوب دبجانا - ظت - فتنہ و فساد کا زور گھٹ جانا - **انشا** ؎ ناظم الملک بہادر وہ جناب عالی - دبگئے جس سے زمانے کے سب آشوب و فتن

آشوب روزگار - مث - فتنۂ زمانہ - آفت دہر - **داغ** ؎ فلک سے طوق یامت

کے بن نہ پڑتے تھے - اخیر اب تجھے آشوب روزگار کیا - اور آشوب عالم اور آشوب زمانہ بھی مستعمل ہی مثال کے لیے دیکھو آشوب - نمبر ۲ مین رشک کا شعر -

آشوب گاہ - ف - فتنہ و فساد کا مقام - اسیر ؎ بحر جہان نہین کوئی آشوب گاہ ہی - کشتی ہی موج موج سے جلدی گزر گزر -

آشوبِ محشر - ہنگامۂ قیامت - میر ؏ - عنایت کی اسی سے چشم رکھ آشوبِ محشر مین -

آشیان آشیانہ[ع] - ف - (آشینہ سے مشتق معلوم ہوتا ہی جسکے معنی دری مین پرند کا انڈا ہین -) مذکر - نمبر (۱) پرندون کا گھر جسے گھوسلا کہتے ہین - رند ؎ اُجاڑا موسم گل ہی مین آشیان میرا - آلہی ٹوٹ پڑے تجھ پہ آسمان صیاد - ناسخ ؎ دل مین ساکن ہی خیال اک بُت بے پروا کا - آشیانہ مرے ویرانے مین ہی عنقا کا - داغ ؎ خدا کرے ابھی اے باغبان گرے بجلی - ترے چمن مین لگی آگ آشیانون کی نمبر (۲) خلش - آدمیون کی سکونت کا مکان - رہنے سہنے کا مقام - سرور ؎ مرا سر دل دُکھاتا ہی کوئی ذکر اور ہی چھیڑو - تباخانہ بدوشون سے نہ پوچھو آشیانے کا - بحر ؎ ہمارے رہنے سی تجھکو جو آگ لگتی ہے - جلائے دیتے ہین ہم آشیان بہت اچھا -

• فائدہ - بعد وفات سلاطین اور رؤسا کے القاب بطور خطاب اس لفظ سی ترکیب پاتے ہین جیسے خلد آشیان - عرش آشیان -

آشیان (یا آشیانہ) اُٹھانا - گھوسلا چھوڑ دینا - بحر ؎ مثل ہی بلبلو کیا اُجڑے گزنون سن نا تا - آب آشیانے اُٹھاؤ بہار دیکھ چکے

آشیان (یا آشیانہ) اُجاڑنا - گھوسلا برباد کرنا - کیف ؎ کھین نہ پھٹ پڑے بجلی فلک سی او صیاد - نہو اُجاڑ کے بلبل کا آشیان خطوط -

آشیان باندھنا - خلش - گھوسلا بنانا - ناسخ ؎ جا رہا ہی کوے جانان مین رقیب روسیاہ - زاغ نے باندھا ہی اپنا آشیان گلزار مین ذوق ؏ کیا مجنون مجھے آشفتگی نے زلف کی کسکی - کہ میرے سر پہ مرغِ شانہ سر نے آشیان باندھا -

آشیان بلند کرنا - اونچی جگہ گھوسلا بنانا - ناسخ ؎ جلی جلائے گلشن ہستی مین ہمصفیر - صیاد کے جو ڈر سے کرون آشیان بلند -

آشیان (یا آشیانہ) بنانا - آتش ؎ لکھ کے خط حسرت مین قاصد کی ہون مین مجنون ہوا - چاہیے ہد ہد بنائے آشیان بالائے سر - بحر ؎ اپنے سر پہ مین جفائے باغبان کسکے لیے - چار دن گل ہین بنائین آشیان کسکے لیے -

آشیان (یا آشیانہ) بندھنا - نسش - گھوسلا بننا - جرات ؎ قفس مین سنوائے میران کھنہ - بہر شاخ نو آشیانے بندھے ہین - اب یہ محاورہ نہین ہی -

آشیان (یا آشیانہ) چھانا - آشیانہ بنانا - بحر ؎ آئی بہار سبزۂ خط کی مادر پہ - طرطی کا آشیان گل و سنبل سے چھائے زلف -

آشیان کرنا - خلش - آشیان بنانا - سوز ؎ باغ دنیا کی ہی حریف خزان - کس بھروسے پہ آشیان کیجیے - یہ محاورہ اب متروک ہی -

آشیان (یا آشیانہ) لگانا - آشیانہ بنانا - رشک ؎ بال و پر بند ہوئے ہین مین کیونکر لگاکر آشیان - میری جانب سے ہی کھٹکا خاطر صیاد مین - ناسخ ؎ آشیان میرے چمن مین جو لگائے آکر - بیضۂ زاغ سے ہو مرغ خوش الحان پیدا -

---

ع ؎ آشیان زیادہ نظم و نثر ہی مین مستعمل ہی بخلاف آشیانہ کے کہ وہ زبانون پر بھی ہی -

فصل الف ممدودہ مع صاد مہملہ

آصَف - نمبر(۱) حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر کا نام جو برخیا کے بیٹے تھے - غالب ؎ آصف کو سلیمان کی وزارت سے شرف تھا
ہی فخر سلیمان جو کرے تیری وزارت -

نمبر(۲) مجازاً ہر وزیر پر اطلاق ہوتا ہی - نسیم ؎ نام نامی سنکے رکھتا ہون
ہوس پابوس کی - اے وزیر خسروان اے آصف ہندوستان

آصَفُ الدَّولہ[ع] - ایک فرمانروائے اودہ کا لقب ہی -

آصَف جاہ - بعضے امرا کا لقب - چنانچہ فرمانروایان حیدرآباد
لقب سے ملقب ہین -

آصَف خانی - شلوکے کی قسمون مین سے ایک ملبوس کا نام ہی اگلے
بہت رواج تھا اب کم پہنتے ہین -

آصَفی - یائے نسبت آصف کی طرف - جیسے خلعت آصفی - چونکہ
آصف بن برخیا بڑے نامور وزیر حضرت سلیمان علیہ السلام کے تھے
اسلیے آصفی کے معنی وزارت کے ہوگئے ہین - مومن ؎
یون کہا بے فکر - خلعتِ آصفی[ع] مبارک ہو -

[ع] انکا نام محمد یحییٰ عرف میرزا امانی تھا - نواب شجاع الدولہ کے بیٹے تھے ۱۱۶۱ھ
مین پیدا ہوئے اور ۲۵ - ذیقعدہ ۱۱۸۸ ہجری مطابق یکم فروری ۱۷۷۵ء کو مسند آرا ہوے
وزیر الممالک آصف الدولہ نواب محمد یحییٰ خان بہادر ہزبر جنگ خطاب ملا ؎ گشت از پائے
آصف الدولہ - رونق مسند وزارت ہند - تاریخ مسند نشینی ہی - سخاوت انکی مشہور ہی حتی کہ
ابتک اکثر لکھنؤ کے دکاندار صبحکو کلمہ کہنے کے بعد ان کا نام لے لیا کرتے ہین ۲۳ برس
کچھ مہینے سلطنت کرکے ۵۱ برس کی عمر مین ۲۸ - ربیع الاول ۱۲۱۲ھ مطابق ۲۱ ستمبر ۱۷۹۷ء کو
دنیا سے کوچ کیا عدن مقام لقب قرار پایا ؎ نقش بند کاف و نون بر تربت آصف نوشت
لہُنا روحٌ وریحانٌ وجنّاتُ النعیم - تاریخ وفات ہی -
[ع] تاریخ مسند آرائی نواب محمد سعید خان بہادر جنت آرامگاہ والی رامپور -

آصَفِیّہ - آصف کیطرف منسوب - جیسے سرکار حیدرآباد کو آصف جاہ
کیطرف نسبت دیکر سرکار آصفیہ کہتے ہین

فصل الف ممدودہ مع غین معجمہ

آغا - مذکر - آقا - ف - نمبر(۱) مالک - بڑا بھائی - ؎ انشا مرے
آغا کی سلامی کو جھکی ہے - سکّان سراپردۂ تقدیس کی ٹوپی -

نمبر(۲) مغلون اور کابلیون وغیرہ کا تعظیمی لقب جیسے بڑے آغا منجھلے آغا -
آغا صاحب - جان صاحب ؎ جم جم آئین منجھلے آغا منع مین کرتی نہین
پھر یہ ہی ساتھ اُنکے بد نظر آنے لگے -

آغا میر - غازی الدین حیدر شاہ اودہ کے ایک نامور وزیر کا لقب
ہی جنکا خطاب نواب معتمد الدولہ تھا -

آغا میر کی دائی سب سیکھی سکھائی - مثل - جو عورت سب گنون
پوری نہایت چالاک اور عیّار ہو اُسکی نسبت کہتے ہین -

آغا مینا - نمبر(۱) پیار سے پالتو مینا کو کہتے ہین - انشا ؎ بیگم نے
جو کیا جھک کے سلام آتو کو - آغا مینا نے سنائی اُسے یون ہی آواز -

نمبر(۲) پیاری پیاری باتین کرنے والا بچہ -

آغاز - ف - مذکر - ضد انجام - ابتدا - عنوان - ناسخ ؎ نہین آغاز
خط اُس رشک گل کے روئے رنگین پر - دلا یہ برگ گل پر عکس ہی
مژگان بلبل کا - مومن ؎ موئے آغازِ الفت مین ہم افسوس -
اُسے بھی رہ گئی حسرت جفا کی - فقرہ - ادب مقتضی اسکا ہوا کہ آغاز
نامہ بنام اقدس ہو - (عود ہندی)

آغاز انجام نہ سوچنا - بے سوچے سمجھے کام کر بیٹھنا - نا اندیشی

نکرنا۔ مقصود دہیان انجام نہ سوچنا ہی ہوتا ہی مگر آغاز بہی داخل محاورہ ہی

آغازِ بد کا انجام بد ہی۔ جملہ۔ جس کام کی ابتدا بُری ہو اُسکی انتہا بہی بُری ہوتی ہی۔ **مومن** ؎ بُرا انجام ہی آغاز بد کا۔ جفا کی ہو گئی خو امتحان سے۔

آغاز کرنا۔ شروع کرنا۔ **ناسخ** ؎ تیری زلفون کی طرح [illegible] دونون کو طول۔ داستان اپنی شب فرقت مین جو آغاز کی۔

آغشتہ۔ خلط۔ ف۔ آغشتن مصدر سے اسم مفعول۔ آلودہ [illegible] ؎ تیغ آغشتہ بخون بنگئی رنگ پان سی۔ برگ گل کیون نہ کرے تیری زبان کی تعریف۔ **ہوس** ؎ شاید بہار مین ترا دیوانہ مرگیا۔ آغشتہ خون سے باغ کے دیوار و در نہین۔

آغشتہ کرنا۔ خلط۔ تر کرنا۔ آلودہ کرنا۔

آغوش ف۔ (اصل اسکی آگوش ہی جسکے معنی ژند مین بغل ہین) مذکر گو۔ کنار۔ بغل۔ **رند** ؎ ہین وہ محروم محبت ہون لڑکپن مین بہی۔ وا کسی نے نہ مرے واسطے آغوش کیا۔ **آتش** ؎ دُور ہون یکجائی پہ ہی صورت فانوس و شمع۔ ہی بغل مین یار پر خالی مرا آغوش ہی ؎ شاہد مقصود ہی کس کی بغل مین اے ظفر۔ دیکھہ ہی آغوش چرخ پیر بہی خالی پڑی۔ **رشک** ؎ شب فرقت کی آمد پاکے آغوش لحد پہیلی قضا کی مہربانی ہی اجل سرگرم احسان ہی۔ شعرا نے مذکر بہی کہا ہی اور مونث بہی استعمال کیا ہی چنانچہ مثالون سے پیدا ہی۔ مگر مولف کے نزدیک اسکی تذکیر کو ترجیح ہی۔

آغوش بہرنا۔ ہم بغل ہونا گود مین آنا۔ **ناسخ** ؎ جنکے آغوش کو تم بہرتے نہین۔ زندگانی کے وہ دن بہرتے ہین۔ **داغ** ؎ بہردے اگر قدم سے وہ آغوش نقش پا۔ پہولا سمائے پیرہن تن و توش نقش پا۔ اور بہرنا کی جگہہ لبریز ہونا بہی کہا گیا ہی۔ **نسیم** ؎ لائے رشتہ ارمضمون بدل کر جلد ای خیال۔ تاکہین لبریز ہو آغوش گوش سامعان۔

آغوش پہیلانا۔ گود مین لینے کو دونون ہاتہہ بڑہانا۔ **اسیر** ؎ برنگ ہالہ دوڑا دل مرا آغوش پہیلا کر۔ اسیر اُس رُخ کا دہوکا ہوگیا کیا ماہ کامل پر۔

آغوش پہیلنا۔ لازم مثال کے لیے دیکہو آغوش ہی رشک کا شعر

آغوش خالی کرنا۔ گود سے نکلجانا۔ **ناسخ** ؎ آگیا ہی یہ کوئی سا مرے آغوش کر۔ یہ خیال آیا ہی مجہکو ورکے آغوش کا۔ **رند** ؎ جب سے وہ آرام جان آغوش خالی کر گیا۔ اے اجل مشتاق ہون تب سے کنار گور کا۔

آغوش خالی ہونا۔ لازم۔ **ناسخ** ؎ لوگ کہتے ہین کہ ہالے مین عیان چاند نہین۔ یان جو آغوش ہی بے حور شمائل خالی۔ اور خالی کی جگہہ تہی بہی کہا ہی۔ **رند** ؎ جیتا ہون جب تلک مرا آغوش ہی تہی۔ پہر مین ہون اور پہلوئے حور ابہشت مین۔

آغوش سے نکلنا۔ دیکہو آغوش خالی کرنا۔ **داغ** ؎ جسطرح تو مرے آغوش سے نکلا اے شوخ۔ یون ہی ہاتہون سے نکلتی ہی طبیعت میری

آغوش کا پالا۔ گود کا پالا۔ اولاد سے کنایہ ہی۔ **ناسخ** خلط ؎ دل کے جانے کا نہو کیون غم مجہے۔ وہ مرے آغوش کا پروردہ ہی۔

آغوش کشادہ یا کشودہ۔ (بلا اضافت آغوش) گود پہیلائے

ہوے (باضافت آغوش) پھیلی ہوئی گود- **مومن** ؎ امید بغل وصال جانان- آغوش کشادہ چشم حیران- **غالب** ؎ آغوش گل کشودہ براے وداع ہی- اے عندلیب چل کہ چلے دن بہار کے-

اور آغوش کشائی بھی کہا ہی- **غالب** ؎ گلشن کو تری صحبت ازبسکہ خوش آئی ہی- ہر غنچے کا گل ہونا آغوش کشائی ہی-

آغوش کھولکر لپٹنا- کمال شوق سی بغلگیر ہونا ؎ بسان ساحل دریا ہو مشکل چھوٹنا **ناسخ**- لپٹ جاؤن اگر مین کھولکر آغوش جانان سے

آغوش کھول لینا- دیکھو آغوش پھیلانا- **سوز** ؎ تیغ ابرو سے دلکو لگا ہی دھڑکا- جی نکلتا ہی میان کھول ہی آغوش کہین- ؎ جب اُس بے مہر کو اے جذب دل کچھ جوش آتا ہی- مہ نو کی طرح ہوئے آغوش آتا ہی **ناسخ** ؎ مجھکو تو یار سے ہی ہم آغوشی کا وا میرے اشتیاق مین خوش گور ہی-

آغوش گرم کرنا- پیار سے گود مین لینا (معشوق کو) **قلق** ؎ یار سے گرم کیجیے آغوش- مے وصلت سی ہوجیے مدہوش-

آغوش مین آنا- گود مین آنا- ہمکنار ہونا- **آتش** ؎ وہم ہے یار کا آغوش مین آنا شب وصل- پیرہن مین مجھے لکل ہی سمانا شب وصل **ظفر** ؎ دل چاہتا ہی یہ کہ وہ آغوش مین آئے- بیہوش سی کہدو کہ ذرا ہوش مین آئے

آغوش مین بٹھانا- گود مین بٹھانا-

آغوش مین بیٹھنا- لازم-

آغوش مین دبانا- گود مین بھینچکے لینا-

آغوش مین رہنا- **ذوق** ؎ مجھ مین اُسمین ربط ہی گویا بزنگ بو و گل- وہ رہا آغوش مین لیکن گریزان ہی رہا-

آغوش مین سُونا- **رند** ؎ وہ راحت پائی ہی کُنج لحد مین خود مین حیران ہون- کنار گور مین سوتا ہون یا آغوش مادر مین- **رشک** ؎ -- کو آرام اُسکا انعم البدل پایا- نہین ہین گور مین سوتے ہین [illegible]وش مادر مین-

[آغ]وش مین کھینچنا- (غلبۂ تمنا و شوق کی جگہ کہتے ہین) **ظفر** ؎ کھینچتے ہین غیر اُنکو اپنی جب آغوش مین- دل سے ہم ہین نالۂ پُر درد و حسرت کھینچتے-

آغوش مین لینا- **آتش** ؎ بھاگتا ہی اپنی آنکھون سے خیال روے یار- [illegible] طرح آغوش مین لیتا ہی ہالہ ماہ کو-

آغون

- دودہ پیتے ہوئے بچون کی آواز-

آغون غٹّی دودہ پی پی کر میان ہوئے مٹّی- دایہ اطفال کو یہ کلمات کہہ کہکر کھلاتی بہلاتی ہی- (خالا ننھے بچے کیطرف مخاطب ہوکر) فقرہ- کیون جی بڑے میان تم کچھ اپنی اماجان کو نہین سمجھاتے- (بچہ) آغون- (خالا) آغون غٹّے دودہ پی پی کر میان ہوئے مٹّے- (توبۃ النصوح)

آغون کرنا- دودہ پیتے ہوے بچون کا آواز نکالنا- جس کی تعبیر آغون سے کیجاتی ہی-

فصل الف ممدودہ مع فا

آفات- مذکر- آفت کی جمع- بلائین- مصیبتین- **بحر** ؎ پڑ ہا ہی عمل عشق ہو آفات سے محفوظ- سودا ہی جنہین وہ ہین مکافات سے محفوظ

قلق ؎ واقعی کہتی ہی صلاح کی بات - سچ ہی جلدی ہی باعث آفات۔

آفات آسمانی یا سماوی - آسمانی حوادث - ناگہانی بلائین - رشک ؎ جان کی خیر ہی نہ مال کی خیر عشق آفاتؔ آسمانی ہی - فقرہ - کھیتی تیار ہی پر تو آگئی ہی مگر خدا آفات آسمانی سے بچائے - بحر ؎ [illegible] سماوی جو خدا حافظ ہی - دانے چکی سے نکلتے ہوے سارے [illegible]۔

آفات ارضی - زمین سے پیدا ہونے والی خرابیان - رشک ؎ بتو آفات ارضی ہو بلائے آسمانی ہو - خدا کا قہر بے حد ہو عذاب ناگہانی [illegible] بحر ؎ مری آہ فلک فرسا ہی گویا آفت ارضی - حصار اپنے لیے کیونکر سے قمر باندہے - آفات ارضی و سماوی ملا کے زیادہ بولتے ہین - فقرہ - کیا سرسبز کھیتی ہی خدا آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رکھے -

آفت - ع - اگفت - ژند - آید - س - مونث - حقیقی معنی آسیب بلا و زحمت

اُردو کے مستعملات

نمبر (۱) دُکھ - سختی - صدمہ - **ذوق** ؎ ہوتا نہ اگر دل تو محبت بھی نہوتی - ہوتی نہ محبت تو کچھ آفت بھی نہوتی - **غافل** ؎ ایک دل جس پہ لاکھ آفت ہی - درد ہی داغ ہی جراحت ہی - **صبا** ؎ بندے کے لیے جو آفتین ہین - اے عشق تری کرامتین ہین -

نمبر (۲) ظلم - اندھا دُھند - اندھیر - **رشک** ؎ ایک ایک زخم آفت دنیا سے کم نہین - زخمی ہون تیغ فرقت آفت شعار کا - فقرہ - یہ آفت کھین نہین دیکھی کہ جسکا حق مارلین اُسیکو آنکھین دکھائین -

نمبر (۳) فتنہ - قہر - غضب - **کیف** ؎ چھوڑ دے مشاطہ گر تیری طبیعت پر اُسے - اک نہ اک آفت تری زلف دوتا پیدا کرے - **غافل** ؎ چھُٹپنے ہی مین یار آفت ہی - کچھ بڑہا قد تو پھر قیامت ہی -

نمبر (۴) عیار - شریر - بدذات - **ظفر** ؎ سمجھ نہ اشک کو لڑکا کہ یہ وہ آفت ہی - لگا کے آگ جو پانی کو چشم نم دوڑے -

نمبر (۵) دشواری - مشکل - دقّت - **شیفتہ** ؎ ہم ہی دکھاتے غیر سے اخلاص کا مزہ - آفت تو یہ پڑی ہی کہ تم بدگمان نہین -

نمبر (۶) وبا - قحط وغیرہ - (حوادث) فقرہ - سخت بیماریان پھیلی تہین خداے تعالیٰ نے سب آفتون سی بچایا -

(۷) غل - شور - فقرہ - لڑکون نے وہ آفت مچائی کہ دوپہر کو سونے نہ دیا

(۸) عذاب - وبال **قلق** ؎ سچ ہی کیا قہر عشق انسان ہی - دل لگانا ہی آفت جان ہی -

نمبر (۹) دشمن **قلق** ؎ وہ بُت کم نگاہ و آفت ہوش - ہوگئی جبکہ زینت آغوش

نمبر (۱۰) جلدی - گھبراہٹ - **ظفر** ؎ کہا سنکر زبانی حال قاصد سے اُسنے - غنیمت کیا تہی آفت کیا تہی خط لکھا تو ہوتا -

نمبر (۱۱) نٹ کھٹ - نہایت - بہت - **جان صاحب** ؎ فتنہ انگیز او آفت شوخ - بچّی خیرن کی ہی قیامت شوخ -

آفت آنا - نمبر (۱) قہر نازل ہونا - صدمہ پہنچنا - **ناسخ** ؎ موذیون کو خانمان برباد کرتا ہی فلک - جب نہ تب آتی ہی آفت خانۂ زنبور پر **مومن** ؎ پامال ہم نہ ہوتے فقط جور چرخ سی - آئی ہماری جان پر آفت کئی طرح -

نمبر (۲) خفگی پڑنا - غصہ اُترنا - (کسی پر) **قلق** ؎ ہم غریبون پر

؎ اس شعر مین رشک نے آفات کو واحد اور اس شعر مین ؎ واقف نہون جناب اگر جذب عشق سے - یوسف سے پوچھ لیجیے آفات راہ کی - کیف نے واحد کے ساتھ مونث بھی کہا ہی - گر مولف کے نزدیک جمع اور تذکیر کو ترجیح ہی -

آفت آئیگی۔ مفت عزت ہماری جائیگی۔

نمبر(۳) وبا آنا۔ قحط پڑنا۔ فقرہ۔ اُس شہر مین ایسی آفت آئی ہے کہ سیکڑون آدمی مرتے چلے جاتے ہین۔ فقرہ۔ پانی نہ برسنے سے ایسی آفت آئی ہے کہ خلقت ہوکون مری جاتی ہے۔

آفت اُٹھانا۔ نمبر(۱) مصیبت اور تکلیف کا برداشت کرنا۔ دکھ سہنا۔ نواب مرزا **شوق** سے کبھی آفت نہ یہہ اُٹھائی تھی۔ چھائین ہوئین مین نوج آئی تھی۔ سوز سے خوف رقیب وحسرت عجز و نیاز و منت۔ جیوڑے پہ یہ اذیت آفت اُٹھائین کیا کیا۔ اب صدمہ اور رنج اُٹھانا ہی بولتے ہین۔

نمبر(۲) غضب ڈہانا۔ فتنہ برپا کرنا۔ **میر حسن** سے یہ کیا عشق اُٹھانے لگا۔ مرے دل کو مجھ سے چھوڑانے لگا۔ **انشا** سے دو دل لگاوٹ سے ہوئے گرم۔ تو اک آفت اُٹھاتا ہی یہ ہٹ

نمبر(۳) غل کرنا۔ شور مچانا۔ فقرہ۔ شام سے اُس لڑکے۔ آفت اُٹھا رکھی ہے کہ نہ خود سوتا ہے نہ سونے دیتا ہے۔

آفتِ بالائی۔ یہ صفت اسوجہ سے ہے کہ آفات کا نزول ہوا کرتا ہے اور شعرا قد کی رعایت سے کہا کرتے۔ دھیان رہتا ہی قدِ یار کی رعنائی کا۔ سامنا و ہین یان افت بالائی کا۔ **رند** سے مین ہون مارا ہوا اک آفت بالائی کا۔ مجھکو کیا دیکھتی ہو وہ قدِ بالا دیکھو

آفت برپا رہنا۔ نمبر(۱) مصیبتون کا سامنا رہنا۔ فقرہ۔ اُن کی بدمزاجی سے روز ایک نہ ایک آفت برپا رہتی ہے۔

نمبر(۲) شور غل رہنا۔ فقرہ۔ ان لڑکون کی ذات سے وہ آفت برپا رہتی ہے کہ خدا کی پناہ۔

آفت برپا کرنا۔ نمبر(۱) قہر وستم توڑنا۔ قیامت اُٹھانا۔ **نصیر** سے تو عہد جوانی مین برپا کن آفت ہے۔ خط شام قیامت ہے رُخ صبح قیامت ہے۔

نمبر(۲) شور غل کرنا۔ رونا۔ چلّانا۔ فقرہ۔ آج لڑکون نے ایسی آفت برپا کر رکھی تھی کہ دوپہر کو نیند حرام ہوگئی۔

آفت برپا ہونا۔ لازم۔ نمبر(۱) **بحر** سے تابشِ داغ جنون سے ہے یہ آفت برپا۔ آتشین اژدہے جادے ہین بیابان دوزخ۔

نمبر(۲) فقرہ۔ دُلہن کی رخصت کیوقت گھر مین ایسی آفت برپا تھی کہ کان پڑی آواز نہ آتی تھی۔

آفت برسانا۔ غضب ڈہانا۔ پامال ستم کرنا۔ (تیرونکی بوچھار اور گولیون کی مار کی جگہہ اسکا استعمال زیادہ ہے) فقرہ۔ دونون طرف سے تیراندازون اور گلچلون نے آفت برسا رکھی ہے۔

آفت برسنا۔ لازم۔ فقرہ۔ یہ پانی پڑ رہا ہے کہ آفت برس رہی ہے فقرہ۔ گراب کی مار کیا پڑ رہی ہے ایک آفت برس رہی ہے۔

آفت پڑنا۔ نمبر(۱) قہر و غضب نازل ہونا۔ **انشا** سے گیا یار آفت پڑے اس سحر پر۔ اُداسی برسنے لگی بام و در پر۔

نمبر(۲) صدمہ پہنچنا۔ **صبا** سے گنبدِ گردون پر اے دل آہ سے کچھ نہ کچھ آفت پڑے افتاد ہو۔

نمبر(۳) مشکل پڑنا۔ دقّت ہونا۔ مثال کے لیے دیکھو آفت نمبر(۵)

نمبر(۴) جلدی پڑنا۔ فقرہ۔ ایسی آفت کیا پڑی ہے کھانا کھالو تو جانا۔

آفت توڑنا۔ نمبر(۱) ستم کرنا۔ غضب ڈہانا۔ **رند** سے ہجر کی شب

اضطرابِ دل نے آفت توڑ دی صبح تک تڑپا کیا دم بھر نہ نیند آئی مجھے

نمبر (۲) غصہ اُتارنا - خفا ہونا - فقرہ - آج تو سرکار نے نوکرون پر آفت توڑ رکھی ہے

آفت ٹالنا - مصیبت سے بچانا - مشکل آسان کرنا - قلق ؎
مین اس آفت کو ٹالے دیتی ہون - ڈر تمہارا کالے دیتی ہون (؟) -

آفت ٹلنا - لازم - فقرہ - خدا ہی یہ آفت ٹالے تو ٹلے -

آفت ٹوٹنا - آفت توڑنا کا لازم - فقرہ - یہ آفت تو دلّی ہی پر ٹوٹی
پڑی ہی کہ کوئی مسلمانون کو نوکر نہین رکھتا - (عودِ ہندی)

آفت جان - نمبر (۱) جان کا دشمن - جان کا عذاب - قلق ؎
تیغ کی چال آفت جان ہی - صاف رفتارِ نازِ خوبان ہی - آتش ؎
آفت جان سامنا اسکا ہی انسان کے لیے - خوبصورت جسکو کہتے
ہین وہ عزرائیل ہی

نمبر (۲) مجازاً معشوق - ناسخ ؎ روتے روتے جو مری بیٹھ چلی
ہین آنکھین - کیا مرے پاس سے اے آفت جان اُٹھتا ہی

آفت جان پر آنا - دیکھو آفت آنا - نمبر ۱ داغ ؎ آئیگی اسی
جان پر آفت ہو کسی کی - ہم اپنے ہی سر لین گے مصیبت ہو کسی کی

آفت جان پر لینا - دکھ سہنا - مصیبت گوارا کرنا - ظفر ؎
وہ دلبر آفت جان ہی دل اُسکو دون تو کیونکر دون - اک آفت مین
جو پھنسی جان پر لون کس طرح سے لون -

آفت جوتنا - ہنگامہ برپا کرنا - فقرہ - شریر لڑکے تو چھٹی پاتے ہی
آفت جوت دیتے ہین - یہ محاورہ فصحا کے استعمال مین کم ہی -

آفت جھیلنا - صدمون اور بلاؤن کا برداشت کرنا - رند ؎
دن تو مر مر کے کٹا ہجر مین اُسکے اے رند - جھیلنی ہی ابھی آفت
شب تنہائی کی - بحر ؎ ہماری جان نے گن گن کے آفتین جھیلین
شب فراق مین روزِ شمار دیکھ چکے -

آفت خیز - جس مقام سے آفت اُٹھے - (یہان امر نے اسم سے
ملکر ظرف کے معنی دیے ہین) آتش ؎ منزلِ مقصود تک اللہ پہنچاوے
ہمین - وقت شب ہی ابر ہی صحراے آفت خیز ہے - وزیر ؎ کیا خانہ
مرا پُر ہول و آفت خیز ہی - افعی شامِ جدائی کا بنا ہی مین چراغ -

آفت دکہانا - خطش - بلا اور مصیبت سے دوچار کرنا - رند ؎
آفت ہجر دکہاتا ہی رہا وصل کے بعد - کب یہ عادت تری اے چرخِ
ستمگار نہ تہی - ناسخ ؎ آفتین دکھلائین بیتابی نے کیا کیا عشق
مین - کیون نہین حسرت سے دیکھون کو رمادرزاد کو -

آفت دیکہنا - لازم - ذوق ؎ نہ دیکھ لی کیسی کیسی آفت جہان
مین ہم نے تمہارے باعث - اور آگے کیا کیا غم و الم ہم تمہاری دولت
نہ دیکھ لینگے - کیف ؎ خاک ہوتا جلکے مرتا لاکہ آفت دیکہتا -
کوئی صورت ایسی ہوتی اُنکی صورت دیکہتا -

آفت ڈالنا - قہر توڑنا - مصیبت مین گرفتار کرنا - رشک ؎
عجب صدمے مین ہون اے رشک جب سے اُنکو دیکھا ہی - نہ ڈالے
چرخ یہ آفت کسی دشمن سے دشمن پر -

آفت ڈہانا - قیامت برپا کرنا - ستم توڑنا - صبا ؎ تیری رفتار نے
کس روز نہ آفت ڈہائی - پاؤن آکر نہ پڑا فتنۂ محشر کس دن - اسیر ؎
جوانی مین کیا کیا نہ ڈہاؤ گے آفت - ابھی سے ہین باتین قیامت تمہاری

آفت رسیدہ - مصیبت مین گرفتار - **درد** ؏ مژگان تر ہون یا رگ تاک بریدہ ہون - جو کچہہ ہون سو ہون غرض آفت رسیدہ ہون ؏ اے داغ جسکے واسطے روز جزا بنا - وہ کون ہی وہ مین ہی تو آفت رسیدہ ہون

آفت روزگار نمبر(۱) قہر و بلاے زمانہ - بیشتر اسکا استعمال معشوق کی نسبت ہوتا ہے داغ ؏ آفت روزگار جب تم ہو - شکوۂ روزگار کون کری - اور آفت دوران آفت زمانہ بہی ہی - **رشک** ؏ کون ہی صدمۂ دوران ورد سے خالی - گردش چشم کا عشق آفت دوران نکلا - **میر** ؏ جہان کو فتنے سے خالی کبہی نہین پایا - ہمار وقت مین تو آفت زمانہ ہوا -

نمبر(۲) مفسد - فتنہ پرداز - فقرہ - یہ ایک ہی آفت روزگار ہی اسکا شر ہونا اچہا نہین - **قلق** ؏ چند ہم صحبتین تہین آفت دہر - گر مین بدبلا فریب مین تہا

آفت زدہ - دیکہو آفت رسیدہ - **بحر** ؏ کسی آفت زدہ کو پوچہتا ہی کون عالم مین کوئی پرسان نہین برگ خزانی کا - **نسیم** ؏ بہت اچہی نہایت خوب گزری - اجی آفت

آفت سر پہ ڈالنا - دیکہو آفت ڈالنا - **رند** ؏ ڈالی کیون سر پہ ترے آفت - پیار کرتی نہین شیرین تجہے فرہاد ابہی - **جرات** ؏ نہ اُس سے کیون ہم نا کہین ملتے - خرابی ہی یہ از خود آفت اپنی

آفت سر پر لینا مصیبت مول لینا - بلا مین ... دلکا ساتہی نہین عاشقی مین - بلا میری لے سر پہ آفت کیسی - **داغ** ؏ اپنے سر کوئی بہی لیتا ہی پرائی آفت - طور آگاہ نہ تہا اس سے کہ جلجاونگا -

آفت سر پہ ہونا مصیبت اور تکلیف مین گرفتار ہونا - **خلیل** ؏ اُفتادگی نے جادہ صحرا کا بنایا ہی - ہر شخص کے پاؤنسے سر پہ مرے آفت ہی -

آفت سر سے ٹالنا - دیکہو آفت ٹالنا - **صبا** ؏ زلفونکے پہندونسے نکلے - ٹالی سر سے آفت کیسی

آفت سر سے ٹلنا - لازم - فقرہ - خدا خدا کرکے یہ آفت سر سے ٹلی ہی - اور سر کی آفت ٹلنا ہی ہی - **بحر** ؏ ٹلگئی غیر کے سر پہ مرے سر کی آفت - میرے آڑے بخدا میری وفائین آئین -

... سہنا - صدمے اور دکہ کا تحمل کرنا - **نسیم** ؏ سہنی پڑی ہین ڈبری آفتین نسیم - عاشق ہوا ہون ایک بت خرد سال کا -

... ت سی چُہڑانا - مبتلاے مصیبت کو مصیبت سے بچانا - فقرہ - بڑے پامرد ہین جو اپنی جان پہنسا کر دوسرے کو آفت سی چہڑاتے ہین -

آفت سے چہوٹنا - لازم - فقرہ - روزگار گیا تو گیا روز کی آفت سی تو چہوٹے

آفت طلب - خطش - بلا و مصیبت کا خواستگار - **آتش** ؏ ایک مدت سے ہون آفت طلب ای گردش چرخ - کوئی معشوق مجہے آگ بگولا دکہلا - **رشک** ؏ محو خط عارض و رخسار مین آفت طلب زلزلہ درکار ہی سورج گہن درکار ہی -

آفت کا - بیحد - بے انتہا - **صبا** ؏ آفت کا زور ضعف پکڑتا ہی ہجر مین - انسان تو کیا ہی دیو بچہڑتا ہی ہجر مین - **داغ** ؏ قیامت کی خلش آفت کی کاوش قہر کی سوزش - مرے دل مین تری حسرت ہی یا کانٹا ہی چہالے مین -

آفت کا بنا ہوا - سراپا شوخی اور چالاکی -

آفت کا پرکالہ - نمبر(۱) بلاے روزگار - سراپا آفت - ہمہ تن شرارت - **جان صاحب** ؏ نہ تم اتنی سی ہٹ پر جاؤ اس لڑکی کی اے مرزا - یہ آفت کی ہی پرکالہ یہ شر کرنے کی بانی ہی -

نمبر(۲) ذہین - ذکی - زود فہم - فقرہ - وہ ایک ہی آفت کا پرکالہ

ہی فوراً بات کی تہ کو پہنچ جاتا ہی - اور معشوق کو بھی کہتے ہین مصحفیؔ
عجب آفت کا پرکالا ہی جسکو دل دیا ہمنی - کہ دل لیتی ہی ظالم ہوگیا ہی جانکا دشمن
آفت کا ٹکڑا - دیکھو آفت کا پرکالہ - غالبؔ مین اور اک آفت کا
ٹکڑا وہ دل وحشی کہ ہی - عافیت کا دشمن اور آوارگی کا آشنا - سحرؔ
مقدر نے دیا ہی ہاتھ مین کاسہ ہلاکت کا - گدا ہون اوس پریزاد کا
جو ٹکڑا ہی آفت کا - میر حسنؔ قد و قامت آفت کا ٹکڑا اتمام - قیامت
کرے جسکو جھک کر سلام -

آفت کا گھر - جہان بلا اور مصیبتون کا ہجوم ہو - سحرؔ خانہ یار
گھر آفت کا ہی اے رہگیرو - جسم پر سایہ دیوار نہ آنے پائے -

آفت کا مارا - دیکھو آفت رسیدہ - فقرہ - تنخواہین دس دس مہینے
کی چڑہی ہین جو کوئی آفت کا مارا جا پڑے تو اسکی بڑی گت بنے -

آفت کا نمونہ - آفت کا پتا دینے والا - رشکؔ قد قیامت
ہی گر قہر ہے انداز نگاہ - دین خدا نے تجھے آفت کا نمونا آنکھین -

آفت کی پُڑیا - نمبر (۱) عیارہ - دغاباز - فقرہ - یہ لڑکی بھی آفت
کی پڑیا ہے -
نمبر (۲) شریر بچہ - فقرہ - ذرا سی ڈبل برنہ جاؤ یہ لڑکی آفت کی پڑیا ہی -

آفت کی پوٹ - دیکھو آفت کی پڑیا -

آفت کی تھیر - عیار شریر چالاک -

آفت کے لوگ - چالاک اور عیار آدمی - کیفؔ اے کیف
نہ لگ چلنا خوبان ستمگر سے باتین ہین غضب انکی یہ لوگ ہین آفت کے -

آفت گزرنا - آفت پڑنا - مگر اسقدر فرق ہی کہ آفت گزرنا مین زمانہ
گزشتہ لحوظ ہوتا ہی - اسیرؔ سر فرہاد پر آفت جو جبل مین گزری -
خبر اسکی دل شیرین کو محل مین گزری -

آفت لانا - بلا مین پھنسانا - ستم توڑنا - غضب ڈہانا - قلقؔ
عزت اپنی گنوایا چاہتی ہو - آفت اور ون پہ لایا چاہتی ہو - میرؔ
عشق کیا کیا آفتین لاتا رہا - آخر اب دوری مین جی جاتا رہا - سحرؔ
تیری طفلی سے تو نازل ہی بلا جانون پر - دیکھین لاتی ہی جوانی تیری آفت کیسی -

آفت مچانا - شرارت کرنا - شور مچانا - فقرہ - بچہ کیا ہی بھونچال ہی
دو گھڑی مین بیسی آفت مچا دی -

آفت مول لینا - جان بوجھکے مصیبت مین پڑنا - فقرہ - اس نا ہنجار
بد معاملہ کے ہاتھ مال بیچ کر کون آفت مول لے -

آفت مین آجانا - مصیبت مین پڑجانا - ظفرؔ دل و جان عشق کے ہاتھون جو آجاتے
ہین آفت مین - تو عاشق کو مصیبت پر مصیبت دونی ہوتی ہی

آفت مین پڑنا - بلا مین گھرنا - مصیبت مین پھنسنا - سحرؔ یہ دل ہی تو آفت مین
پڑے رہینگے - وہین پڑے یان ہم گرتے رہینگے - رندؔ بت سے مطلب
تھا نہ کچھ کام - آفت سے ہمین - دفعتاً پڑگئے آفت مین خدایا کیسے -

آفت مین پھنسانا - مصیبت مین ڈالنا - فقرہ - اسی کی بدچلنی نے تو سارے
گھر کو آفت مین پھنسایا ہی -

آفت مین پھنسنا - لازم - اسیرؔ پھنس گیا ہی تو جو آفت مین تو گھبراتا ہی کیون
غم کرتی ہی یہ دنیا نا معشوقانہ ہی - صباؔ جور گلچین عشق گل خوف خزان
ایذائے خار - لاکھ آفت مین پھنسی ہی ایک جان عندلیب -

آفت مین ڈالنا - آفت مین پھنسانا - اسیرؔ آفت مین ڈالا ہی فراق یار نے

تڑپتے ہین سسکتے ہین نہ مرتے ہین نہ جیتے ہین۔

آفت مین گہر جانا۔ بہت سی مصیبتون مین مبتلا ہونا۔ رشک؎ عشق کی شرمین بڑے فرقت کی آفت مین گہرے۔ ہم ہوئے تہے تیرے گرویدہ شرافت دیکہکر۔ نواب مرزا شوق؎ گہر گئی آکے کیسی آفت مین۔ پڑگئی جان کس مصیبت مین۔

آفت نازل رہنا۔ مصیبتین آتی رہنا۔ فقرہ۔ وہان ہر روز ایسی ہی آفتین نازل رہتی ہین

آفت نازل ہونا۔ مصیبت پڑنا۔ ناسخ؎ ہمائین تیرہ دل جو ہمیشہ ہی ہر رنج رہتے ہین۔ کہ نازل ہوتی ہی آفت ہوا کی شمع روشن پر۔

آفت نصیب۔ ستمکش۔ مصیبت زدہ۔ رشک؎ وحشت مین سنگسار ہوا۔ یہ بھی۔ آفت نصیب سے سر شوریدہ تو رہی۔ ؎ گیا جب داغ مقتل خوش ہوکے قاتل سے۔ مرا آفت نصیب آیا مرا ایذا طلب آیا۔

آفتین ٹوٹ ٹوٹ کر آنا۔ بہت سی بلائین مصیبتین نازل ہونا۔ داغ؎ آ ٹوٹ ٹوٹ کے قاصد پہ آفتین۔ غافل ادہر اُدہر بھی ذرا دیکہتا چلے۔

آفاق (مؤنث)۔ ع۔ افق کی جمع کنارہائے آسمان مطالع آفتاب۔ مجازاً دنیا۔ جہان کسطرح سبح ہی نہ خورشید کو حجت ہونا کہ سمجہا آفاق مین جب ماہ داغ پیدا ہوا۔ ناف پیدا کرو چاہے شہرۂ آفاق ہو۔ نام اک عالم مین چاہئے نکلے۔

آفتاب۔ ف۔ مذکر۔ شمس۔ ع۔ سورج۔ ھ۔

صفات آفتاب

احمر (سرخ)۔ اسیر؎ تیرے حضور رنگ بدلتا ہی شرم سے مرکوہی اصفر آفتاب

انور۔ منور۔ منیر۔ برق؎ مہرانور ہی روے صاف نہین متفق ہے جہان خلاف نہین۔ ولہ؎ گردن پرنور سے ہوگا گریبان کو کمال ماہِ نو مہر منور سے قمر ہوجائیگا۔ مومن؎ صبح سے تا شام جون مہر منیر دمبدم رنگ رخ و حالت تغیر۔

تابان۔ آتش؎ یاد دلواتی ہی فصل گل مے انگور کو۔ تاکِ خشک اے پرتو خورشید تابان سبز ہو۔

جہانتاب۔ عالمتاب۔ میر؎ اک روز بے نقاب ہوا تہا وہ صبح کو۔ ابتک ہی آفتاب جہانتاب پر زوال۔ غالب؎ صبحدم دروازۂ کہلا۔ مہر عالمتاب کا منظر کہلا۔

دلیر۔ سودا؎ وہ معرکے یون اُس سے تہے جون لشکر خفاش ہو معرکہ پرداز بخورشید جہانگیر۔

درخشان۔ بحر؎ چشم تحقیر سے دیکہا نہ کسی کی جانب۔ ذرّے ذرّے کو مین خورشید درخشان سمجہا۔

ذرہ پرور۔ آتش؎ حال پر اپنے توجہ کی نظر تہی جن دنون۔ آفتاب ذرہ پرور جلوۂ جانانہ تہا۔

روسیاہ۔ میر؎ شام شب وصال ہوئی یان کہ اُس طرف۔ ہونے لگا طلوع ہی خورشید روسیاہ۔

زرد۔ اصفر۔ رشک؎ شاید گیا فلک تک اثر تیرے عشق کا۔ ہی جرم آفتاب جو اے رشک ماہ زرد۔

اصفر کی مثال احمر مین دیکہو۔

طلائی۔ برق؎ رنگت مثال مہر طلائی ہی جسم کی۔ گل کی طرح جدا ترے ہاتہون سے زر نہین۔

نورانی۔ برق؎ کہان خورشید نورانی کہان رخسار لاثانی۔ شرف ہی تیرے پرتو سے لب لعلین کو لالون پر۔

آتشین دل۔ انجم سوز۔ بلند اختر۔ پاک گوہر۔ تازہ رو۔

؎ دیکہو حاشیہ صفات و تشبیہات آب قسم دوم!

تنہاگرد - جہان آرا - صبح آرا - عالم سوز - فلک سیر - گیتی پرور -

تشبیہات و استعارات

آتش - ذوق ؎ آتش خورشید سے دیکھا نہیں اُٹھتے دہوان
آکہڑے ہو بام پہ تم بال سکھلاتے ہوئے -

آئینہ - آتش ؎ خط کے یہ رونگٹے نہیں رخسار یار پر - بال آگئے ہ
ہین آئنۂ آفتاب ہین -

اُجاغ (چولہا) - ناسخ ؎ دانۂ انجم چبا لیتا ہی ہر صبح آسمان - گرم رہتا ہی عبث
دن بھر اُجاغ آفتاب -

باغ - گلزار - وزیر ؎ سیر کرتا ہی دل پُر داغ کی وہ رشک مہر ہی بجا
کہیے اگر اب اُسکو باغ آفتاب - برق ؎ کھائے داغ ہجر ہی قابل
ہین دید کے - دیکھا ہی کسنے آنکہ سے گلزار آفتاب -

بیضہ - اسیر ؎ آنے کب دیتا ہی مرغ نامہ بر ہم تک فلک - بیضۂ
خورشید کو پوچھا تو گندہ کہدیا -

پنجہ - ناسخ ؎ کھلگئی ہر جیسے مٹھی پنجۂ خورشید کی - اسقدر پُر نور ہین
اُس فتنہ گر کی انگلیان -

پیالا - صبا ؎ خدا کیواسطے جام شراب لا ساقی - جگر کے داغ پہ
رکھ آفتاب کا پیالا -

پیالہ - قدح - کاسہ - وزیر ؎ ہی آفتاب پیالہ فرشتہ خو ساقی -
خم فلک ہی سبوئے شراب خانۂ عشق - آتش ؎ بیخود ہوئے نہ رند
چڑہا کر خم و سبو - خنگر مین چرخ ہی قدح آفتاب سے - صبا ؎ اُنکے رُبے
آتشین کے عشق کا یہ جوش ہی - کاسۂ خورشید بنتا ہی حباب شیر صبح -

تیغ - میر ؎ ہی کشید جیسے تیغ آفتاب - میان مین رہتی نہین شمشیر یار
اسیر ؎ گھر سے جب اپنے وہ نکلا مثل تیغ آفتاب - صاف مطلع ہوگیا
میدان خالی ہوگیا -

جام - ساغر - آتش ؎ حیف ہی بے نشہ اس میخانے مین انسان
رہی - روز و شب جام مہ و خورشید یان گردش مین ہی - وزیر ؎ جس
بزم مین ہی شیشۂ فلک ساغر آفتاب - پہنچا وہان مین نشۂ مے کی ترنگ سے -

چتر - میر ؎ تجھہ پہ ظل اللہ کا اطلاق شاہا راست ہی - چتر ہی خورشید
تیرا چرخ تیرا سائبان -

چراغ - اسیر ؎ اے شمع حسن تیرے فروغ جمال سے - گل آفتاب
کا ہی چراغ آسمان پر -

چشم - برق ؎ تیری یہ چہپا مین وہ بے مثل جہان ہوتی ہی چشم
خورشید ہی جسکو نگران ہوتی ہی -

چشمہ - ناسخ ؎ تیرے رخسار عرق آلود سے نسبت ہی کیا -
ایک [illegible] چشمۂ مہر درخشان مین نہین -

چہرہ - رخ - رشک ؎ تیرے عکس جبین تابان سے - چہرۂ آفتاب
روشن ہی - ولہ ؎ آتا داغ دل ہین رخ آفتاب مین - چاک سحر کسی
کا مگر چاک جیب ہی -

خال - ناسخ ؎ تیرے آگے نظر آتا ہی یہ خورشید سیاہ - کہ مری عقل
مین جز خال لب بام نہین -

خشت زر - اسیر ؎ کیا کہیے منزلت ترے قصر بلند کی - مہتاب
خشت سیم ہے خشت زر آفتاب -

خنجر- اسیر؎ ہین جو روشن طبع کب لیتے ہین وہ احسان غیر- خنجر خورشید کو سنگِ فسان سے کیا غرض -

دستار- اسیر؎ دو چار رند ہم سے جو محشر مین آگئے - دستار آفتاب قیامت اُچھل گئی -

دست رعشہ دار- دست سائل- اسیر؎ سمجھے یہ آفتاب کو مستی مین دیکھکر- ہی دست رعشہ دار کسی بادہ نوش کا- سودا؎ خورشید دست سائل ہو جاے آسمان پر- تیری علوے ہمت جسے وقت زرفشا[ن]

دیدہ- مومن؎ سرمۂ دیدۂ خورشید ہون مین- خاک مین ملا یا مجھکو-

رخسار- ناسخ؎ بیخودی مین دیکھکر خورشید کو کھتا ہون آج ہی رخسار جانان کا نظارا ہو گیا-

زر- اسیر؎ زرگر کا تیرے ہاتھ جو پہنچے سپہر تک- زرہ لائے زر آفتاب کا- مومن؎ اے فلک دلکو داغ [illegible] زر خورشید کی درخشانی -

زر دیتا- آتش؎ غم نہین گو اے فلک [illegible] عار کا- آفتاب اک زر دیتا ہی مرے گلزار کا-

زنبور- آتش؎ نیش سے لگتے ہین ہر- مین تار شعاع- آسمان نیلگون چھتا ہی زنبور آفتاب -

سان- ناسخ؎ اُس بُت کو آفتاب پرستی بہانہ ہی- تیغ نگہ کو چاہیے سان آفتاب کی-

سپر- منیر؎ کرے نیزہ بازی یہ آہ سحر- کہ خورشید کی پھوٹ جاوے سپر-

شرارہ- ناسخ؎ بے ثباتی جو ہوئی عالم کی ثابت اے فلک- آفتاب اپنی نظر مین اک شرارہ ہو گیا-

شمع- رشک؎ ہجر کی رات چاہیے اے چرخ- دن کو ہی شمع بے عبث-

صفحہ- ناسخ؎ خوب سا دیکھا جو مینے صفحۂ خورشید کو- صاف ہی تصویر یہ میرے دلِ بیتاب کی-

عقیق- منیر؎ خورشید پائمال ہو دور شراب مین- پس جاے گردشون سے عقیق آفتاب کا-

غزال- بحر؎ اپنے کوٹھے پر چڑھا دنکو جو وہ صیاد خلق- آسمان پر چوکڑی بھولا غزال آفتاب -

فرد- اسیر؎ حق تو یہ ہی کہ ترے صفحۂ عارض کے حضور- فرد خورشید کو بھی خارج دفتر پایا-

قرص- ناسخ؎ ساغرِ جلوہ گر ہی مثل قرص آفتاب- خشک اپنا زاہد دامان تر ہو جائیگا -

قندیل- اسیر؎ قندیل کی شبیہ بنا ہے سپہر پر- تا آئے تیرے کعبۂ ابرو مین آفتاب -

کرمک شب تاب- ناسخ؎ جلوہ گاہ اُسکا ازل سے یہ دل بیتاب ہی- جسکے آگے آفتاب اک کرمکِ شب تاب ہی-

کلاہ- صبا؎ ہی اپنے داغ پر انکی نقاب کا پہاہا- نمونہ ہم کُلَہ آفتاب کا پہاہا-

گرداب- ناسخ؎ جلوۂ رخسار جانان سے ہی گرداب آفتاب-

ہوگئے خط شعاعی سے زیاد انوار موج -

گردۂ نان - نان - ناسخ (رباعی) ؎ ہی روز ازل سے دانہ زد یہ دوران - کیا خاک ہو سیر کوئی اسکا مہمان - خورشید کو دیکھو آسمان کو دیکھو - اتنے بڑے خوان مین ہی ایک گردۂ نان - ولہ ؎ خورشید تو ہر صبح دکھاتا ہی کسے - مجھکو گردون ترے تنور سے کچھ کلچے

گل - ناسخ ؎ ہوتے ہین روز اُس گل بے خار کے حضور - تا رشعلہ خار گل آفتاب مین -

مجمر - برق ؎ خال روئے آتشین کو دیکھکر کہتی ہی خلق - تارے ہی اسپند اسے مہتاب مجمر آفتاب -

نقاب - ناسخ ؎ کسکو ہمارے یار کے نظارے کی ہی تاب - خورشید جسکو کہتے ہین اُسکی نقاب ہی -

آتش بید و د - افسر یاقوت - بیضۂ زرین - تاج زر - ترنج - جام زر - جام مسیحا - چتر زرین - چراغ عالم افروز - خسرو انجم - دائرہ - زرین ایاغ زرین سپر - شاہ خاور - شاہ مغرب - شعلہ - طاس زر - قبۂ زرین - قرص زر - گوے - لالہ - لعل - دمک - مشعل - یاقوت -

آفتاب - نمبر (۲) ظلش - دہوپ - وزیر ؎ چہرے پہ ترے آنکھین تری کیون نہون سیاہ - ہوتا ہی آفتاب سے کالا ہرن کا رنگ - ظفر ؎ مریہ عمر ہمنے بسر سب شراب مین کی ہی - سفید ریش نہین آفتاب مین کی ہی -

نمبر (۳) (عمدہ صفات مین) مشہور - کامل - بلند رتبہ - کیف ؎ تعریف کس زبان سے کرین منچون کی ہم - اے کیف آفتاب ہی یہ خاندان تمام

ع ؎ دیکھو حاشیہ صفات و تشبیہات آب قسم دوم -

فقرہ مولانا فضل الرحمن صاحب کا کیا کہنا ہی وہ آج آفتاب ہین -

نمبر (۴) ظلش شراب آتش ؎ کھلی ہی چاندنی مے پیجیے تو موقع ہی طلوع ماہ ہے اور آفتاب شیشی مین - گلزار نسیم ؎ ساقی قدح شراب بدے مہتاب مین آفتاب دیدے -

نمبر (۵) معشوق - خوبصورت - صبا ؎ ہچکی لگی ہی دہیان مین اک آفتاب کے - کیونکر گلے سے گھونٹ اُتارین شراب کے ؎ آتش شب فراق مین پوچھو نگا ماہ سے - یہ داغ ہی دیا ہوا کس آفتاب کا -

نمبر (۶) گنجفے کی چھٹی بازی کا پہلا ورق جس سے دن کو کھیل شروع ہوتا ہی - ہلال ؎ گنجفے کا شوق ہو تجھکو جو اے خورشید رو - آفتاب آسمان آئے بجائے آفتاب مصحفی ؎ آیا تو جسکے ہاتھ گیا جیت وہ صنم بازی ہو گنجفے کی فرون آفتاب سے -

آفتاب برآمد ہونا - نمبر (۱) سورج نکلنا - صبح ہونا - سحر - ؎ اے آفتاب محشر اب جلد ہو برآمد - ڈیوڑہی پہ منتظر ہی شور نشور تیرا -

نمبر (۲) گنجفے مین آفتاب کا دوسرے پتے کے ساتھ نکلنا جس سے کھیل شروع ہوتا ہی اوسوقت کہتے ہین کہ آفتاب برآمد

آفتاب بلند ہونا - سورج کا اُفق سے اونچا ہونا - ظفر ؎ سمند ناز پہ تو ہو جو [illegible] - تو شرم سے ہو گردون پہ آفتاب بلند -

آفتاب بنا دینا - مرتبہ بلند کرنا - فقرہ - قطرے کو دریا ذرے کو آفتاب بنا دیا -

آفتاب پرست - سورج پوجنے والا - ظفر ؎ پہر آفتاب کو دیکھین نہ آفتاب پرست - ظفر جو یار کے رخسار آتشین کو تکین - غالب ؎ ہر ایک ذرۂ عاشق ہی آفتاب پرست - گئی نہ خاک ہوے

پر ہوئے جلوۂ ناز- اور فارسی مین سورج مکھی (پھول) اور گرگٹ کو بھی کہتے ہین
(برہان جامع)

آفتاب چھپ جانا- نمبر(۱) سورج ڈوبنا- **کیف** ؎ اندھیر ہو نہان گر آنکھو سے جام ہو- چھپ جاے آفتاب تو کیونکر نہ شام ہو-
نمبر(۲) بدلی یا غبار کا سورج پر آجانا- **ظفر** ؎ دودِ جگر مین دیکھو شعلے کو آہ کے آکر چھپا ہی ابر کے دامان مین آفتاب-

آفتاب حشر- جو سورج قیامت کے دن نکلیگا- **وزیر** ؎ تر دامن ہون کہ ای آفتاب حشر- سایہ مرا خجل کرے ابر بہار کو- **آتش** ؎ ای آنکھون سے گر گیا تو منہ پھیرتا جدھر سے پھر مین اُدھر نکلتا- **رشک** ؎ بغیر یار ای ساقی- ہی آفتاب قیامت مے حضور شراب-

آفتاب ڈوب جانا- سورج کا غروب ہو جانا- **وزیر** ؎ لگا یا غ[illegible] نسے دریا مین- تو لوگ کہنے لگے آفتاب ڈوب گیا-

آفتاب ڈہلنا- آفتاب کا وسط آسمان سے مغرب کیطرف شروع ہونا- **رشک** ؎ جب آفتاب ڈہلا شام زلف یاد [illegible] مصیبت نے یہ نکالی رات-

آفتاب سر آنا- دوپہر ہونا- **اختر شاہ اودھ** ؎ جب آفتاب آتا تھا- پانوءن سایہ لپٹا جاتا تھا-

آفتاب شام- سورج جب قریب غروب ہو- **ناسخ** ؎ تو نظر آتا نہین لیکن منور بام ہی- جلوہ تیرا بھی برنگ آفتاب شام ہی-

آفتاب غروب ہونا- سورج کا چھپ جانا- شام ہونا- **وزیر** ؎ تارے تو دو ہون جو غروب آفتاب ہو- آنسو نہین تھی جو ہو ساغر شراب کا-

صبا ؎ اسی مین ہوگا مرا آفتاب عمر غروب- کوئی گھڑی جو شب انتظار باقی ہی-

آفتاب کا ایک نیزے پر یا سوا نیزے پر آنا- قیامت آنا- آثار [قیامت] سے ہی کہ آفتاب اُس دن زمین سے سوا نیزے کے فاصلے پر ہوگا- [illegible] ؎ حق مین پروانون کے تھا اک نیزے پر خورشید حشر- شمع کے سر پر [جو] شعلہ ای ظفر پیدا ہوا- **وزیر** ؎ مجھے وہ طفل بازیگر قیامت یاد آئیگا- [جو سو]ا نیزے پہ جب دیکھونگا مین خورشید محشر کو-

آفتاب کا طلوع کرنا- آفتاب برآمد ہونا- **انشا** ؎ بوقت صبح ہوہون نشۂ شراب طلوع- کہ جیسے شرق سے کرتا ہی آفتاب طلوع- اور آفتاب طلوع ہونا اسکا لازم ہی اور اس جگہ طلوع بمعنی طالع ہی-

آفتاب کا مغرب سے نکلنا- قیامت کے آثار کبریٰ[ع] مین سے ہی- **صبا** ؎ وہ مست ہین ادہر تو رکھتے نہین ہین ساغر- مغرب سے ہان نمایان جب آفتاب ہوگا-

آفتاب گرم یا تیز ہونا- دہوپ تیز ہونا- دوپہر کا وقت ہونا- **خلیل** ؎ یا بہین شوخی شباب نہین- ابتلک گرم آفتاب نہین- **ظفر** ؎ گرمی ہی کیون سوا ترے چہرے کی زیر زلف- ہوتا ہی آفتاب کہان وقت شام تیز-

آفتاب لب بام- آفتاب قریب غروب- اور کنایۃً ہر چیز قریب زوال- اسی وجہ سے سن رسیدہ آدمی کو بھی کہتے ہین- **بحر** ؎ حسین ہین کلہ

ع ؎ شرع اسلام کی رو سے قرب زمان قیامت مین ایکدن آفتاب مغرب کیطرف سے نکلیگا چاند کے ساتھ اور چوتھائی آسمان تک آکر پھر جائیگا بعد اُسکے پھر بدستور سابق مشرق سے طلوع کیا کرے گا-

نقرہ باف پرمغرور- وہ آفتاب لب بام ہی خیال نہین خلیلؔ ؎ خط سے حُسن اُسکا
ہی قریب زوال - اب لب بام آفتاب ہی یہ -

اور آفتاب بام و آفتاب بر سر دیوار بھی اسی معنی مین کہا گیا ہی- رندؔ ؎
ہم آفتاب بام مین یا ہین چراغ صبح - کیا اعتبار شام گئے یا سحر گئے - بحرؔ ؎
جب سفیدی آئی سر پر کیا ہوسِ زیست کا - بحر اب ہم آفتاب بر سر دیوار ہین

آفتاب نکلنا - نمبر (۱) دیکھو آفتاب برآمد ہونا نمبر ۱ - اسیرؔ ؎ تارے
چھپین آفتاب نکلے - خاطر کی ہوس شتاب نکلے - دردؔ ؎ شب گزری اور
آفتاب نکلا - تو گھر سے بھلا شتاب نکلا -

نمبر (۲) غبار اور بدلی کا آفتاب کے مُنھ سے ہٹ جانا - رندؔ ؎ زلفون سے
اُسکا رو سے منور عیان نہین - ابر سیہ کو چیر کے نکلا ہی آفتاب -

آفتابہ - ف - مذکر - ایک وضع کا لوٹا ہی جسکے پیچھے گرفت کیواسطے دستگی لگی ہوتی
ہی اور مُنھ پر سرپوش ہوتا ہی اُس سے اکثر مُنھ ہاتھ دہوتے ہین - ناسخؔ ؎
ماہ کامل تیرے مُنھ دہونیکی ہی سیلابچی - آفتاب درماہ تابان آفتابا ہوگیا -

آفتابی - مونث - نمبر (۱) یک قسم کی آتشبازی جسکے چھوٹتے ہی دھوپ
سی پھیلجاتی ہی جیسے ماہتابی چھوڑنے سے چاندنی سی چھٹک جاتی ہی
بحرؔ ؎ جب کبھی بام پر اُسکا رُخ تابان چمکا - آفتابی سی لگی چھوٹنے مہتابی سے

نمبر (۲) ماہی مراتب مین چاندی سونے کا ایک دائرہ ہوتا ہی جسمین ایک ڈنڈی
لگی ہوتی ہی اور بادشاہون کے جلوس مین سواری کے ساتھ ہوتا ہی اُسکا سایہ
چتر کیطرح سر پر پڑتا ہی - ذوقؔ ؎ وہ آفتابی اُسکی جاجس سے آفتاب -
وہ چتر اُسکا جس سے نہو ہمسر آسمان -

نمبر (۳) دہوپ کھایا ہوا - (صفت مین آتا ہی) جیسے آفتابی گلقند - یا دہوپ کا
مارا ہوا یعنی داغدار شکستہ رنگ جیسے سیب آفتابی -

نمبر (۴) گول - مدور - جیسے آفتابی دائرہ - آفتابی چہرہ -

نمبر (۵) امرا کے مکانات مین ایک بلند مقام ماہتابی کیطرح ہوتا ہی - شعورؔ
؎ چلے آتے ہین کثرت سے جو مرغ نامہ بر پیہم - بنی ہی آفتابی یار کی چھتری
کبوتر کی -

نمبر (۶) ایک قسم کی چھوٹی سی پنکھیا طاوٗس کی کُھلی ہوئی دم سے مشابہ جس سے
چہرے کی دہوپ بچاتے اور کبھی پنکھے کیطرح جھلتے بھی ہین اور اُسے سورج مکھی
بھی کہتے ہین - ناسخؔ ؎ رشک سے تا نہ آفتاب جلے - اسلیے حائل آفتابی ہی
اسیرؔ ؎ ہون وہ مجرم دہوپ مین بیٹھا تو سایے کے لیے - آفتاب آکر
مُنھ سے آفتابی ہوگیا - ظفرؔ ؎ دیکھکر اس مہ کو وقت بے حجابی آفتاب -
ہوگیا مُنھ پر بجاے آفتابی آفتاب -

ایک قسم کی ڈہال جو سرخ رنگ ہوتی ہی - ظفرؔ ؎ وہ ہلال بردا گر
نہ مغربی - نکلے مشرق سے لیے وان آفتابی آفتاب -

گول چہرہ - چہرے کی دو قسمین ہین - دوسرے کو کتابی
چہرہ [illegible] ا ہوتا ہی -

آفتابی [illegible] - گول دائرہ - خوشنویسون نے دو قسم کے دائرے
خط نستعلیق مین قرار دیے ہین - دوسرے کو بیضاوی کہتے ہین جسمین
ذرا لنباپن ہوتا ہی اگر اُسکے اوپر ایک حلقہ کھینچ دین تو انڈے کی شکل ہوجاے -

آفریدگار - ف - خالق - ع - پیدا کرنیوالا -

آفریدہ - ف - آفریدن مصدر کا مفعول - پیدا کیا گیا - ظفرؔ ؎ -
بندہ خدا کا کون وہ خاص آفریدہ ہی - پشت فلک سلام کو جسکے خمیدہ ہی

داغ؎ سروسہی ہون اور نہ شاخ خمیدہ ہون - تسلیم وراستی کے لیے
آفریدہ ہون -

آفرینش - ف - مونث - آفریدن سے حاصل مصدر -
نمبر(۱) پیدایش - **قلق**؎ باعث آفرینش عالم - نور تابندۂ رخ آدم -
نمبر(۲) کائنات عالم - ؎ نخلبند آفرینش سے دعا مانگو یہ تجر - دفن
صحن چمن مین جان نثار سبزہ رنگ -

آفرینندہ - ف - آفریدگار - **رشک**؎ رکھیگا موئے سر شوریدۂ
کی شرم - آفرینندہ سمو و تاقم وسنجاب کا -

آفرین - ف - نمبر(۱) مونث - کلمۂ تحسین - سبحان اللہ -
شاباش - **مومن**؎ پڑھتا ہون اور مطلع رنگین کہ سن جسے - سر گرہ
لب خونچکان تیغ - **داغ**؎ آفرین داغ تجھے خوب نباہی آ
مرحبا کوچۂ دلدار سے مرکر نکلا - اور یہ اور اسکے امثال محل طنز میں
ہین - **ناسخ**؎ یہ گل کھلے ہین تمہارے ہی ہجر میں
دیکھتے ہو داغ آفرین دیکھو - **سوز**؎ کیون جی
آفرین تیری بدگمانی کو - **میر**؎ جب گیا میں ہر کاہی کا
پاس - آفرین صد آفرین ای مردمان روزگار -
نمبر(۲) آفریدن سے صیغۂ امر اسم کے ساتھ ملکر فاعل کے معنی دیتا ہی جیسے
جہان آفرین - **ذوق**؎ یہی گر تری چشم سحر آفرین ہی - تو نے دل نہ
جان ہی نہ ایمان نہ دین ہی - **وزیر**؎ بنایا تجکو ایسا خوبصورت - کہ ناز ان
تجھ پہ صورت آفرین ہی -

آفرین آفرین - آفرین کی تکرار مزید تعریف کے لیے - **رند**؎ -
آفرین آفرین مجھ مست کے منہ پینے پہ - مرحبا مرحبا ساقی ترے پلوانے کو -
اور تعریف مین مبالغے کی جگہ اور کبھی طنز سے آفرین صد آفرین - آفرین ہزار
آفرین آفرین صد ہزار آفرین بھی کہتے ہین - ؎ کی آہ سوز خم دل پر اٹھائے
نیا ذوق صد آفرین ہی -

بادبرین ہمت مردانہ تو - یہ مصرع عالی حوصلگی اور پامردی
کی تعریف مین کہتے ہین -

آفرین کرنا - تعریف کرنا - تحسین کرنا - فقرہ - اُستاد نے غزل سُنکر آفرین کی
فقرہ (طنز سے) بیٹا ایک مین کیا جھینکتا ہون سارا زمانہ تمکو آفرین کرتا ہی

آفرین کہنا - تعریف کرنا - **اسیر**؎ ہماری فہم کو انصاف ہو تو آفرین کہیے
نکالا ایک تمکو ڈھونڈ کر سارے زمانے مین - **مومن**؎ کہے کون جز طعن یا ان
آفرین - زبان اور حمد زبان آفرین -

آفرین ہو رہی ہی - تعریف ہو رہی ہی بیشتر طنز کی جگہ کہتے ہین - فقرہ -
تمہاری سعادتمندی پر زمانے مین کیا آفرین ہو رہی ہی -

آفرین ہی - کیا بات ہی - کیا کہنا ہی - شاباش - مرحبا - مدح اور ذم
دونون جگہ مستعمل ہی -

فصل الف ممدودہ مع قاف

آقا - ف - مذکر - مالک - خداوند - حاکم - **آتش**؎ بہلو مین مرے دل
نہین ای اہل جہان ہی - بندہ ہو نہین جسکا یہ اُس آقا کا مکان ہی - **نجم**؎
آقا کی جدائی سے تڑپتا ہی غلام - کربلا یا د آئی جب دیکھا حسینؑ آباد کو -
قلق؎ ہمسے آقا ہمارا چھوٹا ہی - گھر سے چھٹ کر نصیب پھوٹا ہی -

ع؎ لکھنؤ مین ایک امام باڑہ ہی محمد علی شاہ بادشاہ اودہ کا بنوایا ہوا حسین آباد وہ خود بھی دفن ہین

آقاے ولی نعمت - خداوند نعمت - سرکار - ملازم اپنے آقا کو کہتے ہین اس لغت کو اسلیے قائم کیا کہ بعض کم استعداد آقاے نعمت انہین معنی مین بولتے ہین حالانکہ وہ صحیح نہین ہی -

فصل الف ممدودہ مع کاف عربی

آکا - ت - مذکر - نمبر (۱) بہائی - خصوصاً بڑا بہائی -

نمبر (۲) کلمۂ خطاب - جسطرح میان یا دوست - اس لفظ کا رواج اکثر سپاہیون اور بانکون ترچہون مین ہی - فقرہ - سنو آکا یار لوگون سے یہ چالین چہی نہین فقرہ - (مثلاً) زبردست پہلوان پر دو گٹھے لکڑی کے لادو اور کہو کہ آکا اٹھو یقین ہی کہ آکا سے اٹھانہ جاے (چند پند)

آکاس بیل - مونث - (عوام اکاس بیل) امربیل جسکی فارسی افتیمون ہی ایک قسم کی زرد بیل درختون سے لپٹی ہوتی ہی بال بڑہانے کے لیے سر مین لگاتے ہین اور امراض سوداوی مین بہی اسکا استعمال کرتے ہین -

آکسفورڈ - انگلینڈ کا ایک شہر اپنی یونیورسٹی (مدرسۃ العلوم جہان فضیلت کے خطاب ملتے ہین) کے سبب سے مشہور ہی -

آکھٹکنا - ذوق ؎ دلمین نشتر نگہ یار کا آہی کھٹکا - وہی ہیٹہا یا جو مدت سے تہا کھٹکا ہمکو -

آکہر - ھ - مونث - مسکن بہائم عموماً اور خصوصاً شیر کا مسکن - بحر ؎ زندگی چاہیے جنگل مین بہی کچہ خوف نہین - اے جنون شیر کی آکہر بہی گہر اپنا ہی ولہ ؎ جنون عشق ہو دلمین تو عقل کیا ٹہرے - جہان ہو شیر کی آکہر وہان غزال نہین - انشا ؎ تہے جتنے کہ ارنے اور گینڈے - آکہر پہ اپنی اپنی اینڈے -

آکہڑا ہونا - گلزار نسیم ؎ وہ ناچنے کیا کہڑی ہوئی تہی - خود رانگنی آکہڑی ہوئی تہی - ذوق ؎ آتش خورشید سے دیکہا نہین اٹھتے دہوان - آکہڑے ہو بام پر تم بال سکہلاتے ہوئے -

آکہلاپن - ھ - (مشتق ہی آکہل سے جسکے معنی سنسکرت مین چنچل ہین) مذکر - گہوڑے کی کود پہاند - شوخی - شرارت مصحفی ؎ روند ڈالا دلکو ہر جا بناز کے - آکہلاپن نے سمند ناز کے -

آکہنا - انشا ؎ دیوار پہاندنے مین دیکہو گے کام میرا - جب ہم سے آکہو نگا صاحب سلام میرا - آپ کے کہنا بولتے ہین -

فصل الف ممدودہ مع کاف فارسی

آگ - ھ - اگن - س (اسکا مادہ اگ ہی جسکے معنی پہیلنا ہین) - مونث آتش - ف - نار - ع - نمبر (۱) یہی مشہور اور متعارف آگ - آتش ؎ تیرے آتش رخسار کا نہ کہاے - سیماب آگ مین نہ کبہی بیقرار ہو تابستان کی گرمی - فقرہ - اس فصل مین کہ بہی سے آگ برستی ہے سفر نہ کیجیے - (عود ہندی) رشک ؎ جلنے رونے کو بنایا ہی - گرمیونکی آگ داخل ہی ہوا برسات کی -

نمبر (۳) - پت - فقرہ - چہالونمین آگ بہری ہی - انشا ؎ - کیا کیا آہ ناتوان تو نے - آگ سی پہونکدی یہان تو نے - بحر ؎ حال گرمی محبت کا نہ پوچہو ہمسے - آگ ہتی ہی دماغونمین تپش جانونمین -

نمبر (۴) چرپراہٹ - تیزی فقرہ - اتنی مرچین تہین کہ زبان مین آگ لگ گئی -

نمبر (۵) آتشک - باد فرنگ فقرہ - اسکے حسن پر نہ جاؤ آگ مین پہکن سی ہی -

نمبر(۶) بھوک پیاس کی شدت - ہے کوئی ان داتا جو پیٹ کی آگ بجھا دے -
(فقیر کی صدا) مومن ؎ آب خنجر سے کہین پیاس مری بجھتی ہے - اور بھی آگ
لگاتا ہے یہ پانی مجکو -

نمبر(۷) ممتا - جوش خون - فقرہ اولاد کی آگ بری ہوتی ہے -

نمبر(۸) سوز و گداز - عشق و محبت - دل کی لگی - مومن ؎ مری چشم دریا
رہی - مری آگ عالم جلاتی رہی - ناسخ ؎ دبی تھی آگ جو سینے مین یہ
اُٹھی کل س بھوکنے نے دکھلائی جو بھڑک مجکو - عرش ؎ آب گریہ
کیا دل بیتاب کی آگ - آتش برق کبھی بجھتی نہین باران سے -

نمبر(۹) مصیبت - آفت - مثل - پرائی آگ مین کون پڑتا ہے - د
سچ ہے پرائی آگ مین پڑتا نہین کوئی - ہمراہ کوہ طور کے موسے نہ

نمبر(۱۰) غصہ - تپہا - جھلاپن - نسیم ؎ تھوڑے خلاف حکا
خشمگین - کیسی بھری ہوئی ہے مزاج بشر مین آگ -

نمبر(۱۱) حسد - جلاپا - عداوت - فقرہ - سوت میری آگ عوا

نمبر(۱۲) لڑائی - جھگڑا - فساد - فتنہ - سحر ؎ دبا ے اور
اُنسے ہوگا - لوگ آمادہ ہین بجھی آگ کے بھڑکانے کو

نمبر(۱۳) گرم - حار - ایک تو باعتبار تاثیر کے جیسے اجوا ہوتی ہے فقرہ -
ابھی پانی نہین پڑا آجکل کے آم آگ ہوتے ہین -
دوسرے بہت گرم جلتا ہوا جسمین بظاہر گرمی ہو کہ چھوا نہ جائے - فقرہ -
چنبر تو چھوٹا آگ ہو رہا ہے - ناسخ ؎ ہجر مین آگ ہو گیا پانی - دلکو کرتی
ہے کباب شراب -

نمبر(۱۴) جلے تن - غضبناک - جھلا - مومن ؎ لگائی آہ نے بغیر لگے گھر
آگ - ہوئے کیا کیا وہ اتنی بات پر آگ - اسیر ؎ ہوئے وہ آگ فوراً پانی پانی
دیکھکر مجکو - غضب کی برخلافی ہے ٹھکانا بھی ہے اس ضد کا -

تشبیہاً بہت سرخ - ؎ گلشن مین آگ لگ رہی تھی رنگ گل سے میر
نرگس دیکھکے صاحب پرے پرے - آتش ؎ بہار لالہ و گل سے
اک گلشن مین - گریبان پھاڑ کر چل بیٹھیے صحرا کے دامن مین -

(۱۶) مدار کا درخت - قلق ؎ یہ فیضِ ل بر بہار اندنون ہے عالم مین - درخت
کا پیدا ہو گر پڑے جو شرار - عرش ؎ اصل کی نقل سے گر کارروائی ہوتی
آگ کے پھول نے بھی آگ لگائی ہوتی -

فائدہ - ان معنی مین اسے لوگ بکاف تازی آک بھی کہتے ہین اسلیے کہ اصل
اسکی ارک ہے اور ارک سے اک - آک سے آگ ہو گیا -

نمبر(۱۷) تشبیہاً چمک دمک - روشنی - مومن ؎ وہان آب رخ اور
یہان آتش دل - جدھر دیکھو اُدھر ہے جلوہ گر آگ -

آگ اُبلنا - شدت تپش اور بہت گرمی کی جگہ کہتے ہین - کہ زمین سے
آگ اُبلتی ہے -

آگ اُٹھنا - فساد اور فتنے کا پیدا ہونا - فقرہ - غدر مین جو ہزارہا دن
جانین تلف ہو گئین یہ آگ میرٹھ ہی سے اُٹھی تھی -

آگ اور بیری کو کم نہ سمجھے - آگ چاہے کتنی ہی کم ہو اور دشمن کیسا ہی
حقیر ہو مگر ان دونون کو تھوڑا نہ سمجھنا چاہیے جہان آگ تیز ہوئی یا دشمن نے
قابو پایا پھونک دینے اور ضرر پہنچانے مین دیر نہین ہوتی - جسجگہ نصیحتاً یہ
کہنا ہوتا ہے کہ دشمن ضعیف کو بھی ضعیف نسمجھنا چاہیے وہان یہ مثل کہی جاتی
ہے اور اسی جگہ فارسی کا یہ مصرع مشہور ہے - دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد -

آگ بولا - دیکھو آگ بگولا - **رشک** ؎ مجھسے گرمی بھی وہ کرتا ہی تو دہری گرمی - خود جلانا مجھے خود آگ بولا ہونا - جن مصادر کے ساتھ آگ بگولا لکھا گیا ہی اُن سب کے ساتھ آگ بولا بھی مستعمل ہی اسواسطے کہ بولا اور بگولا دونون بمعنی گرد باد یعنی بونڈلے کے معنی مین ہین -

آگ بتانا - بندوق وغیرہ کو داغنا - **عرش** ؎ آگ تو دے یہ تپنچہ بتا دیتے ہو - خاک بھی صورت بارود اُڑا دیتے ہو -

آگ بجھانا - نمبر (۱) حقیقی معنی - **قلق** ؎ دوڑو لوگو بجھاؤ آگ لگی جلد پانی منگاؤ آگ لگی -

نمبر (۲) جھگڑا مٹانا - غصہ فرو کرنا - فقرہ - دونون مزاج کے جلے ہین یہ آگ تمہین بجھاؤ گے تو بجھیگی -

نمبر (۳) بھوک پیاس مٹانا - تشنگی رفع کرنا - پیٹ بھر کے کھلانا - فقرہ - ہی کوئی اللہ کا بندہ جو پیٹ کی آگ بجھا دے - (فقیرون کی صدا) فقرہ - یہ تو برف کا پانی بجھائیگا -

نمبر (۴) تسکین دینا - جی ٹھنڈا کرنا - **مومن** (رباعی) ؎ آتش سے نزار مین لگائی اُسنے - برسون جان حزین جلائی اُسنے - پھینکا مجھپر کل اختلاط پانی بھڑکی ہوئی آگ کیا بجھائی اُسنے - **ظفر** ؎ کہا مین نے جو اُس سے کہ اسکو بجھا یہ جو دل مین لگا ہی تو آگ لگا - تو یہ ہنسکے وہ نازسے کہنے لگا مجھے آتی لگی بجھائی نہین - **کیف** ؎ ایک دنیا مین نہ ایسا کوئی صحرا پایا - آگ دلکی جو بجھاتے کہین دم بھر رکے -

آگ بجھنا - نمبر (۱) حقیقی معنی - **ناسخ** ؎ اُڑائے خاک کو کیونکر ہوا تیری حکومت مین - نہین بجھتی ہی اب ای عدل گستر آگ پانی مین -

نمبر (۲) جلا پا مٹنا - **جان صاحب** ؎ سوت کی آگ بجھی سوت کے بچون سے جلی ان جہنم کے شرارونکی شرارت نہ گئی -

نمبر (۳) تڑپ جاتی رہنا - قرار آجانا - **ذوق** ؎ ہم آپ جل بجھے مگر اس دل کی آگ کو - سینے مین ہمنے ذوق نہ پایا بجھا ہوا - **ظفر** ؎ وہ جو دل مین لگ رہی ہی آگ بجھنے کی نہین - چشم تر سے گرچہ اک دریا روان ہو جائیگا -

نمبر (۴) بھوک مٹنا - پیاس بجھنا - فقرہ - اتنا کھاتا ہی مگر اسکے پیٹ کی آگ نہین بجھتی - **انشا** ؎ لگا کے برف مین ساقی صراحی مے لا - جگر کی آگ بجھے جس سے جلد وہ شے لا -

نمبر (۵) تسکین ہونا - جی ٹھنڈا ہونا - **تسلیم** ؎ وصل کے دن شربت دیدار سے - آگ بجھی طالب دیدار کی - فقرہ - آنسو نکلے نہ سے کسقدر لگی آگ بجھگئی -

(۶) لڑائی جھگڑا رفع ہونا - غصہ فرو ہونا - **بحر** ؎ بجھی آگ لگائی ہوئی بہائے بحر نے دریا مین بارہا تعوید -

آگ برسانا - نمبر (۱) گرمی کا ہونکے دینا - **رشک** ؎ آگ برساتی ہین یون تو ہوتی ہی رطوبت زا ہوا برسات مین -

نمبر (۲) گولیون کا مینہ برسانا - معرکہ کارزار گرم کرنا - فقرہ - انگریزی فوج نے ہل ور ہم کے اوپر ایسی آگ برسائی کہ سارا میدان دوزخ کا طبقہ ہوگیا -

آگ برسنا - نمبر (۱) لو چلنا - تڑاقے کی دھوپ پڑنا - سخت گرمی ہونا - **میر** ؎ حذر کہ آہ جگر تفتگان بلا ہی گرم - ہمیشہ آگ ہی برسے ہی یان ہوا ہی گرم - **مومن** ؎ پھر دل مین مرے لگی ہی آتش - نالے سے برس رہی ہی آتش -

نمبر(۲) معرکۂ کارزار گرم ہونا۔ گولیونکی بوچھار ہونا۔ فقرہ۔ حریف کی توپون سے آگ برس رہی ہی فوج کا قدم کیونکر ٹہرے۔

آگ بگولا ۔ نمبر(۱) لال لال ۔ جلتا بھنتا ۔ دہکتا ہوا ۔ **سحر** ع مر گئے پر بھی وہ سودے کی حرارت نہ گئی ۔ قبر سے خاک مری آگ بگولا نکلی ۔

نمبر(۲) تند و تیز ۔ غصے مین بھرا ہوا ۔ **سحر** ع جلا جلا کے یہ کرتے ہین دوس کو بر باد ۔ مزاج آگ بگولا ہی خوش جمالونکا ۔

نمبر(۳) شوخ ۔ گرما گرم ۔ **آتش** ع ایک مدت سے ہون آفت طلب اے گرد چرخ ۔ کوئی معشوق مجھے آگ بگولا دکھلا ۔

آگ بگولا بنا دینا ۔ افروختہ کرنا ۔ غصہ دلانا ۔ فقرہ ۔ تمنے انکو چھیڑ چھیڑ کر کیون آگ

آگ بگولا بنجانا ۔ لازم ۔ فقرہ ۔ ذراسی بات پر آپ آگ بگولا بنگئے

آگ بگولا کر دینا ۔ دیکھو آگ بگولا بنا دینا ۔ فقرہ ۔ تمہاری جلی کٹی باتون نے آخر اُسے آگ

آگ بگولا ہوجانا ۔ لازم ۔ فقرہ ۔ وہ مارے غصے کے آگ

آگ بنا دینا ۔ غصہ دلانا ۔ بھڑکانا ۔ فقرہ ۔ دو باتین اُ بنا دیا ۔ اسجگہ آگ کر دینا زیادہ کہتے ہین ۔

آگ بنجانا ۔ لازم ۔ **مومن** ع آئے ہو جو ہوکے ہو ۔
جون سوز دل کہا ہی تم آگ بنگئے ہو ۔ نصیب بنا ہوا کھڑا ہی ۔
وہ آگ بنا ہوا کھڑا ہی ۔
لکھنو مین اس جگہ آگ ہوجانا زیادہ کہتے ہین ۔

آگ بن دھوان کہان ۔ مثل ۔ ہر بات کی بنیاد ہر فرع کے لیے اصل ضرور ہی ۔ جب علت نہو تو معلول کہان ۔

آگبوٹ یا اگنبوٹ ۔ ھ ۔ دھوین کا جہاز ۔ اس لیے کہ بوٹ گوٹ کے وزن پر انگریزی مین کشتی کو کہتے ہین ۔ **منیر** ع سیکڑون آگبوٹ اور جہاز حسن دریا کی گرم بازاری ۔

آگ بھبوکا ۔ آگ کیطرح سُرخ ۔ شوخ ۔ گرما گرم ۔ **رند** ع شعلۂ حسن سے مین سینکو ۔ کوئی معشوق اگر آگ بھبوکا دیکھو ۔

بھبوکا بنجانا ۔ غصے سے سُرخ ہوجانا ۔ **ظفر** ع آیا ہی کس پہ تو یون بھبوکا بنکر ۔ تیرے رخسار جواے ہوش ربا خوب ہین سُرخ ۔

آگ بھری ہونا ۔ نمبر(۱) سوز و گداز کی جگہ ۔ ع پڑھے مومن نے کیا کیا گرم اشعار ۔ بھری تھی دلمین یارب کسقدر آگ ۔

نمبر(۲) تپک اور جلن کی جگہ ۔ فقرہ ۔ پھوڑے مین ایسی آگ بھری ہی کہ پھونکے دیتی ہی ۔

نمبر(۳) بغض اور عداوت کی جگہ ۔ فقرہ ۔ سوت کے دل مین میری طرف سے آگ بھری ہوئی ہی ۔ (عو)

آگ بھڑکانا ۔ نمبر(۱) آگ کو ہوا دیکر مشتعل کرنا ۔ **رشک** ع آگ بھڑکا کے دکھانا اُسے اے نامہ برو ۔ حال جانسوز زبانی نہ کہا جائیگا ۔

نمبر(۲) فتنہ اُٹھانا ۔ فساد بڑھانا ۔ **سحر** ع دیکھنا پھر وہی شر ہمسے اور اُنسے ہوگا ۔ لوگ آند ہی ہین ابھی آگ کے بھڑکانے کو ۔ **غافل** ع گرم ہوتا ہی جو مجھسے دمبدم وہ شعلہ رو ۔ یہ رقیبونکی ہی شاید آگ بھڑکائی ہوئی ۔

نمبر(۳) شوق اور محبت بڑھانا ۔ بیتاب اور بیقرار کرنا ۔ **سحر** ع دوپٹا وہ گلنار دکھلا گئے ۔ نئے سر سے پھر آگ بھڑکا گئے ۔ **جرأت** ع آہ اس دل کی لگی پر چشم گریان کیون نہو ۔ یہ اسی کمبخت کی ہی آگ بھڑکائی ہوئی ۔

آگ بھڑکنا ۔ بھڑک اُٹھنا ۔ نمبر(۱) آگ کا دہکنا ۔ شعلے بلند ہونا ۔ آتش

ے نالۂ عاشق دلسوختہ ہی آفت جان - بھڑکی خوب آگ جہان ڈھیر ہی خاکستر کا - رند ے بعد از کلیم بھڑکی نہ پھر آگ طور کی - کیا کیا ہوا ئین ورنہ جہانمین جلین نہین -

نمبر (۲) لڑائی بڑہنا - حسد اور کینہ زیادہ ہونا فقرہ - دونون جلے بھنے تھے کوئی دخل دیتا تو اور آگ بھڑک اُٹھتی -

نمبر (۳) شوق بڑہنا - محبت مین بیتاب ہونا - جرأت ے گل دیکھے جو پائین چمن مین - بس آگ بھڑک اُٹھی بدن مین - سحر ے آگ بھڑکی ہوئی ہی مجکو نہ سمجھائے کوئی - جان کا مال کا تو ہی زیان ہونے دو -

نمبر (۴) جلن اور گرمی زیادہ ہونا - فقرہ - یہ بیمار کہتے ہی زخمون مین آگ سی بھڑکنے لگی -

آگ بھی نہ لگاؤن - عورتین کسی چیز سے نفرت ظاہر کرنیکی جگہ بولتی ہین - فقرہ - تمہارے نزدیک خوشرنگ ہوگی مین تو اس اطلس کو آگ بھی نہ لگاؤن -

آگ پانی عہ - (عو) مرگی - ھ - صرع - ح -

آگ پانی کا بیر - فطرتی مخالفت - جبلّی عداوت - اجتماع ضدین - (جو ممکن نہین) فقرہ - ہمارے اُنکے تو آگ پانی کا بیر ہی موافقت ہو ہی نہین سکتی اور یون بھی بولتے مین کہ آگ پانی ایک جگہ نہین رہ سکتے - یکرنگ ے پارسائی اور جوانی کیونکہ ہو - ایک جاگہ آگ پانی کیونکہ ہو -

آگ پانی کا سنجوگ ہی - سنجوگ بواو مجہول (ملاپ) - اجتماع ضدین - دو مخالف چیزونکا میل ملاپ - جہان دو مخالفون مین موافقت ہوتی ہی وہان کہتے ہین کہ یہ تو آگ پانی کا سنجوگ ہی -

آگ پانی کا کھیل - جب کوئی چیز پکانے مین بگڑ جاتی ہی تو کہا جاتا ہی کہ یہ تو آگ پانی کا کھیل ہی اپنا کیا اختیار ہی کبھی بنتا ہی کبھی بگڑتا ہی (اکثر وہی لوگ بولتے ہین جنکو کھانا وغیرہ پکانے سے تعلق ہوتا ہی)

آگ پانی مین لگانا - متحمل مزاج کو بھڑکا دینا - جہان لڑائی نہوتی ہو وہان لڑوا دینا - شرارت کرنا - فتنہ اُٹھانا - **جانصاحب** ے لگایا کرے آگ پانی مین سوکن - کبھی میر انکے جدائی نہ ہوگی - **خلیل** ے کچھ شرارت سے نہین واں ہی جلانے والے - آپ تو پانی مین بھی آگ لگانے والے - **داغ** ے کب شرارت سے باز آتے ہین - آگ پانی مین یہ لگاتے ہین -

آگ پر تیل ٹپکانا - شعلے کو اور بھڑکانا - ایسی بات کہنا کہ جس سے فساد بڑھے - **ذوق** ے میر اگریہ ترے جسا کو چمکاتا ہی تیل سا آگ پہ آنکھ اور آگ پر تیل ڈالنا بھی کہتے ہین -

نمبر (۱) جلانا - پھونکنا - سُلگانا - **انشا** ے کہتا ہی کہ نامے کو ترے ... اصد نے تو لو اور سُنائی یہ خبر گرم - آگ پر دھرنا بھی کہتے ہین - **رند** ے بے سوز عشق جوہر دل کسطرح کھلین بو آگ پر دھرے سے نکلتی ہی عود کی - اور پر کی جگہ مین بھی کہتے ہین - **آتش** ے وہ گریبان آگ مین رکھدیجیے موسم گل مین جو ہو بے چاک کے -

نمبر (۲) پکانا - گرم کرنا - **سحر** ے باعث شیرین لبی ہی پان کے لاکھے کا رنگ - آگ پہ جب تک رکھی جاے کیا شکر بنے - فقرہ - سالن جمگیا ہی ذرا آگ پر رکھدو -

---

عہ عورتین اس مرض کا نام لینے سے بچتی ہین اور آگ پانی اس بنا سبب سے کہتی ہین کہ اس مرض والے کو آگ پانی دیکھکر اکثر دورہ پڑجاتا ہی -

آگ پر سینکنا - کسی چیز کو قریب سے آگ دکھانا - **انشاء** ؎ آگ پر سینکنے کے ساتھ اُسمین - آئینگے کالے کالے حرف اُبھر -

آگ پر لٹانا - جلانا - تڑپانا - بیقرار کرنا - **مومن** (رباعی) ؎ شوخی تھی یہ سب میرے ستانے کے لیے - گرمی تھی یہ آگ پر لٹانے کے لیے - دشمن بے گناہ سرد مہری کے سبب - تم آگ ہوے مرے جلانے کے لیے -

آتش ؎ نہانے کو نہ جا حمام مین ہمرہ رقیبون کے - لٹا دیگا ہمین رشک آتش سوزان گلخن پر -

آگ پر لکڑی یا کمان سیدھی کرنا - کمان اور لکڑی کو بار بار گرم کر کے اُسکا خم نکالنا - **آتش** ؎ کر گئی صاف جبین ان ابروؤنکی گرمی - کمان رخ کر گئی جب بہرہ ہوئی آگ پر سیدھی - **ناسخ** ؎ آگ پر سینکیں ہو کمان کیونکر درست - حسن ابرو کے لیے وہ رو ---

آگ پر لوٹنا - نمبر (۱) یہ ایک قسم کے فقیر کا فعل ہے جنکو جو دہکے ہوے انگارون پر لوٹتے لوٹتے آگ بجھا دیتے ہین جہالیدار کہتے ہین - **اسیر** ؎ ہر روز لوٹتا ہے یہ دل ہجر یار مین ابدال ہو گیا - **سودا** ؎ رہ نوردو جون بجھاتے ہین آگ پہ ابدال -

نمبر (۲) بے چین اور بے قرار ہونا - تڑپنا - **صبا** ؎ رحم کر حال پہ مرے کے تو ای سوز فراق - قبر مین آگ پہ لوٹون پس مردن کبتک - **میر** ؎ سوز دروں سے کیونکر مین آگ پر نہ لوٹون - جون شیشہ حبابی سب دل پر آبلے ہین -

نمبر (۳) رشک و حسد سے جلنا - فقرہ - تم کیون کسیکا مال کسیکی اولاد دیکھکر آگ پر لوٹتے ہو - **رشک** ؎ ہم ہین وہ گرم رو راہ بیابان عدم - آگ پر لوٹتی ہی موت قضا جلتی ہے -

آگ پڑ جانا - نمبر (۱) سوزش اور جلن پیدا ہونا - فقرہ - اس مرہم سے تو ... ین اور آگ پڑ گئی -

...) گرمی بہت ہونا - فقرہ - میان آگ پڑ رہی ہے ایسے مین سفر کا ... ع ہے -

... (۳) گرانی ہونا - فقرہ - اس ملک مین ہر چیز پر آگ پڑ رہی ہے تھوڑی تنخواہ ... ین کیونکر بسر ہو -

نمبر ۲ اور نمبر ۳ کے معنو مین کہنو ین نہین سنا - البتہ بعض ارباب دہلی سے تحقیق ہوا کہ وہان بولتے ہین -

آگ پھانکنا - جھوٹ بولنا - مبالغہ کرنا - **ذوق** ؎ کہے یہ زہد کہ او زہد فروش آگ نہ پھانک - مانگے گر بادہ تو زہد کہن کی قیمت -

آگ پھکنا[ع] - سخت گرمی یا سوزش معلوم ہونا - فقرہ - خدا جانے ڈاکٹر نے کون سی دوا پلا دی ہے کہ بدن مین آگ پھک رہی ہے -

آگ پھوس مین بیر ہے - یعنی اجتماع ضدین ممکن نہین جہان جوان مرد اور جوان عورت ایک جگہ رہکر پاک نیتی کا اظہار کرین وہان التریہ مثل بولی جاتی ہے اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایسی صورت مین عصمت کہان رہ سکتی ہے - اور یہ مثل مختلف صورتون سے بولی جاتی ہے مثلاً آگ پھوس کا ساتھ کیا - آگ پھوس کی

ع ؎ پھکنا کے املا مین اختلاف ہے بعضے بغیر نون غنہ لکھتے ہین اور بعض نون غنہ کے ساتھ اصل مین تو نون غنہ ضرور ہے اسلیے کہ پھونکنا مین نون غنہ ہے اُسی سے لازم ہے مگر اب لہجے اور املا دونون مین بغیر نون غنہ زیادہ رواج ہے -

دوستی کیسی آگ پھوس ایک جگہہ کب رہ سکتے ہین -

آگ پھونکنا - نمبر(۱) آگ کو منہہ یا دہونکنی وغیرہ سے ہوا دیکے بھڑکا دینا

نمبر(۲) غصہ دلانا - لگائی بجہائی کرنا - فقرہ - یہ آگ آپ ہی کی پھونکی ہوئی ہے مگر فصحاے لکھنو اسجگہہ آگ لگائی ہوئی زیادہ بولتے ہین - [illegible] دہلی سے دریافت ہوا کہ وہان بے تکلف بولتے ہین -

نمبر(۳) جلن اور سوزش پیدا کر دینا - غافل ؎ بادۂ گلرنگ نے وہ آگ تن مین پھونکدی - نزع کے دم بھی نہ جو بانکے ساغر سے بجھی - انشا ؎ کیا کہون آہ ناتوان تونے - آگ سی پھونکدی بیان تونے -

نمبر(۴) ولولہ اور شوق بڑہانا - ناسخ ؎ بادنوروزی نے پھونکی اعضا تن مین آگ - یان بہ رنگ غنچۂ لالہ ہی پیراہن مین آگ -

آگ پھیلانا - حقیقی معنی کی مثال - انشا ؎ یہ مفلتہ نگ نے پھیلادی آگ پانی پر - کہ جلکے گرپڑے خود بیگھہ راگ پانی پر -

مجازاً فساد پھیلانا - فتنہ برپا کرنا - فقرہ - یہ آگ اسی فتنہ پرداز کی پھیلائی ہوئی ہے -

آگ پھیلنا - لازم - صبا ؎ خوف کی جا ہی نہ چھیڑو دل سوزان کو مرے - آگ پھیلی جو کسی نے کہین انگارا توڑا -

(مجاز کی مثال) فقرہ - خدا خیر کرے غدر کی آگ پھیلتی جاتی ہے -

آگ تاپنا - آگ سے ہاتھ پاؤن سینکنا - غالب ؎ رات کو آگ اور دنکو دہوپ - بھاڑ مین جائین ایسے لیل و نہار - آگ تاپے کہان تلک انسان - دہوپ کھاوے کہان تلک جاندار - فقرہ - انگیٹھی لگ رہی ہے اور آگ تاپ رہا ہون اور خط لکھہ رہا ہون (سود ہندی) لکھنو مین اس محل پر صرف تاپنا بولتے ہین

ناسخ ؎ ہم فقیر ایسے ہین ای شاہ کہ جاڑا جو لگا - بھاڑ مین تاپنے کو بال بنا کے جھونکے -

آگ ٹھنڈی کرنا - آگ بجہانا - کیف ؎ آتش عشق کو رو رو کے کیا ہے ٹھنڈا - اب پری بھی جو جلائے تو بلا جلتی ہے -

آگ جاگ اُٹھنا - بجہی ہوئی آگ کا مشتعل ہو جانا - شوق بڑھ جانا - نکہت ؎ جنبش دامن مژگان کی ہوا سے سلگی - آگ جاگ اُٹھی محبت کی دبی سینے مین -

انشا ؎ تونے لگائی آکے یہ کیا آگ ای بسنت - جس سے کہ دل کی آگ اُٹھی جاگ ای بسنت - اور اسکا متعدی جگانا بمعنی روشن کرنا بھی مستعمل ہے - ؎ بخت خفتہ نے جگایا اُسے صد حیف نصیر - آگ جو گلخن سینہ مین دبی رہتی تھی -

آگ جانے لہار جانے دہونکنے والے کی بلا جانے - کوئی کسیکے کہنے سے کچھ کام کرتا ہی اور دوسرا شخص کارکن پر اعتراض کرتا نقصان بتاتا ہی تو اسجگہہ کارکن یہ مثل کہتا ہی مطلب یہ ہوتا ہی کہ ہمین کیا کام جو حکم ملا اُسکی تعمیل کی نتیجہ جو ہوگا وہ کارفرما

آگ ہو رہا - آگ روشن کرنا - رند ؎ وہ آیا شب کو جو سرہانے مین یہ گھبرایا - جلائی شمع و مجمر مین اور لگن مین آگ - اسیر ؎ وہ بلبل ہین رہا جسمین ہمارا باغبان برسون - جلائی آگ اُنکو قریب آشیان برسون -

آگ جلنا - لازم - میر ؎ روز ازل سے آتے ہین ہوتے جگر کباب - کیا آجکل سے عشق کی یارو جلی ہی آگ -

آگ جھاڑنا - نمبر(۱) آگ سے راکھہ پھونک کر اڑا دینا - فقرہ - آگ جھاڑ کر

رکھو تاکہ حقہ جلد سلگ جاے۔

نمبر(۲) پتھر اور چقماق سے آگ نکالنا۔ فقرہ۔ سب سے پہلے ہوشنگ نے پتھر سے آگ جھاڑی ہی۔

آگ جھڑنا۔ نمبر(۱) سنگ و چقماق وغیرہ سے آگ نکلنا۔ **عاشق** ؎ […] آگ جھڑی جسم زار سے۔ جب میرے استخوان لگے استخوان پر۔

نمبر(۲) شرر جھڑنا۔ شعلے اٹھنا۔ بہت گرمی پڑنا۔ **رند** ؎ آہ آتش فشان جو کرتا ہون۔ آگ جھڑتی ہی آشیانے سے۔ **ہلال** ؎ اے فلک تا به […] نظر آتے ہین سب چنگاریان۔ کیا شب فرقت مین جھڑتی ہی […]

آگ جھونکدینا۔ جلا دینا۔ جلن ڈالدینا۔ **انشا** ؎ جھونکا جب اس دل بیتاب مین آگ۔ غل پڑا یہ کہ گری معدن سیماب مین آگ

آگ چمکنا۔ آگ کا روشنی دینا۔ **ہلال** ؎ آنکھین یون نہ کبھی جسطرح چمکتی ہی شب تار مین آگ۔

آگ دبانا یا دابنا۔ نمبر(۱) انگارون کو راکھ وغیرہ مین مٹا دینا۔ فقرہ۔ آندھی رہی ہی آگ خوب دبا دو۔ **ذوق** ؎ خاک دوزخ مین پڑے سے تو واقعی اکبار آگ اب تو

نمبر(۲) فتنہ و فساد مٹانا۔ غصہ دور کرنا۔ ؎ […] ہاں تمہین دباؤگے تو دبے گی۔

نمبر(۳) خلش سوز دل کی جگہ۔ **میر** ؎ دن رات میری چھاتی جلتی ہی محبت مین۔ کیا اور نہ تھی جاگہ یہ آگ جو یان دابی۔

لکھنو مین آگ دبانا کو آگ دابنا سے فصیح جانتے ہین۔

آگ دبنا یا دبی ہونا۔ لازم۔ نمبر(۱) **میر** ؎ پاؤن نہین پڑ گئے ہین پھپھولے مرے تمام۔ ہر گام راہ عشق مین گویا دبی ہی آگ۔ **مومن** ؎ جلے کیا کیا شجر تربت پہ میری۔ دبی تھی لاش کے بدلے مگر آگ۔

نمبر(۲) فقرہ۔ فوج آجانے سے غدر کی آگ دب گئی۔

غالب ؎ تم اپنے شکوے کی باتین نہ کھود کھود کے پوچھو۔ حذر کرو مرے دل سے کہ اسمین آگ دبی ہی۔ **ناسخ** ؎ دبی تھی آگ جو سینے مین بھڑک بھڑک […] کل اس بہو کے نے دکھلائی جو بھڑک ہمکو۔

آگ دکھانا۔ نمبر(۱) آگ کے قریب لیجا کے گرم کرنا۔ **گلزار نسیم** ؎ دو بال یہ کہ لومڑی لاگ۔ جب وقت پڑے دکھائیو آگ۔ **غافل** ؎ برق تعجیل سے ہم نامہ لکھینگے تجکو۔ آگ دکھلاتے ہی تا ہووے عبارت پیدا۔

نمبر(۲) جلانا۔ فتیلے وغیرہ سے آگ لگانا۔ **گلزار نسیم** ؎ بو تی دیدہ و دل کی جا ناپاک ہی آگ اسکو دکھلاو۔ فقرہ۔ بارود ہو تو رنجک […] ہو (عود ہندی کھیلنے کی ترپ کے بیان مین)

آگ دہکانا۔ نمبر(۱) آگ مشتعل کرنا۔ فقرہ۔ دھواں بہت ہوتا ہی ذرا آگ دہکا دو۔

نمبر(۲) شوق بڑھانا۔ **انشا** ؎ چمک کر تو ہی برق […] تو مشتعل […] آتش کو مت اور دہکا۔ بول چال مین اسکے بھڑکانا ہی۔

آگ دہکنا۔ لازم۔

آگ دہونکنا۔ دھونکنی وغیرہ سے آگ کا تیز کرنا۔ فقرہ۔ بغیر دھونکے آگ بھلا کب سلگتی ہی۔

آگ دینا۔ نمبر(۱) دیکھو آگ دکھانا نمبر۲۔ **ناسخ** ؎ غم نے ہمارے خانہ دلکو جو آگ دی۔ روشن ہر رنگ خانہ زنبور ہوگیا۔ **میر** ؎ محبت نے شاید کہ دی

نمبر(۲) شوخ و شنگ معشوق ۔ **مومن** ؎ آبلے کیونکر نہ نکلیں جابجا اشک آنکھوں سے آہ ۔ میرے پہلو میں ابھی وہ آگ کا پرکالہ تھا ۔

آگ کا پھول ۔ نمبر(۱) چنگاری ۔ **نصیر** ؎ بلبل ترے جلینگے خس و خار آشیاں ۔ اڑ کر پڑا جو آگ کا اس گلستان سے پھول **ظفر** ؎ لگ گئی جوش گل و لالہ سے گلشن کو جو آگ ۔ کہیں اس آتش رخسار کا کیا پھول پڑا ۔

نمبر(۲) مدار کا پھول **بحر** ؎ ہے شگفتہ ہم اسطرح جیسے آگ کے پھول ۔ کبھی نہ دشت نوردی میں ہنسے مانی دھوپ ۔

آگ کا پیڑ ۔ مدار کا درخت ۔ یہ درخت چار قسم کا ہوتا ہے اور بلندی اور پتوں کے چھوٹا ئی بڑائی اور پھول کی رنگت میں ایک دوسرے سے فرق رکھتا ہے انمیں سے اعلی قسم کا جو ہے وہ بہت بلند ہوتا ہے پھل آم سے مشابہ ہوتے ہیں ۔ پکنے پر بیچ سے شق ہو جاتے ہیں جنمیں سے دھنکی ہوئی روئی سی نکلتی ہے اس قسم میں دودہ ہوتا ہے درخت موسم گرما میں سرسبز و شگفتہ ہوتے ہیں [illegible] برسات میں پژمردہ اور خشک ہو جاتے ہیں اور دودہ بعض امراض کو مفید ہے **عاشق** ؎ ظاہر ہے میری قبر سے سوز دروں کا حال ۔ سبزے [illegible] کے بدلے آگ کا ہے پیڑ گور پر ۔

آگ کا جلا آگ سے اچھا ہوتا ہے ۔ چونکہ آگ کے جلے کو سینکنا مفید ہوتا ہے اسلیے یہ مثل وہاں بھی بولتے ہیں جہاں یہ کہنا منظور ہوتا ہے کہ جسنے ایذا دی ہے اُسی سے رجوع کرنا چاہیئے ۔ **اسیر** ؎ داغ غم اس دل سوزاں کا مداوا ہوگا ۔ آگ کا ہے جو جلا آگ سے اچھا ہوگا ۔ **رشک** ؎ سچ ہے کہ جلا آگ کا ہو آگ سے اچھا آزار مٹے گا جو دل آزار ملے گا ۔

آگ کا دریا ۔ مبالغۃً جہاں آگ کی کثرت ہو ۔ **ظفر** ؎ دل بیتاب میں جوش تپش عشق نہیں ۔ مارتا آگ کا دریا ہے یہ سیماب میں جوش ۔

آگ کا کُرہ ۔ جو کرہ فلک قمر یعنی آسمان اول کے جوف میں کرۂ ہوا کو محیط ہے ۔ **ناسخ** ؎ ایسے ہیں میرے نالۂ آتش فشاں بلند ۔ ہے آگ کے کرے سے بھی جنکا دہواں بلند ۔

آگ کا کھیل ۔ آتشبازی ۔

آگ کا کھیل ہے ۔ مہوسوں سے جب کوئی چیز بگڑ جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ تو آگ کا کھیل ہے ایک آنچ کی کسر رہگئی ۔

آگ کا گھر ۔ بہت گرم ۔ فقرہ ۔ آجکل کے آم آگ کا گھر ہوتے ہیں چھینٹا پڑ جائے تو کھانا ۔

آگ کا لوکا ۔ آگ کی لو ۔ شعلے کی لپک ۔ مخمس **یلدال** ؎ آتش گل آہ بھڑکاتی ہے کیا باد بہار ۔ کرتی ہے گلشن کو گلخن سے سوا باد بہار ۔ آگ کے لوکے نظر آتے ہیں یا باد بہار ۔ جلتی ہے اس گل کی فرقت میں دلا باد بہار ۔ باغ میں تو بھی دم آتش فشاں دو چار کھینچ ۔

آگ کا ہنسنا ۔ آگ کا شرر افشاں ہونا ۔ تیز ہونا ۔ بھڑکنا ۔ **اسیر** ؎ غم سے کیسے تند مزاجوں کو کام کیا ۔ ہنستی ہے آگ گریۂ چشم کباب پر ۔ **ولہ** ؎ گرم بازار حسد کس جا زمانے میں نہیں ۔ آگ کے ہنسنے پہ روٹی جلگئی تنور میں ۔

آگ کجلانا ۔ آگ کا سلگ سلگ کر سیاہ ہو جانا ۔ ہوتے کوئلے ہو نکلنے سے سرخ ہو جاتے ہیں اور پھر فوراً ہی انپر سیاہی دوڑ جاتی ہے اُسکو کجلانا کہتے ہیں **مصحفی** ؎ سوزش دل سے میں دزرات ٹپکا جاتا ہوں ۔ ہوئی اک عمر یہ اخگر نہیں کجلاتی ہے ۔ **جرات** ؎ جب نظر بجلی کردہ چشم فسوں ساز آئی ۔ آتش افسردہ کی مانند لبس کجلا گئی ۔ **معروف** ؎ مجھسا کوئی جہان میں ہو گا فسردہ دل

جب آگے آگ آپ ہی کجلائی جاے ہی۔

آگ کردینا۔ افروختہ کردینا۔ عصہ دلانا۔ **مومن** ؎ تیرے سمند ناز کی بیجا شرارتین۔ کرتی ہین آگ نالۂ اندیشہ کام کو۔ فقرہ۔ اُسنے لگا لگا کر اُنہین آگ کردیا۔ نمبر(۲) گرم کرنا۔ فقرہ۔ تیز تیز دواؤنکے استعمال نے میرا مزاج اور آگ کردیا۔ فقرہ۔ بندمکانمین گٹرار کہکر پانی کو آگ کردیا۔

آگ کو آگ مارتی ہی۔ مثل۔ شریر شریر ہی سے دبتا ہی۔ فقرہ۔ ۔۔۔ کے ساتھ شہدپن ہی چاہیئے آگ کو آگ ہی مارتی ہی۔

آگ کو دامن سے ڈہانکنا۔ بات کو اسطرح چہپانا کہ اور افشا ہو جاے (دامن سے جب آگ چہپائی جائیگی تو دامن جلجائیگا آگ اور بہڑک اُٹھیگی) فقرہ۔ ضبط سے عشق کے آثار اور ظاہر ہو جائینگے بہلا آگ کہین دامن سے ڈہانکی جاتی ہی۔

آگ کھائیگا تو انگارے ھگے گا۔ مثل۔ شرابخواری قماربازی وغیرہ بدکاریون کے حق مین کہتے ہین۔ یعنی جو بُرا کام کریگا اُسکا نتیجہ بُرا ہی ہوگا۔ بدی کا انجام بد ہی جیسا کریگا ویسا بہریگا۔

آگ کھاے مُنہ جلے اُدہار کھاے پیٹ۔ مثل۔ آگ سے زیادہ قرض سے ڈرنا چاہیئے کہ اسکا ضرر زیادہ ہی۔

آگ کہتے مُنہ نہین جلتا۔ مثل۔ بُری چیز کا نام لینے سے بُرائی کا اثر نہین ہوتا۔ اسکے قریب ہی فارسی مین یہ مثل ہی "نقل کفر کفر نباشد" یعنی بغیر گناہ کیے فقط زبانی کہنے سے آدمی مجرم نہین ہوتا۔

آگ کے آگے سب بھسم ہین۔ مثل۔ آگ جس چیز کو پاتی ہی جلا دیتی ہی اسکا استعمال بیشتر غصہ کی حالت بیان کرنے مین ہوتا ہی یعنی غصہ ایسی بدبلا ہی کہ اس حالت مین کچھ کسی بڑے بوڑہے کا بھی لحاظ نہین رہتا۔

آگ کی ٹرہیا۔ مدار کے درخت کے پہولونکی موداررُوی جو گرمی کے موسم مین ہوا سے اُڑتی پہرتی ہی بہت نرم اور چمکتی ہوئی ہوتی ہی کاتنے کے کام نہین آتی تکیونمین لوگ بہرتے ہین اور اُسکو مدار کی ٹرہیا بھی کہتے ہین۔ **ناسخ** ؎ آوارہ یون ہوا و ہوس مین ہین پیر جی۔ جسطرح اُڑتی پہرتی ہی ٹرہیا مدار کی۔ اور ظرافتاً بہت بوڑہی عورت کو کہتے ہین۔ **انشا** ؎ تہوڑا کے جو مخلونکی ہو کوئی آگ کی ٹرہیا۔ بنے آکے وہ بوڑہی اور بڑے نداف کا جوڑا۔ **سودا** ؎ ضعیفی سے کردن اُسکی مین کیا بات۔ کہ جسنے کی تھی ٹرہیا آگ کی مات۔ بجز موے سپید اُسمین نہین کچھ۔ نہین جون آگ کی ٹرہیا کہین کچھ۔ **نکہت** ؎ ہین جوان کیونکہ الفت مین اسیر۔ حیف اسکا چاہیئے دوچرخ پیر۔ کیا دورنگی مین گل رعنا ہی یہ۔ زال دنیا آگ کی ٹرہیا ہی یہ۔

آگ کے لوکے اُٹھنا۔ نمبر(۱) آگ کے شعلے بلند ہونا۔ نمبر(۲) جی جلنے کی جگہ۔ **مسرور** ؎ دل سے نالے نہین نکلتے ہین۔ اُٹھ رہے ہین یہ آگ کے لوکے۔ نمبر(۳) [illegible] کے مقام پر۔ فقرہ۔ تپتی ہوئی زمین پر پانی چہڑکا جاتا ہی تو آگ کے لوکے [illegible]تے ہین۔

آگ کے مول یا مولون۔ مہنگا۔ گران قیمت۔ **آتش** ؎ دکھاؤ ہنسکے صفا اکدن اپنے دندان کی۔ گُہر ہین آگ کے مول اپنی آبداری سے۔ **سحر** ؎ ابھی تو آگ کے مولون گل رخسار بکتے ہین۔ کہین قیمت کُہلی اسکی خط رخسار بجک ہو۔

آگ گاڑنا۔ دیکہو آگ دبانا۔ خواص اسکی جگہ آگ دبانا بولتے ہین۔

آگ گڑی ہونا - لازم - **درد** ؎ کیا جانیئے کیا بلا یہ مصیبت یہ پڑی ہے - اک آگ سی کچھ ہے کہ وہ سینے مین گڑی ہے -

آگ لگا کر پانی کو دوڑنا - شر فساد پیدا کرکے اُسکے دفع کرنے مین کوشش کرنا - **امیر** ؎ دل جلا کر مکر سے آنسو بہانا کیا ضرور - دوڑتے ہو کیون لگا کر پانی کے لیے - اور آگ لگا کر بجھانا بھی انہین معنی مین ہے - **رشک** ؎ جا بجا دے ہمکو آبروای عشق - لگا کے آگ بجھانے کو کون کہتا ہے -

آگ لگانا - نمبر (۱) کسی چیز کو آگ دینا جلانا - **ناسخ** ؎ بارہا مین لگا دے کوئی آگ جسطرح - کرتے ہی عشق دل نہ رہا اختیار مین - **آتش** ؎ سنا ہے عاشقون سے برق وش بھی نام جو اپنا - تماشا دیکھتے ہین وہ لگا کر آگ خرمن مین -

نمبر (۲) سوزش اور حرارت پیدا کرنا - **ناسخ** ؎ تب فرقت نے آگ ایسی لگا دی میرے اعضا مین - عرق کے بدلے ہوتے ہین مسامون سے شرر پیدا - [illegible] ؎ بہائے چشم سے دریا بھی وہ تو بجھ نہ سکے - جگر مین آگ سے کے اگر لگے [illegible]

نمبر (۳) تیزی اور [illegible] پیدا کرنا - فقرہ - کبابون نے تو زبان سے حلق تک آگ لگا دی -

نمبر (۴) بیقرار کرنا [illegible] پیدا کرنا - **امیر** ؎ دیتا ہے [illegible] سہاگ کیا کیا - دیپک نے لگائی آگ کیا کیا - **ناسخ** ؎ گرم بازار یوسف آگے اُس یوسف کے کیا مُنھ دکہاتے ہی لگا دی آگ جو بازار مین - ؎ معشوقون کا گرمی بھی ای میر قیامت ہے - چہاتی مین گلے لگ کر تم آگ لگا دینگے -

نمبر (۵) رشک و حسد پیدا کرنا - **رند** ؎ وہ مجھسے بزم مین ہنستا رہا رقیب جلے - لگائی آگ ہمی صحبت نے انجمن مین آگ -

نمبر (۶) حسرت دلانا - تڑپانا - **مومن** ؎ دیکھتے ہی گل نظر مین تیرا ہنسنا پھر گیا - آتش گل نے لگائی آگ اے گلرو ہمین - **خلیل** ؎ داغ دیجاتی ہے برسات مین بے یار گھٹا - ابر تر آگ کلیجے کو لگا دیتا ہے -

نمبر (۷) لگانا - بجہانا - برافروختہ کرنا - شوخی اور شرارت کرنا - **بحر** ؎ بجھی آگ لگائی ہوئی رقیبونکی - بہاے بحر نے دریا مین بارہا تعویذ - **برق** ؎ آپ جلجائین گے سب آگ لگانیوالے - دو گھڑی مین وہی تم ہو وہی جانان مین ہون **بحر** ؎ یہ کبھی طرز ملاقات نہتا اُس گل کا - کسنے یہ آگ لگائی کہ جلاتا ہے مجھے **آتش** ؎ شوق رفتار رو گرم روی کی نہ سہی - کونسی چال ہے یہ آگ لگاتے نہ چلو - **داغ** ؎ چلکے دو چار قدم آگ لگا دی کسنے - تلملاتی ہوئی پہرتی ہے قیامت کیسی -

نمبر (۸) مہنگا سودا خریدنا - غبن کرنا - (عو) فقرہ - (مثالاً) ماما عظمت تو ہر سودے مین آگ لگاتی ہے (مراۃ العروس)

نمبر (۹) القط کرنا - چہوڑنا - **اسیر** ؎ قفس آباد کر بلبل لگا دے آگ گلشن کو - جلا یا باغبان نے کاٹ کر شاخ نشیمن کو - ؎ **مومن** آتو بھی اپنے نام پہ جا نام کو ان بتون کے آگ لگا -

نمبر (۱۰) اڑا دینا - تلف کرنا - لٹا دینا - فقرہ - شرابخواری اور قمار بازی مین ساری دولت کو آگ لگا دی -

نمبر (۱۱) چوپٹ کرنا - بگاڑ دینا - فقرہ - صاحبزادی گوٹ لگانے کیا بیٹھین کہ سارے پاجامے مین آگ لگا کر رکھدی -

نمبر (۱۲) کسی چیز سے نفرت اور بیزاری ظاہر کرنے کی جگہ بولتے ہین - **مومن** ؎ نام کو اسکے آگ لگاؤن - دلکی طرح سے اسکو جلاؤن -

نمبر (۱۳) باغ مین گل و لالہ کھلنے - جنگل مین ڈھاک ہو سلنے - کثرت چراغان اور

سرخی شفق وغیرہ کی جگہ تشبیہ لگاتے ہیں - رند؎ گلشن میں آ کے آگ لگا دی بہار نے - انگارے کی طرح سے ہر اک گل دہک گیا - سودا؎ لالہ خود رو نہیں ہے خون نے فرہاد کے - جوش میں آ کر لگا دی کوہ کے دامن میں آگ - فقرہ - ڈھاک کے پھول پھولے ہیں یا کسی نے بن میں آگ لگا دی ہے - فقرہ - دوالی میں ساہوکاروں نے اتنے چراغ جلائے ہیں کہ سارے ساہوکارے میں آگ لگا دی ہے - ناسخ؎ شعلۂ رخسار جاناں نے لگائی ہے جو آگ - ماہ تاباں آج مہتابی ہے آتشباز کی -

نمبر (۱۴) بھوک پیاس بڑھا دینا - فقرہ - سینے کی جلن میں کچھ بھی تسکین نہوئی پونڈے کی گنڈیریوں نے تو اور آگ لگا دی - فقرہ - دو رتی کشتے نے وہ آگ لگا دی کہ سیروں گھی پی گئے -

نمبر (۱۵) تباہ کرنا - اجاڑنا - نیست و نابود کرنا - بحر؎ خانہ برباد ہوں نقش کہ جیت عالم میں آگ قسمت نے لگا دی ہیں جسے گھر سمجھا - میر؎ دل و جگر جل کے مرے دونوں ہوئے خاک - کیا پوچھتے ہو عشق نے کیا آگ لگائی -

نمبر (۱۶) خاوند اور فرزند کے مرجانے کی جگہ (مانگ اور کوکھ کے ساتھ) (عو) فقرہ - اُس بدنصیب کی مانگ اور کوکھ دونوں میں تقدیر نے آگ لگا دی -

نمبر (۱۷) نیا فتنہ برپا کرنا - نئی آفت اٹھانا - فقرہ - پہلے تو نوکر کو برطرف کر کے تنخواہ کاٹ لینے کا دستور نہ تھا یہ آگ آپ کی لگائی ہوئی ہے -

آگ لگاؤں - بددعا - پھونکوں - جلا دوں - بھاڑ میں جھونکوں - اصل میں عورتوں کی زبان ہے - رند؎ میں گرم سیر ہوں غربت کے دشت میں شب روز - لگاؤں آگ کے کیا دہنے وطن میں آگ - جان صاحب ع لگاؤں آگ میں ایسے بناؤ کو ہی ہے -

آگ لگائے تماشا دیکھے - مثل - جہاں کوئی فتنہ و فساد برپا یا لڑائی جھگڑا پیدا کر کے خوش ہو وہاں بولی جاتی ہے -

آگ لگنا - نمبر (۱) جلنا - پھکنا - ناسخ؎ ذکر کیا شبہائے فرقت میں دیا چراغ و شمع کا - آگ لگنے سے کبھی روشن سیہ خانہ ہوا - آتش؎ برگشتہ طالعی کا تماشا دکھاؤں میں - گھر کو لگے جو آگ تو پانی بجھاؤں میں -

نمبر (۲) چرپراہٹ اور تیزی معلوم ہونا - فقرہ - سالن میں ایسی مرچیں جھونکدی تھیں کہ زبان سے حلق تک آگ لگ گئی -

نمبر (۳) جلن اور سوزش ہونا - رشک؎ یہی ہے ذکر ہمکو نام اُس آتشخو کا جپتے ہیں - زبانہ ہے زبان اپنی لگی ہے آگ تالو میں -

نمبر (۴) تڑپنا - بیتاب و بیقرار ہونا - (سوز محبت سے) فقرہ - اپنے کے لیے جیسے آگ لگتی ہے غیر کے لیے نہیں لگتی - داغ؎ یہ مزہ تھا دل لگی کا کہ برابر آگ لگتی - نہ تجھے قرار ہوتا نہ مجھے قرار ہوتا - مشہور شعر؎ الفت کا یہ مزہ ہے کہ وہ بھی ہوں بیقرار - دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی -

نمبر (۵) سوز و گداز عشق کی جگہ - اسیر؎ بجا ہے آنکھوں سے گرم آنسو جو شمع کی طرح ڈھل رہے ہیں - لگی ہے اک آگ اسکے ہجر میں بدن سے شعلے نکل رہے ہیں - داغ؎ یہ کس کی لو سے ہمارا دل مضطر لگی ہوئی - اک آگ سی ہے سینے کے اندر لگی ہوئی -

نمبر (۶) رشک و حسد ہونا - داغ؎ ذکر مجنوں سے مجھے آگ لگی جاتی ہے - گرچہ ظاہر ہے تمہارا وہ طلبگار نہ تھا - اسیر؎ دست و پا یار میں جب غیر نے مہندی ملی - آگ سی دل میں لگی میں ہاتھ ملکر رہ گیا -

نمبر (۷) ضد و عداوت ہونا - میر؎ تمکو ہم سے آگ لگی ہے روتے ہیں تو ہنستے ہو

ہنسنے کمرکو کھول رکھا ہی اپنی کمر تم کستے ہو - یہ اب متروک ہی-

نمبر(۸) گران قیمت ہونا - مہنگا ہونا فقرہ - اس سال تو ہر چیز کو آگ لگ رہی ہی

نمبر(۹) برباد اور غارت ہو جانا **بحرؔ** بہار رہیگا نہ گنجینہ ظلم کیشون کا - لگیگی
آگ قرابین کے خزانے مین -

نمبر(۱۰) غصہ آنا - ناگوار گزرنا فقرہ - دوست کی برائی سنکر تن بدن مین آگ لگ گئی
ظفرؔ اثر دکھاتا ترا ... دکھاتا ہی - کہ مجکو آگ لگتی ہی ترے آنسو
بہانے پر - **بحرؔ** ہمارے رہنے سے تجکو جو آگ لگتی ہی - جلائے دیتے
ہین ہم آشیان بہت اچھا -

نمبر(۱۱) گل و لالہ وغیرہ سرخ سرخ پہول کہلنے اور جنگل مین ڈہاک ... کے شگوفہ
کی سرخی نمود ہونے اور کثرت پر اسان ... تشبیہا کہتے ہین **آتشؔ** بہار
گل سے لگی ہی آگ گلشن مین - ... [illegible]
جانصاحبؔ پہولا ... آگ لگی ہی - آتا ہی ... [illegible]
... [illegible]
کی روشنی کا کیا کہنا جدہر دیکہو آگ لگی ہی -

نمبر(۱۲) بھوک پیاس کا غالب ہونا - فقرہ - ... [illegible] آگ
سمجھا بیٹا ہی -

نمبر(۱۳) بہت رنج و غم ہونا - فقرہ - صبر کیونکر کرے جب ملی جوانمرگی کا خیال
آتا ہی تو کلیجے مین آگ لگ جاتی ہی -

نمبر(۱۴) خاک ... (مانگ اور کوکھ کے ساتھ ...) **جانصاحبؔ**
انگ مین آگ لگی کوکھ جلی ہون جلسی - خود پشیمان کو کرتے ہو
پشیمان عبث -

آگ لگے آگ لگجائے - بددعا - غارت ہو - اُجڑ جائے اصل
مین یہ عورتونکی زبان ہی - **مومنؔ** لگے آگ آتش غم کو زبان خامہ شعلہ ہی -
جلا دیتے ہین سو سو خط دم تحریر اکثر ہم - نواب **مرزا شوقؔ** کہون
کس کس سے اس کہانی کو آگ لگجائے اس جوانی کو - **وزیرؔ** گریبان وہ
غیر سے کرتا ہی مین مرتا نہین - آگ لگجائے الٰہی موت کی تاخیر کو - اور
عورتین اکثر تکیہ کلام کے بھی بولتی ہین - فقرہ - آگ لگے مجھے نہ چھیڑو -
فقرہ - آگ لگجائے کیا بکتے ہو -

آگ لگے پر پانی کہان - مثل - غصے غضب کیوقت مروت اور محبت
غصے کے وقت یاد اور غیرت نہین رہتی ہی -

آگ لگے پر کنوان کہودنا - بیوقت کوشش کرنا - جب کوئی شخص
اُس کام کو کہ پہلے سے کرلینا چاہیئے عین وقت پر کرتا ہی تو کہتے ہین کہ واہ آگ
لگے پر کنوان کہودنے سے کیا حاصل -

آگ لگے تو تجہے جل ستے - ... [illegible] تجہے کہو بیٹے -
یہ اکثر وہان بولی جاتی ہی جہان وہ شخص جس سے فریادرسی کی امید ہو
ظلم کرے اور اسیکے قریب قریب فارسی مین یہ مصرع ہی - ع چو کفر از کعبہ برخیزد
کجا ماند مسلمانی -

آگ لینے آنا - آتے ہی پلٹ جانا - کہڑی سواری یا کہڑے کہڑے آنا
ذوقؔ لیتے ہی دل جو عاشق دلسوز کا چلے - تم آگ لینے آئے تھے
کیا آئے کیا چلے - **رندؔ** ان ٹھنڈی گرمیون سے مین جلتا ہون آپ کی
تم آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے -

آگ مٹنا - نمبر(۱) جلن اور ٹپک جاتی رہنا - فقرہ - زخمونکی آگ اس مرہم

سے سلگتی ہے۔

نمبر (۲) حسد اور عداوت بنا رہنا - فقرہ - سوت کی آگ کہین ان باتون سے مٹتی ہے۔

نمبر (۳) شوق و عشق کا جاتا رہنا - عرش ؎ آب گریہ سے مٹے کیا دل بیتاب کی آگ - آتش برق کہین بجھتی نہین باران سے۔

مگر اب آگ ٹھنڈا کیجیو آگ بجھنا زیادہ کہتے ہین۔

آگ مین آگ لگانا - نمبر (۱) جلے ہوے کو جلانا - دکھے دل کو ستانا - **صبا** ؎ داغ پر داغ مرے دلکو دیا کرتے ہین - آگ مین آگ وہ ہمدرد لگاتے جاتے

کیف ؎ اُنسے سوز غم فرقت کا بیان کون کرے - آگ مین آگ نہ ہمدم یہ لگانے دیتے

نمبر (۲) فساد مین فساد پیدا کرنا - فقرہ - صلح کیونکر ہو جو جاتا ہے وہ اور آگ مین آگ لگاتا ہے۔

آگ مین جھلس جاناع - آگ مین جلکر سیاہ ہو جانا - فقرہ - چیچک سے بدن کا وہ حال ہو گیا کہ جیسے آگ مین جھلس گیا ہے - **نصیر** ؎ کبھی تیری شرارت ہے تو اے آتش عشق - تا قدم سر سے مین جاونگا جھلس شمع نمط -

آگ مین جھون ڈالنا - جلانا - فقرہ بخار کی وہ شدت ہے کہ جیسے کوئی آگ مین جھونکے ڈالتا ہے -

آگ مین (یا آگ پر) پانی ڈالنا - غصہ فرو کرنا - لڑائی فساد مٹانا -

آگ مین پھونک دینا - آگ مین ڈالکر جلا دینا - ؎ جو وہ کرتے ہین

ع؎ اگرچہ جھلس جانا مین ڈالنا پھونک دینا جلانا اور جلنا یہ سب محاورات ایسے ہین کہ اگر آگ مین انسے نکال ڈالیے تو بھی اپنے معنی کو مفید ہوتے ہین مگر سلف نے لکھے گئے کیونکہ یون بھی بولتے ہین اور خلاف فصاحت نہین ہے -

وہ امتحان پڑین بیچ والے نہ درمیان - اگر آگ مین بھی وہ پھونک دین تو خلیل کچھ مجھے ڈر نہین -

آگ مین جلانا - حقیقی معنی - **ظفر** ؎ وہ ہوا ایکبار غیرون پہ نہ سرگرم عتاب - جسنے لکھ لکھکر جلائے آگ مین سو بار نقش -

مجاز رشک و حسد سوز عشق مین پھونکنا - **صبا** ؎ اللہ ری سوزش دل اے یار - مارا کس آگ مین جلا کر -

آگ مین جلنا - لازم - **جانصاحب** ؎ کیون سوت کی مین آگ سے جل جلکے مرونگی - ہون سہرے نہ جلوے کی جو ہمنا مین بھرونگی - ؎ تب الفت کی حرارت نہین کسکو اے کیف - ایک ہی آگ مین سب خلق خدا جلتی ہے -

آگ مین جو چیز پڑی وہ آگ ہے - یہ مثل تاثیر صحبت کے اظہار مین بولی جاتی ہے - **ناسخ** ؎ عشق جب کامل ہوا ہے بین حسن - آگ مین پڑ جائے نمک ہے - اس مثل فارسی کی یہ مثل اُردو مین زیادہ مستعمل ہے ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد -

آگ مین جھونک دینا - نمبر (۱) آگ مین ڈالدینا - جلا دینا - **سحر** ؎ حمام کو [illegible] یار کی خاطر - جھونکا کیے مین آگ مین صندل کیسے کیسے -

نمبر (۲) [illegible] دینا - مصیبت مین گرفتار کرنا - **قلق** ؎ پہلے دریافت خوب کر نہ لیا - آگ مین لیکے مجکو جھونک دیا - **نصیر** ؎ مجکو سوجھے ہے کہ تو آتش رخون سے ملکے آہ - جھونک دیگا ایکدن اے دل مقرر آگ مین -

آگ مین ڈالنا - دیکھو آگ مین جھونک دینا نمبر ا -

آگ مین رکھکے پھونک دینا - جلا دینا - فقرہ - جی مین آتا ہے ان کپڑون کو

ع؎ یعنی بے دیکھے بھالے بُری جگہ شادی کر دی -

آگ مین رکھکر پھونکدون -

آگ مین کود پڑنا - جان کی پروانکرنے اور جلنے مرنے سے نہ ڈرنیکی جگھ اسکا استعمال ہی - **آتش** ؎ اپنے کہنے سے اک آب تلخ تم پیتے نہین - آگ مین ہم کود تے ہین آپ گرہان کیجیے - **بحر** ؎ وہ بشر اور ہین جو کرتے ہین نافرمانی - آگ مین کود پڑین ہم ترے ارشاد کے ساتھ -

آگ مین گرنا - **ذوق** ؎ گر پڑا آگ مین پروانہ دم گرمی عشق - سمجھا اتنا بھی نہ کمبخت کہ جل جاؤنگا -

مجازاً مصیبت مین پھنسنا - فقرہ - ارے میان کیون جان بوجھکے آگ مین گرتے ہو

آگ نکالنا - چقماق یا پتھر وغیرہ سے آگ جھڑانا - **مومن** ؎ سنگ در سے ترے نکالی آگ - ہمنے دشمن کا گھر جلانے کو -

آگ نکلنا - لازم - نمبر (۱) **ظفر** ؎ دہوان آگ سے آگ تپہ سے نکلی - محبت کا سب مین اثر دیکھتے ہین -

نمبر (۲) سخت جلن اور سوزش ہونا - بہت گرمی پڑنا - میر ... پانی سے آجاتے تھے کبھو - اب آگ ہی نکلنے لگی ہی جگر - **زلال** ؎ اُف رے سوز ہجر کیا تپتی ہی مقتل کی زمین - خون ... ہی تن بسمل سے آگ - فقرہ - آج تو زمین سے آگ نکلتی ہی -

آگ ہوجانا - نمبر (۱) ایندہن کا دہک جانا - فقرہ - ابھی آگ نہین ہوئی تو کیا گرم ہو -

نمبر (۲) نہایت گرم ہوجانا - تپکنے لگنا - **ناسخ** ؎ سوز غم سے ہوگیا ہی آگ سب میرا بدن - بہنکیدی قاتل نے ایسی ہوگئی تلوار گرم -

نمبر (۳) غصے مین بھر جانا - برافروختہ ہونا - **سحر** ؎ نیل کب ہوے کا عارض ... عیان ہوتا ہی - آگ ہوجاتے ہین وہ رنگ دہوان ہوتا ہی - **عاشق** ؎ بھڑکانے سے رقیب کے تم آگ ہوگئے - میری طرف سے دلمین بھرا تھا غبار کیا

آگا - ھ - آگر - س - مذکر - پیش - ف - نمبر (۱) سامنا - مہرہ - مثل - فوج کا آگا برات کا پیچھا بھاری ہوتا ہی -

نمبر (۲) جسم کا اگلا رخ - فقرہ - یہ کیا بدلحاظی ہی دیکھو آگے سے دُلائی سنبھالو (عو)

نمبر (۳) پوشاک کا وہ حصہ جس سے جسم کا اگلا رخ ڈھکے - مثال کیلیے دیکھو آگا پیچھا -

آگا باندہنا - سامنا روکنا - سد راہ ہونا - مہرہ دبانا - ؎ ای صبا قلعۂ ہستی سے جو دم گھبرایا - بڑھکے دو چار قدم موت کا آگا باندہا -

آگا پیچھا - نمبر (۱) انگرکھے اچکن وغیرہ بعض لباس کا اگلا پچھلا حصہ - فقرہ - کپڑے کا عرض کم ہی آگا پیچھا نہین ہوتا -

نمبر (۲) انسان کا پیش و پس - فقرہ - یہ کیا وضع ہی کہ آگا پیچھا کھلا ایک چپٹی سی گلے مین لپٹی ہوئی ہی دوپٹا ایسا چاہیے کہ سارا بدن ڈہکا رہے -

نمبر (۳) آغاز انجام - فقرہ - آدمی کو چاہیے کہ ہر کام کا آگا پیچھا سوچ لیا کرے

آگا پیچھا دیکھنا - آغاز و انجام سوچنا - فقرہ - آگا پیچھا دیکھکر خرچ کرو -

آگا پیچھا سوچنا - آغاز و انجام کا رمین غور کرنا -

آگا تاگا لینا - (عو) خبر لینا - آؤبھگت خاطر مدارات کرنا - فقرہ - بی بی محفل تمہارے گھر ہی جب تمہین سویا کروگی تو مہمانونکا آگا تاگا کون لیگا -

آگا روکنا - دیکھو آگا باندہنا - **سودا** ؎ گل سیر چمن کو جو گیا تھا طرف باغ

؎ اس جگہ آگا صرف تبعاً ہی مقصود پیچھا یعنی انجام سوچنا ہوتا ہی جیسے کہتے ہین کہ آغاز انجام سوچیے ... حال کہ مقصود صرف انجام ہوتا ہی -

گلگشت کرُ ادہر سے جو مین چہرنے وہ لاگا - پیچھے سے تو دامن کے تئین خار نے کہینچا - اور سرو کہڑا ہو کے لگا روکنے آگا -

آگا مارنا - سامنے سے حملہ کرنا - فقرہ - فوج نے بڑہکر غنیم کا آگا مارا -

آگے - ھ - پیچھے کی ضد - نمبر (۱) پیش - مقدم - **ذوق** ؎ جاتے اسطرح سے اس کوچے مین ہین دل و ہم - دلسے ہم آگے کبھی ہمسے کبھی دل آگے

آتش ؎ گلگشت کا خیال جو آجاسے آپ کو - تم آگے پیچھے پیچھے ہمارے بہار ہو -

نمبر (۲) سامنے - مقابل مین - **آتش** ؎ گل کو نظر سے اشک خونین اُتارتے ہین - گلچین ہمارے آگے دامن پسارتے ہین - **مومن** ؎ آگے اس عرفے کے حیلے [illegible] - بس حیلے مین کوئی عورت [illegible] -

نمبر (۳) مقابلہ مین - **مومن** ؎ [illegible] سبزہ پوش [illegible] آگے [illegible] [illegible] ؎ [illegible]

گل [illegible] مین دامن [illegible] مین توڑے [illegible] -

نمبر (۴) پیشتر - اس سے پہلے - ؎ کہو تجر ایسی ہی تھی شکل آگے - ہوئی [illegible] پیچھے یہ صورت تمہاری - ؎ وہی [illegible] بازار [illegible] کی [illegible]

وہ یوسف کی خریداری ہوا آگے تھی سو اب [illegible] -

نمبر (۵) جیتے جی - حین حیات - فقرہ - وہ اپنے [illegible] بیٹے [illegible] [illegible] گئے تھے - **داغ** ؎ کیا دم کا بھروسا ہی ٹہرے [illegible] [illegible] جو قاصد کو تو جاسے مرے آگے -

نمبر (۶) آیندہ - اسکے بعد - **صبا** ؎ جو حال دیکھتا ہی وہ کہنا پیامبر آئین نہ آئین آگے انہین اختیار ہی - **آتش** ؎ سامنا اُس آتشین رخسار کا اندیشہ ہی ہم کہے رکہتے ہین آگے اختیار آفتاب - **قلق** ؎ آگے کیا ماجرا کرون مین بیان سب اسی واسطے یہ ہی سامان -

نمبر (۷) آیندہ زمانے مین - **ظفر** ؎ ہو گیا غم فراق سے حال آگے دیکھیے کچھ آگیا ابھی سے ہی تاب و توان مین فرق - **قلق** ؎ دل لگانا ہی ایسا کیا آسان آگے مشکل پڑیگی میری جان -

نمبر (۸) پرے - اُسطرف - دور - **داغ** ؎ ہگیا عرش سے آگے جاکر - ہاے عالم مری تنہائی کا - **ذوق** ؎ گرچہ ہون وادی عنقا سے پرے لاکھون کوس - لیک ہی گمشدگی کی بہی منزل آگے -

نمبر (۹) زیادہ - بہوا سے بڑھکر - فقرہ - اس سے آگے ایک کوڑی نہ دونگا - نواب مرزا **شوق** ؎ من حیدرتین کہو لیئے جو [illegible] - اس سے آگے [illegible] جاسے [illegible] [illegible] - کوئی بندہ کوئی خدا سمجھا -

نمبر [illegible] - قریب - فقرہ - ذرا آگے آ کر بات سن [illegible] -

نمبر [illegible] کے معنی مین - مگر [illegible] کا غدا اس سے مقدم ہو [illegible] [illegible] - جانصاحب ؎ چہپتا نہین ہی پیٹ دوا دائی کے آگے [illegible] کون مجھسے تو پوچھے -

نمبر (۱۲) [illegible] - **قلق** ؎ میرے آگے مین جہنم [illegible] محفل عیش بزم ماتم ہی - **وزیر** ؎ وہ میکش ہون نہ دیکھون رات بہر اُسکی طرف ہرگز - فلک پہ آفتاب آگے مرے میناسے خالی ہی - **رشک** ؎ ہمت سے بے نیاز کیا اسقدر مجھے - حاتم زیادہ ہی مرے آگے بخیل ہے -

نمبر (۱۳) بعد - **مومن** ؎ لذت تہی جو لفظ الفت سے پڑہتے دائم الف آگے

عہ اس جگہ سامنے ہونگی قید ہی -

آگے تے - فقرہ - غور کرکے دیکھو جیم کے آگے کیا لکھا ہی -

نمبر (۱۴) زد پر - نکہت ؎ کیا عالم گوشۂ چشم کے عالم کو دیکھو تو صف مژگان نے آگے رکھ لیا ستم کو دیکھو تو -

آگے آگے - نمبر (۱) پیشاپیش - پیچھے پیچھے کا عکس - قلق ؎ آگے آگے نقیب کی للکار - باادب بالملاحظہ ہشیار - داغ ؎ جب ترے در سے پھرا خلقت تماشائی ہوئی - پیچھے پیچھے داغ آگے آگے رسوائی ہوئی - انشا ؎ اداؤ ناز وحجاب وغمزہ کرشمہ شوخی حیا تغافل - تمہاری چتون کے آگے آگے یہ کرتے ہین اہتمام آٹھون -

نمبر (۲) آیندہ زمانے مین - آگے چلکر - مشہور شعر - ؎ ابتدائے عشق مین روتا ہی کیا - آگے آگے دیکھیے ہوتا ہی کیا - اسیر ؎ نو برس کا سن ہی صدقے نہ فلک مین ناز پر - آگے آگے دیکھیے آئین وہ کس انداز پر -

نمبر (۳) قبل - پیشتر - میر ؎ دل و دین ہوش و صبر سب ہی گئے - آگے آئے تمہارے آنے کے - مگران معنون مین اب متروک ہی -

آگے آگے چلنا - پیشاپیش چلنا - قلق ؎ کوہ ہے آگے روان - کوئی دل پکڑے پیچھے پیچھے دوان - ؎ سحر آئین میر خضر کا پڑتا نہین قدم - جب تک نہ آگے آگے ہو -

آگے آگے گرو پیچھے پیچھے چیلا - مثل - جہان کہین اچھے برے کام مین کوئی اپنے بزرگ یا عزیز یا دوست کی پیروی کرتا ہی تو کہتے ہین کہ آگے آگے گرو پیچھے پیچھے چیلا - یعنی اُنکے بزرگ ہی ایسا کرتے ہین تو یہ کیون نہ ایسا کرین -

آگے آگے ہونا - رہبر ہونا - آتش ؎ قطع ہو جائیگی کام چند مین سختی راہ خضر تھا جب آگے آگے شوق منزل ہو گیا - ناسخ ؎ جب شب تاریک مین

ہم کوے جانان کو چلے - آگے آگے جاتے مشعل آتشین نالے ہوے -

آگے آنا - نمبر (۱) سامنے آنا - روبرو آنا - فقرہ - آگے آکر سلام کرو نذر دو دیکھو کبتک کھڑے رہوگے -

نمبر (۲)ع قریب آنا - بہت نزدیک آنا - فقرہ - راز کی بات ہی آگے آکے سنلو -

نمبر (۳) مقابل ہونا - مقابلہ کرنا - تسلیم ؎ کیا منہ جو کوئی بات بنائے مرے آگے - دعوے سخن کا جسے آئے مرے آگے -

نمبر (۴) آڑے آنا - کام آنا - فقرہ - دیا لیا آگے آئیگا - ہلال ؎ دیکھے بررو دعائین لیتا ہی - آگے آتا ہی تیرے تیرا فیض -

نمبر (۵) پیش آنا - فقرہ - بزرگون کا کہنا آگے آتا ہی - داغ ؎ مسخر کر لیا آخر کو بنگالے کے جادو نے - بڑا بول آگے آیا ہم جو بولے تھے لڑکپن مین

نمبر (۶) پاداش عمل کیجھ - باپ کرے باپ کے آگے آئے بیٹا کرے بیٹے کے آگے آئے (مثل) داغ ؎ محشر مین بھی ہی خواہش خلوت مجھے ایسی - کہتا ہون کیا میرا نہ آئے مرے آگے -

نمبر (۷) کسیکے سامنے آنا - بے پردہ ہونا - فقرہ - اُنکے گھر کی عورتین ماموزاد بھائی کے آگے ہی نہین آتی ہین - فصحا اب اس جگہہ سامنے آنا زیادہ بولتے ہین -

آگے آیت - آگے آئی آیت - القط - بس - چونکہ تلاوت قرآن شریف مین آیت پر توقف ہوتا ہی لہذا یہ عنوان استعمال وہان کرتے ہین جہان کہ کوئی پڑہتے پڑہتے یا کچھ کہتے کہتے رک جاتا ہی تو دل لگی کے طور پر سننے والے کہتے ہین کہ آگے آئی آیت -

---

ع ؎ سامنے ہونے کی تخصیص ہی -

آگے بڑھانا - آگے لانا - آگے لیجانا - **جرات** ؎ شب وصال مین جوشی سا
دیکھ مجکو وہ شوخ - کہے ہے دیکھو بس آگے نہ تم بڑھاؤ ہاتھ - **فقرہ** - افسرون نے
فوجونکو آگے بڑھایا -

آگے بڑھنا - نمبر (۱) آگے چلنا - کوچ کرنا - روانہ ہونا - **میر حسن** ؎
کئی ہمدمین تھین جو کچھ کچھ بڑہین - دعائین وہ پڑھ پڑھ کے آگے بڑہین -
کیف ؎ قیامت ہو کہین اُٹھین لحد سے ہم بڑہین آگے - مسافر کیطرح رستے
مین ٹھہرے ابھی تو کیا ٹھہرے -

نمبر (۲) قریب آ جانا - نزدیک جانا - فقرہ - اتنی دور سے مین نہین سن سکتا
ذرا آگے بڑھکر بات کہو -

نمبر (۳) نکل جانا - سبقت لیجانا - **سحر** ؎ ثابت قدم طریق محبت مین
شرط ہے [illegible] - **ناسخ** ؎ گزرے جو
باغ مین وہ [illegible] - گلگون بھی آگے بڑھ نہ سکے گل کے رنگ سے -

نمبر (۴) ترقی [illegible] - **کیف** ؎ بڑھنیکے جو عشق مجازی سے آگے - حقیقت مین
کیا ہو گا نقشا ہمارا -

نمبر (۵) استقبال [illegible] پیشوائی کرنے کی جگہ - فقرہ - نوابصاحب نو وزیر صاحب
کو آگے بڑھ کے لے گئے - **غافل** ؎ معشوقہ خیال کی شوخی تو دیکھیو - آگے
بڑھا مین لینے تو پیچھے کو ہٹ گیا -

نمبر (۶) مقابلہ و رسامنا کرنیکی جگہ - فقرہ - بڑے بہادر ہو تو آگے بڑھو -

نمبر (۷) دعوے کرنا - بدزبانی کرنا - **سحر** ؎ آگے اُن ابروؤن کے منہ نہ
چڑہے نہین - گر جائیگا نظر سے فلک پر چڑہے نہین - فقرہ - زبان سنبھالو
دیکھو تم اب بہت آگے بڑھتے جاتے ہو -

آگے بڑھو
آگے چلو
آگے دیکھو
آگے مانگو
} یعنی دوسری جگہ سوال کرو - فقیر سائل سے یہ جملے کہے جاتے ہین اور کبھی ان جملونکی جگہ صرف آگے کا لفظ کہتے ہین "میانصاحب آگے دو"

آگے پانا - کیے کی سزا پانا - پاداش عمل بھگتنا (سو) **جانصاحب** ؎
دل لیکے رنج دیگا سر کسیکو جو - بی اپنے دیدے گھٹنے کے آگے وہ پائیگا -

آگے پیچھے نمبر (۱) پیش و پس - ادہر اُدہر - **سوز** ؎ آگے پیچھے دیکھکر بولا کہ آ
کوی یان حاضر نہین اپنا بکار -

نمبر (۲) حاضر غائب - فقرہ - آگے پیچھے وہ ہمارا خیرخواہ ہے -

نمبر (۳) یکے بعد دیگرے - پے در پے - فقرہ - آگے پیچھے سب آ پہونچے
غافل ؎ کوئی تو ہی مجلس آرائے طرب زیر زمین - آگے پیچھے جو چلے
جاتے ہین سب زیر زمین -

نمبر (۴) مقدم - موخر - بے ترتیبی کی جگہ - فقرہ - سب ورق آگے پیچھے کر دیے

نمبر (۵) غیبت مین - اس جگہ آگے کا لفظ زائد اور پیچھے کا تابع ہوتا ہے -
فقرہ - بھائی مین تو سفر کو جاتا ہون آگے پیچھے کوئی بات ہو تو کہدینا -

نمبر (۶) موقع اور وقت پاکر - (یعنی جب موقع ملیگا) فقرہ خیر آج جاؤ آگے پیچھے
سمجھ لون گا -

نمبر (۷) کنایت مین - فقرہ - جان عذاب مین ہے دشمن آگے پیچھے لگے ہوے ہین

نمبر (۸) دیر سویر - فقرہ - آگے پیچھے سب پہنچ رہینگے - **اسیر** ؎ مقام ہر ان
ملک ہستی ہے عدم آخر - کوئی آگے کوئی پیچھے پہنچ رہتا ہے منزل پر -

آگے پیچھے چلنا - نمبر (۱) بے ترتیبی سے چلنا - فقرہ - پہاڑ کی گھاٹی

تنگ تھی صف بندی توڑ کے سوارونکو آگے پیچھے چلنا پڑا۔

نمبر(۲) آگے بڑھکر یا پیچھے ہٹ کر چلنا - برابر نہ چلنا - فقرہ - آنگے پیچھے کیون چلتے ہو برابر آؤ باتین کرتے چلین -

آگے پیچھے سب چل بسینگے - مثل - یعنی ایکدن سب کو مرنا ہی دنیا کی بے ثباتی کے بیان مین کہتے ہین -

آگے پیچھے کا خیال نہونا - انجام کا خیال نہونا - فقرہ - دھڑلے سے روپیہ اُٹھاتے چلے جاتے ہو آگے پیچھے کا کچھ خیال نہین -

آگے پیچھے کوئی نہین - کوئی وارث نہین - جسکو عورتین نگوڑا ناٹھا کہتی ہین -

آگے پیچھے ہاتھ دہرے ہونا - ننگا اور برہنہ ہونا - کمال مفلس ہونا (جسکو ستر پوشی کے لیے کپڑا بھی میسر نہو)

آگے جاتے گھٹنے ٹوٹین پیچھے دیکھتے آنکھین پھوٹین مثل - (عو) جہان کسی کام کے کرنے مین بھی خرابی ہو اور نکرنے مین بھی اسجگہ بولتی ہین -

آگے جانا - نمبر(۱) دور نکلجانا یا سبقت لیجانا - (رفتار خواہ پرواز مین) رندؔ المدد اے رہبر واماندگان - منزلون آگے گیا ہی قافلہ - آتشؔ الہدی ہوائے لب بام قصر یار - اُڑکر کبوتر آگے گیا ہی نسیم سے - فقرہ - جنکو ڈھونڈھتے ہو وہ آگے جاتے ہین ذرا قدم بڑھاؤ ابھی ملجائینگے -

نمبر(۲) بڑھنا - سوزؔ تاب کسکو ہی کہ تیرے در سے آگے جا سکے - جوترے کوچے مین آیا سر پٹکتا ہی رہا -

آگے جو قدم رکھتا ہون پیچھے پڑتا ہی - نمبر(۱) حسرت کی جگہ - جہان سے جانے کو جی نہ چاہے - بحرؔ پیچھے پڑتا ہی جو آگے کو قدم رکھتا ہون (کسطرح کوئی نکلتا ہی وطن سے باہر -

نمبر(۲) رعب چھا جانے کی جگہ - فقرہ - سرکار کا وہ رعب ہی کہ درباری جو قدم آگے رکھتے ہین پیچھے پڑتا ہی -

آگے چلتے ہین پیچھے کی خبر نہین - جہان کوئی ناعاقبت اندیش ظاہری نفع دیکھکے کسی کام کا ارادہ کرے اور اُسمین انجام کو جو نقصانات ہون اُسکا خیال نرکھے اُسجگہ یہ مثل کہتے ہین -

آگے چلکر - نمبر(۱) کچھ دور چلکر - فقرہ - آگے چلکر پہاڑ ملینگے -

نمبر(۲) آیندہ - کچھ دنون کے بعد - فقرہ - آگے چلکر یہ لڑکا آفت ہوگا - اور آگے کو بڑھکر بھی بولتے ہین -

آگے چلنا نمبر(۱) پیشا پیش چلنا - [illegible] آندھی سے بھی بیابان مین - اڑتا خاک چلے تیرا [illegible] - آتشؔ آ ٹھکے وصل کی شب بیشتر از پا قدم - آگے ہم عمر رفتگان سے بھی چلے جا فقد

نمبر(۲) رہبری کرنے اور راہ بتانے کی جگہ - فقرہ - کوتوال کو رستہ نہین معلوم ہی چوکیدار سے کہو آگے چلے -

آگے خدا کا نام - بس خاتمہ ہی - اس سے آگے کچھ نہین - برقؔ سب سے اعلی سب سے بالا وہ بت خود کام ہی - کچھ نہ پوچھو اس سے آگے اب خدا کا نام ہی - فقرہ - اس غریب کے یہی ایک لڑکا ہی آگے خدا کا نام ہی -

آگے خدا کا نام پیچھے محمد کا کلمہ - دیکھو آگے خدا کا نام -

آگے خیریت ہی - جملہ - اُس جگہ بولتے ہین جہان یہ مقصود ہوتا ہی کہ جو کچھ ہونا تھا ہو چکا اب امید نہ رکھو - ناصرؔ کچھ تو کرم تراہمین کچھ بخل کی صفت ہی

اک بوسہ دیکے بولے بس آگے خیریت ہی۔

آگے دوڑ پیچھے چھوڑ ۔ جہان کوئی ایک کام کو ناتمام چھوڑ کے دوسرے کیطرف دوڑتا ہی وہان یہ مثل بولی جاتی ہی۔

آگے دہرا ہی ۔ ضرور پیش آنا ہی۔ ہونا ہی ہی۔ فقرہ ۔ چار دن کے بعد پہر وہی جھگڑا آگے دہرا ہی۔ **داغ** ہوے طومطوے الفت مین دل کے۔ قضا اک نہ اک روز آگے دہری ہی۔

آگے دہر لینا ۔ رکھ لینا ۔ نمبر (۱) سامنے رکھ لینا ۔ آنکھ کے روبرو رکھنا ۔ فقرہ ۔ اشعار قدما کے آگے دہر لیے اور اپنے قیاس کے مطابق چلدیئے (عود ہندی)

نمبر (۲) نظر کے سامنے آگے آگے حراست کے طور پر چلنا ۔ فقرہ ۔ اسکو جبراً پولس نے آگے دہر لیا ۔

نمبر (۳) آگے لیکر فریاد کو چلنا ۔ **سودا** ای دل یہ کس سے بگڑی کہ آتی ہی فوج اشک ۔ لخت جگر کی نعش کو آگے دہرے ہوے ۔

نمبر (۴) مہرے پر رکھ لینا ۔ زد پر رکھ لینا ۔ **نکہت** کیا عالم کو کشتہ چشم کے عالم کو دیکھو تو ۔ صف مژگان نے آگے رکھ لیا رستم کو دیکھو تو ۔ یہان دہر لینا غیر فصیح ہی۔

آگے دہرنا ۔ رکھنا ۔ نمبر (۱) سامنے رکھنا ۔ پیش نظر رکھنا ۔ فقرہ ۔ کتاب آنکے رکھ کے پڑہو ۔ **میر حسن** شب آ ہی گئی جب تو خاصہ منگا ۔ تکلف سے آپ کے آگے دہرا ۔ **انشا** جسنے یارو مجھسے دعوے شعر کے فن کا کیا ۔ مین نے لیکر اسکے کاغذ اور قلم آگے دہرا ۔

نمبر (۲) نذر کرنا ۔ پیشکش کرنا ۔ فقرہ ۔ بیٹا جو کچھ کماؤ باپ کے آگے رکھو ۔

نمبر (۳) آگے لیچلنا ۔ **غافل** پہلے نکلے دلسے نالہ پیچھے آنسو چشم سے ۔ فوج آگے ہی رکھتے ہین علم بردار کو ۔ اور ان سب مقامون پر اب کہنا ہی بولتے ہین دہرنا غیر فصیح ہی۔

آگے دیکھکے چلنا ۔ دیکھ بہال کے چلنا ۔ فقرہ ۔ آگے دیکھکے چلو کہین ٹھوکر نہ لگے ۔

آگے دیکھیے کیا ہوتا ہی ۔ جب کسی بات مین موجودہ زمانے سے زیادہ آیندہ زمانے مین خرابی کا کھٹکا ہوتا ہی تو کہتے ہین کہ ابھی تو یہ حال ہی آگے دیکھیے کیا ہوتا ہی ۔ **میر** پہنچینگے آگے دیکھین کس درجے کو ابھی تو ۔ اس ماہ چاردہ کا سن دس ہی یا کہ بارہ ۔ فقرہ ۔ ابھی تو یہ آفت ہی آگے دیکھیے کیا ہوتا ہی اور آگے کی جگہ آیندہ اور آگے آگے تکرار کے ساتھ بھی بولتے ہین ۔ مشہور شعر ابتدائے عشق ہی روتا ہی کیا ۔ آگے آگے دیکھیے ہوتا ہی کیا ۔

آگے دینا ۔ نمبر (۱) سامنے دینا ۔ روبرو دینا ۔ فقرہ ۔ انکو روپیہ کیسلیے آگے دینا کہین لیکے مکر نہ جائین ۔

نمبر (۲) زیادہ دینا ۔ فقرہ ۔ مین آپ کے ندون گا میرا اگلا ہی روپیہ پہنسا ہوا ہی

نمبر (۳) چوٹ کرتے ہوے شکار کی راہ مین کوئی چیز ڈالدینا ۔ (تاکہ اسکی طرف متوجہ ہوجاے) فقرہ ۔ شیر میری طرف جھپٹا مین نے تکیہ آگے دیکر وار کیا

آگے ڈالدینا ۔ نمبر (۱) سامنے رکھدینا ۔ روبرو ڈالدینا ۔ فقرہ ۔ پہلے تو انکے تیور بہت کڑے تھے جب روپیہ کھنکھنا کے آگے ڈالدیا تو نرم ہوگئے ۔

نمبر (۲) بیوہ کی مدد کرنا ۔ اسکی گزراوقات کے لیے کچھ فراہم کرکے دینا (ہندوؤن مین رسم ہی کہ زن بیوہ کے عزیز و اقربا اکر روپیہ حسب مقدور اسکے آگے ڈالتے جاتے ہین)

آگے رہنا - نمبر (۱) مقدم رہنا - **رند** ؎ جانبازی نہ کی معرکۂ عشق مین کس روز

میدانین رہا چار قدم آگے ہی سب سے -

نمبر (۲) مقابل رہنا - سامنے رہنا - **رند** ؎ رشک آتا ہی مجھے طالع پر اُس

نخچیر کے - بنکے تودہ رہگیا آگے جو تیرے تیر کے - فقرہ - چھوٹے بچے بزرگونکی

نظر کے آگے رہین تو بہتر ہی -

آگے سے - نمبر (۱) سامنے سے - روبرو سے - فقرہ - میرے آگے سے

دفع ہو - فقرہ - میرے آگے سے چلا جا - اور اسیطرح آگے سے دور ہو آگے

سے ہٹ جا - آگے سے اُٹھا لو - اکثر افعال کے ساتھ مستعمل ہی -

نمبر (۲) پیشتر سے - ابتدا سے - فقرہ - ہمکو آگے ہی سے خبر تھی - تمنے آگے

سے سوچ لیا ہوتا - ہمنے آگے سے ٹھان لی تھی - اور اسیطرح اکثر افعال

کے ساتھ بولا جاتا ہی -

نمبر (۳) جسم کے اگلے رُخ ست - فقرہ - آگے سے دوپٹا سنبھال کر اوڑھو (عو)

آگے سے ہوتی آئی ہی - قدیم زمانے سے یہ رسم جاری ہی - پہلے سے

اسیطرح ہوتا چلا آیا ہی -

اور اسیطرح سلف سے ہوتی آتی ہی - ابتدا سے ہوتی آئی ہی - ہمیشہ سے ہوتی

آئی ہی بھی بولتے ہین - ؎ تمہین نے داغ نرالے نہین اُٹھائے ستم -

یونہین سلف سے مرے یار ہوتی آتی ہی - اور صرف ہوتی آئی ہی بھی انہین معنون

مین کہتے ہین - **غالب** ؎ کی وفا ہمسے تو غیر اُسکو جفا کہتے ہین - ہوتی

آئی ہی کہ اچھونکو بُرا کہتے ہین -

آگے قدم رکھنا - پیش قدمی کرنا - بڑہنا - **ذوق** ؎ پئے ناواقف

رہ پہلے ہی رہبر موجود - کور سے آگے قدم دیکھ عصا نے رکھا - **داغ** ؎

ابھی سامان آہ و نالۂ و فریاد پیچھے ہی - قدم آگے نہ رکھے مرض اسکے علاج پر دعا ٹھہرے

انشا ؎ رہروانِ عشق نے جب دم علم آگے دہرا - سدرہ کے سایے مین

دم لے پہر قدم آگے دہرا -

آگے قدم نہ اُٹھنا - نمبر (۱) تھک جانے کی جگہ - **مسرور** ؎ -

تھک گیا ہو مین ناتوان ایسا - ابتو آگے قدم نہین اُٹھتا -

نمبر (۲) رعب اور خوف کی جگہ - **اسیر** ؎ کھلجائیگی جب وزرہ مرگ کی سختی

آگے قدم عمر شتابان نہ اُٹھیگا -

نمبر (۳) کمال افسردہ خاطری کی جگہ - فقرہ - یہ خبر سنتے ہی ایسا جی بیٹھ گیا

کہ آگے قدم نہ اُٹھتا تھا -

آگے قدم نہ بڑہنا - آگے قدم نہ اُٹھنا - **سحر** ؎ تمہارے فتنۂ قامت

نے ایسا رعب باندہا ہی - قدم پھر بھی قدم آگے نہین بڑہتا قیامت کا -

صبا ؎ مجنون ضعیف کیا مرے جنگل مین آئیگا - شیرون کے ہاتھ بھر قدم

آگے بڑہے نہین - اور آگے قدم نہ پڑنا بھی بولتے ہین -

آگے قسمت - اُس جگہ بولتے ہین جہان یہ کہنا ہوتا ہی کہ آیندہ جو نصیب

مین ہوگا وہ پیش آئیگا - **قلق** ؎ پیچھا نچھوڑونگی مین نہ تا مقدور -

آگے قسمت تری مین ہون مجبور - **مصحفی** ؎ دل نذر ایک یار پریوش کو

کرچکے - اے مصحفی اب آگے مقدر ہی اور ہم -

آگے کا اُٹھا - پس خوردہ - اُلش - جھوٹا - عوام کی زبان ہی اور فصحا

اس احتیاط سے کہ اسمین ذم کا پہلو ہی اسکے استعمال سے احتیاط کرتے ہین

آگے کر دینا - نمبر (۱) کسیکا پردہ توڑ دینا - فقرہ - چار دن کی بیاہی دُلہن

کو کیون جیٹھ کے آگے کر دیا - (عو)

نمبر(٢) اپنے بچاؤ کے لیے دوسرے کو سامنے کر دینا۔ فقرہ۔ یارو باتین ہی باتین ہین جب وقت پڑیگا مجھی کو آگے کر دوگے۔

نمبر(٣) علم و ہنر مین اوروں سے بڑھا دینا۔ فقرہ۔ اُستاد کی مہربانی نے مجھے مکتب مین سب سے آگے کر دیا۔

آگے کنوان پیچھے کھائی۔ مثل۔ دیکھو آگے جاتے گھٹنے ٹوٹین پیچھے دیکھتے آنکھیں پھوٹین۔ مگر اسمین عورتونکی بول چال کی کوئی تخصیص نہین ہے۔

آگے کو۔ آیندہ زمانے مین۔ آگے چلکر۔ داغ ؎ کل تک تو آشنا تھے مگر آج غیر ہو۔ دو دن مین یہ مزاج ہے آگے کو خیر ہو۔

آگے کے دانت۔ وہ دانت جو مُنھ کھلنے مین سامنے نظر آتے ہین۔

آگے کے دن پیچھے گئے ہر سے کیو نہ ہیت اب پچھتائے کیا ہوت ہے جب چڑیان چگ گئین کھیت۔ جو کام وقت پر نہو اُسکے لیے افسوس کرنا بیفائدہ ہے۔ یہ اصل مین کبیر کا دوہا ہے کثرت استعمال سے مثل ہو گیا۔ اور کبھی صرف دوسرا مصرع کہا جاتا ہے۔

آگے کے ہاتھ پیچھے ہو جانا۔ مشکین بندھ جانا۔

آگے لانا۔ کسیکا پردہ توڑ دینا۔ فقرہ۔ اُنھون نے اپنی بہو کو میرے بیٹے سے چھپایا تو مین اپنی بہو کو کیون اُنکے آگے لاؤن۔ (عو)

آگے ناتھ نہ پیچھے پگھا۔ مثل۔ (عو) لاولد۔ لاوارث کی نسبت بولتی (بیل) ہین جسکا کوئی پوچھنے والا نہو۔ فقرہ۔ تم اُنکی طرح فضول خرچی پر کمر نہ باندھو اُنکا کیا ہے آگے ناتھ نہ پیچھے پگھا۔

آگے نکال رکھنا۔ مطالعہ کر رکھنا۔ بے پڑھے ہوئے سبق کو دیکھ رکھنا

آگے نکلجانا۔ سبقت لیجانا۔ بڑھجانا۔ داغ ؎ کوئی آگے نکل نہین سکتا۔ تجھسے فتنہ بھی چل نہین سکتا۔ کیف ؎ پھرتی دکھائی یار نے آج ایسی صبح صبح آگے نکل گیا وہ چمن مین نسیم سے۔ فقرہ۔ کیا ذہین لڑکا ہے کہ چار دن مین سب سے آگے نکل گیا۔

آگے نہ چلنا۔ نمبر(١) رواج نہ پانا۔ مشہور اور مروج نہونا۔ فقرہ۔ رنگ مغفور کا رنگ اُنکے شاگردون ہی تک رہا آگے نہ چلا۔ فقرہ۔ نورجہان کا سکہ عہد جہانگیر تک رہا آگے نہ چلا۔

نمبر(٢) قائم نہ رہنا۔ مٹ جانا۔ فقرہ۔ بہت سے گلدستے دو چار مہینے نکلے آگے نہ چلے

نمبر(٣) زیادہ نہ پڑھا جانا۔ حل نہ ہونا۔ فقرہ۔ عجب دق کتاب ہے کیسا ہی فہیم ہو ورق دو ورق سے آگے نہین چلتی۔

نمبر(٤) کسیکے سامنے سرسبز نہونا۔ پیش نہ جانا۔ فقرہ۔ اُنکے آگے کسیکی نہین چلتی۔

نمبر(٥) مقابلے مین قدم نہ اُٹھنا۔ میر ؎ تیرا خرام دیکھے تو جاے نہ ٹل سکے کیا جی تدرو کا جو ترے آگے چل سکے۔

آگے ہاتھ پیچھے پات۔ مثل۔ اُس مفلس کی نسبت بولتے ہین جسے ستر پوشی کے لیے کپڑا بھی میسر نہو۔

آگے ہونا۔ نمبر(١) قدم بڑھا ہونا۔ آگے بڑھکے چلنا۔ گلزار نسیم ؎ بولا وہ کہ یہ نہو گا مجھسے۔ مین دو قدم آگے ہونگا تجھسے۔ داغ ؎ بظاہر رہنا ہے دردلمین بدگمانی ہے۔ ترے کوچے مین جو جاتا ہے آگے ہم بھی ہوتے ہین

نمبر(٢) سبقت لیجانا۔ ترقی کرنا۔ فقرہ۔ یہ لڑکا بہت لڑکون سے سبق مین آگے ہو گیا بحر ؎ ان دونون شاعرون سے ہی مجکو برابری۔ آگے کلیم سے ہون نہ پیچھے سلیم سے

نمبر (۳) عورت کا کسیکے سامنے ہونا۔ پردہ نکرنا۔ ناسخ ؎ غیر کے آگے نہو ان
مرے کہنے کو۔ ای صنم کرتی ہی تاثیر نظر تیر ہین ۔

آگے ہی۔ قدمانے بیشتر ہی سے کی جگہ کہا ہی۔ اور اب یہ درست نہین ہی
آگے ہی سے بولتے ہین۔ جرات ؎ جاؤن جاؤن کیا لگا یا ہی میان بیٹھے ہی
ہو نہین اپنی زیست سے آگے ہی اُکتا یا ہوا۔ ولہ ؎ ہوئے دل وگا دن پت
دست بقبضہ۔ ہین آگے ہی زخمی تری شمشیر کے ہاتھون ۔ البتہ آگے ہی
بیشتر ہی کے معنی مین درست ہی ؎ دل تو آگے ہی دے چکا ہی رند۔ جان
بھی اب نثار کرتا ہی۔

آگاہ ۔ف۔ واقف۔ ہوشیار۔ کاردان۔ بحر ؎ تم ہمسے چھپایا نکرو راز
کچھ اپنا۔ اپنا دل آگاہ ہی ہر کارہ خبر کا۔ اور نظم مین بتکلف شاعرانہ اسکا مخفف
آگہ بھی مستعمل ہی۔ آتش ؎ شب آدینہ بھی آتا نہین گور غریبان پر۔ ہنوز
آگہ نہین وہ شمع رہ مسکین نوازی سے۔ ظفر ؎ اے کس شوخ ستمگر سے
لگا دل اپنا۔ کہ نہ ہی مہر سے آگہ نہ وفا سے واقف۔ اور کرنا اور ہونا کے ساتھ
مستعمل ہی۔ ناسخ ؎ میری چاہت سے کیا آگاہ اُس طناز کو۔ ہی بجا سمجھون
وکیل اپنا اگر غماز کو۔ آتش ؎ اچھا ہون یا برا ہون تمہارا ہون جو کہ ہون
آگاہ ہین غلام کے عیب و ہنر سے آپ۔

آگاہی۔ آگہی۔ف۔ مونث۔ نمبر (۱) واقفیت۔ علم۔ صبا ؎
اپنی ماہیت سے آگاہی نہین۔ کیون روان ہین ہر طرف دریا عبث۔
نمبر (۲) ظ ث ہوشیاری۔ غالب ؎ اپنی ہستی ہی سے ہو جو کچھ ہو۔ آگہی گر نہین
غفلت ہی سہی۔ ظفر ؎ طفل کو راحت زیادہ ہی جوانی پیری سے۔ جینے دانی
مین سے کرتی آگاہی خراب۔

آگاہی پانا ظ ث۔ خبر پانا۔ واقف ہونا۔ گلزار نسیم ؎ آگاہی جو دیوتی نے
پائی۔ بگڑی ہوئی بات یون بنائی۔

آگاہی دینا ظ ث۔ مطلع کر دینا۔ مصحفی ؎ راہ مین ملگیا جو اک راہی۔
دی مجھے اس خبر سے آگاہی۔

آگاہی رکھنا ظ ث۔ خبر اور واقفیت رکھنا۔ صبا ؎ کہتے نہین ہین رسم
محبت سے آگہی۔ راہ وفا طریق حسینان سے دور ہی۔

آگاہی ہونا۔ علم اور واقف کاری ہونا۔ آتش ؎ آخر کار جہان سے
ہوا گر آگاہی۔ صاحب خانہ نظر آنے لگین مہمان سے۔

آگرنا۔ نمبر (۱) آپڑنا۔ گر پڑنا۔ فقرہ۔ دیوار سر پر آگری۔ فقرہ۔ یہ تپہ کہان سے آگرا
نمبر (۲) ٹوٹ پڑنا۔ حملہ کرنا۔ فقرہ۔ ٹڈیان کھیت پر آگرین۔ فقرہ۔ انگریزی
فوج آگری۔
نمبر (۳) جھپٹا مارنا۔ فقرہ۔ چیل گوشت پر آگری۔
نمبر (۴) بھیڑ کرنا۔ ہجوم کرنا۔ فقرہ۔ جہان کھانا دیکھا سب کے سب مینہ یدون
کی طرح آگرے۔

آگرہ ۔ ایک شہر ہی دریاے جمن کے کنارے جسے اکبر آباد کہتے ہین۔ اسے
اکبر بادشاہ دہلی نے بسایا تھا۔

فصل الف ممدودہ مع لام

آل۔ نمبر (۱) ع۔ مونث۔ بیٹا۔ بیٹی۔ نسل۔ خاندان۔ جیسے آل داؤد
آل عمران۔ مومن ؎ کیون شکر کرین نہ آل داؤد۔ افسون شہنشہی سکھایا
نمبر (۲) ت۔ سرخ رنگ۔ لال۔ جان صاحب ؎ شاہانہ بیگماتی کسم کا یہ
رنگ ہی۔ پکا ہی رنگ ہی نہین رنگت مین آل شوخ۔

نمبر (۳) ھ - پیاز کی تیہی اور ڈنٹھل کو کہتے ہین -

نمبر (۴) ایک مشہور درخت جسکی جڑ سے سرخ رنگ نکلتا ہی -

نمبر (۵) ھ - سطح زمین کی نمی - تہ زمین کی تری - فقرہ - جب تک ایسا پانی نہ برسے کہ آل سے آل ملجائے وہان کیونکر بوے جائین -

آل اولاد - مونث - بیٹا بیٹی - اور اُنکے بال بچے - کُل خاندان - **میر حسن** ؎ مری آل اولاد کو شاد رکھ - مرے دوستونکو تو آباد رکھ - اور آل و اطفال بھی کہتے ہین -

آلتمغا - (بلا اضافت لام) مذکر - لغوی معنی سرخ مہر - مجازاً فرمان بادشاہی جو جاگیر وغیرہ کی نسبت عطا ہو - تحقیق مقام یہ ہی کہ آلتمغا مین آل اگر سرخ کے معنی مین لیا جائے اور تمغا مہر کے معنی مین تو ترکیب مقلوب ہی یعنی تمغاے آل یعنی مہر سرخ ہوگا - جیسا کہ صاحب غیاث نے لکھا ہی کہ شاید زمانہ قدیم مین بادشاہی مہر شنجرف سے ثبت کیجاتی ہو - دوسری صورت یہ ہی کہ آل بمعنی نسل اور تمغا بدستور بمعنی مُہر قرار دیا جاے اسصورت مین بھی ترکیب مقلوب ہیگی اور اسیکو ترجیح ہی اسلیے کہ جو عطیات شاہی نسلاً بعد نسلٍ ہوتے ہین اُسی کے فرمان و سند کو آلتمغا کہتے ہین - فقرہ - کیا سات پشت کے لیے التمغا لکھا دیا ہی - **سحر** ؎ تفاخر آلتمغا پر عبث اولاد آدم کو - نہین ممکن مقدر کا نوشتہ فرد باطل ہو - اُردو مین ہر چیز سلسلۂ تفاخر کو بھی کہتے ہین - فقرہ - اُستاد نے چار شعرون پر صاد کیا کردیے تم اُسکو اپنے کمال کا آلتمغا سمجھنے لگے - فقرہ - (مثالاً) شیخ موصوف اسقدر الفاظ کو فرمان آلتمغا اپنے کمال کا سمجھے (آب حیات)

آل رسولؐ - اولاد جناب فاطمہ زہراؑ (سادات) **انشا** ؎ اور کسکا آسرا ہو سرگروہ اس راہ کا - آسرا اللہ اور آل رسول اللہ کا - اور آل نبی آل پیمبر بھی مستعمل ہی - **قلق** ؎ یا الٰہی بحق آل نبی - بہر بت رسول روح علی - **رشک** ؎ چاہیے آل پیمبر کا وسیلہ ای رشک - شافع حشر نہین کوی پیمبر کے سوا -

آل عبا - حضرت فاطمہ زہرا - حضرت علی - حضرت امام حسن - حضرت امام حسین رضوان اللہ تعالےٰ علیہم سے مراد ہی اسلیے کہ عبا کملی اور چادر کے معنی مین ہی - **رشک** ؎ غم کونین کسے ہی اے رشک - ماتم آل عبا کرتا ہون - **سحر** ؎ ہم فقیرون نے جہان شام سے کما تانا - ذکر معبود دیا آل عبا کی تعریف -

فائدہ - تنہا لفظ آل بھی آل عبا کے معنون مین استعمال کیا گیا ہی جیسے آل و اصحاب کا وسیلہ ہی - **سحر** ؎ وہ اپنے ہاتھ مین کاسہ ہی جو اترا تھا مرشد کو - کیا تھا فخر جسپر آل نے اپنا وہ کمل ہی - **مومن** ؎ درود خدا وقف اصحاب آل - ہوے ختم جنپر جہان کے کمال -

آ آکل انڈا - لڑکون کا ایک کھیل ہی جس لڑکے کو غریب بکتے ہین اُسکو جبیتین لگانے کے واسطے ایک لڑکا کہتا ہی کہ اتنا انڈا کا ہے کا - جواب مین باقی لڑکے کہتے ہین آکل - تو وہ پوچھنے والا لڑکا اس غریب لڑکے کیطرف (جسکو پہلے سے دہپین لگانیکے لیے تجویز کر رکھا ہی) اشارہ کرکے کہتا ہی جو اسکو نہ مارے اُسپر دہپ یہ قسم ہوتے ہی اس لڑکے پر جبیتین پڑنے لگتی ہین وہ بھاگتا پھرتا ہی اور سب لڑکے دوڑ دوڑ کر دہپین لگاتے ہین اور جو لڑکا نہ مارے اُس پر یہ قسم باقی رہتی ہی کہ جب کبھی وہ دہپین کھانیوالا ملے گا تو قسم اُتارنے کے واسطے یہ جبیت ماریگا -

منقول ہی کہ ایکدن حضرت خواجہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان چارون صاحبونکو اپنی عباے مطہرہ مین لپیٹا اور آیہ تطہیر پڑہا -

آل کا رنگ - سرخ رنگ جو آل کی لکڑی سے نکلتا ہے -

آلا - نمبر (۱) ھ - (یہ آلے سے بنا ہے جسکے معنی سنسکرت مین جگہہ مین) مذکر - طاقچہ - دیوار مین چراغ وغیرہ رکھنے کی جگہہ (مثل) دیوار کھوئی آلون نے گھر کھویا سالون نے -

نمبر (۲) ہرا - کچا - اُس زخم کی صفت مین آتا ہے جو مندمل ہوکر پختہ نہ ہوا ہو - **ناسخ** ؎ پھر بہار آئی چمن مین زخم گل آلے ہوئے - پھر مرے داغ جنون آتش کے پرکالے ہوئے - **جرات** ؎ آغاز محبت مین نہ رہے بند کہ ناصح - ٹھیس اسکو لگاتے نہیں جو زخم ہو آلا -

نمبر (۳) گنجفہ بازونکی اصطلاح مین دونون طرف سر کرنے کو کہتے ہین -

نمبر (۴) ف - مصدر آلودن کا صیغہ امر جو اسم سے ترکیب پاکر مفعول کے معنی دیتا ہے جیسے حسرت آلا - یعنی حسرت سے بھرا ہوا - **مومن** ؎ مرے سوز درون سے چشم تر ہو - نگاہ حسرت آلا پر نظر ہو -

آلا اپٹ جانا - گنجفے مین دونون طرف سر کرنے سے فارغ ہو جانا - فقرہ - اگر دونون آلے پٹ گئے تو سولہا درق کی جیت ہوگی -

آلا دے نوالا - مثل - وہان بولتے ہین جہان کوئی دنی الطبع اعلے درجے کو پہنچے مگر فطرتی دنائت اُسکی نہ جاے -

آلا رہنا - زخم تازہ رہنا - فقرہ - زبان کی تلوار کا زخم ہمیشہ آلا رہتا ہے -

آلا کرنا - گنجفے مین دونون طرف سر کرنا - فقرہ - سر نہو تو آلا کرو -

آلا کھل جانا - دیکھو آلا اپٹ جانا - فقرہ - جو حکما آلا کھل جاے تو پھر دد حکما سر کرنا -

آلا کھیلنا - دیکھو آلا کرنا -

آلات - ع - مذکر - جمع آلہ - نمبر (۱) ہتھیار - اوزار - جیسے آلات حرب - آلات کاشتکاری - **ناسخ** ؎ خدا کے کام کچھ آلات پر نہیں موقوف - ابوالبشر ہوئے بے مادر و پدر پیدا -

نمبر (۲) ساز و سامان - لوازم - **غالب** ؎ صرف بہاے مے ہوئے آلات میکشی - تھے یہی دو حساب سو یون پاک ہو گئے - **قلق** ؎ جہاز ساز ن کو کہدو جلد آئین - شیشہ آلات سب لگا جائین -

آلا گنا - آلگنا - **انشا** (مچھ فرنگی ہجو مین) ؎ جون ہوئی شام دُدن یہ آلا گے - آدمی ان سے اب کہان بھاگے - اب یہ متروک ہے اسکی جگہہ آلگنا ہی کہتے ہین -

آلگنا - نمبر (۱) قریب تر ہونا - پہنچنے کے قریب ہو جانا - **بحر** ؎ کیا پیر ہو کے نشے مین ڈوبے ہوئے رہین - کشتی عمر گور کنارے ہے آلگی -

نمبر (۲) گھات مین بیٹھ رہنا - تاک مین رہنا - جیسے چور شام ہی سے آلگا -

نمبر (۳) پڑ جانا - ضرب پہنچنا - فقرہ - اُنہون نے جانکے نہیں مارا غلہ لگا یا تھا چڑیا پر اتفاق سے تمہارے آلگا -

نمبر (۴) پناہ لینے کی جگہہ - (دامن اور قدم کے ساتھ) ؎ تجکو کیا سلسلۂ قیس مین بیعت ہے نصیر - خار صحرا ترے دامن سے جو آلگتا ہے - فقرہ - مین حضور کے قدمون سے آلگا ہون اب مجھے کسکا ڈر ہے -

آلام - ع - جمع الم - رنج و غم - **رشک** ؎ نہوا انسان مبتلاے فراق - ہاے آلام و صدمہاے فراق -

---

ع ؎ مشہور ہے کہ ایک حسینہ دختر فقیر سے ایک بادشاہ نے شادی کی وہ باوجود ثروت حسب عادت طاقونمین روٹی رکھکر چھلکر آلا دے نوالا کہکر مانگتی تھی اسوقت سے یہ مثل چلی -

ع ؎ کہلنا کا مصدر ترکیبی ہے جو کہیلنا کا لازم ہے -

آلان - س - (باندھنے کی چیز - مادّہ لا ہی جسکے معنی پکڑنا ہین) مونث - وہ کڑا یا زنجیر جس سے ہاتھی کا پاؤن باندھا جاتا ہی -

آلایش - ف - مونث - آلودگی - میل کچیل - پیٹ کی انتڑیان وغیرہ پھیپھڑے کی پیپ اور لہو - **اسیر** ؏ پاک ہو جلد لگا بحر فنا مین غوطے - جسم خاکی جسے کہتے ہین وہ آلایش ہی - **بحر** ؏ یہ جگہ وہ ہی فرشتون نے کوین جہانکے ہین - پاک آلایش دنیا سے بشر کیا ہوگا - **رشک** ؏ پڑ گئی ہی پیپ قاتل کے تغافل سے یہان - اور زخم دل مین ای جراح آلایش نہین -

آلپٹنا - لپٹ جانا - **ناسخ** ؏ روشنی کی سیر جب مین نے شب فرقت مین کی شعلے آلپٹے مجھے سر و چراغان چھوڑ کر - فقرہ - عجب ہولناک مقام تھا یہ معلوم ہوا کہ چار طرف سے بلائین آلپٹین -

بعض مقامات استعمال - پیار اور محبت کی جگہ - فقرہ - یہ بچہ مجھے دور سے بھی دیکھتا ہی تو آلپٹتا ہی -

تنگ اور زچ کرنے اور پیچھا نہ چھوڑنے کی جگہ - فقرہ - خدا اس قرض سے نجات دے صبح ہوئی او شیٹہ جی کا آدمی آلپٹا -

حملہ کرنے لڑنے بھڑنے کی جگہ - فقرہ - حضور مین تو کچھ بولا بھی نہین وہی مجھے آلپٹا -

آلتی پالتی - ایک نوع کی نشست جسے فصحا چار زانو کہتے ہین -

آلتی پالتی مار کر بیٹھنا - چار زانو بیٹھنا -

آلنگ - ھ - (یہ آلنگن سنسکرت کے لفظ سے نکلا ہی - آ - کے معنی ہین اچھی طرح - اور لنگن کے معنی ملنا ہین) گھوڑی کی مستی - **نکہت** ؏ اسپ گلی بنانے گر اس خاک سے کلال - آلنگ پر رہے وہ کہلو نا تمام سال -

آلنگ پر آنا - نمبر (۱) گھوڑی کا مست ہونا -

نمبر (۲) مذاقاً - عورت کی نسبت بھی کہتے ہین -

آلو - ھ - آلہ - س - (جڑ والی ترکاری - مادّہ اَل - ہی) مذکر - ایک قسم کی گول ترکاری جسکا مزاج سرد و خشک ہوتا ہی کبھی صرف ترکاری اور کبھی گوشت کے ساتھ پکا کر اور اور طرح سے بھی کھاتے ہین - اور آلوئے بخارا کو بھی صرف آلو کہتے ہین - **مومن** ؏ یان بوسے چاہیے گرہ زلف یار کے - ممکن نہین کہ دانۂ آلو ہو چارہ ساز -

آلوچہ - ف - مذکر - آلو بخارا سے مشابہ ایک ترش میوہ ہوتا ہی -

آلو شفتالو - مذکر - ایک کھیل ہی جسمین ایک لڑکا دوسرے کی پیٹھ پر سوار ہو کر اپنے دونون ہاتھون سے اُسکی دونون آنکھین بند کرتا ہی اور باقی لڑکون مین سے ایک لڑکا اس سوار کی پشت کی طرف جا کر اپنی اُنگلیان ہلا کر گھوڑے سے پوچھتا ہی کہ آلو شفتالو تیری جلتی کم مارون - گل سور کے پیڑ تلے بول گرو کے - اگر اُسنے انگلیون کی تعداد صحیح بتا دی تو گھوڑا سوار اور پوچھنے والا گھوڑا بنتا ہی - اور اُس کھیل کو آلو شفتالو کہتے ہین (ارمغان)

آلوے بخارا - مذکر - ایک قسم کا آلو جو بخارا مین پیدا ہوتا اور دوا استعمال مین آتا ہی - جو قسم اسکی یورپ اور خاص کر فرانس مین پیدا ہوتی ہی وہ اس آلو سے جو کابل کیطرف سے آتا ہی تگنی چوگنی بڑی ہوتی ہی - مگر ترشی بہت ہی کم - مزاج اسکا سرد و تر اور خاصیت ملین و دافع صفرا ہی -

آلودہ - ف - نمبر (۱) بھرا ہوا جسکو عوام لتھڑا ہوا کہتے ہین - **سوز** ؏ مژگان کی تیری نوکین آلودہ ہین لہو مین ظالم نگاہ کسکے دل مین گڑو کے آیا - **صبا** ؏ تیغ حسن ای گل تر ہو گئی خون آلودہ - مجھپہ غصے مین ترا منہ جو بہت

لال ہوا۔ مومن ؎ ہین چند فغان عاشقانہ۔ آلودۂ درد ہی فسانہ۔
نمبر(۲) بُرے کامون کا مرتکب۔ ملوث۔ ؎ یکاغ زندگ آلودۂ شراب
نہ تھا خراب آج ہوا آج تک خراب تھا۔ مومن ؎ وہ می ذکر عقبے ہی جسکا خمار وہ
می جسکے آلودہ پرہیزگار۔

آلودگی۔ ف۔ مونث۔ نمبر(۱) آلائش۔ گندگی۔ لوث۔ تعلقات دنیاوی
ناسخ ؎ وسعت مشرب ہی تو رند وکنہ سے کیا ضرر۔ دامن دریا ہزار آلودگی
سے پاک ہی۔ ولہٗ ؎ پاک ہین آلودگی سے جو ہین وارستہ مزاج۔
تر نہین ہوتا کبھی صرصر کا دامن آب مین۔ بحر ؎ پاک رکھ قلب کو آلودگی
دنیا سے بشیشہ می ہی بغل مین جو ہی دُنیا دل مین۔

آلودہ دامن۔ (بلا اضافت ہائے مختفی) گناہگار۔ ذوق ؎
مین وہ آلودہ دامن ہون بنا مین تار سبحے کا۔ فرشتے پاکدامن لیکے میرے
تار دامن سے۔ بحر ؎ اگر آب ندامت کارگر ہوگا گناہون کو۔ بہت آلودہ دامن
ہون کرون گا شست و شو برسون۔

آلودۂ دنیا۔ (باضافت ہائے مختفی) دنیا کی محبت مین گرفتار۔ رند ؎
ضد بہم جمع نہونگے تجھے بیجا ہی تلاش۔ فکر عقبے نکر آلودۂ دنیا ہوکر۔

آلودہ کرنا۔ نمبر(۱) بھرنا۔ لتھیڑنا۔ ذوق ؎ تڑپکر دامن زین کو نہ آلودہ
کرے خون سے۔ سر فتراک سے کیون تو نے صید نیمجان باندھا۔
نمبر(۲) … ب کرنا۔ بحر ؎ تلخ باتون سے نہ آلودہ کرے یار زبان
کچھ تو لوز لِ … اوت رکھے۔

آلودہ گناہ … مختفی) گناہگار۔ ملوث۔ آتش ؎ آلودہ گناہ ہی اپنا ریاض
بھی تشنہ کام … کانین ہم … گناہ عصیان اور معصیت بھی کہتے ہین

آلہ۔ مذکر۔ نمبر(۱) ع۔ جسکی جمع آلات ہی جیسے دودہ پینے کا آلہ عمل دینے کا آلہ
نمبر(۲) عــ ہندوستانی ٹھگونکی اصطلاح مین ٹھگ کو کہتے ہین قاعدہ ہی کہ جب
اثنا سے راہ مین کسیکو دیکھکر شبہہ ہوتا ہی کہ یہ ٹھگ ہی یا مسافر تو مسلمان کی
نسبت کہتے ہین کہ آلہ خان بھائی سلام۔ اور اگر ہندو ہی تو کہتے ہین آلہ بھائی
رام رام پس اگر وہ بھی ٹھگ ہی تو اپنی زبان مصطلح مین جواب دیتا اور بات چیت
کرتا ہی اور اگر مسافر ہوا تو جواب سلام دیکر خاموش ہو جاتا ہی اور یہ لوگ اسکو
مسافر سمجھ جاتے ہین اور اپنے دام مین لاتے ہین۔

آلہ مہلک۔ وہ آلہ جس سے مارنا اس بات پر دلالت کرے کہ مارنیوالے
کا قصد ہلاک کرنیکا تھا۔ یہ لفظ اکثر قانون مین آتا ہی۔

آلہا۔ ھ۔ (اسکی اصل س۔ کرت الہا دہی) ایک بہادر راجہ کا نام جسکا قصہ
اکثر عوام برسات مین گاتے ہین اور اس قصے کو بھی آلہا کہتے ہین۔ ناصر ؎
آلہا وہ روز سنتے ہین رات تو نکو اسلیے۔ تا صبح کو دلیر ہو دل قتل عام پر۔ مجازاً
طول طویل بے سروپا باتین۔ فقرہ۔ مین نہین سمجھتا کہ تم اتنی دیر سے کیا
آلہا گا رہے ہو یعنی خدا جانے کیا خرافات قصہ کہہ رہے ہو جو تمام ہی نہین ہوتا

آلہا گانا۔ آلہا راجا کے حالات جنگ وغیرہ گانا۔ اور مجازاً بات کو حد سے
زیادہ طول دینا۔ اپنی ہی کہے جانا۔ مثال آلہا مین گذری۔

آلے بالے عــ۔ مذکر۔ حیلے حوالے۔ مثل۔ دن کھویا آلے بالے کاتنے
مٹھی دیا بالے۔ لکھنؤ مین فصحا ٹالے بالے بولتے ہین۔

عــ ان معنی مین آلا بھائی ہے مگر ٹھگونکی اصطلاحی بعض رسائل مین آلہ پایا گیا ہی اسلیے یہان لکھا گیا۔
عــ شاید آرے بلے سے بگڑکر آلے بالے ہو گیا ہو یا یہ کہ عورتین مکان کے آلون یعنی طاقون مین
چیزین رکھدیا کرتی ہین اور نہ دینے کیوقت حیلہ کرتی ہین کہ کہین آلے والے مین پڑی ہوگی جیسے الا دالا کا
بقاعدۂ علم زبان آلا بالا ہو گیا۔

آلینا - نمبر (۱) پاس آنا - پُہنچ جانا - **مومن**ؔ خضر نے گم کردہ رہ کو آلیا - حاصل مطلب نے مطلب پا لیا -

نمبر (۲) گھیر لینا - دبا لینا - پکڑ لینا - **مومن**ؔ سر رہ آلیا ان دشمنوں نے سجھائی آگ کب آتش زنون نے - **جرات**ؔ مجھ مین کچھ حال نہین ہی اُسے لانا ہی تو لاؤ - ورنہ غش اب کوی دم مین مجھے آلیتا ہی - **داغ**ؔ شکر ہی دل کہ اُنکو غصہ آ کر رہ گیا - آلیا تھا موت نے پر بچگئے تقدیر سے - **انشا**ؔ روٹھکر اُس سے مین جو کل بھاگا - ناگہان دل کی بیقراری مین - آلیا اُسنے دوڑ کر مجکو - تاک کے اوجہل اک کیاری مین -

فصل الف ممدودہ مع میم

آم - ھ - آمر - س - (اَمْ - سیّال چیزونکا بہنا) انبہ - ف - انبج - معرب مینگو - انگریزی - یہ ہندوستان کا ایک مشہور اور بہت لذیذ میوہ ہی البتہ مین اور عمان اور سوڈان (واقع ملک افریقہ) مین بھی تہوڑا بہت پیدا ہوتا ہی اسکی دو قسمین ہین - قلمی اور تخمی اور اس نظر سے کہ ہر گاؤن ہر قصبے اور ہر شہر مین (جو قسمین پیدا ہوتی ہین) وہ مختلف نام سے مشہور ہوتی ہین (مثلاً قلمی آمون مین بمبئی احاطے کا بمبئی اور بنگال حاطے کا مالدا بنارس کا لنگڑا ملیح آباد ضلع لکھنو کا ثمر خاص سپیدا وغیرہ وغیرہ) ان دونون قسمون کی بہت سی قسمین ہین قلمی عموماً بہت ہی شیرین اور بے ریشہ ہوتے ہین اور تراش کے کہائے جاتے ہین - تخمی بعض کھٹے بعض چاشنی دار اور بعض بالکل میٹھے ہوتے ہین اس قسم مین بعض ریشہ دار بعض بے ریشہ کسی کا رس پتلا اور کسی کا رس گاڑھا ہوتا ہی مزے مین تو اپنی اپنی پسند ہی مگر اس پر اتفاق ہی کہ بے ریشہ اور پتلے رس کا آم عمدہ ہوتا ہی قلمی کا درخت بہت بڑا نہین ہوتا اور زیادہ پھیلتا ہی تو چھانٹ ڈالا جاتا ہی اور چوتھے یا پانچوین برس پھلنے لگتا ہی اسکی قلم لگائی جاتی ہی اور قلمی جلد ثمر لاتا ہی البتہ تخمی معمولی طور پر گٹھلی بونے سے پیدا ہوتا ہی اسکا درخت بہت بڑا اور اکثر بونے کے بعد دسوین بارہوین برس پھلنا شروع ہوتا ہی اسکی فصل ایک سال زیادہ اور ایک سال کم آتی ہی بلکہ بعض درخت ایک سال پھلتے ہین اور دوسرے سال پھلتے ہی نہین - گرمیون مین سپید زردی مائل گچھے کے گچھے ننھے ننھے پھول جنہین بور کہتے ہین پھولتے ہین بور کی بو ہوا مین پھیل کر بہت ہی بھلی معلوم ہوتی ہی بہت لوگ پودینہ اور نمک مرچ ملا کر بور کی چٹنی کھاتے ہین کیونکہ اسمین ترشی کے ساتھ ایک طرح کی خوشبو ہوتی ہی - اسکے بعد پھل آتے ہین اور جب تک جالی نہین پڑتی ہی اُسوقت تک اسکے ثمر کو کیری یا اَنبیا کہتے ہین - کیری جہان مٹر سے کچھ بڑی ہوئی لوگ چٹنی بنانے اور کھانے لگتے ہین - کچے آم کو چھیل کر قاشین کرکے مربے اور اچار بناتے ہین اور پیسکر چٹنی - مگر تیل کا اچار ڈالنے مین اسکو چھیلتے نہین ہین کبھی مسلم اور کبھی بیچ سے دو ٹکڑے کرکے جالی نکالکر خواہ بے نکالے ڈالدیتے ہین - چھیلکر اور سکھا کے اُسکی کھٹائی بناتے ہین جو بعض کھانون مین ترشی کے لیے ڈالی جاتی ہی اور کپڑا رنگنے مین کسم یا ہلدی کا رنگ شوخ کرنے اور نیز زیور کی صفائی کے لیے اس کھٹائی کا زلال استعمال کیا جاتا ہی کچے آم کا گڑانبا قندانبہ اور قلیہ انبہ پکاتے ہین اور بھوبل مین بھون کے قند یا شکر ملا کر افشرہ پیتے ہین - جس سے فرحت اور ٹھنڈک حاصل ہوتی ہی لو کے مارے ہوئے کو اسی ترکیب سے نمکین افشرہ بہت ہی مفید ہوتا ہی - آم عموماً برسات کے قریب پکنا شروع ہوتے ہین اور دو ڈہائی مہینے تک فصل رہتی ہی - اور بعض بھادون مین پکتے ہین جنکو بھدیہان کہتے ہین جس درخت کا آم پال ڈالنا

منظور ہوتا ہی اُس درخت کے دو ایک پکے آم (سیپ) ٹپکنے کے بعد توڑ کر پال
ڈال دیتے ہین کم سے کم چار روز اور زیادہ سے زیادہ آٹھ روز مین پال اُٹھتی ہی
ان آمون کو پال کا آم اور جو درخت سے پختہ ہو کر ٹپکین اُنہین ٹپکا آم کہتے ہین

آم بوؤ آم کھاؤ املی بوؤ املی کھاؤ - مثل - جو بوؤ گے وہی کاٹو گے
یعنی جیسا کروگے ویسا پاؤگے -

آم پال رکھنا یا ڈالنا - ایک قاعدہ خاص سے کچے اور گدرائے ہوئے
آمون کا بھوس وغیرہ مین رکھ دینا تاکہ پک جائین -

آم پھلنا یا ہونا - آم کا درخت مین لگنا - آم کی فصل ہونا - فقرہ - اب کے
تو آم بہت پھلے - امسال آم بہت ہوئے -

آم پھلے نیوے چلے ارنڈ پھلے اترائے - مثل - شریف دولتمند (جھک چلے)
ہو کر اور بھی متواضع ہوجاتا ہی اور رزیل لدا ہو کر سرکش اور مغرور بنجاتا ہی -

آم تراشنا - آم کے پختہ اور گدر پھلون کا چاقو سے کاٹنا - آم کی قاشین
کرنا - ٹپکے آم اکثر تراش کر کھائے جاتے ہین -

آم ٹپکنا - آمون کا پختہ ہو کر ڈال سے گرنا - برق ؎ وہی پکوان
تلے جائین وہ ٹپکین پھر آم - سیرین پھر دیکھین وہی ہوش ربا ساونکی -

آم چوسنا - پختہ آم کو نرم کر کے اُسکا رس چوسنا - پال کے آم اکثر چوس کے
کھائے جاتے ہین -

آم ڈھلجانا - آم کا رکھے رکھے زیادہ ملایم ہو کر بیزہ ہو جانا -

آم کا ٹپکا لگنا - آم ٹپکنا شروع ہونا - رشک ؎ جب تک رہا دہ شہد لب آمون
کی فصل مین - شوق دہن سے باغ مین ٹپکا لگا رہا -

آم کھانے سے کام یا پیڑ گننے سے - یعنی مطلب سے مطلب رکھو
بیفائدہ باتون سے کیا کام -

آم کھائے پال کا خربوزہ کھائے ڈال کا پانی پیے تال کا -
یہ جملے بطور کلیے کے ضرب المثل کیطرح زبانون پر ہین - یعنی آم پال کا اور خربزہ
تازہ ٹوٹا ہوا ڈال کا اچھا ہوتا ہی اور پانی دریا کا خوشگوار ہوتا ہی -

آم کے آم گٹھلی کے دام - مثل - جس تجارت جس کام مین ہر صورت سے
نفع یا دُہرا فائدہ ہو وہان بولتے ہین - یعنی آم نفع مین رہے اور گٹھلیان
دام دے گئین - مشہور شعر ؎ اس تجارت مین فائدہ ہی تمام - دام گٹھلی کے
اور آم کے آم -

آم گھاس - بُرا بھلا - خوب و زشت - فقرہ - اچھا برا کچھ نہ دیکھا آم گھاس
اٹھا لائے -

آم لو پال کے - آم بیچنے والون کی آواز ہی پال کے آم جب بیچنے
نکلتے ہین تو یہ کہتے ہین اور اسی طرح آم لو ڈال کے یا آم لو ٹپکے بھی پکار پکار
کے بیچتے ہین -

آم مچھلی کا کیا ساتھ ہوگا - جب کوئی کسیکو زک دیکر جلد بیتا ہی یا چھپ رہتا ہی
تو زک اُٹھانے والا کہتا ہی کہ آم مچھلی کا کیا ساتھ ہوگا - یعنی پھر بھی تو ملاقات
ہوگی اُسوقت سمجھ لونگا (مچھلی پکانے مین آم کی کھٹائی دیجاتی ہی اسوجہ سے
آم مچھلی کا ساتھ کہا گیا ہی) اور یہ مثل ان الفاظ مین بھی ہی کہ آم مچھلی کی بھینٹ
ہو ہی جاتی ہی -

آم مین مور آنا - آم کے پیڑ کا پھولنا - ہلال ؎ کیون ہوا جوش جنون
پھر آگئی فصل بہار - مور آیا آم مین پھولا ہوا ہی ڈھاک سرخ -

آمرکی - ھ - مونث - پتلے اور لمبے آم کو کہتے ہین -

آم ہلانا - آم کے درخت پر چڑھکر شاخون کو ہاتھ پاؤن سے جنبش دینا - اکثر اسطرح ہلا دینے سے گدر او رپختہ آم گر پڑتے ہین اور کچے آم رہجاتے ہین -

آماج - ف - ہدف - نشانہ - جس چیز یا جس مقام کو تاک کر تیر یا گولی لگائین - **ناسخ** ؎ ہی نگاہ یار سبرے داغ پر - یہ چراغ اب تیر کا آماج ہی -

آمادہ - ف - مستعد - راضی - **ناسخ** ؎ دوست جب سے اِک برہمن زادہ ہی - دل ہمارا کفر پر آمادہ ہی - فقرہ - پیام بھیجا تھا وہ بھی شادی کرنے پر آمادہ ہین -

آمادہ بیٹھنا - تیار او رمستعد رہنا - فقرہ - وہ تو جانے کو آمادہ بیٹھے ہین تمہین ہچکچاتے ہو - **قلق** ع بندہ بیٹھا ہوا ہی آمادہ -

آمادہ کرنا - مستعد کرنا - راضی کرنا - فقرہ - بڑی مشکل سے انکو چلنے پر آمادہ کیا ہی -

آماس - ف (آ اکٹھا ہونا - ماس - گوشت) ورم - ع - سوجن - ھ - **ناسخ** ؎ وصل کانٹون سے ہوا شادی سے بالیدہ ہوئے - دشت وحشت مین مرے پاؤن پر آماس نہین - **اسیر** ؎ جانتا ہون راحت دنیا کو سرتا پا الم - فربہی پر مجکو ہوتا ہی یقین آماس کا -

آماس کر آنا یا آماس کر جانا - سوج جانا - فقرہ - دونون پاؤن آماس کر آئے -

آمان - آ آنا سے اور مان ماننا سے امر کے صیغے ہین - اس کلام سے باز آ میرا کہنا مان - **سودا** ؎ مت مجکو ستا نادان آ مان مین کہتا ہون - ہی تیرے قضا نادان آہ دل رنجیدہ - **ولہ** ؎ آمان قتل بیگنہان سے تو درگزر - ہیتی نہین ہی ہاتھ مین پیارے سدا حنا - اگلا محاورہ ہی اب اسکا استعمال نہین ہی -

آمد - ف - مونث - آمدن سے حاصل مصدر - نمبر (۱) آنے کی خبر آنیکے آثار - **ذوق** ؎ سنکے آمد انکی از خود رفتہ ہوجاتے ہین ہم - پیشوا لینے کو با ناگوئی ہم سے سیکھ جائے - فقرہ - اعضا شکنی ہورہی ہی بخار کی آمد ہی - پانی کی آمد ہی - آندہی کی آمد ہی -

نمبر (۲) آمدنی - محاصل - یافت - فقرہ - سو کی آمد ڈیڑہ سو کا خرچ - **عاشق** ؎ خال پر صدقے کرون پاؤن جو تحصیل خط مین - زلف پر وارون اگر شام کی آمد ملجائے (مگر اس جگہ زبانون پر آمدنی زیادہ ہی) **مثل** - خوشامد سے آمد ہی -

نمبر (۳) کثرت اور بہتات سے جب سودا اور اجناس بازار مین آئین تو بولتے ہین کہ آج کے بازار مین کرانے کی بڑی آمد ہوئی یا غلے کی بڑی آمد ہی -

نمبر (۴) ضد آورد - بیساختہ - بے تکلف - بناوٹ سے پاک - فقرہ - آمد کے مضامین کا کیا کہنا - فقرہ - جو لطف آمد مین ہی وہ آورد مین کہان -

نمبر (۵) مضامین اور خیالات کے پے در پے پیدا ہونے کی جگہ بھی بولتے ہین - فقرہ - انکی شاعری کا عجب حال تھا جہان آنکھ بند کی اور آمد شروع ہوگئی مضامین برس پڑے -

نمبر (۶) گنجفے بچیسی چوسر اور تاش مین زیادہ بازی اور پو آنے کیوقت کہتے ہین جیسے اسدری آمد ہی خم مین میر وزیر اٹھتے ہین پو کی آمد جو شروع ہوئی تو چاری ہاتھون مین چارون گوٹین لال تھین -

نمبر (۷) ظرافتاً ڈھول دبنے کی جگہ - اب کے تم کچھ بولے اور مین ادہر سے ایک آمد کی آیا - یعنی مین نے ایک ڈھول جڑہی -

آمد آمد - ف - مونث - آنیکی دھوم - آنے کا چرچا یا خبر - **ناسخ** ؎ آمد آمد ہی کسی بت کی مری تربت پر - زیست اب مجکو خدا بار دگر دیتا ہی - **مومن** ؎ آمد آمد ہی چمن مین کس سمن اندام کی - سبزۂ خوابیدہ سے مخمل بچھاتی ہی بہار - اور جب آمد آمد کے ساتھ دھوم یا شور یا خبر کا لفظ ملکر آتا ہی تو

آمد آمد کے معنی صرف آنیکے رہجاتے ہین آمد کی تکرار زائد ہوتی ہی مگر یہ تکرار موافق
محاورہ ہی اور فصاحت کے خلاف نہین ہی۔ **قلق** ؎ آمد آمد کی چار سو اک دہوم
بام و در پر پردہ مرد و زن کا ہجوم۔

آمد آمد پھیلنا۔ آنیکی خبر مشہور ہونا۔ ؎ پھیلی جو آمد آمد رشک شکستہ پا۔
دیوار قلعہ خوف سے بیٹھی پر آگ مین۔

آمد برآمد کے دن۔ تبدیل فصل کا زمانہ۔ رت پھرنے کے دن۔ اصل مین
یہ محاورہ در آمد برآمد کے دن ہی اور اہل تحقیق یون ہی بولتے ہین۔

آمدن بارادت و رفتن باجازت۔ مثل۔ لفظی معنی ارادے سے
آنا اجازت سے جانا مطلب یہ کہ آنا اپنے ارادے سے ہوا کرتا ہی اور رخصت ہونا
دوسرے کی مرضی پر موقوف ہی۔ جب کوی کہین مہمان جاتا ہی اور کوئی پوچھتا ہی
کہ آپ یہان سے کب پھرینگے اور مہمان کو یہ کہنا ہوتا ہی کہ میرا کیا اختیار ہی میزبان
کی مرضی اور رخصت دینے پر موقوف ہی تو وہ یہ مثل زبان پر لاتا ہی۔

آمدنی۔ مونث۔ محاصل۔ مداخل۔ یافت۔ فقرہ۔ تمہارے گاؤن کی
کیا آمدنی ہی۔ فقرہ۔ آجکل انکی آمدنی بہت کم ہوگئی ہی۔

آمدنی کے سر سہرا ہی۔ کسیکے سر سہرا ہونا دار و مدار ہونیکے معنون مین اسوجہ
سے ہی کہ سہرا دولہا کے سر پر ہوتا ہی اور برات کا مدار دولہا پر ہی۔ مثل کا مطلب
یہ ہی کہ آمدنی ہی سے سارا ٹھاٹھ درست ہوتا ہی عیش و آرام کا مدار اسی پر ہی آمدنی
نہو تو کچھ نہو۔

آمد و رفت۔ ف۔ مونث۔ آنا جانا۔ **ناسخ** ؎ عازم گلگشت وہ غارتگر
گلشن ہی کیا۔ آمد و رفت نسیم صبح بیتابانہ ہی۔ **رند** ؎ پھر وہی آمد و رفت
انکی ہوے گھر ہو گی۔ پھر کچہری سے نکلتا ہی محلہ کا دیکھو۔ اور مجازاً رسم و راہ اور
ربط ضبط کی جگہ بھی بولتے ہین۔ فقرہ۔ ہمارے انکے آمد و رفت نہین ہی۔
صبا ؎ زاہد کو رسے خم پیر مغان دور ہے۔ آمد و رفت سے اندہے کی کنوان
دور ہے۔ اور آمد و رفت بغیر واو عاطفہ بھی درست ہی۔ **ہلال** ؎ اپنی آمد
رفت کیا بند آج ہی دم بند ہی۔ شکل مردہ ہو گئے ہین ہم محلہ کا دیکھکر۔

آمد و رفت بند ہونا۔ راہ مسدود ہونا۔ راہ و رسم ترک ہونا۔ **ظفر** ؎ یہ ہوی ہی بات
ایکے جوش گریہ سے مے۔ قافلون کی آمد و رفت اس برس مین بند ہی۔ فقرہ۔ دیوار
کھنچ گئی ادہر سے آمد و رفت بند ہی۔ فقرہ۔ ہمارے انکے وہ تعلقات کہان مدت سے آمد و رفت بند ہی۔

آمد و رفت جاری ہونا۔ اسکی دو صورتین ہین ایک یہ کہ آمد و رفت بند
تھی اب جاری ہوگئی اور دوسری استمرار کی صورت کہ بدستور باقی ہی مگر اس
اخیر صورت مین صرف ہی کے ساتھ بولتے ہین ہونا کے اور مشتقات کے
ساتھ نہین کہتے۔

آمد و رفت رہنا۔ آتے جاتے رہنا۔ راہ و رسم رہنا۔ **رند** ؎ پیشتر
آمد و رفت اسکی رہا کرتی تھی۔ اب کے ایسا گیا پھر آن کے دلبر نہ پھرا۔

آمد و رفت لگانا۔ بار بار آنا جانا۔ فقرہ۔ تمنے بار بار یہ کیسی آمد و رفت لگائی ہی۔

آمد و رفت لگی رہنا۔ آنے جانے والون کا تار نہ ٹوٹنا۔ فقرہ۔ بھیر بھڑ چھٹنے
کا انتظار کب تک یہان تو یون ہی آمد و رفت لگی رہیگی۔

آمد و شد یا آمد شد۔ ف۔ (آمدن اور شدن کے حاصل مصدر) دیکھو
آمد و رفت۔ **ظفر** ؎ دمبدم کی آمد و شد مین ہو دم کو چین کیا۔ کون ہی
ایسا کہ رہتا ہو سفر مین چین سے۔ ؎ بلبل یہ گل مین کیا خفگی آگئی بہ
تیر۔ آمد شد نسیم سحر دمبدم ہی کچھ۔ **مومن** ؎ غیرت آمد شد دشمن سے
تاؤون سے لگی۔ جل بجھینگے اب کہ حال شمع سنگون ہی۔ فقرہ۔ ادہر سے

آمدو شد بند ہی اُدھر سے جاؤ - جن افعال کے ساتھ آمد و رفت لکھا گیا ان سب کے ساتھ آمد شد مستعمل ہی مگر آمد و رفت زبانوں پر زیادہ ہی -

آمُرزِش - ف - آمرزیدن سے حاصل مصدر بخشش - **وزیر** ؎ اُسکو طاعت پہ غرور اسکو ہی آمرزش پر - کبر زاہد ہی جدا گبر گنہگار جدا - ؎ **مومن** اس ضعف میں بیٹھا رہے حیف - فکر آمرزش گناہ نہ کی -

آمرزگار - ف - بخشنے والا - رحیم (اللہ تعالے کی صفت) **بحر** ؎ دعا ہی آمرزگار بخشے بہت گراں ہیں گناہ میرے - کہیں نہ ٹوٹیں زمیں کے تختے بلا سے میرا مزار بیٹھے -

آملنا - نمبر (۱) آکر ملنا - ملاقات کرنا - **رند** ؎ یارب مجھے بلائے وہ یا آپ آملے - مطلب بر آئیں دل کے مراد عا ملے - **گلزار نسیم** ؎ فردوس این جا کے صورت حور - ماں باپ سے آملی وہ مہجور -

نمبر (۲) دو چیزوں کا باہم ملجانا - **شعور** ؎ لذت میں کیا کہوں مجھے اسوقت کیا ملی - شمشیر یار میرے گلے سے جو آملی - (واسوخت میں)

نمبر (۳) قالب و صورت بدلکے کسیکے رنگ میں ملجانا - **گلزار نسیم** ؎ - جادو سے بنی وہ آدمی زاد - انسانوں میں آملی پریزاد - **منیر** ؎ عظمت عاشقوں کی دیکھئے جو وہ غیرت شمع - چھپ کے طائر فلک آملے پروانوں میں -

آملہ - ف - (آمل سے مشتق معلوم ہوتا ہی جسکے معنی سنسکرت میں ترش ہیں) آملج یہ معرب - آنولا - ھ - مذکر - ایک قسم کا کھٹا اور ترش پھل - خشک سے نزلے ہوتے ہیں اور ہندوستان رسے کا اچار بنا کے کھاتے ہیں مربے اسکا مقوی دل دماغ ہی مزاج اول میں سرد دوم میں خشک ہی -

آمنا سامنا - ھ - (آمنا - آگمن سے اور سامنا - سن مکھ سے بگڑ کر بنا ہی اسلیے کہ آگمن کے معنی آنا اور سُن کے معنی اچھی طرح اور مکھ کے معنی چہرہ - چونکہ آمنا سامنا ہونے میں چہرہ اچھی طرح نظر آتا ہی اسلیے یہ اشتقاق ٹھیک معلوم ہوتا ہی) مذکر - تابع - متبوع - نمبر (۱) مقابلہ - مواجہ - فقرہ - دونوں باغ آمنے سامنے لگے ہیں - فقرہ - راہ میں کوتوال سے آمنا سامنا ہوگیا

نمبر (۲) بے پردگی - فقرہ - بہت پردے کی لیتی نہیں آج تو بالکل آمنا سامنا ہوگیا -

آمنّا و صدّقنا - لغوی معنی - ہم ایمان لائے اور ہمنے تصدیق کی غایت قبول اور سچا و درست کی جگہ کہتے ہیں - **سودا** ؎ مریدوں کی نہ تھی یہ سن کے زنہار - جز آمنا و صدقنا کے گفتار - اور صرف آمنا بھی بولتے ہیں - **سودا** ؎ جو سخن آپ کی زبان سے سنا - کچھ نہ بولا سوائے آمنا -

آموجود ہونا - پہنچ جانا - یکایک آجانا - فقرہ - سوار گھوڑا دوڑا کر سر پر آموجود ہوا

آموختہ - ف - مذکر - آموختن سے اسم مفعول - پڑھا ہوا - پچھلا سبق -

آموختہ پڑھنا یا سنانا - پڑھے ہوئے کو دہرانا - پچھلا سبق سنانا اور بطور مجاز کئی مقاموں پر بولتے ہیں - جب کوئی رک رک کے بات کہے یا اٹک اٹک خواہ ہل ہل کر کچھ پڑھے یا کسی چیز کو آنکھ بند کیے اندھا دھند پڑھے جائے تو کہتے ہیں کہ بات کہتے ہو یا آموختہ پڑھتے ہو - خط پڑھتے ہو یا آموختہ سناتے ہو -

آموزگار - ف - سکھانے والا - اُستاد معلم - **مصحفی** ؎ عالم میں علم ہوتا ہی آموزگار خلق - اور اُسکی ذات پاک ہی آموزگار علم -

آمیزش - ف - مونث - آمیختن سے حاصل مصدر - میل - **ظفر** ؎ - خدا جانے کہ سینے میں مرے کیا زنگ ہی دل کا - نظر آتی ہی کچھ آمیزش خون آج نشتر

آتش ؎ گالی نہین زیبا لب شیرین سے تمہارے - یہ شہد کرو تلخ نہ آمیزش سم سے -

آمیزش کرنا - نمبر (۱) میل کرنا - اچھی چیز مین ناقص چیز ملا دینا - فقرہ - اس شہر کے سنار سونے چاندی مین بہت آمیزش کر دیتے ہین -

نمبر (۲) ظش باہم اتفاق کرنا - یکذات ہو جانا - **آتش** ؎ تمہارے شربت دیدار کی لذت نہین پاتے - ہزار آپسمین آمیزش گلاب و قند کرتے ہین - **ظفر** ؎ شمیم زلف سے اُس رشک گل کی کرلے آمیزش - جو بیہوشی مجھے ای نکہت ریحان دیتی ہی - مگر اب نظم و نثر مین بھی اسجگہ کم پایا جاتا ہی -

آمیزش ہونا - لازم - نمبر (۱) فقرہ - کلکتے کے گھی مین ناریل کے تیل کی آمیزش ہوتی ہی -

نمبر (۲) **رشک** ؎ تھی ہی شیرینی گفتار و دندان سفید - ایسی آمیزش نہین ہوتی نبات و شیر مین - ؎ مردنیکو کار کو دنیا سے آمیزش ہو گیا - ای ظفر یہ پاک جوہر اور وہ ناپاک دون -

آمین - ع - نمبر (۱) ایک کلمہ ہی جو اجابت دعا کے لیے استعمال کرتے ہین خدا دعا قبول کرے - **قلق** ؎ ہاتھ اُٹھایا اگر بصدق و یقین - غیب سے آئیگی صدا آمین -

نمبر (۲) ختم قرآن کی تقریب - چونکہ جو دعا اُسوقت لڑکے کو پڑہائی جاتی ہی - اُسمین اکثر جگہ آمین کا لفظ آتا ہی اور شریک محفل بھی آمین کہتے جاتے ہین اسلیے یہ ایک اصطلاح ہو گئی ہی -

آمین آمین - مزید التجا اور مناجات کی جگہ - نماز کے بعد جب امام دعا کو ہاتھ اُٹھاتا ہی تو مقتدی اُسکے ساتھ ہاتھ اُٹھا کے آمین آمین بار بار کہتے ہین

صبا ؎ صاف قلقل سے صدا آتی ہی آمین آمین - اپنے ساقی کو جو ہم رند دعا دیتے ہین -

آمین آمین کرنا - شریک دعا ہونا -

آمین آمین ہونا - امن و امان ہونا - سکہ چین بیٹھ جانا - **ظفر** ؎ آمین آمین ابھی ہو جائے وہ یان - مہربانی کرے آمین اللہ - فقرہ - منہ بر سے تو آمین آمین ہو جائے - یہ محاورہ دلی کا ہی لکھنؤ مین نہین سنا -

آمین اللہ ــــــ خدا قبول کرے - اللہ یون ہی کرے - اصل مین یہ محاورہ عورتون کا ہی کہ آمین کی جگہ بولتی ہین - **ظفر** ؎ محتسب تو نے خم می توڑا - ہاتھ ٹوٹین ترے آمین اللہ -

آمین بالجہر - جب امام قرات جہریہ مین سورۂ فاتحہ پڑہ چکے تو امام اور مقتدیون کا پکار کے آمین کہنا - حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک یون ہی آمین کہنا چاہیئے

آمین بالسر - جب امام قرات جہریہ مین سورۂ فاتحہ پڑہ چکے تو امام مقتدیون کا چپکے سے آمین کہہ لینا یہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کا مذہب ہی -

آمین بولنا - آمین کہنا - ؎ ختم سودا کرے سخن بدعا - آمین سب بولین بندگان حضور - اب یہ محاورہ متروک ہی اسکی جگہ آمین کہنا بولتے ہین

آمین پڑہنا - تقریب ختم قرآن شریف مین پکار پکار کے آمین کہنا -

آمین پکار کر کہنا - آمین باواز بلند کہنا - فقرہ - حنفی آمین پکار کے نہین کہتے

آمین ثم آمین }
آمین فآمین } آمین اور پھر آمین - مزید التجا کے لیے - آمین کی تکرار کرتے ہین اور آمین فآمین ثم آمین بھی کہتے ہین -

آمین کہنا - شریک دعا ہونا - **داغ** ؎ دعا مانگے دل غمگین کہانتک - کہون مین دمبدم آمین کہانتک - **قلق** ؎ کہتی تھی رو کے لوگون سے وہ

حزین - مین دعا مانگون تم کہو آمین -

آمین یا رب العالمین - (دعا قبول کر اے پالنے والے عالمون کے) جملہ دعائیہ -

فصل الف ممدودہ مع نون

آن - مونث - نمبر (۱)[ع] ع - دم - ف - پل - ھ - زمانے کا وہ جزو جو تقسیم نہو سکے - **ناسخ** ؎ ہون بیقرار وادیِ غربت مین اسقدر - اک آن ہی مقام تو ہی ایک آن کوچ - **مومن** ؎ ترے فراق مین آرام ایک آن نہین - یہ ہم سمجھ چکے گر تو نہین تو جان نہین -

نمبر (۲)[ع] ہنگام - وقت - نواب مرزا **شوق** ؎ کھنچکے تالو مین لگ گئی جو زبان - رحم کچھ انکو آگیا اُس آن - **قلق** ؎ دل کے دل ہی میں تھے ہنوز ارمان کہ فلک نے کیا یہ قہر اُس آن - بول چال مین اسکے وقت ہے -

نمبر (۳) ف - شان - ادا - حُسن - چھب - وضع - **صبا** ؎ کہتے ہین حسینان جہان دیکھکے تجکو - یہ آن یہ شوخی یہ شرارت نہین ہوتی - ؎ کیا کہون سارا زمانہ کشتۂ مردہ ہے تیرا - اُسکے اک انداز کا اک ناز کا اک آن کا

میر حسن ؎ زمرد کا مونڈھا چمن مین بچھا - وہ بیٹھی عجب آن سے دلربا -

نمبر (۴) ھ - مُناہی - ممانعت - خلاف رسم (عو) فقرہ - اُنکے یہان سبز چوڑیون کی آن ہے - فقرہ - ہمارے یہان کسی بات کی آن نہین ہے -

نمبر (۵) عادت - خصلت - فقرہ - تم کتنا ہی سمجھاؤ مگر وہ اپنی آن نہ چھوڑیگا -

نمبر (۶) آبرو - شان - پاس وضع - مشہور شعر ؎ آن مین فرق نہ آنے دیجے جان اگر جاے تو جانے دیجے -

نمبر (۷) آنا مصدر سے مشتق - اسکا استعمال آ[ع] کی جگہ پہلے تھا - **مومن** ؎ اک ذرا آن کے باہر ٹھہرا - دم کے دم جان کے باہر ٹھہرا - **رند** ؎ - وصل کے دن آن پہنچے گزرے ایام فراق - آمد آمد یار کی ہے دیدہ و دل شاد ہین - **ذوق** ؎ مین نے جب دیکھا مہ نو تو اُس ابرو کا خیال - لیکے خنجر مری چھاتی پہ وہین آن چڑھا -

آن آن - نمبر (۱) آ آ کے ؎ پوچھا کسی نے سوز کو مارا تو کس لیے - بولا مجھے وہ گھورے تھا ہر آن آن آن -

نمبر (۲) گھڑی گھڑی - دمبدم - **سوز** ؎ دشنام دیکے لے وہ جدھر کا کھینچنا چبھتی ہے میرے دل مین وہی آن آن آن - ان دونون نمبرونمین اگلی زبان ہے اب نہین بولتے -

آن بان - ھ - مونث - نمبر (۱) شان و شوکت - ناز و انداز - **اسیر** ؎ کیا کہیے جو آن بان دیکھی - حقا کہ خدا کی شان دیکھی -

نمبر (۲) بانکپن - وضعداری **بحر** ؎ اُسکی زلفون نے بل نکالدیے - اب ہماری وہ آن بان نہین - **صبا** ؎ کیا کیا دکھاے رنج و الم تو نے اے فلک - تیور مگر وہی ہین مری آن بان دیکھ - **سودا** ؏ جدی جدی جہان آن بان ہے سب کی -

نمبر (۳) تمکنت - غرور - اکڑ - گھمنڈ - **جرات**[ع] ملنا اکڑ اکڑ کر اور بولنا بگڑ کر - نام خدا قیامت اب آن بان پر ہین - **رند** ؎ کون سے بت مین آن بان نہین بے نیازی کی کس مین شان نہین -

---

[ع] نمبر ۱ - اور نمبر ۲ - مین یہ فرق ہے کہ نمبر ۱ مین زمانے کا جزو اقل قلیل مقصود ہوتا ہے اور نمبر ۲ مین تقلیل زمانہ سے بحث نہین -

[ع] مگر اب ان معنی مین آ کو زیادہ فصیح جانتے ہین -

نمبر(۴) ہٹ - ضد - **انشا ؒ** اے آہ اتو اپنی کہین آن بان چھوڑ - جاوین کدہر ملائکہ ہفت آسمان چھوڑ - فقرہ - جب وہ آن پر آجاتے ہین تو اپنی بات پوری کر کے رہتے ہین -

آن بان سے رہنا - ٹھاٹھ سے رہنا - وضع بنائے رہنا - فقرہ - اس مفلسی مین بھی وہ اُسی آن بان سے رہتے ہین -

آن بان والا - نمبر(۱) غیرت دار - باوضع - فقرہ - وہ بڑے آن بان والے ہین راجہ صاحب کے یہان اب کہڑے تو ہونگے نہین -

نمبر(۲) دماغدار - فقرہ - وہ بڑے آن بان والے ہین میرے یہان کیون آنے لگے -

آن بندہنا - دیکھو آبندہنا - **جرات ؒ** اب تصور ترا آنکھون کے حضور آن بندہا - سچ ہی جاتا نہین انسان کو جو دہیان بندہا - یہ اگلی زبان ہے متاخرین آ بندہنا کہتے ہین اور اسیطرح آن بننا - آن بیٹھنا - آن پڑنا - آن پہنچنا - آن چڑہنا وغیرہ کو اکثر فصحاے لکھنو نے ترک کر دیا ہے - **میر ؒ** شاید کہ مرے جی ہے یہ - اب آن بنی ہے - **غالب ؒ** غیر سے رات کیا بنی یہ جو کہا تو دیکھیے - سامنے آن بیٹھنا اور یہ دیکھنا کہ یون - آن پہنچنا اور آن چڑہنا کی مثالین آن نمبرے مین گزرین -

آن تان - ھ - مونث - نمبر(۱) ناز - خودداری - شان - **داغ ؒ** حسن کی آن تان ہاے غضب - بے نیازی کی شان ہاے غضب -

نمبر(۲) وضعداری - رکھ رکھاؤ - فقرہ - (مثلاً) جو اپنی آن تان تھی اسکو لیے ہوے عدم دنیا سے چلے گئے - (آب حیات) اب لکھنؤ مین آن تان کی جگہ آن بان زیادہ بولتے ہین -

آن جانا - بات جانا - فقرہ - جان جائے مگر آن نہ جائے -

آن کا مہمان - کوئی دم کا مہمان - جلد دنیا سے جانے والا - **جرات ؒ** کہا دل جگر کی اُسکی گلی مین کہین خبر - اک مر گیا اک آن کا مہمان ہے دوسرا

آن کہان ہو گیا - (عو) تباہ و برباد ہو گیا - ستیاناس گیا - بیشتر وہان کہتے ہین جہان کسی چیز کی نحوست سے بربادی ہو -

آن کی آن - دم کے دم - **میر حسن ؒ** یہ کہتی ہوئی آن کی آن مین - چھپی جاکے اپنے وہ دالان مین -

آن ماننا (ظ) - لوہا ماننا - مان جانا - کسیکے کمال کا مقر ہونا - **انشا ؒ** کیون نہ عشق اللہ بولون حضرت دل آپ کو - پیشواؤن نے بھی اپنے آن مانی آپ کی -

آن مین کچھ ہے آن مین کچھ ہے - گھڑی بھر مین کچھ ہے گھڑی بھر مین کچھ ہے - متلون مزاج آدمی کی نسبت کہتے ہین کہ اُنکے قول فعل کا کچھ اعتبار نہین ہے آن مین کچھ ہے آن مین کچھ ہے -

آن نکلنا - شان اور انداز معشوقانہ پائے جانا - **جرات ؒ** خدا شاہد ہے بس اپنی تو اُسپر جان نکلے ہے - کہ جس مین اُس بت کا سی کچھ آن نکلے ہے - **داغ ؒ** دلبرین ادائین بھی دلکش ہین جفائین بھی - اک آن ستمگر مین ہر آن نکلتی ہے -

آن واحد - ایک آن - **کیف ؒ** ہین جو لیگئے تھے لوٹ کر کہ آن واحد مین - الٰہی خیر ہو یہ وہ ابھی تدبیر مین آئے -

آنا - ھ - آمدن - ف - نمبر(۱) جانا کی ضد - **بحر ؒ** نہ آئین گے ہم خانہ آباد صاحب - اگر نا گوارا ہے آنا ہمارا -

نمبر (۲) پہنچنا - فقرہ - خط آیا حال معلوم ہو - اسیر ؎ میری آواز بھی ہے میری طرح بطاقت - سو جگہ بیٹھکے یہ تا گلو آتی ہے - مصحفی ؎ رعشۂ دست بُرا ہو کہ ترے باعث سے - میرے لب تک نہ کبھی ساغر لبریز آیا - وزیر ؎ جہان مین شور ہے پھٹتے ہین کان کے پردے - ابھی تو آئی ہے سینے سے تا زبان فریاد -

نمبر (۳) دکھائی دینا - نظر آنا - داغ ؎ صبح سے تمکو آرہی ہے ہنسی - خواب مین کسکی چشم تر آئی - مصحفی ؎ صبحدم بستر راحت سے وہ جیتا نہ اُٹھا خواب مین جسکے ترا خنجر خونریز آیا -

نمبر (۴) چلنا - ظفر ؎ ہووے تمہارے در تک اپنا کہان سے آنا - جب اک قدم ہو مشکل بن ناتوان سے آنا - ذوق ؎ چالیس قدم ساتھ دہ تابوت کے آئے - کیا موجوبر مین چند قدم اور زیادہ - فقرہ - ہم جاتے ہین تمہین ساتھ آنا ہو تو آؤ

نمبر (۵) برآمد ہونا - باہر نکلنا - رشک ؎ گہر سے آتا ہے وہ خورشید منور سدت دیکھیے - دیر آتا ہے مقدر کسدن - ظفر ؎ نفس کے ساتھ جو دود جگر لپٹا ہوا آیا • کباب سوختہ کا سامنے مُنھ مین مزا آیا -

نمبر (۶) واپس آنا - پھرنا - بحر ؎ صنم خانے سے بحر اب تک نہ آیا - مسافر آئے کب کے کربلا کے - رشک ؎ آیا جو سفر سے لیے آیا نئے عاشق - • سومنات نکال تو یہ سومنات نکالی - داغ ؎ رہا مقتل مین بھی محروم آب تیغ قاتل سے یہ ناکامی کہ مین دریا پہ جا کر تشنہ لب آیا - مصحفی ؎ دشنام پاسبان کے دو چار کہا کے آئے - آخر ہم اُس گلی سے خفت اُٹھا کے آئے -

نمبر (۷) در آنا - سمانا - گھسنا - داغ ؎ درد بنکر دل مین آنا کوئی تمسے سیکھ جائے - جان عاشق ہو کے جانا کوئی تمسے سیکھ جائے - ناسخ ؎ دل چرا کر مجھسے تم آنکھین چُراتے ہو تو کیا - چور بنکر آؤن گا گھر مین تمہارے رات کو -

نمبر (۸) اُترنا - فروکش ہونا - آتش ؎ غنیمت جان اے دل نقش عشق یار جانی کو - شرف ہے اُس مکان کا جسمین مہمان حسین آیا - فقرہ - اب اس سرا مین مسافر بہت کم آتے ہین -

نمبر (۹) نمودار ہونا - طلوع ہونا - ناسخ ؎ یہ تمسے سنئے مخطط پر عرق آیا نہین - خوشۂ پروین عیان ہے خرمن مہتاب مین - داغ ؎ جا شب ہجر وہ سحر آئی تو ہی جانے گی پھر اگر آئی - وزیر ؎ خط کے آنے پہ بھی مکدر ہے - صورت اب کونسی صفائی کی - مصحفی ؎ کب سے کُھلی ہین آنکھین مری انتظار مین اے صبح مُنھ دکھا کہین اے آفتاب آ -

نمبر (۱۰) پھلنا - پھولنا - پیدا ہونا - ؎ خاک پیدایش مضمون ہو پڑ رہا پے مین اسیر - کہ ثمر نخل کہن سال مین کم آتے ہین - ظفر ؎ بے اشک لخت دل کے ثمر کا نہو نمود - آسے ثمر نہ شاخ مین جب تک نہ آسے گل - فقرہ - دیکھو اس درخت مین بے فصل کے انار آسے ہین -

نمبر (۱۱) تولد ہونا - پیدا ہونا - آتش ؎ کہد وا ند ہون سے کوئی اپنی تم آنکھین کھولو - روشنی کلہ عالم ایجاد آیا - بحر ؎ واقعی منزل ہستی ہے مقام غفلت جو یہان آیا اُسے پھر نہ وطن یاد آیا - ؎ کیا حقیقت ہے سخن کی رہے باقی نہ رہے - آپ ہم آسے ہین اے رشک فنا کی خاطر - داغ ؎ نوشتۂ بے معنی تو دل بے مدعا میرا - مگر اس عالم اسباب مین مین بے سبب آیا -

نمبر (۱۲) آمادہ اور راغب و مائل ہونا - بحر ؎ بانکپن پر جو کسی روز مزاج آتا ہے - ابرو و خال اُسے تیغ و سپر دیتے ہین - ذوق ؎ ہم رونے پہ

آجائین تو دریا ہی سہی آئین۔ شبنم کیطرح سے ہمین رونا نہین آتا۔ غالب
جانتا ہون ثواب طاعت وزہد۔ پر طبیعت ادہر نہین آتی۔
نمبر (۱۳) گزرنا منقضی ہونا۔ (زمانے کے ساتھ) داغ میرے
افسانے کو یونہا روز جزا۔ ڈہلگیا دن تو یہ جانا کہ گھڑی بہر آیا۔ فقرہ۔ اتنی
عمر آئی مگر ہمنے ایسا تماشا نہین دیکھا۔ اسیر کھولکر زلف کو کہتے ہین
وہ مجہسے شب وصل۔ رات آئی ہی بہت آپ آرام کرین۔
نمبر (۱۴) گزرنا۔ نکلنا (کسی چیز کا سامنے سے ہوکے) آتش ہمسے
دیوانے بھی ہوویں، گے پری کے سائے۔ اسطرف سے جو سواری سلیمان آئی
نمبر (۱۵) ٹہن جانا۔ گزرنا۔ (کسی بات کا دل مین) جیسے دل مین آیا کہ
زہر کہالون بحر پاس جھلاتے ہو مجکو مراتبہ کیا ہی۔ آج مرضی
مبارک مین یہ آیا کیا ہی۔ ظفر جسوقت نظر کوئی وہان اور ہی آتا۔ اسوقت
مرے دل مین گمان اور ہی آتا۔
نمبر (۱۶) پڑجانا (جان وروح کے ساتھ) بحر بسمل ہجر سے پوچھے کوئی
مرنکی خوشی۔ جان آتی ہی بدن مین کہ قضا آتی ہی۔ آتش پری شیشے مین
اُترہی کیسے یا قالب مین روح آئی۔ عجب انداز سے آغوش مین وہ نازنین آیا
نمبر (۱۷) چڑہنا۔ بلندی یا سواری پر۔ بحر نہ آیا یار کوٹھے پر خدانے آبرو
رکھ لی۔ کہ ماہ چاردہ پر قہقہے اُڑتے چکورون مین۔ فقرہ۔ رفتہ رفتہ کل فوج
پہاڑ پر آگئی۔ فقرہ۔ تم بھی اسی ہاتھی پر آجاؤ۔
نمبر (۱۸) کسی ہنر پر قدرت ہونا۔ کسی کام مین سلیقہ ہونا۔ کیف ذبح کرنا ہی
تمکو آتا ہی۔ اور کوئی ستم نہین معلوم۔ وزیر نہائے خون مین ہم ہاتھ
جان سے دہوئے۔ یہ غسل آیا ہمین اور نہ وضو آیا۔ آتش بینہ فکر

سے بیان عاشقانہ شعر ڈہلتے ہین۔ زبان کو اپنی بس اک حسن کا افسانہ آتا ہی
نمبر (۱۹) مدرک ہونا۔ معلوم ہونا غالب داغ دل گر نظر نہین آتا۔ بو بھی
اے چارہ گر نہین آتی۔ جرات اللہ رے تراحسن کہ جسکو نظر آوے۔ پہر
دیکھے پری کی بھی جو صورت تو ڈر آوے۔
نمبر (۲۰) سنائی دینا۔ کان تک پہنچنا۔ داغ موت نے مجکو پکارا کہ مرے
قاتل نے۔ آئے آئے مقتل سے ندائین آئین۔ غالب کیون نہ چیخون
کہ یاد کرتے ہین۔ میری آواز گر نہین آتی۔ مصحفی ملگیا خاک مین
حباب شک تو آئی یہ صدا۔ دیکھو جاتے ہین تو یون اہل صفا جاتے ہین۔
ناسخ جو گوش گل نہ سُنے باغ مین تو کیا چارہ۔ قفس سے نالۂ بلبل
ہزار بار آیا۔
نمبر (۲۱) جچنا۔ اندازے یا اٹکل مین آنا۔ آنکنا۔ فقرہ۔ میری نگاہ مین تو
یہ مال اتنے ہی کا آتا ہی۔
نمبر (۲۲) نازل ہونا۔ نیچے اُترنا۔ اسیر بلائین لاکھ شب ہجر مین یہان
آئین۔ نشان کا بیتین نہ کبھی اُس سے درمیان آئین۔ داغ نہ آیا، پہر
اب تک گیا تھا کہ کے اب آیا۔ الٰہی کیا ستم ٹوٹا خدایا کیا غضب آیا۔ صبا
اُترکے یار نے کوٹھے سے حال پوچھا۔ مسیح چرخ سے آیا مری
خبر کے لیے۔ رشک شہد لب نے ہمین بھیجے جو شیرون کے کباب۔
یہ اُڑی بات کہ خوان من وسلوا آیا۔
نمبر (۲۳) وارد ہونا۔ فارسی کہنے کا اے رشک اگر قصد کرون۔ کہین
ہندی کہ ولایت سے یہ آیا تازہ۔
نمبر (۲۴) برسنا۔ ٹپکنا۔ پڑنا۔ اسیر جو اسکا مہر نہ مرے گھر جو وہ جانی آیا

رحمت اللہ کی آئی کہ یہ پانی آیا - ناسخ ؎ کسکے دانتون کی چمک کا دھیان
ہی جو رات دن متصل آتے ہین آنسو سچّے بلور سے - فقرہ - رات جب ہو نہین
آئی ہین تو تم جاگتے تھے ؛

نمبر (۲۵) گرنا - داغ ؎ تھم ذرا ورنہ گرا ٹوٹکے یہ خانہ خراب - گنبد چرخ اب
آئی شورش فریاد آیا - ناسخ ؎ درد سر مجکو جو فرقت مین ہوا واسے نصیب
بھبے صندل کے وہین چرخ سے پتھر آیا - برق ؎ کوئی کتا ہو آئی
وہ دیوار - کہ رہا ہی کوئی دکان گر - فقرہ - وہ کمرے پر سے اتنا جھکا ہوا تھا
کہ مین سمجھا اب آیا -

نمبر (۲۶) مبتلا ہونا - پھنسنا - گرفتار ہونا - صبا ؎ دکھایا روپ حسن و
عشق کی نیرنگ سازی نے - ہمارے دام مین وہ آ گئی ہم تو زیر مین آئے
ناسخ ؎ لگا جو تیر تو سینۂ مشبک مین - مین خوش ہوا کہ مرے دام مین
شکار آیا - مومن ؎ الجھا ہی پاؤن یار کا زلف دراز مین - لو آپ اپنے دام مین
صیاد آ گیا -

نمبر (۲۷) لگ جانا - پڑ جانا - داغ ؎ نگاہ یار نے اس شوق سے لگائی
چوٹ - کہ جسطرح سے دل آتا ہو دل پہ آئی چوٹ -

نمبر (۲۸) آونا - جمنا - پیچ کرنا - فقرہ - اب سوقت تم اپنی بات پہ آگئے ہو

نمبر (۲۹) اترنا - نقش ہونا - چھپنا - شہیدی ؎ اسکی تصویر شب و روز
رہی سینے مین - عکس زائل نہوا کے آئے آئینے مین - فقرہ - پروف مین پورے
حرف نہین آئے -

نمبر (۳۰) چڑھنا - امنڈنا - فقرہ - غضب کی بارش ہوئی رات ہی بھر مین دریا کہان
سے کہان آگیا ؛

نمبر (۳۱) چڑھنا (رنگ کے ساتھ) لگنا (رنگ کے ساتھ) فقرہ - رنگریز کیا
کرے میلے کپڑے پرنہین اچھا رنگ آتا ہی - صبا ؎ نہ کر چوہ رنگ مجسے
عاشق پژمردہ خاطر کو - کہین زردی نہ قاتل سبزۂ شمشیر مین آئے - مصحفی ؎
مسی آلودہ ہوئے یار کے دندان سفید - کشور حسن مین موتی پہ بھی زنگ آتا
ہی - اسیر ؎ وہ آئنہ ہی محفل خوبان مین مرا دل - زنگ اسمین کبھی بال
برابر نہین آتا -

نمبر (۳۲) ٹھیک ہونا - فقرہ - یہ جوتا میرے پاون مین نہین آتا - فقرہ -
اس صندوقچے پر یہ غلاف خوب آیا -

نمبر (۳۳) سمانا - گنجائش پانا - داغ ؎ نہ آتا نامہ مین میر جسے لکھے کوئی
یہ مرے نامۂ اعمال مین کیونکر آیا - فقرہ - اب تو سے مین ردیف نہین آتا -

نمبر (۳۴) پیدا ہونا - ناسخ ؎ کسی دہن سے دل مین گرہ آیا ہی - ہوا
یقین یہ مجکو دہشت آیا - آتش ؎ یار کے دل مین کدورت آئی ہی ہلتی تو
مین - دو گھڑی دل کھولکر رونے کی فرصت مانگتا -

نمبر (۳۵) جمع ہونا - اکٹھا ہونا - داغ ؎ ہم جانتے ہین جلسے مین ماتم کو فرشتے
جس بزم مین شغل مے و ساغر نہین ہوتا - فقرہ - اور لوگ بھی آجائین تو
تماشا شروع ہو -

نمبر (۳۶) عارض ہونا - چڑھنا - (مرض کے ساتھ) جیسے انکو کئی روز سے
لرزا آتا ہی - آج بخار نہ آئے تو جانون -

نمبر (۳۷) پھلجانا - دانے نکلنا - جیسے منہ آگیا -

نمبر (۳۸) تیار ہوجانا - فقرہ - خشکا پکنے مین کیا دیر ہوتی ہی ایک آنچ مین چاول
آتے ہین - پلاؤ کو انگاروں پر لگا دو ابھی اچھی طرح نہین آیا -

نمبر(۳۹) ملنا - حاصل ہونا - بحرؔ یار آئے جو میرے گھر مراد آئے -
جاگیں نہ جو نصیب ترے مجکا ہو - مصحفیؔ وان باد صبا جانے نہ قاصد کا گزار
یاران عدم رفتہ کی کیونکر خبر آئے - میرؔ جب نام ترا لیجیے تب آنکھ بھر آوے
اس زندگی کرنے کو کہان سے جگر آوے -

نمبر(۴۰) قرض ہونا فقرہ مجھپر تمہارا ایسا کیا آتا ہی جو ہر گھڑی تقاضا کرتے ہو

نمبر(۴۱) شمار ہونا - محسوب ہونا - فقرہ - تم بھی اُنہین لوگون مین آگئے -

نمبر(۴۲) چھاجانا - گھرنا - اسیرؔ بندھا کب تصور ترے گیسوون کا -
کہ آنکھون کے نیچے اندھیرا نہ آیا - داغؔ میکشو مژدہ کہ گھنگھور گھٹا مین آئین
تمپہ رحمت ہوئی توبہ پہ بلائین آئین -

نمبر(۴۳) ترک کرنا - جانے دینا - فقرہ - آؤ اُنکے منھہ نہ لگو - مگر ان معنی مین
اس صیغہ حاضر کے سوا اور مشتقات کے ساتھہ نہین مستعمل ہے -

نمبر(۴۴) ہونا - پڑنا - ذوقؔ خلاف وعدہ سے مین تیرے
کل تو جان بلب آیا - نہ آیا آج بھی گر تو تو ہی ظالم غضب آیا - صباؔ طاقت
فقر سے ہم نفس پہ غالب آئے - لنگر اس دشمن کے زور کا توڑا کیا کیا -
بحرؔ دلربا سے نہ ملون دل کی تسلی کیا دون - سخت ناچار ہون کچھ
بن نہین آتا ہی مجھے - رشکؔ یہ اتحاد سے ٹھہرا ہی دل بیتاب
تجھے قرار گر آیا مجھے قرار آیا - اسیرؔ ذرا بھی بل جو ابرو کے بت بے پیر مین
آئے - کمر ٹوٹے کمان کی بل بھی شمشیر مین آئے -

نمبر(۴۵) شروع ہونا - ابتدا ہونا - بحرؔ طاقت گریہ نہین کھینچ رہا ہون
دم سرد آئے جاڑے ہوئے برسات کے ایام تمام - رشکؔ پھر
پریشانی خاطر کا زمانا آیا - وحشت زلف بڑہی موسم سودا آیا - ذوقؔ

خواب غفلت سے ہو بیدار کہ آئی پیری - نہین مہتاب یہ ہی روشنی صبح جیل

نمبر(۴۶) جوش زن ہونا (کسی کیفیت کا) جیسے پیار آنا - رشک آنا - غیرت آنا
غصہ آنا - شرم آنا - مروت آنا -

نمبر(۴۷) اجازت دینا - جیسے استخارہ آنا -

نمبر(۴۸) فریفتہ ہونا - جیسے دل آنا -

نمبر(۴۹) بکنا - فروخت ہونا - فقرہ - آم تو بازار مین آنے لگے - اب بازار
مین خربزے نہین آتے ہین -

نمبر(۵۰) برپا ہونا - قائم ہونا - رشکؔ حشر کا آنا گوارا ہی ہمین - پر قیامت
ہی کسی پر آئے دل -

نمبر(۵۱) مقابلہ کرنا - فقرہ - مرد ہو تو آجاؤ - کچھ دعوے ہی تو آؤ - ان معنی مین
صرف صیغۂ حاضر کے ساتھ بولتے ہین -

نمبر(۵۲) دبجانا - پسجانا - جیسے پاؤن پہیے کے نیچے آگیا -

نمبر(۵۳) پڑجانا - فقرہ - باغ کی زمین ریل مین آگئی سیکڑون مکان
قلعے کے میدان مین آگئے -

نمبر(۵۴) سوار ہونا (جن بھوت کے ساتھ) جیسے اسکے سر جن آیا ہی

نمبر(۵۵) خریدا جانا - مول آنا - فقرہ - اور سب چیزین اسیوقت آئین گوشت
سویرے آجائیگا -

نمبر(۵۶) نکلنا - رشکؔ خبر زلف بت دلشکن آگئی درست - فال نیک
آئی ہی نامے کی شکن سے ہمکو -

نمبر(۵۷) نمایان ہونا - پہنچنا - پھیلنا - فقرہ - اس دالان مین دھوپ پڑ کو آتی ہی
فقرہ - دھوپ آگئی ہو تو کرسیان ڈالدو وہین چلکر بیٹھین -

نمبر(۵۸) روپے کا سولہوان حصہ (چار پیسے ڈبل) جائداد کا سولہوان حصہ۔ (ان معنی مین اُنش سے بنا ہی جسکے معنی سنسکرت مین حصہ مین) فقرہ۔ پیسے کم ہوگئے ہین روپے کے پونے سولہ آنے ملتے ہین۔ فقرہ۔ گاؤن مین ایک آنے کا حصہ دار وہ بھی ہی۔ ان معنی مین ہائے مختفی کے ساتھ (آنہ) تحریر مین مروج ہوگیا ہی مگر ہندی لفظ ہی اسلیے قاعدہ مقتضی ہی کہ الف سے لکھا جائے۔

آنا جانا - مذکر۔ نمبر(۱) آمد و رفت **مومن** ؎ پایا جو ذرا وہان ٹھکانا۔ سب جاسے کا چھوڑا آنا جانا۔ **رند** ؎ سانس دیکھی تن بسمل مین جو آتے جاتے۔ اور جلاد نے جرکا دیا جاتے جاتے۔

نمبر(۲) چڑھنے اُترنیکے جگہ۔ فقرہ۔ بار بار کوٹھے پر کیون آتے جاتے ہو۔ **ناصر** ؎ فرش سے عرش پہ جا کر اُتر آئے سر فرش۔ نہ ہوی دیر محمد کو کچھ آتے جاتے۔

نمبر(۳) آنا شروع ہونیکے مقام پر۔ فقرہ۔ اب محفل مین لوگ آتے جاتے ہین۔ فقرہ۔ اب طبیعت راہ پر آتی جاتی ہی۔

آنے جانیوالا - آتا جاتا۔ راہرو۔ فقرہ۔ کوی آنے جانیوالا ملجائے تو اسکا جواب بھیجدینا۔

آنا پائی - تمام تر۔ بالکل۔ حبہ حبہ۔ **ناسیر** ؎ اب رہا محکمۂ حشر مین کون اپنا حساب۔ پاک دامن ہوئے سمجھا چکے آنا پائی۔

آنا نہ پائی نرمی پاؤن گھسائی - یہ مثل اُس جگہ بولتے ہین جہان کچھ فائدہ نہو بیکار دوڑ دھوپ اور محنت و مشقت کرنا پڑے۔

آنے پائی سے بیباق کرنا - بالکل ادا کردینا۔ زر مالگذاری ادا کرنیکی نسبت زیادہ بولتے ہین

آناً فاناً - نمبر(۱) آن واحد۔ فوراً۔ **سودا** ؎ ایک صاحب نے قبول سن ہر کا پیالہ کیا۔ جن نے تکڑے سب جگر آناً فاناً کر دیا۔

نمبر(۲) دمبدم۔ فقرہ۔ آناً فاناً طبیعت بگڑتی جاتی ہی۔

آنا کانی - ھ۔ (ظاہراً یہ لفظ اَن آکرن سے مشتق معلوم ہوتا ہی۔ اَن سنسکرت مین حرف نفی ہی اور آکرن کے معنی سننا۔) مونث۔ چشم پوشی۔ ٹال ٹول۔ فقرہ۔ کام کرنا ہی تو کردو دیکھو یہ آنا کانی اچھی نہین۔

آنا کانی دینا - تغافل کرنا۔ جان بوجھ کے ٹال جانا۔ ؎ دل مین کیا ہی کیا نہین پر کان سے غیرون کا ذکر۔ سُنکے اُسنے ای ظفر کچھ آنا کانی دے تو دی۔

آنا کانی کرنا - دیکھو آنا کانی دینا۔

آنانکہ غنی ترانند محتاج ترانند - یہ مصرع زبانون پر بہت ہی اور معنی سے محل استعمال ظاہر ہی کہ اغنیا غربا سے بسبب آسائش طلبی اور تکلفات کے زیادہ حاجتمند ہوتے ہین۔ غربا جو کام اپنے ہاتھ سے کر لیتے ہین اغنیا اُسمین بھی اورونکے محتاج ہوتے ہین۔

آنبا ہلدی - ایک قسم کی ہلدی ہی جو رنگت مین سرخ اور چوٹ کیواسطے بہت مفید ہوتی ہی۔

آنت - ھ۔ آنتر۔ س۔ (مادہ آنبیہا ہی) مونث۔ رودہ۔ انتڑی۔

آنت اُترنا - فتق۔

آنت بھاری تو ماتھا بھاری - مثل۔ یعنی معدے کے فساد سے دردسر ہوتا ہی پیٹ کے بگاڑ سے بیماری پیدا ہوتی ہی۔

آنت کی آنت - بہت لمبی چیز یا کوئی طول طویل بات۔

آنتوںکا بل کھلنا - فاقون کے بعد پیٹ بھر کے کھانا۔ چونکہ فاقون سے

آنتین خشک ہوجاتی ہین اسلیے جب کوئی بھوکا خوب ڈٹکر کھانا کھاتا ہی تو مذاقاً کہتے ہین کہ آج تو خوب آنتون کے بل کھل رہے ہین ۔

آنتون کا قل ہو اللہ پڑہنا - بہت بھوکا ہونا - ناسخ (رباعی) ؎ ہو ہیج مرے دلکو دیا ہو آرام - جز ذکر خدا نہین ہی مجکو کچھ کام - فاقون سے تباہ میری حالت ہی مگر - آنتین پڑہتی ہین قل ہو اللہ مدام - اسیر ؎ قل ہو اللہ لگین پڑہنے ہماری آنتین - فاقہ جس روز ہوا یاد خدا بھی آئی -

آنتین اُلٹ جانا - قی ہونا یا بہت ابکائیان آنے سے جی تلملا دیر ہونا

آنتین سوکھنا - فاقون سے آنتون کا خشک ہونا - بھوکون مرنا -

آنٹ - ھ - مونث - سنار سونے یا چاندی مین سوہان سے لکیر کرکے تپاتے ہین تاکہ حقیقت کھل جائے کہ کھرا ہی یا میل ہی اُس لکیر کو آنٹ کہتے ہین - دینا اور لگانا کے ساتھ مستعمل ہی

آنٹ سانٹ - مونث - سازش - کسی بات مین باہمی مشورہ عوام کی بولی ہی فصحا ان کی جگہ بھگت بولتے ہین -

آنٹہ - ھ (اسکی اصل آندہ معلوم ہوتی ہی - آندہ آہندہ سے مشتق ہی - پہلے دِ ت سے بدلگئی اور پھر ت ٹ سے - اور مجازاً گرہ - کینہ عداوت کے معنی مین مستعمل ہوگیا -) کینہ - عداوت - قدیم زبان ہی -

آنٹہ رکھنا - بغض و عداوت رکھنا - نصیر ؎ موہو دل مین گانٹہ رکھتی ہی زلف بیوجہ آنٹہ رکھتی ہی - یہ محاورہ قدیم ہی لکھنؤ مین اسجگہ عوام دل مین اینٹھ رکھنا اور خواص بل رکھنا بولتے ہین -

آنٹہی - مونث - جما ہوا دہی کا تھکا - عوام الف مقصورہ سے انٹھی بھی بولتے ہین

آنچ - ھ - (یہ لفظ ارچکہہ سے بنا ہی جسکے معنی سنسکرت مین شعلہ ہین اور سادہ ارچ ہی) پرستش

مونث - نمبر (۱) شعلہ - لوکا - لو - فقرہ - دہیمی آنچ مین پکالو -

نمبر (۲) آگ کی تیزی - گرمی - تپش - فقرہ - تاپنے کی انگیٹھی مین اتنے انگارے بھر دیے ہین کہ آنچ سہی نہین جاتی ؎ پھونک مت مجکو پرے بیٹھکے رواَف انشا - شمع کی لو ہی ترے دیدۂ خونبار کی آنچ -

نمبر (۳) تاؤ - جوش - فقرہ - ایک آنچ کی کسر رگہئی -

نمبر (۴) مامتا - مادری الفت - جوش خون - مثل - اولاد کی آنچ بُری ہوتی ہی

نمبر (۵) چمک - گرمی - (تلوار کے ساتھ) فقرہ - انسان آگ مین کود پڑے دریا مین بہا پڑے مگر تلوار کی آنچ نہین سہی جاتی - وزیر ؎ تلوار کی سی آنچ ہی بتی کے شعلہ مین - روغن ہی کیا چراغ مین قاتل کی ڈہال کا - برق ؎ - جوہر ابرو خمدار سے ہی گرمی حسن - گل گلرنگ ہوئی آنچ سے تلوار اُنکی -

نمبر (۶) نقصان - ضرر - گزند - سانچ کو آنچ کیا ذوق ؎ پیش دشمن نہ گزند حق سے نہین سانچ کو آنچ - بلکہ ہی آتش نمرود گلستان خلیل -

آنچ آنا - نمبر (۱) ضرر یا صدمہ پہنچنا - گلزار نسیم ؎ مین جا کے جلی تو غم نہین ہاے - ڈر ہی کہ نہ تجھپہ آنچ آجاے - بحر ؎ ہمرنگ مشک ہوکر زلفون سے کی شرارت - نافہ پہ آنچ آئی اُٹھا دہوان ختن مین عاشق ؎ کیا جلے ہو دل مین میری آہ سے - آپ تک بھی آنچ آئی دیکھیے -

آنچ پہنچنا - صدمہ پہنچنا - ناسخ ؎ جل کے ہون خاک مگر آنچ نہ پہنچے اس تک - ہمین اپنا کبھی پروانہ بھی اپنا نہین - شعور ؎ آنچ پہنچے خلیل کو کیونکر اُس بہشتی کو باغ ہی آتش -

آنچ دکھانا - آگ پر گرم کرنا - فقرہ - گھی کو آنچ دکھالو تو کھل جائے

عہ یہی سچ بولنے مین کچھ ضرر نہین -

زیادہ یہان آگ کھانا بولتے ہین -

آنچ دینا - آگ پر گرم کرنا - تاؤ دینا - **اسیر** ؎ خشم آگین گرم باتون سے ہوا
وہ سخت دل - دی کڑی جب آنچ ہمنے سُرخ آہن ہوگیا -

آنچ کا کھیل ہی - یہ محاورہ باورچیون حلوائیون رکابدارون اور مہوسون وغیرہ کے استعمال مین ہی جب کوئی چیز پکانے مین بگڑ جاتی ہی تو کہتے ہین یہ تو آنچ کا کھیل ہی ذرا آنچ کڑی ہوگئی تو خراب ذرا آنچ دہیمی ہوگئی تو خراب یعنی نازک و بے قابو بات ہی -

آنچ کرنا - آگ روشن کرنا -

آنچ کڑی ہونا - آگ کے شعلے تیز ہونا - **اسیر** ؎ سوزش دل مین نہ نکلی دہن سے مرے اُف - آنچ ہو لاکھ کڑی دیگ اُبلنے کی نہین -

آنچ کھانا - تپنا - تاؤ کھانا - پگھل جانا - **آتش** ؎ آتش عشق مین ثابت دل بیتاب رہا - آنچ کھا کھا کے ہی قایم ہی سیماب ترا -

آنچین نکالتی ہین - زیادہ گرمی اور سوزش کی نسبت کہتے ہین کہ بدن سے آنچین نکلتی ہین - در و دیوار سے آنچین نکل رہی ہین -

آنچل ھ - انچل ک - س - (مادہ انچو ہی) مذکر - دوپٹے وغیرہ اوڑہنے کی چیز کے (سوا رومال کے) دونون سرے جو ایک طرف سے دوسری طرف شانے پر ڈالے جاتے ہین - **مومن** ؎ آنچلون سے کبھو تقیش کمان چڑہتا تھا
کعبہ دوپٹا یہ مری طرح گرا پڑتا تھا - **گلزار نسیم** ؎ آنچل ہوا دان حجاب عارض
سہرا ہوا یان نقاب عارض - اور شعرا نے دامن کے کنارے کو بھی آنچل کہا ہی مگر زبانون پر نہین ہی - ؎ آنچل اُس دامن کا ہاتھ آتا نہین - میر دریا کا سا اُسکا پھیر ہی - **نسیم** ؎ دہیان دانتون کا جو آیا تو یہ سوجھی تشبیہ - صبح نے
مُنھ پہ لیا دامن شب کا آنچل -

آنچل پلّو - کئی طرح کا ہوتا ہی لیکن تو دوپٹے کے آنچلون پر چوڑے پٹھے کی وضع کا بادلے سے بنا ہوا لگاتے اور آگے اُسکے مقیش کی جھالر اور لُوتی پر ٹکا کر اُسکو بھاری کر دیتے ہین - دوسرے بنارسی دوپٹون پر کلابتونی کام بناوٹ کا سرون پر ہوتا ہی - تیسرے نین سکہ کا گوٹا جالی پر بناکے دوپٹون مین ٹانک دیتے ہین اور دوشالے یا شالی چادر کے کنارے پر جو زرین کام آنچلون مین ہوتا ہی اُسکو بھی آنچل پلو کہتے ہین -

آنچل پھاڑنا - ایک ٹوٹکا ہی یہ عورتون کا خیال ہی کہ اگر بانجھ عورت بچے والی عورت کے آنچل کا ٹکڑا پھاڑ لے اور جلا کے کھا جائے تو یہ صاحب اولاد ہوجاے اور اُسکی اولاد مر جاے -

آنچل ڈالنا - ھو - ایک رسم ہی کہ جب نکاح کے بعد دولہا دُلہن کے گھر مین ادائے رسوم کے لیے جانے لگتا ہی تو اُسکی بہنین دروازے سے نکلے - یہ آنچل ہاتھ مین پھیلاتی ہین اور نیگ مانگتی ہین اور جو کچھ ملتا ہی اُسے سب بہنین آپس مین تقسیم کر لیتی ہین - اسی کو آنچل ڈلوائی کہتی ہین - **جان صاحب** ؎ مان جائی ہون نہ ڈالونگی آنچل ہی مرا کام - جوتا چھپا کے نیگ لین دولہا کی سالیان -

آنچل سر پر ڈالنا - آرسی مصحف کی رسم کے وقت دولہا اور دُلہن کے سر پر سُرخ کپڑا اُڑا لینے کو کہتے ہین - **قلق** ؎ بیچ مین رکھکے مصحف آئینا
سُرخ آنچل سرون پہ ڈال دیا -

آنچل کترنا - (عو) دیکھو آنچل پھاڑنا -

آنچل منھ پر لینا یا منھ پر رکھنا - ناچ مین بھاؤ بتانے کی ایک ادا ہی

جس سے اکثر جھانکنے کی تصویر کھینچتے ہین ۔ سحر ؎ دوپٹے کا آنچل جو منھ پر لیا
تو دامن مین خورشید محشر لیا ۔ وزیر ؎ رکھے گا منھ پہ جو آنچل وہ پری رقص کے
وقت ۔ شعلۂ حسن چراغ تہ دامان ہوگا ۔

آنچل مین گرہ دینا ۔ کوئی بات یاد رکھنے کے لیے آنچل مین گرہ لگانا ۔
ہلال ؎ وعدۂ وصل اب نہ بھولین گے ۔ گرہین دیتے ہین اُنکے آنچل مین ۔
مشہور شعر ؎ وعدۂ وصل ہی کل دے لو گرہ آنچل مین ۔ بھول جاؤ گے تمھین
دہیان رہے یا نرہے ۔

آنچل مین بات باندہ رکھو ۔ (عو) یعنی اس بات کو یاد رکھو ۔ اس
نصیحت کو کبھی نہ بہولو ۔ جان صاحب ؎ تو نین سکھ کو سمجھ نہ گاڑہا یار ۔
آنہ محمودی کی جھل مل مین ۔ سرکی چادر تلک نہ چھوڑے گا ۔ باندہ رکھ میری
بات آنچل مین ۔

آنحضرت ۔ آن سرور ۔ مراد ہی حضرت محمد مصطفے صلعم سے ۔
سودا ؎ نور چشم اپنے سے غرض سنکر ۔ یہ لطیفہ ہوئے خوش آن سرور
اور کہین آن سرور سے جناب امام حسین علیہ السلام کیطرف اشارہ ہوتا ہی ۔
سودا ؎ خبر ہی یون وہ لعین بعد قتل آن سرور ۔ یہ سوئے شام چلے
رکھکے سر کو نیزے پر ۔

آن دفتر را گاؤ خورد ۔ یہ مثل اس جگہ بولتے ہین جب کسی ایسی چیز کا ذکر
کرتے ہین جسکا نام و نشان نہ باقی رہا ہو اور پورا فقرہ بھی کہتے ہین جیسا کہ
مثال سے ظاہر ہی " قصد تھا جلال الدین اکبر کے حالات لکھنے کا کہ
امیر تیمور تک کا نام و نشان مٹ گیا آن دفتر را گاؤ خورد و گاؤ را قصاب برد و
قصاب در راہ مرد (عود ہندی) "

آندو ۔ ھ ۔ اندو ۔ س ۔ مادہ ۔ ادہی ہی (بعض کا قول ہی کہ آندو الف ممدودہ کے
ساتھ بھی سنسکرت مین مستعمل ہی) مذکر ۔ چاندی وغیرہ کی زنجیر کو کہتے ہین جسے
پہلوان کوئی نامی کشتی نکالنے کے بعد پاؤن مین پہنتے ہین جو ہم پیشہ لوگون
پر غلبے اور اُستادی کا نشان سمجھا جاتا ہی ۔ شعور ؎ مجھسا نہین دیوانہ نہین
تیرے کوئی بانکا ۔ آندو ہی مرے پاؤن مین زنجیر نہین ہی ۔

آندہی ۔ ھ (غالباً یہ اندہکار سے بنا ہی جسکے معنی سنسکرت مین اندہا کردینے
والا ہین اور بعض کا خیال ہی کہ اندھے سے آندہی بنا لیا ہی جسکے معنی نگاہ
روکنا ہین) مونث ۔ نمبر (۱) گرد و غبار کے ساتھ بہت تیز ہوا ۔ داغ ؎
پوچھو نہ کچھ کدورت اس داغدار دل کی ۔ آتی ہی خاک لینے آندہی بھی اس
چمن کی ۔ بحر ؎ رہی خدا کی حفاظت مین مشت خاک اپنی ۔ ہوا و حرص
کی اٹھی ہین اندہیان کیا کیا ۔
اور صرف بہت تیز ہوا کو بھی آندہی کہتے ہین جیسے آج ہوا کیا ہی آندہی ہی
نمبر (۲) نہایت تیز ۔ چالاک ۔ چست ۔ مستعد ۔ فقرہ ۔ صاحبزادے تو
روپیہ اُڑانے مین آندہی ہین ۔ ؎ صبا سے حال نہ پوچھو کدورت غم کا
ہی اپنے نام کا آندہی وہ خاک اُڑانے مین ۔ ذوق ؎ نگاہ بوالہوس
آندہی ہی تیری خاک اُڑانے کو ۔ چھپا لے تو چراغ شعلۂ رخسار دامن سے ۔

آندہی آنا ۔ نمبر (۱) بہت تیز ہوا کے ساتھ گرد و غبار کا بلند ہو کر اُڑنا ۔ میر ؎
آندہی آئی ہو گیا عالم سیاہ ۔ شور نالون کا بلا سے دہر ہی ۔ نجم ؎ کوئی
برباد ہوا تا تو کیسے بچے ۔ آندہیان آئین تو گھر مین سے نہ نکلے ۔
نمبر (۲) آفت آنا ۔ غضب آنا ۔ مثل ۔ باندی کے آگے باندی آئی گوکون نے
جانا آندہی آئی ۔ مگر سوا اس مثل کے ان معنو مین کہیں اور جگہ زبان پر نہین ہی ۔

آندہی آئے بیٹھ جائے منہ آئے بھاگ جائے - مثل یعنی تھوڑی سی مصیبت جسکو جھیل سکے اُسکو جھیل لے اور زیادہ ہو تو الگ ہو جائے

آندہی اُٹھنا - آندہی کا بلند ہونا - بحر ؎ بیچلی گھر سے جو وحشت مجھ پریشان حال کو - آندہیان اُٹھین گولے آئے استقبال کو - گلزار نسیم ؎ تھی بسکہ غبار سے بھری وہ - آندہی سی اُٹھی ہوا ہوئی وہ -

آندہی تھمنا یا ٹھہرنا - آندہی کا کم ہو جانا - رشک ؎ آہین بھر لون گا تو کچھ بات سنائی دیگی - ناصحو پہلے یہ آندہی تو ٹھہر جانے دو -

آندہی آئے یا مینہ بڑہیا بیٹھ سے نرہے - یہ مثل وہان بولتے ہین جہان کوئی شخص اپنی عادت اپنے کام سے کسی حال مین باز نہ رہے -

آندہی چڑہنا - آندہی کا بلند ہونا - آندہی اُٹھنا -

آندہی چلنا - بہت تیز ہوا چلنا - ذوق ؎ پہنچے کیونکر حریم ناقہ لیلے کی صدا - آج آندہی تری قسمت سے ہی مجنون چلتی - رشک ؎ شب فرقت مین بلائین جو ئین نازل کیا کیا - زلزلہ آگیا آندہی چلی تارا ٹوٹا -

آندہی حضرت بی بی کے دامن مین باندہی - جب آندہی آتی ہے تو عورتین اوڑ کے یہ کہکے چلاتے ہین اُنکے اعتقاد مین اس سے آندہی تھم جاتی ہے -

آندہی روکنے کو جھاڑو دبانا - عورتون کا اعتقاد ہی کہ جھاڑو پتھر کے نیچے دبانے سے آندہی رکجاتی ہے -

آندہی کاٹنا - بعض لوگ افسون پڑھکے انگلی سے آندہی کاٹنے کا اشارہ کرتے ہین بس ستے خیال ہے کہ اکثر آندہی دفع ہو جاتی ہے -

آندہی کا جھونکا - تیز ہوا کا ریلا - بحر ؎ اُڑگئی ٹوپی بھی سر سے جب چلی بادوبال - تاج شہ کو موج پل آندہی کا جھونکا ہو گیا -

آندہی کا شور - آندہی مین گرد و غبار اُڑنے اور ہوا کی تیزی سے آواز پیدا ہونے کو کہتے ہین - ظفر ؎ بل بے ہوائے شوق کہ آندہی کے شور مین - کیا کیا ہے خاک عاشق دلگیر بولتی -

آندہی کا کوا - چونکہ کوا آندہی مین تباہ رہتا ہی کسی جگہ قرار نہین آتا نہ بیٹھ سکتا ہی نہ اُڑ سکتا ہی اسلیے جو شخص بہت تباہی اور پریشانی سے بیقرار ہو اُسکو کہتے ہین - فقرہ (مثالاً) وہ بھی چندروز مین آندہی کا کوا ہو کر غائب غلا ہو گیا (آب حیات)

آندہی کے آم - بہت ارزان چیز جسکی قدر نہ - کیونکہ آندہی مین آم بکثرت گرتے اور سستے بکتے ہین -

آنڈی بانڈی کھانا - لڑکے ایک کھیل یہان بچہون کھیلتے ہین - جب اتفاق سے دونون طرف کے سرگروہون کو اس بات کا موقع نہین ملتا ہی کہ کھیل بجھانے کے لیے تجویز کر سکین تو اپنے اپنے شرکا سے کہتے ہین کہ آنڈی بانڈی کھاؤ اور لڑکے آنڈی بانڈی کہتے ہوئے دور چلے جاتے ہین اس عرصے مین یہان [illegible] تجویز ہو جاتا ہی -

آنر - انگریزی - عزت - [illegible] جیسے ہز آنر لفٹنٹ گورنر -

آنر آف حساب پاک ستے آدمی سبہ چیہ پاک - مثل - دیانت دار بددیانتی کے اندیشے سے محفوظ رہنے کے بیان مین کہتا ہی -

آنریبل - انگریزی - ذی عزت - صاحب مرتبہ - گورنمنٹ کیطرف سے معزز اور صاحب ثروت لوگون کے نام سے پہلے استعمال کرتے ہین -

آنریری - انگریزی - تعظیمی - امتیازی - اعزازی - کسی منصب پر

محض اعزاز کے لیے یا امیدوارانہ بغیر تخصیص ملازمت و تنخواہ کے کام کرنیوالا
جیسے آنریری مجسٹریٹ - آنریری ڈپٹی کلکٹر -

آنسو - ھ - انگرس - (شر کے معنی بہنا ہین) مذکر - نمبر (۱) اشک - وہ پانی جو زیادہ غم و تکلیف یا بیحد خوشی سے آنکھون مین پیدا ہو - یا ٹپک پڑے -
آغا جو شرف ؎ بھتے ہین سرِ زلف گرگیر مین آنسو - کیا مجکو جکڑ دیا ہین گے زنجیر مین آنسو -

صفات

آتشین - آتش ؎ جوش اشک آتشین کا باعث آہ سرد ہے - گرم کرتی ہے ہوا جاڑے کی پانی چاہ کا -

اشک شادی (وہ آنسو جو زیادہ مسرت کیحالت مین نکل آتے ہین) مومن ؎ آبرو رکھی مرنے کی کہ روتے تو مین وہ - اشک شادی ہی سے گو چشم کو نم کرتے ہین -

برباد - مومن ؎ اشک برباد دیدۂ نم مین - خاک تاثر آتش تب غم مین -

بے تاثیر - پُرتاثیر - ناسخ ؎ اشک بے تاثیر کو نادم کیا برسات نے منہ کے باعث رات میرے گھر مین جانان رہگیا - مومن ؎ گریۂ اشک پُرتاثیر کیون خلوت مین اے آنکھو - کوئی یون خاک مین ایسے گہر کو بھی ملاتا ہے -

تر - میر ؎ اشک تر قطرۂ خون لخت جگر پارۂ دل - ایک سے ایک عدد آنکھ سے بہتر نکلا -

تیز و تند - مثال کے لیے دیکھو آہو (تشبیہات مین)

جگرسوز - میر ؎ یہ اتصال اشک جگرسوز کا کہان - روتی ہے یون تو شمع بھی کم کم تمام شب -

جگرگون - ناسخ ؎ دل کو بھرا یار مین اشک جگرگون کیجیے - گوہر نایاب کو اک قطرۂ خون کیجیے -

حنائی - میر ؎ اب اشک حنائی سے جو تر ہ کرے مژگان - وہ پنجۂ کف نگین کا مارا نہ ہوا ہوگا -

خونین - خون آلود - ؎ ذوق اس پا سے نگارین کا جو ہی وصف لگا - اشک خونین سے ہی کاغذ کو حنائی کرتا - اسیر ؎ عجب کیا ہے جو نکلین اشک خون آلود ماتم مین - کہ گلگون دانۂ تسبیح ہوتے ہین محرم مین -

رنگین - گلرنگ - لالہ گون - گلگون - اسیر ؎ تفوق ہے گل شاداب پر پر اشک رنگین کو - گریبان داغ دیتا ہے مرا دامان گلچین کو - وزیر ؎ اشک گلرنگ پڑتی ہے مژہ مین کیا خوب - کیا بناتی ہے یہ پھولون کی چھڑی میری آنکھ
ذوق ؎ زیبا ہے روے زرد پہ کیا اشک لالہ گون - اپنی خزان بہار کے موسم سے کم نہین - ناسخ ؎ بھرلیے انگارے مین نے عشق کے اعجاز سے داغہاے اشک گلگون میرے دامن مین نہین -

روان - ناسخ ؎ حسن یار آلودگی سے پاک ہے تو کیا خطر - ہے گواہ اشک روان اپنی نگہ بھی پاک ہے -

سرخ - ناسخ ؎ فصل گل ہے کیون نہو ہمپر بہار - سرخ آنسو ہین تو چہرہ زرد ہے -

سوختہ - ذوق ؎ عیان ہے عشق کی گرمی جو ہو پیدا سوزش دل نہ ہے - کہ آتا اپنا اشک سوختہ مانند فلفل ہے -

غماز - مومن ؎ دیکھ گریبان مجھے وہ چشم کو تر کرتا ہے - اشک غماز ہے کیا آنکھو مین گھر کرتا ہے -

کلفت آلود۔ مومن ؎ آئے ہین سر شک کلفت آلود۔ تعمیر مکان کی آب و گل کو

گرم۔ ؎ ایک اشک گرم ناسخ گر خزانے مین گرے۔ طعنہ زن فوارہ ہو

منقار بوسیقار پر۔

مسلسل۔ آتش ؎ جو عالم حسن رکھتا ہی تو حالت عشق نما تا گر۔ کہین زلف

مسلسل ہی کہین اشک مسلسل ہی۔

میگون۔ مومن ؎ گہ خیال چشم مین حال خراب۔ اشک میگون سے

سیہ مست شراب۔

یتیم۔ مومن ؎ ہم بہا اسکی دُر فشانی سے۔ تار اشک یتیم و سلک گہر

تشبیہات و استعارات

آبجو۔ ناسخ ؎ ہو چلا ہی خشک ہر گل رشک روئے یار سے۔ آبجو اشکونکی

گلشن مین بہائے عندلیب۔

آبلہ۔ پھپھولا۔ وزیر ؎ چشم کی گردش مین ہی اب دشت پیمائی کا رنج۔ اشک

گویا آبلے ہین ہر مژہ کے خار مین۔ برق ؎ کیا سوز غم نے میرے جلائے

دل و جگر۔ آنسو پھپھولے بنگئے پائے نگاہ کے۔

آنکھون کا تارا۔ اسیر ؎ صفائے دل نے کھویا یہ نشان گرد تگدر کا۔ کہ ہر

آنسو ہمارا ہی چشم روزن دُر کا۔

آہو۔ اسیر ؎ ہماری آنکھ سے یون تیز و تند آنسو نکلتے ہین۔ کہ جیسے چوکڑی

بھرتے ہوئے آہو نکلتے ہین۔

ابر۔ مومن ؎ دیکھکر مجمع یہ امڈا کیا ہی ابر اشک آہ۔ حلقۂ اغیار اُسکے

گرد مہ کا ہالہ تھا۔

اختر شفق آلود۔ ناصر ؎ لعل تر ناسفتہ گوہر اشک ہی۔ یا شفق آلود اختر

اشک ہی۔

بادام مغز۔ شیرۂ بادام۔ وزیر ؎ دونون آنکھین تری یاد آئین تو ہم رونے

لگے۔ صاف بادام دو مغز اپنا ہوا ہر آنسو۔ ولہ ؎ آگئی یاد دم گریہ یہ کن آنکھونکی

ہوگئے شیرۂ بادام سے بہتر آنسو۔

بحر۔ دریا۔ قلزم۔ رشک ؎ میرے بحر اشک کی روے زمین پر دھاک ہی۔

آہ آتشبار برق خرمن افلاک ہی۔ ناسخ ؎ شعبدہ عشق کا دیکھو کہ مین جہانکا

جسدم۔ بہ چلا آنسو نکار وزن در مین دریا۔ مومن ؎ قلزم اشک نے طغیانی

کی۔ دست مژگان نے دُر افشانی کی۔

برشکال۔ مینہ۔ ناسخ ؎ کی ہی پریان شدت سے شدت برشکال اشک نے۔

کیون نہ وان آجاے موسم سبزیکے آغاز کا۔ ولہ ؎ اشک آتے ہین دو دو آہ

کے ساتھ۔ مینہ نہ برسے ہوا اگر بدلی۔

پھلجھڑی۔ ناسخ ؎ کیون ہین اشک اپنے پھلجھڑی کیطرح۔ شب فرقت

شب برات نہین۔

پیکان۔ اسیر ؎ اشک کے باعث سے ہی موے مژہ کا مرتبہ۔ دیکھو بیکار

ہی پیکان نہو جبس تیر مین۔

تخم۔ برق ؎ مین تخم اشک ہون مری نشو و نما کہان۔ مین ہون نہال

آہ امید ثمر نہین۔

چراغ طور۔ برق ؎ تصور مین جو اُسکے عارض تابان کے روتا ہون چراغ

طور ہی ہر اک برق آنسو چشم گریان مین۔

چنگاری۔ میر ؎ دل کو آگ لگا دم مین دیدۂ اشک ہوئے چنگاری سے۔ کیا ہی

شرر یہ ہی شوخی برق ملائی اس نے شرارت مین۔

دانہ - رشکؔ گوہر بے بہا سے بہتر ہی - دانۂ اشک دیدۂ تر کا -

رال کا گولا - اسیرؔ گرم آنسو سے نیستان مژہ جل جائے گا - آگ جنگل مین لگا دیتا ہی گولا رال کا -

ساغر - وزیرؔ ہجر مین آتی ہی قلقل کی صدا نالون سے - ہین جو شیشے دلِ بیتاب تو ساغر آنسو -

ستارہ - ناسخؔ شام سے اس ماہ تابان کا ہی ہمکو انتظار - کیون نہون آنسو ستارے دیدۂ بیدار کے -

شرارہ - ذوقؔ میرے نالون سے جو پانی سنگ خارا ہوگیا - کوہ کے چشمون کا ہر آنسو شرارا ہوگیا -

شیشہ - میرؔ شیشہ بازی تو تنک دیکھنے آ آنکھونکی ہر پلک پر مرے اشکون سے روان ہی شیشہ -

طفل - فرزند - ناسخؔ پیش غیر آتا نہین باہر رواق چشم سے طفلِ اشک اپنا جو نادان تھا بڑا دانا ہوا - اسیرؔ کسقدر اشک کو رکھتی ہی مری آنکھ عزیز - سچ ہی دنیا مین کسے الفت فرزند نہین -

طوفان - اسیرؔ طوفان اشک وہ لب ساحل اٹھائیے - اُڑ جائے بادبان کیطرح ناخدا کا رنگ -

عطر - ناسخؔ ہی تصور اُس گل تر کا دل نمناک مین - عطر ہی اشکون کے بدلے دیدۂ نمناک مین -

عقدِ ثریا - مومنؔ ہی رشک کہ روتے روتے چشم ای ماہرو - شب جو اشک آیا سو اک عقد ثریا ہوگیا -

عقیق - میرؔ اس رنگ سے جھمکے ہی پلک پہ کہے تو - ٹکڑا ہی ترا اشک عقیق جگری کا -

قاصد - میرؔ غم سے فرصت اُسکو کہان ہی - قاصدِ اشک ہمیشہ روان ہی -

قافلہ - کاروان - ناسخؔ چشم تر سے عشق ابرو مین چلے آتے ہین اشک - قافلہ گویا سمندر مین روان ہی حاج کا - اسیرؔ اشک جاری ہین مگر راہ اثر ملتی نہین - کاروان مین ہمکو یوسف کی خبر ملتی نہین -

گلاب - اسیرؔ دور کر قیس نے چھڑکا وہین اشکون کا گلاب - غش جو لیلی کو پس پردۂ محمل آیا -

گل تر - وزیرؔ یار پوچھے جو مرے اشک نہ رسوا ہو کبھی - دست گلرنگ مین ہنجا ہمن گل تر آنسو -

گولی - وزیرؔ عشق خال و مژۂ یار نے لی جان آخر - تیر ہی آہ تو گولی ہی مرا ہر آنسو -

گھنگرو - اسیرؔ وقت رونے کے تصور تھا جو اس خلخال کا - جو گرا آنسو ہماری آنکھ سے گھنگرو ہوا -

لعل تر - مثال کے یہ دیکھو اختر شفق آلود -

مرجان - میرؔ لعل سے جب دل تھے ہمارے مرجان سے تھے اشک چشم - کیا کیا کچھ پاس اپنے ہم بھی عشق کی دولت رکھتے تھے -

موتی موتیون کا مالا - ناسخؔ بزم غم شبیر مین گرتے ہین جو آنسو - زیبا ہی کہین ہم انہین ایمان کے موتی - ولہٗ اشک مالا موتیونکا دود کلگی شعلہ تاج - رکھتی ہی تخت لگن مین شوکت شاہانہ شمع -

موج - وزیرؔ ثابت ہوئی ہی کونسی تقصیر مجھ سے شمع - جو موج اشک

بنگئی زنجیر پائے شمع -

ناسفتہ گوہر - مثال کے لیے دیکھو اختر شفق آلود -

ہرکارہ - **اسیر** صاف اشکون سے ہی ظاہر کہ ہوا ول پانی - گرم ہرکارے
ہین یہی یہ خبر دیتے ہین -

ہیرے کی کنی - **میر** لیتا ہی نکلتا ہے مرا لخت جگر اشک - آنسو نہین گویا
کہ یہ ہیرے کی کنی ہے -

یوسف - **اسیر** دیدۂ گریان کو طفل اشک نے چمکا دیا - خاندان یعقوب کا
یوسف سے روشن ہوگیا -

آنسو - نمبر (۲) بہت رقیق پانی سا - جیسے دال ایسی تپلی ہے جیسے آنسو - شوربا
پکا کے رکھدیا -

آنسو آنا - آنسوؤن کا آنکھ سے ٹپکنا - **ناسخ** کسکے دانتونکی چمک کا دھیان
ہی جو رات دن متصل آتے ہین آنسو سبحہ بلور سے -

آنسو ایک نہین کلیجا ٹوک ٹوک - یہ مثل اُس شخص کی نسبت بولتے
ہین جو کسی رنج و غم کو زبان سے بہت کچھ ظاہر کرے مگر کسی قسم کا اثر نہ پایا جائے -

آنسو بہانا - رونا - **وزیر** ہون وہ غمدیدہ جسے کوئی تو مین رونے
لگون - کچھ بہانہ چاہیئے آنسو بہانے کے لیے - **نسیم** پھر مین بھی کچھ کہون گا
دیکھو زبان روکو - پھر منھ چھپا کے مجھسے آنسو بہایئے گا - **کیف**
بہا دیئے کوئی آنسو بھی اتنا خون بہا دینا - لہو میرا جب اپنی تیغ سے اک
تیغ زن دھونا -

آنسو بھر آنا - آبدیدہ ہو جانا - **صبا** دل مین اک درد اُٹھا آنکھون مین
آنسو بھر آئے - بیٹھے بیٹھے ہمین کیا جانیئے کیا یاد آیا - **کیف** لاکھ ہنستا ہون مین
آنسو سے بھرے آتے ہین - کبھی چھپتی ہی نہین رنج و محن کی صورت -

آنسو بھر لانا - بمتعدی ا - **اسیر** کھل گیا راز محبت نہ رہا کچھ پردہ - اشک بھر لاکے
ان آنکھون نے ڈبویا مجکو - **مومن** سوزش دل جب کہتے ہین تب آنسو
وہ بھر لاتے ہین - موم کی مانند آتش غم سے پتھر کو پگھلاتے ہین -

آنسو بہنا - آنسو جاری ہونا - آغا حجو **شرف** فردوس مین رُو لونگا شرف
اتنے ہی موتی - بہتے ہین جو میرے غم شبیر مین آنسو -

آنسو پاک کرنا - آنسو پونچھنا - (حقیقی معنو مین) اختر شاہ اودہ
صورت جان لیا بغل مین اُسے - چہرے سے آنسو اُسکے پاک کیے -

آنسو پُچھنا - تسکین ہونا - **بحر** شہر سے جنے قدم اپنے نکالے تشکر کیا
کچھ تو آنسو پچھے بگہ دامان صحرا دیکھکر - **نسیم** قدر رکھتا ہی نہایت گریۂ بیار کی
زخم کے پچھتے ہین آنسو دامن شمشیر سے -

آنسو پونچھنا - (پونچھنا بواو مجہول) حقیقی معنو کی مثال - **اسیر** دامن کو
موتیون سے وہ بھر لیگا روز حشر - پونچھے گا آستین سے جو آنسو یتیم کے -
مجازاً تسکین اور دلاسا دینا - **گلزار نسیم** روشن کیا دیدۂ پدر کو -
مادر کے بھی چھلکے آنسو پونچھو - **مومن** کوئی نہ رہا کہ پونچھے آنسو - کیا
رودون مین اپنی بیکلی کو -

آنسو پھوٹ نکلنا - آنسو بہ نکلنا - آنسو نکل پڑنا - **انشا** آنکھون سے
اپنی آنسو کچھ ایسے پھوٹ نکلے - فوارے کسی نے جیسے ہو نل کو توڑا -

آنسو پی جانا - ایسا ضبط کرنا کہ بھرے ہوے آنسو آنکھ ہی مین خشک ہو جائین
باہر نہ نکلین - **قلق** آنسو آنکھو نمین گاہ بھر لانا - خوف کے مارے گاہ پیجانا
داغ آنسو نہ پیئے جائینگے ہے ناصح نادان - ہیرے کی کنی جان کے کھائی

نہین جاتی - سحرؔ نشتر لگا جگر مین اگر ضبط غم کیا - آنسو جو پی گیا کوئی تیزاب پی گیا

آنسو توڑ - (ہندوستانی ٹھگون کی اصطلاح) بے موسم مینہ کو کہتے ہین جو برسات کے سوا اور دنون مین برسے ٹھگون کے اعتقاد مین پشگون بد ہی گھر سے نکلتے وقت اگر مینہ برسنے لگے تو بجا ئین بلکہ دو ایک منزل جا چکے ہین تو بھی پلٹ آئین اور ایک دن رات گھر سے سفر کے قصد پر نہ نکلین -

آنسو تھمنا - رقت موقوف ہونا - ناسخؔ کیا ہی آنکھین ہجر مین جلنے لگین کوئی دم جو میرے آنسو تھم ہے -

آنسو ٹپک پڑنا - بے اختیار رو دینا - اسیرؔ وہ گریہ دوست ہین مثل ٹپک پڑے آنسو - ہماری آنکھون نے دیکھا جو خواب خندۂ گل -

آنسو ٹھہرنا - آنسو تھمنا - ظفرؔ چشم مین دو قطرے آنسو کے نہ ٹھہرے دم بھر گیا - ایک دریا مین ڈر شہر ار دو رہتے نہین -

آنسو جاری یا روان ہونا - آنسو بہنا - مصحفیؔ روکے رکتے نہین ہین اپنے آنسو جاری رہتے ہین روز و شب آنسو - سحرؔ تری یاد مین منھ پہ آنسو روان ہین - تجھے سجدہ کرنے کو ہر دم وضو ہے - ظفرؔ

آنسو نکلا مری آنکھون سے روان ہو جانا - اور مرا راز نہان سب پہ عیان ہو جانا -

آنسو جوش پر آنا - بہت رونا - رشکؔ آنسو آئین جوش پر تو روکنے والا ہے کون - آنکھین ہین گنگ و جمن عالم خس و خاشاک ہے

آنسو چلنا - آنسو بہنا - آنسو روان ہونا - کسطرح اسکو روانہ کرون نامۂ مکتوب جاے قاصد مرے آنسو دم تحریر چلے - میرؔ آنسو چلے ہی آنے لگے منھ پہ متصل کیا کیجیے اب کہ راز محبت نہان نہین - ظفرؔ بارے آنسو رسے آئی دیدۂ تر چل نکلے - پاؤن چل سکتے نہین لڑکے پر چل نکلے -

آنسو دینا - جب شمع کی چربی پگھلکر بوندین ٹپکتی ہین تو کہتے ہین کہ شمع آنسو دیتی ہے - سحرؔ منظور روح کو نہین افشاے راز عشق - آنسو ہماری شمع لحد کیا مجال دے

آنسو ڈالنا - رونا - مشہور شعر - شمع روے کہ قبر پر گل و ہمارے واسطے - حیف تو ڈالے نہ دو آنسو ہمارے واسطے -

آنسو ڈبڈبا آنا - آنسو بھر آنا - آبدیدہ ہونا - سحرؔ نہ پوچھو کسلیے آنسو ہین ڈبڈبائے ہوئے - کسی جگہ سے ہم آتے ہین چوٹ کھائے ہوئے - فقرہ - انکا یہ حال دیکھکر ہر شخص کی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے -

آنسو ڈھال - گھوڑون کی ایک بیماری ہے جسمین آنکھ سے پانی آنسو کی طرح بہا کرتا ہے -

آنسو ڈھلنا - آنسو بہنا - سوزؔ رونا ہی تھم گیا ہے غصے کے خوف سے تھی چشم ڈبڈبائی پر آنسو نہ ڈھل سکے - غافلؔ پھر صدمہ ہوا کوئی دل زار کے پر - آنسو جو ڈھلے جاتے ہین رخسار کے اوپر - سحرؔ چشم تر مثل صدف موتیون کا سانچا ہے موتی بن بن کے یہان اشک ڈھلا کرتے ہین -

آنسو روکنا - رونے کو ضبط کرنا - کیفؔ کسطرح اشک روان عاشق مضطر روکے - ایسا بہتا ہوا دریا کوئی کیونکر روکے -

آنسو سوکھ جانا - بیشتر ہوش حیرت اور شدت قلق مین ایسا ہوتا ہے کہ آنسو خشک ہو جاتے ہین - میر حسنؔ زمین مین سمایا تحیر سے آب - گئے سوکھ آنسو کنوئین کے شتاب -

آنسو کا چھالا - (یہ ایک مبالغہ شاعرانہ ہے) وہ آبلہ جو آنسوؤن کی حدت اور گرمی سے پڑ جائے - اسیرؔ یہان تک تم ہوا دل مین کہ پیرون مین لہو رویا - کوئی آنسو کا بھی چھالا جو دیکھا تیغ مژگان مین - (انکو آئینے یا شیشے

کے بنانے ڈہالنے مین خمیر کی کوئی بوند جمجاتی ہی تو اسکو چھالا کہتے ہین)

آنسو گرانا - رونا - **غافل** ؎ لونے تربت پہ مری دو نہ گرائے آنسو - غم فرہاد مین شیرین نے بہائے آنسو

آنسو گر پڑنا - بے اختیار رو دینا -

آنسو نہ رکنا - بے اختیار رونا - ضبط گریہ نہو سکنا - **ظفر** ؎ دل جو اُمڈے تو رکین رکے سے کیونکر آنسو - کہین دریا بھی ہی ای دیدۂ نم بند ہوا -

آنسو نکل پڑنا - دیکھو آنسو ٹپک پڑنا - **داغ** ؎ ناصح نے میرا حال جو مجھسے بیان کیا - آنسو نکل پڑے مرے بے اختیار آج - **وزیر** ؎ رو دیا دیکھکے تجکو تو نہو آزردہ - پیش خورشید نکل آتے ہین اکثر آنسو -

آنسوؤن سے مُنھ دہونا - زار زار رونا - بہت رونا - **مصحفی** ؎ صبح کو روز اُٹھکے روتے ہین - ہمتو منھ آنسوؤن سے دہوتے ہین -

آنسوؤنکا تار - آنسوؤنکا سلسلہ جو برابر جاری ہے شعرا تار سے تشبیہ دیتے ہین **آتش** ؎ فرصت وقت ہی تدبیر کی خاطر لازم - پھر سلجھتے نہین جب آنسوؤن کے تار اُلجھے - **ظفر** ؎ ٹکڑے نہین جگر کے ہین اشکون کے تار مین - یہ لعل ہو نہ پروے ہین ہار مین -

آنسوؤنکا تار باندہنا - لگاتار آنسو بہانا - پہوٹ پہوٹ کر رونا - **نصیر** ؎ اُسکے آنے کے لیے اب کس سے کھلواؤن مین فال - آنسوؤن کا تاریون مت باندہ کر دیکھا کرو -

آنسوؤن کا تار بندہنا - لازم - **صبا** ؎ آنکھون کے نیچے پھر گئی تصویر زلف یار - جب تار آنسوؤن کا بندھا جال ہوگیا -

آنسوؤن کا تار نہ ٹوٹنا - برابر آنسو روان رہنا - رقت موقوف نہونا - فقرہ - کیسے زار قطار روتے ہین کہ آنسوؤن کا تار نہین ٹوٹتا -

آنسوؤن کا تسلسل - آنسوؤن کا تار - **اشتیاق** ؎ تہانہ کاظمین کے کچھ زائرین کو - میرے ان آنسوؤنکے تسلسل نے غش کیا - روتا ہوا جو مین شط بغداد تک گیا - وان کے بھی ساکنان سرپل نے غش کیا -

آنسوؤن کا دریا - آنسوؤن کی کثرت جوش کو شعرا دریا کے ساتھ استعارہ کرتے ہین - **غافل** ؎ موج و حباب ہین یہ و کہکشان نہین - دریا ہی آنسوؤنکا مرے آسمان نہین -

آنسوؤنکی جھڑی - آنسوؤن کا تار - **وزیر** ؎ نہایت میرے اشکونکی جھڑی پر غیر ہنستے ہین - گرے بجلی الٰہی اب مری بیتابی دل سے -

آنسوؤنکی جھڑی لگانا - زار قطار رونا - ؎ یاد آتے ہین مجھے حضرت ناسخ جو وزیر - کیا لگا دیتی ہی اشکونکی جھڑی میری آنکھ -

آنسوؤنکی جھڑی لگنا - لازم - **ذوق** ؎ کیا روکا ہنسے گریے کو اپنے کہ لگ گئی - پھر وہی آنسوؤنکی جھڑی دو گھڑی کے بعد -

آنسوؤنکے دریا مین نہانا - دیکھو آنسوؤن سے منھ دہونا - (شاعرانہ مبالغہ) **ناسخ** ؎ نہا رہے ہین وہ غیرونکے ساتھ گنگا مین - نہائین ہم بھی نہ کیون آنسوؤن کے دریا مین -

آنسوؤنکی سیلی - آنسوؤن کے تار کو شعرا نے سیلی قرار دیا ہی ؎ ظفر رکھتا ہی الفت مین تری وضع فقیرانہ - بنائی آہ کی اُسنے جھڑی آنسو کی سیلی ہی

آن قدح بشکست وآن ساقی نماند - یہ مصرع بھی قریب قریب ضرب المثل کے ہوگیا ہی - اکثر گزری ہوئی صحبتون کو حسرت سے یاد کرنے کیوقت پڑہتے ہین -

آنک - ھ - اَنک - س - (مادہ - اَکی ہی) مونث - نمبر (۱) وہ علامت یا نشان گنا

ہندسہ جو کپڑے کے تھان وغیرہ پر کڑھا ہوتا ہی۔ یا بیچنے والے کسی رنگ سے
ڈالدیتے ہین۔

نمبر (۲) سکّے کے حرف۔ ضرب سکہ۔ فقرہ۔ روپے کی آنک بگڑ گئی بٹا دینا
پڑے گا۔

نمبر (۳) جانچ اندازہ۔ پرکھ۔ فقرہ۔ اس مال مین تمہاری آنک ٹھیک نہین ہی
کسی اور کو دکھانا چاہیئے۔

نمبر (۴) ہندسہ۔ ان معنی مین اکثر ہندی مین حساب جاننے یا سیکھنے والے
بولتے ہین۔

آنک ڈالنا۔ کپڑے کے تھان وغیرہ پر نشان یا ہندسہ کاڑھنا یا لکھدینا۔
اور اُسکا لازم آنک پڑنا بھی بول چال مین ہی۔

آنکڑا۔ ھ۔ مذکر۔ نمبر (۱) کانٹا وہ ٹیڑھی آہنی سیخ جس سے درختون سے پھل توڑتے
ہین یا جسمین قندیل وغیرہ لٹکاتے ہین۔

نمبر (۲) ٹھگون کی اصطلاح مین ایک ہزار کو کہتے ہین۔

آنکس۔ ھ (اَنکس سے بنا ہی جسکے معنی سنسکرت مین ٹیڑھی چیز ہین) کجک
ف۔ مذکر۔ وہ آنکڑا جسے فیلبان ہاتھی پر سواری کے وقت ہاتھ مین رکھتے ہین
اور اُسی سے ہاتھی کو کونچتے ہین۔ سودا ؎ ہی سر بلند اتنا یہ بھی عجب نہین ہی
آنکس یہ ماہ نو کے گر دست فیلبان ہو۔ اصل مین اَنکُس بضم کاف ہی لیکن فصحا لفظ
کی کراہت سے آنکس بفتح کاف بولتے ہین مصحفی (قصیدے مین جسکا
مطلع یہ ہی ؎ لیتے خمیازہ جو اُس گل کی گئی ہوئی جس۔ جا پڑی صاف بدن
پر نگہ اہل ہوس)۔ ؎ گر سیہ بردہ کہون اُسکو تو پھبتا ہی مجھے۔ کیونکہ شکل خم
ابرو ہی یہ اُسکا آنکس

آنکلنا۔ نمبر (۱) بے قصد آجانا۔ اتفاق سے چلے آنا۔ رند ؎ تھا قصد حرم لیکن
بُت دیر مین لائی۔ آنکلا کدھر کو مین ارادہ تھا کہان کا۔

نمبر (۲) آجانا۔ چلے آنا۔ رند ؎ راہ پر آپکا اجارہ کیا۔ ہم بھی آنکلین گے
گلی ہی تو ہی۔ بحر ؎ دل یہ کہتا ہی جو وہ شمع عذار آنکلے۔ بنکے فانوس بکارون مرے آغوش مین آ

آنکنا۔ ھ (انکن سے بنا ہی جسکے معنی سنسکرت مین نشان کرنا۔ گننا۔ پرکھنا ہین)
نمبر (۱) جانچنا۔ تخمینہ کرنا۔ فقرہ۔ تم بھی تو آنکو یہ کتنے کا مال ہی۔ ظفر ؎
بھیجو بازار محبت مین مرا گوہر دل۔ پوچھو تم جوہریون سے کہ وہ کیا آنکتے ہین
نمبر (۲) عمل یا منتر سے گلٹی کا روکنا تاکہ ترقی نکرے اور تحلیل ہوجاے۔ فقرہ۔
مُلا جی کنور کو ایسا آنکتے ہین کہ ایک ہی دو دن مین تحلیل ہوجاتا ہی۔

آنکھ۔ ھ۔ اَکش۔ س۔ (اَش اسکا مادہ ہی جسکے معنی گُھسنا اور پھیلنا ہین)
مونث۔ چشم۔ ف۔ عین۔ ع۔ اکشی۔ س۔ آئی۔ انگریزی۔ جمع آنکھین
نمبر (۱) دیکھنے کا عضو۔ آتش ؎ مرے نے مُرے یار کی جا دو سے بھری
آنکھ۔ دیوانہ ہوا جسنے کہ دیکھی وہ پری آنکھ۔ سحر ؎ کم نہین ابرو ون سے یار آنکھین
دو کیا ہوگئین جو چار آنکھین

نمبر (۲) نظر نگاہ۔ داغ ؎ ہم جانتے ہین خوب تری طرز نگہ کو۔ ہی قہر کی آنکھ
اور محبت کی نظر اور۔ وزیر ؎ لڑ گئین تم سے جو آنکھین ہوگئی یکبار صلح۔ کیجیئے
دو تین با تین چار آنکھین ہوگئین۔

صفات چشم معشوق

آفت جان۔ اسیر ؎ رہزن کیطرح کرتی ہین عاشق کو یہ غارت۔ کیا جان
نبچے آفت جان ہین تری آنکھین

آفت کی آنکھ۔ بحر ؎ دزدی جو کوئی سیکھے اُس آفت کی آنکھ سے۔ کاجل چرا لے

مہر قیامت کی آنکھ سے -

اثر کی آنکھ - تاثیر کی آنکھ - ناسخ ؎ ایسی اثر کی آنکھ نہ پائی پری نے بھی - دیوانہ مجکو روزن دیوار نے کیا - جرات ؎ جسسے دیکھا نظر بھر کر تڑپ کر مر گیا دہن رکھے ہی آہ وہ ساحر عجب تاثیر کی آنکھیں -

بانکی - گریان ؎ یون ترچھی نگاہون سے مجھے دیکھ نہ او ترک - ابروے کشیدہ سے کرین بانکپن آنکھین

بھبوکا - قمر ؎ اسدرجہ ہوی نشی سے ای جان بھبوکا - آتی ہی نظر صاف عقیق یمنی آنکھ -

بیباک - داغ ؎ ملتے ہی بیباک تھی وہ آنکھ شرمائی ہوی - چھڑ کی بچپنا کے پلکون تلک حیا آئی ہوی -

بیخود - میر ؎ مستی مین جا و بیجا مدنظر کہان ہی - بیخود ہین اسکی آنکھین انکو خبر کہان ہی -

بیداد گر - شعور ؎ جسنے نکبھی رخنہ دیوار سے جھانکا سیکھی وہ کہان شیوۂ بیدادگری آنکھ -

بیمار - رنجور - علیل - آتش ؎ چشم بیمار کا یارب کوئی بیمار نہو - زلف کے پھندے مین دشمن بھی گرفتار نہو - بیخود ؎ نہ کہے کوئی علیل انہین سب سمجھین صحیح - اسلیے عین سے مشہور ہوئین صاد آنکھین - برق ؎ لب مسیحا ہین تو ہوں دعوے نہ اتنا کیجیے - کیا کیا تمنے اگر بیخود آنکھین ہوگئین -

پُرفن - مومن ؎ کہلائے نکیون سرمہ کو سائے کو خجل سا مری چشم پُر فن سے ہی -

پری - بلا - پریزاد - آتش ؎ سرمے نے مرے یار کی جادو سے بھری آنکھ دیوانہ ہوا جسنے کہ دیکھی وہ پری آنکھ - میر ؎ بلا جس چشم کو کہتے ہین مردم - وہ ہی عین بلا مسکن ہمارا - بیخود ؎ خون مرا تیغ تغافل پہ نہ عاید ہوتا - چشم تو شوخی جو نکرتین وہ پریزاد آنکھین -

پیاری - قلق ؎ ابھی پیاری نظر آتی ہین پیارے آنکھین - نشے مین چور ہین لو آج تو بارے آنکھین -

تیرانداز - تیرزن - ناوک فگن - مسرور ؎ شوخ و طناز ہین تیری آنکھین - تیرانداز ہین تیری آنکھین - قمر ؎ مژگان یہ نہین ہیٹ سے ہین پاون نکالے چل نکلی ہی سیکھی ہی فن تیرزنی آنکھ - ولہ ؎ مجروح کیا طائر دل تیر نگہ سے لو سیکھ گئی شیوۂ ناوک فگنی آنکھ -

تیز زبان - اسیر ؎ مژگان سے غضب تیز زبان ہین تری آنکھین - ہندو بچہ سحر بیان ہین تری آنکھین -

جادو بھری - شعور ؎ اشارون مین جلاتی ہین مرے سے ای پری آنکھیں نیا اعجاز دکھلاتی ہین یہ جادو بھری آنکھین -

جادو فن - مومن ؎ سحر ہین اُس چشم جادو فن مین ہم - خاک ڈالین دیدۂ دشمن مین ہم -

جری - آتش ؎ کاتی ہی سر معرکہ بیدادگری آنکھ - فی الواقعی ہی یار تری ترک جری آنکھ -

جفاکیش - اُنس ؎ شب فراق کے انجم نے یاد دلوائین - ستم شعار و جفا کیش و جنگجو آنکھین

جنگجو - محسن ؎ لڑایا کرتے ہین ہر اک سے چار سو آنکھین - خدا بچائے تو نکی ہین جنگجو آنکھین -

چربانک۔ جانصاحب ؎ دیدہ چربانک ہوا اور بھی گیان اپنا ۔ مصحفی ؎ ایک حالت پہ ٹھہرتی نہیں اک پل انکھین ۔ کیسی چربانک ہین چالاک ہین چنچل انکھین ۔

چڑھی ہوئی آنکھ۔ ناسخ ؎ دکھانے کے باغ مین آنکھین چڑھی ہوئین اپنی ۔ وہ نشہ دیدۂ نرگس سے آج اتار آیا ۔

حیاپرست۔ حیادار۔ سودا ؎ اس دور مین گئی ہی مروت کی آنکھ پھوٹ ۔ معدوم ہی جہان سے چشم حیاپرست ۔ مسرور ؎ اٹھانے نہین دیتین انکو نگاہین وہ شرمیلی ظالم حیادار انکھین ۔

حیرت زا۔ ناسخ ؎ یہی حیرت زا تری آنکھین ہین ای صیاد خلق ۔ دشت آہو صاف نرگس کا چمن ہو جائیگا ۔

خمار کی آنکھ۔ جرات ؎ می کے پینے کا مت کر وا خفا ۔ نہین چھپتین خمار کی آنکھین ۔

خوابآلود۔ ناسخ ؎ نسبت ای گل کیا ہی تیری چشم خوابآلود سے ۔ طور نرگس مین ہی میرے دیدہ بیخواب کا ۔

خونخوار ؎ ہی پیا خون دل عشاق بہیم بسکہ رند ۔ دیدہ مرغ سی ہی سرخ وہ خونخوار آنکھ ۔

دزدیدہ۔ ظفر ؎ لیگئی دلکو چرا کر رہ گئے سب دیکھتے ۔ کیا بلا ہی دزد ای کافر تری دزدیدہ آنکھ ۔

دلدار۔ دلبر۔ دلکش۔ رشک ؎ دزات بیان خوف و رجا مدنظر ہی ۔ دلدار ہین آنکھین تو دلآزار ہین پلکین ۔ ولہ ؎ آنکھونمین اگر ہی صفت دلبری ای رشک دل چھیدنے کیواسطے تیار ہین پلکین ۔ شہید ؎ کس درجہ دلکش اس بت کافر کی آنکھ ہی ۔ ہی سحر سامری کہ فسونگر کی آنکھ ہی ۔

دہواندہار۔ داغ ؎ ہین لال پری نشۂ می سے پری آنکھین پھر اس پہ دہواندہار یہ کاجل بھری آنکھین ۔

دہوئی دہلائی۔ سحر ؎ آہوے ختن کے سب ترے دیدے سے ڈرتے ہین ۔ دہوئی دہلائی آنکھ ہی ای یار صاف صاف ۔

رس بھری۔ سحر ؎ رس بھری آنکھ ہی محبوب کی یا شان عسل ۔ گرد زنبور کا مجمع ہی کہ جہومر پلکین ۔

رسمسی (رس بھری)۔ سودا ؎ مجھے معلوم یون ہوتا ہی میری بھی ہنسی آنکھین ۔ کسیکی دیکھ شاید جہانین رسمسی آنکھین ۔

رسیلی۔ رنگیلی۔ ظفر ؎ قتل کرتی ہین مجھے اسکی رسیلی آنکھین ۔ رہتی ہین خون سے مری روز رنگیلی آنکھین ۔ جلیس ؎ غیرون سے لڑا کے یہ رنگیلی آنکھین ۔ کیون کرتے ہو ہم پہ نیلی پیلی آنکھین ۔

رہزن۔ قلق ؎ لوٹ لیتی ہین متاع دل ہر اک انسان کا ۔ اس لیے رہزن تری مشہور آنکھین ہو گئین ۔

زہر بھری آنکھ۔ ذوق ؎ دیتی شربت ہی کسے زہر بھری آنکھ تری ۔ عین احسان ہی وہ زہر بھی گر دیتی ہی ۔

زیبا۔ طوفان ؎ چشم بددور تمہاری ہین وہ زیبا آنکھین ۔ انہین آنکھونکی رہا کرتی ہین شیدا آنکھین ۔

ستم ایجاد۔ ستم پیشہ۔ ستم شعار۔ ستمگر۔ بیخود ؎ جب نہ تب مجھپہ نئی کرتی ہین بیداد آنکھین ۔ ستم ایجاد ہین تیری ستم ایجاد آنکھین ۔ رشک ؎ کیونکر نہ ہون قتال نگاہون کے اشارے ۔ آنکھین ہین ستم پیشہ جفاکار ہین پلکین ۔ شرف

ے ترچھی نظرون سے نہ دیکھو مجھے مرجاؤنگا۔ او ستمگر نہون مشہور ستمگار آنکھین-

ستم شعار کی مثال جفا کیش مین گزری-

سحر بیان-مثال کے لیے دیکھو تیز زبان-

سخنگو-سخندان-سخن ساز-**ذوق** ے کرے وحشت بیان چشم سخنگو اسکو

کہتے ہین- یہ سچ کہتے ہین سر چڑہ بولے جادو اسکو کہتے ہین -**اسیر** ے

کیا سُنے کوئی تری چشم سخندان کے سخن- ضعف ہوتا ہی بہت بیمار کی آواز مین

مومن ے دم مین اُس چشم سخن ساز کے آنا ہی نہ تھا- جو رکم سہنے تھے یہ قصہ

بڑہانا ہی نہ تھا-

سرخ- **رند** ے کسطرح دیدۂ مریخ سے دیکھا سے مثال- اژدہے سے بھی

سوا سرخ ہی جلاد کی آنکھ-

سرشار- **مہر** ے نذر دل مانگتی ہین آپکی سرشار آنکھین- عین مستی مین رہا کرتی

ہین ہشیار آنکھین

سفاک- **صبا** ے چشم سفاک مین سرمے کا نہین دنبالہ- عاشقون پر ہی نشان

صف مژگان نکلا-

سیاہ- **آتش** ے مرغ دل مارا پڑا چشم سیاہ یار سے- پنجۂ مژگان اُسے

شاہین کا چنگل ہوگیا-

سیف زبان- **ذوق** ے دہنانے سے سرمے کے ہوا ہین تری آنکھین

کہ بیٹھین نہ کچھ سیف زبان ہین تری آنکھین

شکار- **ناسخ** ے ابرو یا ہین یون چشم سیکار کے ساتھ- کھینچتے تلوارین ہون

جسطرح گنہگار کے ساتھ-

شرمگین-شرمائی ہوئی-شرمیلی- **مومن** ے بچھ گئین آنکھون کے آگے اسکی چشم شرمگین

بچھ گئین آنکھین مری نرگس کا جھکنا دیکھکر- **جرات** ے بیاہ کی چتون مری آنکھ اُسکی

شرمائی ہوئی- بارہا محفل مین سب نے سخت رسوائی ہوئی-

شرمیلی کی مثال حیادار مین گزری-

شوخ-شوخ و شنگ- **آتش** ے اچھا نہین مقابلہ اس چشم شوخ سے- اکثر

شکست فاش ہی بادام کے لیے- **ذوق** ے دل بچے کیونکر نگاہ چشم شوخ

و شنگ سے- اپنا گھر تو سوجتا ہی سیکڑون فرسنگ سے-

صاف صاف- مثال دہوئی دہلائی آنکھ مین گزری-

طرحدار- **قمر** ے کیا بیان کیجے اوصاف تمہارے صاحب- ہو طرحدار نہ کیونکر

ہون طرحدار آنکھین

ظالم- ظالم مظلوم نما- ظالم کی مثال حیادار مین گزری- **داغ** ے اس

چشم فسونگر کی حیا کو کوئی دیکھے- اس ظالم مظلوم نما کو کوئی دیکھے-

عیار- **اسیر** ے ایک عیار اُسکی آنکھین ہین- مردم آزار اُسکی آنکھین ہین-

غلافی **ظفر** ے وہ خوش غلاف تیغہ ز قتل کو ہمارے- جو بارہ ہی تمہاری

آنکھین غلافیو نمین-

فتان- **ذوق** ے بعد مردن بھی خیال چشم فتان ہی رہا- سبزۂ تربت مرا

وقف غزالان ہی رہا-

فتنہ انگیز-فتنہ گر-فتنہ پرداز-فتنہ محشر- **مصحفی** ے فتنۂ حشر تو ہی کیونکہ نہون

فتنہ انگیز و فتنہ گر آنکھین- **مسرور** ے حشر برپا نہ کیون ہو عالم مین - فتنہ

پرداز ہین تری آنکھین- **رشید** ے چشم انصاف سے تو دیکھ ذرا او زاہد-

ہین بتون کی بھی غضب فتنۂ محشر آنکھین

فرشتہ خو- **محسن** ے نگاہ مہجبیہ کرین کیا ہی آسمان بد دماغ - وہ آپ حور لقا ہین

فرشتہ خوانکھین۔

فسون پرداز۔ فسون ساز۔ فسون کار۔ آتش ؎ روبے روشن کم پدبیضا ہے موسے انسے نہین۔ ساحری وقت وہ چشم فسون پرداز ہے۔ مومن ؎ چشمک مری وحشت پہ ہی کیا حضرت ناصح۔ طرز نگہ چشم فسون ساز تو دیکھو۔ میر نخ ؎ جسکو دیکھا اُسے دیوانہ بنایا تو نے۔ اور پریزاد نرالی ہین فسون کار انکھین

قاتل۔ شعور ؎ عاشق کو کیے دیتی ہین بسمل تری آنکھین جلاد ہی تو اور ہین قاتل تری انکھین۔

قدر انداز۔ قلق ؎ چوکتا ہی نہین ہی تیر نگاہ۔ قدر انداز ہی غضب کی انکھ۔

کافر۔ ذوق ؎ لبریز شراب ناز دکھاتو ساغر چشم کافر کو۔ تازاہد پاک ملوث ہو تا صوفی دلکش میکش ہو۔

کٹر۔ ناسخ ؎ بہان عشاق کی دشمن ہین یہ کٹر انکھین۔ برچھیان پلکین ہین خنجر بان ہین ستمگر انکھین۔

کٹیلی۔ انشا ؎ تیری کٹیلی انکھ مین ہی بیکا کے جو۔ سو دہار مین چھری کی نہ ہیا تو کی نوک مین۔

کج نظر۔ آتش ؎ او دشمن جان تجکو خبر ہی کہ نہین ہی۔ احباب سے کرتی ہی بہت کج نظری انکھ۔

کجیل۔ اسیر ؎ ای بت خدا کیواسطے اشکون کو یوبہ ڈال۔ سرمہ نکل چلا تری چشم کجیل سے۔

کڑی۔ ناصر ؎ ٹھہر گیا مین اُسکی جو غصے سے پڑی انکھ۔ ایسی کسی جلاد کی ہوگی نہ کڑی انکھ۔

کیفی۔ سرور ؎ چشم کیفی کے سرخ ڈورون سے۔ جیا رہی ہی بہار انکھونمین

گران خواب۔ شرف ؎ بدمست ہین آنکھین تری ہشیار ہین پلکین۔ ہر چشم گران خواب ہی بیدار ہین پلکین۔

گلابی۔ ذوق ؎ چشم اُسکی نشے سے جب گلابی ہوجاے۔ صوفی اُسے دیکھکر شرابی ہوجاے۔

گنگ۔ اسیر ؎ اشارے چشم جانان کے دل عاشق سمجھتا ہی۔ زبان گنگ کیا کوئی جلیسو نکے سوا سمجھے۔

گویا۔ رہا ؎ بولتے مجھسے نہین باتین اشارو نین ہین۔ لب جو خاموش ہوے ہوگئین گویا انکھین۔

لٹیری۔ مسرور ؎ دلکو بے صبر کیے دیتی ہین تیری آنکھین۔ گھر کو لوٹے لیے جاتی ہین لٹیری آنکھین

متوالی۔ مصحفی ؎ نشے کی گر [illegible] ہین انکھین۔ متوالی ہین مدہ بھری ہین آنکھین

مخمور۔ خماری۔ ذوق ؎ چشم مخمور کا ہون کسکی مین کشتہ یارب۔ کہ مری خاک سے بھی جام مے ناب بنا۔ غافل ؎ دیکھکر چشم خماری کی تری سرخی کو شرم کے مارے جُراتے ہین کبوتر انکھین۔

مدہ بھری۔ مثال کے لیے دیکھو متوالی۔

مدماتی۔ سودا ؎ خون ہمارے دلکا پیوین جس صورت سے چاہین وہ۔ بس کب چلسکتا ہی اُنسے جو انکھیان مدماتی ہین۔

مردم آزار۔ مثال کے لیے دیکھو عیار۔

مست۔ مست خواب۔ بدمست۔ سیہ مست۔ مستانہ۔ مستی بھری۔ ناسخ ؎ مست انکھین تماری ہین تصور مین سو ہون مست۔ سچ بولو کبھی ہوش مین تم بھی آئے

محکو - موجد ؎ نصیب جاگے مرے لو لگا ہو سو غفلت مین - کہ ساتھ ہین تری آج مست خواب آنکھین - ذوق ؎ کشتہ ہون مین کس چشم سیہ مست کا یارب - ٹپکے ہی جو مستی مری تربت کے شجر سے - آتش ؎ تری مستانہ آنکھونکی نہ گردش کا اثر دیکھا - مئے گلرنگ سے سو طرح پیمانہ بھر دیکھا - ظفر ؎ پریرو ہم تری صورت کے ہین دیوانے برسونکے - اور ان مستی بھری آنکھون کے ہین مستانے برسون کے -

بدمست کی مثال گران خواب مین گزری -

مسیحا - رحیم ؎ ہو گئی ایک نگہ مین مجھے صحت حاصل - گرچہ بیمار ہین لیکن ہین مسیحا آنکھین -

مغرور - برق ؎ جب سے دیکھا ہی تجھے ملتا نہین ہرگز دماغ - تیری آنکھونکی طرح مغرور آنکھین ہو گئین -

مکار - بیخود ؎ ہدف تیر نگہ کرکے مکر جاتی ہین - کیا ہی گھر کرتی ہین آنکھونمین وہ مکار آنکھین -

موہنی - ناسخ ؎ دیکھا جسے ہو گیا وہ عاشق - تیری آنکھون مین موہنی ہی - منیر ؎ سرمہ مہوش کھلاتی ہی آنکھونکی موہنی - یہ پتلیان ہین سحر بیانی کے واسطے - نسبت ؎ جی ہر اک کا لبھائے لیتی ہی - تیری کیا کوئی موہنی ہی آنکھ

میخوار - ؎ نہ کیونکر چشم مست یار خوش ہو میرے رونے سے - کہ ناسخ دوست رکھتا ہی ہر اک میخوار باران کو -

میگون - ناسخ ؎ چشم حیران جام کو اس چشم میگون نے کیا - بادۂ گلرنگ بھی پانی سے پتلا ہو گیا -

نڈر - مصحفی ؎ آدمی کیا خدا کا بھی نہین خوف - کیا نڈر آنکھ ہی خدا کی پناہ -

جانصاحب ؎ مردونسے سوا ہتو ہی دیدہ نڈر اپنا -

نرگسی - ؎ دامن نظارۂ ناسخ الجھکر چھٹ گیا - گرد چشم نرگسی کے ہین مژہ کے خار کج -

نشیلی - ناسخ ؎ آگئین یاد جو رونے مین نشیلی آنکھین - اشک ٹپکے جو مری آنکھون سے سیہ لال سفید -

نکیلی - ظفر ؎ نوک جھونک انکی چلی جاے ہی دل سے میرے - کیتنی مژگان ہین بلا تیری نکیلی آنکھین -

نیم باز - نیم وا - مومن ؎ کیونکہ نہ آدھی آدھی رات جاگے وہ جسکا دھیان ہو آہوے نیم خواب مین نرگس نیم باز مین - حسن ؎ نیم وا چشم اک قیامت ہی - دیکھ سکتا ہی کون ساری آنکھ -

نیمخواب - مومن ؎ شب فرقت مین خاک جھپکے آنکھ - یاد ہی چشم نیمخواب ہمین

وحشی - رشک ؎ وہ پری حسن کا دریا ہی تو آنکھین وحشی - دیکھ لے جسنے نہ دیکھے ہون ہرن دریا مین -

ہرجائی - مصحفی ؎ ہو جوان ہرجائی آنکھون کا شہید - لاش اسکی چاہیے تشہیر ہو -

ہمہ دان - اسیر ؎ نادان ہین جو دین نرگس و بادام سے تشبیہ - وہ ہیچمدان ہین ہمہ دان ہین تری آنکھین -

ہوش ربا - ناسخ ؎ ہاے کیا ہوش ربا ہین تری آنکھین صیاد - جو گرفتار کیا کہ ہرن راہ ختن بھول گئے -

تشبیہات چشم معشوق

آم کی پھانکین - رشک ؎ یہ مژہ اور بلا تجکو ترشروئی پر - آم کی پھانکین ہین دونون

تری گویا آنکھین۔

ابرسیاہ۔ ناسخ ؎ روتا ہی میرے غم مین جو وہ آج زار زار چشم سیاہ کم نہین
ابرسیاہ سے۔

ابلق ایام۔ اسیر ؎ آنکھ مین دیکھ وہ بوئے سرمہ بالہ دار۔ ہاتھ مین میرے ہی
چوٹی ابلق ایام کی۔

بادام۔ بادام تلخ۔ بادام کاغذی۔ نقل بادام۔ ناسخ ؎ آنکھین بادام ہین
زنخدان سیب۔ قد جانان ہی میوہ دار درخت۔ ولہ ؎ میٹھی نظرون سے
وہ کیا دیکھے مجھے۔ اُس پری کی آنکھین ہین بادام تلخ۔ اسیر ؎ جسم زچشم جانان
آئی مقابلے پر کھلجائیگا لفافہ بادام کاغذی کا۔ سحر ؎ یار کی میٹھی نگاہون سے
یہ معلوم ہوا۔ نقل بادام ہین آنکھین تو شکر پلکین۔

برچھی۔ جرأت ؎ برچھیان سی گڑ گئین دل سے۔ جو ہین اسنے دوچار کین آنکھین

بھونرا۔ سحر ؎ موئی ہین کیا گل رخسار کی بو باس پر شیدا۔ تری آنکھین جو
بنجاتی ہین بھونرا روز کاجل سے۔ ناسخ ؎ یاسمن سے گالون پہ چار دنگ چار آن
مست ہین۔ آنکھین ہین بھونرے کا جوڑا زلفین جوڑا سانپ کے۔ انشا ؎
اُس پدمنی[ع] پہ آنکھون کے بھونرون کی بھیڑ ہی۔ ہوگی کسی پری مین نہ اس طنطنے
کی باس۔

پتلی۔ منیر ؎ سرمہ عبث کھلاتی ہی آنکھون کی موہنی۔ یہ پتلیان ہین سحر بیانی
کے واسطے۔

پھری۔ وزیر ؎ جبتک اُدھر اسکو ہی تو گردش دھر اسکو۔ ابرو ہی کہ شمشیر سپر کر
کہ پھری آنکھ۔

ع ؎ ایک قسم کی حسین عورت جسکے بدن کی خوشبو پر بھونرے دوڑتے اور گرد پھرتے ہین۔

پہلوان۔ اسیر ؎ سرمہ لگا کے آنکھین لڑاو غزال سے۔ ملتے ہین پہلوان
دم کشتی بدن خاک۔

پیغامبر۔ وزیر ؎ کیا قہر ہوا آیت ابرو ہوئی نازل۔ ڈر ہی نہ کرے دعوے
پیغامبری آنکھ

تُرک۔ ترک مست۔ اسیر ؎ چشم صنم مین سرمے کا دنبالہ دیکھکر۔ سمجھے یہ ہم کہ ترک
کوئی نیزہ دار ہی۔ میر ؎ پڑتی ہین اسکی آنکھین چار و نطرف نشے مین۔ جون راہ
مین بھٹکتے ہون ترک مست بادہ۔

تلوار۔ اثر ؎ نشے کا ڈور نہین ہی بارہ کا ڈور صنم۔ بہر قتل عاشقان تلوار
آنکھین ہوگئین۔

تیر۔ ؎ اک نگہ مین کیا مجروح مرے دل کو خدا۔ تیر ہین برچھی ہین یا اُسکی
کٹاری آنکھین۔

جاسوس۔ مومن ؎ سال بتماد ننگ و ناموس نظر باز فریب چشم جاسوس

جال۔ ناسخ ؎ نشے کے نہین یہ لال ڈورے۔ ہین طائر دل کو جال آنکھین

جام۔ اسیر ؎ نرگس بیکو نکو اسکے دلمین ہی جنے جگہ۔ کیا تکلف ہی کہ شیشے مین
اتارا بام کو۔

بند۔ بیخود ؎ کم نگاہی کی شکایت نہ ہوئین بند ایسی۔ کھل پڑین مجھسے اشارون
مین وہ جلاد آنکھین

جواہر۔ رشک ؎ کانٹون مین تلین ایسی جواہر ہین وہ آنکھین۔ پہولون سے لڑین
ایسی سرخار ہین پلکین۔

جوگی۔ ذوق ؎ نہین ہی جوگی گر چشم یار گرد اُسکے۔ ہجوم کرتے ہین مژگان
کے بال کیسے۔

چاہ بابل - عروج ؎ چاہ بابل جو نہ سمجھے اُسے اندھا کہیے - کہتا ہی سحر کے
چشمے وہ مسیحا آنکھین -

چشم آہو - ناسخ ؎ شاخ آہو ہین ہوین آنکھین ہین چشم آہو - مشک نافہ تھا کوئی
نافہ مین گر تل ہوتا -

چشمۂ خورشید - ناسخ ؎ چشم جانان سے مرے حال پہ آنسو ہین روان -
دیکھنا چشمۂ خورشید مین بھی پانی ہی

چشمۂ سحر - مثال چاہ بابل مین گزری -

چکارا - آہو - آہوے حرم - آہوے مخواب - (کنایہ ہی چشم خمبار سے جو خواب کی
حالت مین ہوتی ہی) ناسخ ؎ دیکھو عیان ہی سرمے کا دنبالہ سیاہ - ہی چشم شوخ
یار چکارا ہرن نہین - آتش ؎ منظور جو آئینے مین پڑتی ہی نگاہ یار - آہوے
چشم مست ہین سبزہ چرے ہوے - ناسخ ؎ آنکھونکو آہوان حرم کیون
نہ جانیے - طاق حرم سمجھتے ہین ابروے یار کو -

آہوے مخواب کی مثال نیم باز مین گزری -

چھری - مثال کیلیے دیکھو کٹر -

خانۂ صیاد - مجبور ؎ مرغ دل کے لیے ہی دہوکے کی ٹٹی یہ مژہ - ہی جو صیاد
نگہ خانۂ صیاد آنکھین -

خنجر - شوق ؎ دیکھتے دیکھتے تار رگ جان کاٹ دیا - ہوگئین میرے لیے
یار کی خنجر آنکھین -

دزد - ظفر ؎ لیگئی دل کو چرا کر ہ لگے سب تکتے - کیا بلا ہی دزدای کا فر تری
دزدیدہ آنکھ -

دکان - اسیر ؎ بلتا نہین ہی بوسہ چشمان یار سے - تحصیل سے مری یہ
دکانین نکل گئین -

رواق - ناسخ ؎ پیش غیر آتا نہین باہر رواق چشم سے - طفل اشک اپنا جو
نادان تھا بڑا دانا ہوا -

رہوار - وزیر ؎ ابلق چشم صنم کس ناز سے گردش مین ہی - خوب کاوے ہو گئے سن
رہوار آنکھین ہو گئین -

زنبور - سحر ؎ جب پلک جسکی مژہ کا نیش ملین چبھ گیا - دیکھنے مین آنکھ بھونرا
سی ہی پر زنبور ہی

زنگی - ناسخ ؎ مست زنگی ہین یہ جو آنکھین تو حبشی ہین ہونٹھ - زلف
بیجاپن تری ہندو ہی مسلمان عارض -

زہر کا پیالہ - ؎ دیکھے ہی مجھے دیدۂ پر خشم سے وہ میر - میرے ہی نصیبون مین
تھا یہ زہر کا پیالہ -

سامری - آتش ؎ روے روشن کہ ید بیضا سے دست نہین - سامری
وقت وہ چشم فسون پرداز ہی

سپر - مثال سپری مین گزری

ستارے - قلق ؎ کہکشان مانگ ہی شب زلف ہی ابرو ہی ہلال - رخ جو ہی
چاند کا ٹکڑا تو ستارے آنکھین -

سرمگین - سرمہ آلود - سرمہ سا - مومن ؎ سرمگین آنکھ سے تم نامہ لگاتے کیون ہو
خاک مین نام کو دشمن کے ملاتے کیون ہو - ناسخ ؎ سرمہ آلودہ تری آنکھ رلاتی ہی
مجھے - پوچھیون گر دیدۂ گریان تو ہو رومال سیاہ - آتش ؎ لڑانے آئے تھے
آنکھین غزال چین و ختن - شکست انکو تری چشم سرمہ سانے دی -

سنان - شہید ؎ ذکر یہ کیا کہ بچے جسکی طرف وہ دیکھے - کتی ہین تیر سنان

برچھی کٹاری آنکھین ۔

سورۂ صاد ۔ عشقی ؎ سورۂ صاد مگر یہ ہی مع بسم اللہ ۔ مصحف رخ مین نہین یہ ترا ابروٗ آنکھین

سوفار ۔ صحبت ؎ نوک مژگان کو کہون کیونکر نہ پیکان تیر کا ۔ سرخ ہی نشے سے اسکی صورت سوفار آنکھ ۔

شراب ۔ ناسخ ؎ ہر دل مجروح کی اس چشم میگون پر شفا ۔ کام مرہم کا کرے کیونکر نہ زخمون پر شراب ۔

شہد ۔ عسل مثال رس بھری مین گزری ۔

صاد ۔ صبا ؎ عاشق ہزارون یون تو ہوے صاد چشم کے ۔ چہرہ مگر بحال رہا خال خال کا ۔

صیاد ۔ انس ؎ صید ہو یا نگاہ صیاد دس شوخ کی چتیم ۔ نہ ملا یار ست ادا ہوئے تاتار آنکھین

عقیق ۔ قمر ؎ اسد سے ہوئی نشے سے اے یار بھبوکا ۔ آتی ہی نظر صاف عقیق یمنی آنکھ ۔

غنچہ ۔ کلی ۔ موجد ؎ آنکھین خوار کے کرد بند تو بھبتی یہ کہون ۔ گل نرگس تھین مگر ہو گئین غنچہ آنکھین

فتنہ ۔ مثال کے لیئے دیکھو نرگس جادو ۔

فرنگی ۔ اسیر ؎ کیا دل کی پوچھتے ہو ان آنکھون کے عشق مین ۔ غلبۂ فرنگیون نے کیا ملک بٹ گیا ۔

فسان ۔ محسن ؎ وہ اپنی چشم کی گردش دکھا کے کہتے ہین ۔ فسان سے تیز ہوئی تیغ آبدار مژہ ۔

فصاد ۔ بیخود ؎ غم نہین جوش جنون کا مجھے اے وحشت دید ۔ نیشتر ہی نگہ ناز تو فصاد آنکھین ۔

کٹاری ۔ بوندی کی کٹاری ۔ اسیر ؎ نگاہ تیز کی جس پر اُسے بس جان سے کھویا ۔ تری آنکھین نہین قاتل یہ دو بھل کی سلہری ہے ۔ ولہ ؎ طرفہ رکھتی ہے آبداری آنکھ ۔ صاف بوندی کی ہی کٹاری آنکھ ۔

کعبہ ۔ رشک ؎ ہم مسلمانون نے اُس بت کو بڑھایا واللہ ۔ نہ بھوین کعبے کی محراب کعبا آنکھین

گل ۔ محسن ؎ کرین جو چشم سخنگو سخن تو پھول جھڑین ۔ دکھائین ناز سے گل ناز بو آنکھین ۔

لالہ ۔ ناسخ ؎ نشے سے لال اسکی آنکھین مین تو کیا لالہ کہون ۔ جام مے سے کب ہی نسبت ساغر تریاک کو ۔

لجالو ۔ عشقی ؎ عکس بالفرض اگر مردم دیدہ کا پڑے ۔ ایسی شرمائین بنین صاف لجالو آنکھین ۔

لیلے ۔ بیخود ؎ میرے معشوق کا ہر عضو بنا ہے معشوق ۔ رشک یوسف ہین جو عارض تو ہین لیلا آنکھین ۔

موتی ۔ وحید ؎ بادام ہے یا جادو ہے یا نرگس شہلا ۔ یا صانع قدرت نے وہ موتی کی جڑی آنکھ ۔

میکدہ ۔ خانۂ خمار ۔ ناسخ ؎ سمجھے میکش دیکھکر ابرو ترے بالائے چشم ۔ طاق میکدے سے ہے مرتبہ اعلی ہی بیت اللہ کا ۔ ذوق ؎ یون نگہ نکلی ہے چشم یار سے ۔ مست جیسے خانۂ خمار سے ۔

ناف ۔ اسیر ؎ چشم و نگاہ اہل تماشا کو دیکھ لو ۔ تمثیل یہ ہرن کی وہ تشبیہ ناف ہے ۔

نرگس۔ نرگس بیمار۔ نرگس جادو۔ نرگس شہلا۔ نرگس کی کٹوری۔ نرگس مخمور۔
نرگس سگون۔ ناسخ ع آنکھین نرگس چہرہ گل گیسو ہین سنبل سرو قد عکس سے
آئینہ خانہ صاف گلشن ہوگیا۔ آتش ع اشارہ نرگس بیمار یار کا ہی (یعنی) طبیب کو
یہی بیمار مار رکھتا ہی۔ رند ع آنکھ کھولے بھی کہین وہ شوخ خواب ناز سے
فتنہ جو نکلے نرگس جادو کہین بیدار ہو۔ مومن ع وصف لکھون مین ترے
آنکھ کے ڈورون کا اگر۔ رگ گل خامہ دے اور نرگس شہلا کاغذ۔ ناسخ ع۔
جو کیفیت بھری ہی تیری آنکھون مین کہان اسمین۔ کہ نرگس کی کٹوری ساقیا اک
جام خالی ہی۔ اسیر ع الفت نرگس مخمور مین مخمور ہی خلق۔ شہر مین کون مکان ہی
جو خرابات نہین۔ ناسخ ع جو یاد بزم مین آئی وہ نرگس میگون۔ نظر مین
ساغر مے دیدہ پر آب ہوا۔

نشتر۔ نواب مرزا شوق ع جسنے دیکھا رگ جان چھد گئی مذبوح ہوا۔
واہ کس نوک کی ہین صورت نشتر آنکھین۔

ہلاکو۔ رشک ع آنکھین ہین ہلاکو لب جان بخش کی کیا بات۔ اعجاز بہت خوب
ہی جادو نہین اچھا۔

ہندو۔ ہندو بچہ۔ مہر ع بخدا ہندو ہین تیری بت بیخوار آنکھین۔ نشے کے
ڈورے نہین پہنے ہین زنار آنکھین۔
ہندو بچہ کے مثال کے لیے دیکھو تیز زبان۔

ہیرا۔ ناسخ ع آنکھون کے ڈورے ہین رگ یاقوت ہیرون ہین۔ موتی
جڑے ہین لال مین منہ پر عرق نہین ع

یدبیضا۔ رہا ع آنکھین موسے کی کہان یا دون جو دیکھون اسکو۔ شجر طور ہی
قامت ید بیضا آنکھین۔

صفات چشم عاشق

آبناک۔ مومن ع سر مستا چشم آبناک ہوئی۔ آرزوئے نظارہ خاک ہوئی۔

آتشبار۔ وزیر ع آئی اے اشک اب بہنے لگا ہی خون گرم بھیجیو پانی کہ آتشبار
آنکھین ہوگئین۔

اشک آلود۔ آتش ع کوچہ تیرا عیش باغ اے یار ہے تاویل ہے۔ چشم اشک آلود
عاشق اسمین موتی جھیل ہے۔

اشک افشان۔ اشکبار۔ اسیر ع بہک رہا ہی چشم اشک افشان ہے چشم
عین گرمی مین پیان برسات ہی۔ مومن ع اس رشک مہر و مہ کی نشانی ہی
دیکھنا۔ اے چشم اشکبار کہین بہہ نہ جائے داغ۔

بداطوار۔ مشتاق ع سن لیا جسکو حسین بس وان لگائی تاک جھانک۔ سچ تو
یہ ہی سخت بداطوار آنکھین ہوگئین۔

بیتاب۔ بیقرار۔ ناسخ ع ہون وہ گریان جو نہ دم بھر اشک کا سیلاب ہو
چشم تر بیتاب مثل ماہی بے آب ہو۔ حیدر ع وعدے پہ وصل کے جو بھڑکتی ہی
یا آنکھ۔ ہی تیرے انتظار مین کیا بیقرار آنکھ۔

بیخواب۔ ناسخ ع نسبت اے گل کیا ہی تیری چشم خواب آلود سے۔ طور
نرگس مین ہی پیدا دیدۂ بیخواب کا۔

بیدار۔ مومن ع تھی خار راہ تیری مژگان کی یاد ہر شب۔ تا صبح خواب
چشم بیدار تک نہ پہنچا۔

پاکباز۔ محسن ع نگاہ پاک سے کرتی ہین دید ازراہ۔ یہ پاکباز ہین رہتی ہین
باوضو آنکھین۔

ع یہ صفت سوا اس شعر کے اور جگہ نظر سے نہین گزری۔

پتھر - اشرف ے منتظر شام سے ہون سنگدلی خوب نہین - آؤ پتھرا کے ہوئی ہین مری پتھر آنکھین -

پُرآب - ناسخ ے ہر ہر قدم پہ پھوٹتے جاتے ہین آبلے - نقش قدم مین طور ہی چشم پُر آب کا -

پُر درد - مومن ے ہر برگ درخت چہرہ زرد - ہر چشمہ طلسم چشم پُر درد -

پریشان نظر - ے مثل نرگس جو پریشان نظری ہی محسن - کس پری آنکھون کا رکھتی ہین یہ سودا آنکھین -

تر - ناسخ ے چشم تر مین ہی یہ عالم مژہ پُر خون کا - جسطرح بحر مین ہو پنجۂ مرجان پیدا -

جگر افشان - جگر بار - مومن ے غور سے سن تپش جان کو مری - دیکھ چشم جگر افشان کو مری - میر ے منھ پہ ناخن کی خراشون سے لگا دل بہنے - چشمے نکلے ہین نئے چشم جگر بار کے پاس -

جہان آشوب - میر ے یہ جوش غم ہوتے بھی ہین یون ابر تر روتے بھی ہین - چشم جہان آشوب سے دریا بہایا ایک مین -

حیران - حیرت زدہ - ششدر - اسیر ے دل کو شانہ چشم حیران کو بنایا آئنہ - یار تک جانیکی سوجھین ہمکو تدبیرین نئی - منتظر ے چشم حیرت زدہ سے میری یہ روشن ہی یار - کرتی ہین رخ کی ترے آئنہ داری آنکھین - رشید ے جب سے دیکھین ہین ترے عارض و چشم و ابرو - جوشش حیرت یہ ہوا ہو گئین ششدر آنکھین -

خانہ خراب - میر ے راز محبت اپنا رسوا نہ اسقدر ہو - گر ہو نہ اشک افشان خانہ خراب دیدہ -

خون آلودہ - پُر خون - جوئبار - خون بستہ - خونریز - خونفشان - خون کبوتر - خونابہ فشان - ناسخ ے گل جو فرقت مین نہ ہوے دیدۂ خون آلودہ - سبزۂ تر بھی نہ کیونکر مژہ تر ہو جاے - ولہ ے برنگ جام ہوئین آنکھین ساقیا پُر خون - ترے فراق مین دیکھا جو مین نے سوے شراب - مومن ے روتے تو رحم آتا پر اُسکے روبرو تو - اک قطرہ خون بھی چشم خونبار تک نہ پہنچا - میر ے چشم خون بستہ سے کل رات لہو پھر ٹپکا - ہمنے جانا تھا کہ بس اب تو یہ ناسور گیا - مومن ے چشم خونریز سے خون پاک کرے - پیرہن ساتھ مرے چاک کرے - ذوق ے نہ دل رہا نہ جگر دونون جلکے خاک ہوئے - رہا ہی سینے مین کیا چشم خونفشان کے لیے - صبا ے خط لکھا یار کو تو شوق جواب خط مین - آنکھین بروز روکے نہ کین خون کبوتر کسدن - ے آنکھونکی خونابہ فشانی دیکھین تیر کہان تک یہ - زرد ہمارے رخسارون پہ ہر دم خون بہا جاوے -

ڈبڈبائی ہوئی - میر ے دیکھو نہ چشم کم سے یہ آنکھ ڈبڈبائی - سیراب ہو رہے ہو تم دیکھے ہین چشم تر سے -

رسوا - ے رخنہ انداز ہوئی حسرت دیدار ای ضبط - جھانکنے تاکنے سے ہو گئین رسوا آنکھین -

روسیہ - میر ے زلف سیاہ اُنکی جاتی نہین نظر سے - اس چشم روسیہ نے روز سیہ دکھایا -

زار - میر ے اشک پے در پے چلے آتے تھے چشم زار سے - ہر نگہ کا تار مانا رشتۂ گوہر سے ہی -

زرد - ناسخ ے زرد آنکھین ہوئین صاف خلل ہی یرقان کا - پیدا یہ ہوئی نرگس بیمار مین گرمی -

سفید - اسیرؔ آنکھین اگر سفید تو ہین زرد ہاتھ پاؤن - چھایا ہی تیرے عشق مین مجھپر قضا کا رنگ -

شور - برقؔ ای پری رو شکار ستم سور آنکھین ہوگئین - لڑکے تیری آنکھ سے مشہور آنکھین ہوگئین -

سیار - سلیمؔ صورت خال نظر کوئی تارا نہ چڑھا - ہو چکین عالم بالا کی بھی سیار آنکھین -

طوفان انگیز - قیسؔ دشت غربت مین نہ کسطرح ہون طوفان انگیز کثرت گریہ سے ہین غیرت دریا آنکھین -

گریان - آتشؔ کبھی دل کھولکر رویا جو ہون شوق شہادت مین - کیا ہی حلق بسمل خون دل سے چشم گریان کو -

گلنار - مشتاقؔ رنگ ہی بیرنگ کس سے چار آنکھین ہوگئین - زرد چہرہ ہوگیا گلنار آنکھین ہوگئین -

گنہگار - قصوروار - مہرؔ پیار سے دیکھتا ہون نہین تو وہ فرماتے ہین - دیکھیے دیکھیے ہوتی ہین گنہگار آنکھین - سحرؔ کیون تصور مین یار کو گھورا - واقعی ہین قصوروار آنکھین -

گہربار - مومنؔ جی مین ہی موتیون کی لڑی اسکو بھیجدون - اظہار حال چشم گہربار کے لیے -

مشتاق - مومنؔ مشق کرتے ہین وہ کیون لفظ نظربازی کی - پردۂ دیدۂ مشتاق ہی یا کاغذ -

منتظر - مومنؔ وہ دیدۂ منتظر سوئے در - یا حلقۂ در وہ دیدۂ تر -

ناآشنائے خواب - اُنسؔ اسکے دیدار کی رہتی ہین طلبگار آنکھین - آشنا خواب سے کیا ہون مری بیدار آنکھین -

نگران - ہرسونگران - میرؔ اس شوق کو تک دیکھ کہ چشم نگران ہی - جو زخم جگر کا مرے ناسور ہوا ہی - مومنؔ اس سیمین زرکا حسرت نظارہ کر بے - انگے دیدۂ ہرسونگران ہوتے تک -

نم - پرنم - نمناک - مومنؔ کردیا خانۂ اغیار ہوسناک خراب - داور دنے کی مرے دیدۂ نم دیتے ہین تسلیمؔ دہر مین رہتے ہین خونریز ہمیشہ بیغم - جوہر تیغ کی دیکھین نہین پرنم آنکھین - ناسخؔ شیشۂ مے کی تمنا ہی دل غمناک مین ساغر مے کی ہی حسرت دیدۂ نمناک مین -

تشبیہات چشم عاشق

آبجو - اُنسؔ وفور اشک سے ہین رشک آبجو آنکھین - بچا ہوئے پہ زردگا تو آنکھین -

آئینہ - وزیرؔ ہی تصور بسکہ آنکھون مین خط رخسار کا - آئینے کیطرح جوہردار آنکھین ہوگئین -

ابر - سحاب - گھٹا - رشکؔ ایام فراق مین کہ برسات - آنکھین ابر آہین بجلیان ہین - ناسخؔ دیکھے نہ یار جلوۂ صبح شب وصال - کرای سحاب چشم نہان آفتاب کو - دولہؔ نے گھٹا کو نہ مرے دیدۂ تر سے نسبت - آبرو میری نہ ہمچشمون ای یار گھٹا -

انگار - بحرؔ لہو جو روے تو انگار انگیز آنکھین - قرد کی سینہ برخشت دل کباب ہوا -

برق ریزان - اسیرؔ جمال یار آنکھون مین ہمارے پرتو افگن ہی - رہا کرتا ہی خورشید درخشان برق ریزان آنکھین -

بھیک کا ٹھیکرا آتش سے دو آنکھین چہرے پر نہین تیرے فقیر کے۔ دو ٹھیکرے مین بھیک کے دیدار کے ہے۔

بیاض- ناسخ سے ہو نہ دنیا مین کسیکو انتظار خواب وصل۔ یہ نوشتہ ہے بیاض دیدۂ بیدار پر

بیناسے- رشک سے تصرت کا دیکھتا نقشہ تو کہتا مین ضرور۔ آنکھین مین بکار پر نالے بنایا چاہیے۔

پنبہ- وزیر سے ابھی صبح اجل ساقی نہ آیا میکشو۔ ہو گئین آنکھین برنگ پنبۂ مینا سفید۔

چھولونکی چہری- مصحفی سے یہ لخت جگر آئے کہ کثرت سے انھونکی۔ فرقت مین ہے بنگئی چھولونکی چہری سی آنکھ۔

پیالہ- پیمانہ- کاسہ- آتش سے بیکار بنائے نہین آنکھون سے پیالے۔ دیدار کا سائل ہو جو یا رب نظر آئے۔ نسیم سے ہجر جانان مین مدے ساقی نے تکلیف جام ہی بھرا اشکون سے آنکھون کا مری پیمانہ آج۔ ناسخ سے ہر گلی مین ہین پیالۂ دیدہ آنکھ یان کاسۂ گدائی ہے۔

ترازو- ترازو کے پلے- عشق سے گل ہون یا خار ہون آنکھونمین اُسے لیتے ہین تول- نیک و بد کیلیے گویا ہین ترازو آنکھین- آتش سے عشق آنکھونکو ترازو کے بنائے پلے۔ حسن نقصان طلب ہووے اگر میزان سے۔ وزیر سے تول لیتے ہین سدا نظرون مین جنس حسن کو۔ پلۂ میزان مری آدیار آنکھین ہوئین

چاندنی کا کھیت- اسیر سے دو مری آنکھونکو ٹھنڈک ہووے حالت ہے۔ چاندنی کا کھیت تنہا آئینے کی آب ہے۔

چراغ- ناسخ سے جلتی ہین آنکھین جائے فتیلہ ہی ہر پلک- بس ہین یہی چراغ شب انتظار کے۔

چشمہ- میر سے مت ابر چشم کم سے مری چشم کو دیکھ- چشمہ ہی یہ وہ جس سے کہ دریا اُبل سکے۔

حباب- ناسخ سے بہا جو اشک کا سیلاب آنکھین پھوٹ گئین- ملے تھے کیا عوض آنکھون کے دو حباب مجھے

حلقۂ در- حلقۂ زنجیر- برق سے حلقۂ در کیطرح رگئین آنکھین حیران- آئنہ تھا مرے محبوب کی دیوار تھی ناسخ سے جوش سودا مین مسلسل ہی روان دریائے اشک- آنکھ میری بنگئی ہی حلقۂ زنجیر مین۔

حوض- خلیل سے کھب گیا آنکھون مین جب رنگ طلائی یار کا- بھر گئے ہین حوض یہ دونون بالب لال سے۔

دانۂ انگور- ناسخ سے کیا انتظار بادۂ انگور ہی مجھے- دیدہ ہر ایک دانۂ انگور ہو گیا

دائرہ- ناسخ سے نہین یہ دائرہ گرداب کا تحریر پانی مین- ہمارے دیدۂ گریان کی ہی تصویر پانی مین-

دریا- نہر- تالاب- رشک سے آنسوؤن سے آنکھین دریا سینہ داغون سے چمن- دل سے دیکھو میری آنکھونکی طرف دلکی طرف- موجد سے کیا کہون جوشش گریہ سے مین کیا کیا آنکھین- ابر ہین نہر ہین تالاب ہین دریا آنکھین-

روزن- رشک سے روزن آنکھین ہین تو در کا ہین پلکین- بیساختہ خار سر دیوار ہین پلکین-

زنجیر کی کڑی- سے نظارے کی حسرت مین جو ہون کور مین مجنون- ناسخ بنی زنجیر کی ہر ایک کڑی آنکھ-

ساون بھادون- صبا سے دونون آنکھین مری رونے مین ہین ساون بھادون

ایک بھادون کی گھٹا ایک گھٹا ساون کی۔

سبو۔ محسن ؏ بجائے اشک دم گریہ مے ٹپکتی ہے۔ فراق ساقی مہوش مین ہین
سبو آنکھین۔

سپر۔ ناسخ ؎ تیغ ابرو سے ہوا تار نظر دو ٹکڑے۔ حدقہ چشم کی ہے بلکہ
سپر دو ٹکڑے۔

سلسبیل۔ ؎ گلزار خلد کوچہ جانان ہے اے اسیر۔ روئے وہان جو آنکھ وہی
سلسبیل ہے۔

سوفار۔ لب سوفار۔ وزیر ؎ آپ سا اُنکو بنایا عشق تیر یار نے۔ ہین سری
تا رنگہ سوفار آنکھین ہو گئین۔ ؎ وہ خدنگ افگن جو اے ناصر مجھے یاد آگیا۔ خون
یہ رویا لب سوفار آنکھین ہو گئین۔

سوکھی ٹہرین۔ میر ؎ سوکھی ٹہرین ہین آنکھین مری دیر سے جواب سیلاب
ان ہی رخنون سے مدت روان رہا۔

سیپ۔ صدف۔ اسیر ؎ ہوئی مدت کہ میری آنکھ آنسو سے نہین واقف
صدف کے گھر سے گویا آب و دانہ اُٹھ گیا دُر کا۔

عقیق جگری۔ آتش ؎ روتا ہون جو یاد لب لعلین مین لہو مین۔ خونبار بدل سے ہے
عقیق جگری آنکھ۔

عماری۔ اسیر ؎ مردم چشم سے ہوا روشن۔ کسی لیلے کی ہے عماری آنکھ۔

قبلہ نما۔ مومن ؏ پھر گئی آنکھ مثل قبلہ نما۔ جسطرف اُس صنم نے پھیرا مُنھ۔

کان عقیق۔ ؎ رہتے ہین وزیر اشک کی جا ٹکڑے جگر کے۔ ان روزون
ہوئی کان عقیق جگری آنکھ۔

کشتی۔ میر ؎ کشتی تھی چشم ڈوبی رہی بحر اشک مین۔ آئی نہ پار موتی نظر
عاشقونکی ناو۔

کشکول۔ رند ؎ کیا بسکہ دریوزہ دیدار کا۔ مری آنکھ کشکول سائل ہوئی۔

کنول۔ ناسخ ؎ یون مری آنکھین عیان ہین اشک کے سیلاب مین۔ جیسے
آتے ہین نظر ترتے کنول تالاب مین۔

گرداب۔ ؎ پھرتی ہے نہ نکل اُسکی آنکھونمین نکل سکتی نہین۔ ہے بجا تشبیہ دون
ناسخ اگر گرداب سے۔

گل بادام۔ گل لالہ۔ ناسخ ؎ روتے روتے میری آنکھین ہو گئین اے گل سفید
پائی ہے بادام نے صورت گل بادام کی۔ ولہ ؎ کوئی بیدرد گل سیا نہوگا باغ عالم
مین۔ سمجھتا ہے گل لالہ وہ میری چشم پُرخون کو۔

گھاؤ۔ میر ؎ ٹپکا کرے ہے آنکھ سے لوہو ہی روز و شب۔ چہرے پہ میرے
چشم ہے یا کوئی گھاؤ ہے۔

لہو کا فوارہ۔ میر ؎ قابل ہوئی ہین میر کے چشمان خونفشان۔ دیکھئے ہین آنکھین
لوہو کا فوارہ دردمند۔

مجمر۔ موزون ؏ گرم اخگر سے سوا ہجر مین ہین لخت جگر۔ مجمر آنکھین ہین تو دو دسر
مجمر پلکین۔

موتی جھیل۔ مثال لنک آلود مین گزری۔

ناسور۔ ناصر ؎ خواب مین بھی مثل بیداری رواں رہتے ہین اشک۔ آہ کیا
ناسور یہ خونبار آنکھین ہو گئین۔

نگینہ۔ اسیر ؎ روشن جمال پاک سے آنکھونکو کیجئے۔ مشتاق دیر سے یہ نگینے
جلا کے ہین۔

نیسان۔ ؎ اُسکے موتی سے جو دانتونکا ہون عاشق ایسی انسان اتدن صورت نیسان ہین گہربار آنکھین

ہزارا- **غافل** ؎ دُر ہاے اشک میرے ٹپکے ہین ہر قطرہ سے - آنکھین ہین یا ہزارا مین کچھ نہین سمجھتا -

صفات چشم عام جنمین عاشق و معشوق کی خصوصیت نہین ہی -

آخر بین عاقبت بین- **ناسخ** ؎ خاک ہوجائین گے ہم شوق ہو کیا تزئین کا- سرمہ ہی خاک لحد دیدۂ آخر بین کا- **ولہٗ** ؎ گل رخسار کا نظارہ ہوا- گل مری چشم عاقبت بین کا-

احول- **اسیر** ؎ نہ دیکھے ایک شی کو دو کبھی ایسا موحد ہون- جو میری خاک کا سرمہ لگائین چشم احول مین-

بد- **ناسخ** ؎ تو جو آیا باغ مین تو چشم بد کے واسطے- آگ ہی یہ گل نہین اسپند ہی شبنم نہین -

بدبین- ؎ دل بدخواہ مین تھا مارنا یا چشم بدبین مین - فلک پر ذوق تیر آہ گر مارا تو کیا مارا-

بڑی- **ناسخ** ؎ آگے تری آنکھون کے چکارا ہی بیپرد - ہر چند کہ ہوتی ہی چکارے کی بڑی آنکھ- نواب مرزا **شوق** ؎ چیتے کی کمر سے کمر یار ہی نازک - اور دیدۂ آہوے حرم سے ہی بڑی آنکھ

بہنگی- **جوش** ؎ تجھے گر کج نگاہ سے دیکھے- بہنگی ہو جائے بے ادب کی آنکھ -

بینا- **آتش** ؎ بینا ہون جو آنکھین تو رخ یار کو دیکھین- نظارے کے قابل جو تماشا ہی تو یہ ہی-

بے نور- **آتش** ؎ چہرۂ روشن دکھاؤ تم جو شبکو بے نقاب - دیدۂ بے نور ہو وے چشم انسا مین چراغ -

پھٹی آنکھ- **میر** ؎ میب ور آلودۂ خاک آب - بعینہ پھٹی آنکھ تھا ہر حباب -

تماشائی- **اسیر** ؎ بدگمانی سے لگاتے نہین عینک وہ کبھی- جانتے ہین کہ کوئی چشم تماشائی ہی-

چشم باطن- **ناسخ** ؎ دیکھتا ہون دیدۂ باطن سے عکس روے دوست - ہی بجاے دل ازل سے میری بر مین آئنہ-

چندہی- **جانصاحب** ؎ نرگس کی آنکھین ہوگئین چندھی لگاے روز- اک پھول کی کٹوری مین کاجل وہ پار کے -

حق بین- **حسن** ؎ گر دیکھ لین اعجاز شہ بت شکن آنکھین- حق بین بخدا ہون تری اوبرہمن آنکھین-

سرشار- **وزیر** ؎ ساقی و مینا و ساغر ایک آتے ہین نظر- بادۂ وحدت سے کیا سرشار آنکھین ہوگئین-

غلط بین- **مومن** ؎ غم سے جی چشم غلط بین کا ہلا- چشم بد دور ایک شک صد بلا

کرنجی- **آتش** ؎ ای صنم تیری کرنجی آنکھ سے ظاہر ہوا - رنگ اڑجاتا ہی روے مردم بیمار کا-

کور- **آتش** ؎ سنکر فسانہ یوسف و یعقوب کا کہا- کرتا ہی چشم کور کو روشن جمال دوست -

مبصر- **وزیر** ؎ ذرۂ زندان کی بھلا آئنہ کیا جانے قدر- اسکو دکھلاؤ مبصر ہی بڑی میری آنکھ-

معذور- **قلق** ؎ ضعف سے طاقت نہین ہے نور آنکھین ہوگئین - دست و پا بیکار ہین معذور آنکھین ہوگئین-

معنی آشنا- **آتش** ؎ چشم معنی آشنا مین ہی مقام انکا یہی- سہو کاتب سے

مقدم ہون موخر سیکڑون -

ندیدی - رشک ؎ ہماری آنکھین ندیدی نہین جواہر کی - جو کانِ حسن ہو اُنکو وہ کان بھاتا ہی -

وحدت بین - آتش ؎ چشم وحدت بین سے سیر عالم کثرت جو کی - ذرہ بھی اپنی نظر مین نیّرِ اعظم ہوا -

یک بین - ناسخ ؎ دیدۂ دل جب سے ادفر ہا دیک بین ہوگیا - ہمنے جس تپھر کو دیکھا نقش شیرین ہوگیا -

آنکھ - نمبر (۳) تیور - (یعنی طرز دید) فقرہ - چاہے تم زبان سے نہ کہو مگر تمہاری آنکھین کہے دیتی ہین کہ میری بات تمکو بری لگی - آتش ؎ کیا تلون مزاج یار مین ہی - صبح کو پھر نہتی وہ شب کی آنکھ -

نمبر (۴) بصارت - بینائی - فقرہ - اب اُنکی آنکھو نمین پہلے سے بھی زیادہ فرق آگیا ہی -

نمبر (۵) اشارہ - ایما - فقرہ - اُنکی آنکھ پاتے ہی مین چلتا ہوا -

نمبر (۶)[ظش] پرکھ - شناخت - امتیاز - دخل - واقفیت فقرہ - اُنہین جواہرات مین بہت اچھی آنکھ ہی - ؎ جو لوگ کہ رکھتے ہین آتیر آنکھ سخن مین - رکھتے ہین وہ سرپر مرے دیوان کو ادب سے -

نمبر (۷) بصیرت - حق شناسی - ناسخ ؎ گر آنکھ ہی تو باطنِ انسان کی دیکھ - دیکھا کیا طلسم دفن ہین مشت غبار مین - میر ؎ آنکھین جو ہون تو عین ہی مقصود ہر جگہ - بالذات ہی جہا نمین وہ موجود ہر جگہ -

نمبر (۸) جانچ - اندازہ - تخمینہ - مصحفی ؎ لیا نہ دل مرا اک بوسے پر وہ یون بولے - ہماری آنکھ مین اتنے کا تو یہ مال نہین - بول چال مین اس جگہ نگاہ اور نظر زیادہ ہی -

نمبر (۹)[ظش] اُمید - توقع - رند ؎ دوست دشمن کا نہین پابند تیرا فیض عام - رکھتے ہین تیرے کرم پر کافر و دیندار آنکھ - بول چال مین یہان نظر ہی -

نمبر (۱۰) بیٹا - بیٹی - مثل - ایک آنکھ پھوٹتی ہی تو دوسری پر ہاتھ رکھتے ہین - (مان اپنے دونون بچون کی طرف اشارہ کرکے) اللہ رکھے یہ دونون میری آنکھین ہین -

نمبر (۱۱) مروت - محبت - فقرہ - کیون باتین بناتے ہو اب تمہاری وہ آنکھ نہین رہی - جرأت ؎ کس مزے سے یہ بالظہار وفا اُسنے کہا - مت بنا بات تری اب نہین پھوٹے وہ آنکھ -

نمبر (۱۲) جمع کی حالت مین کہین خیال و تصور کے معنی بھی پیدا ہوتے ہین جیسے اُسکی تصویر آنکھو نمین پھرتی ہی -

فائدہ - گھٹنے کے دونون طرف کا گڑھا اور بانس اور گنّے مین جس جگہ سے شاخین کھیچتی ہین - اور اناس مین جو حلقے ہوتے ہین اُنکو بھی تشبیہاً آنکھ کہتے ہین مگر کلام مین کہین نہین دیکھا - البتہ سرو کی نسبت میرزا محمد رضا برق نے کہا ہی - ؎ آئنہ ہی جسم آنکھین پڑ گئین جس عضو پر - شکل سرو آسمین عیان ای حور آنکھین ہو گئین -

آنکھ (یا آنکھین) آشنا نہین - دیکھا نہین - سحر ؎ آشنا آنکھ نہین دستخطی پرچون سے - کان کیا ہونگے تنزل کی خبر سے واقف - رند ؎ یہ وہ آنکھین ہین جو ہین نا آشنائے روے غیر - آنکھ کھولی جب سے مین نے تو نظر آیا مجھے -

آنکھ (یا آنکھین) آشوب کر آنا - ایک مرض ہی جس سے آنکھ مین سرخی اور کھٹک ہوتی ہی اور یہ مرض کبھی ایک آنکھ مین ہوتا ہی کبھی دونون مین -

آنکھ (یا آنکھین) آنا - دیکھو آنکھ آشوب کر آنا - داغ ؎ اشک خون نے

گل کھلائے ہین-آج آئی ہی کس بہار سے آنکھ- **عاشق ؎** ٹکٹکی باندھے

سب درد چشم ہی- تم نہ آئے آنکھ آئی دیکھیئے- **قلق ؎** روتے روتے سجائی

ہین آنکھین-کوئی جانے کہ آئی ہین آنکھین-

اور قدمانے آنکھین عہ آئیان بھی کہا ہی مگر اب متروک ہی- **میر ؎** عشق مین ایذائین

سب سے پائیان- رہگئے آنسو تو آنکھین آئیان-

آنکھ (یا آنکھین) اُبل آنا- دیکھو آنکھ آشوب کرآنا- **میر ؎** گو دل دہسک

ہی جاوے آنکھین اُبل ہی آوین- سب دیکھ پیچ کی ہے ہموار تیری خاطر- فقرہ-

کل دہنی آنکھ ہی آشوب تھا آج بائین آنکھ بھی اُبل آئی-

آنکھ اٹکنا- عاشق اور فریفتہ ہونا- **؎** گر آنکھ اٹکتی نہ کسی شوخ سے جاکر- تو دل

بھی کہین نہ سوز گرفتار نہوتا- **نصیر ؎** کہتی خاصیت آئینہ ہی کمبخت یہ آنکھ دیکھتی

ہی جیسے صاف اُس سے اٹک جاتی ہی- **مصحفی ؎** یارونکو پھر دکھائین گے

بیطاقتی کا رنگ- اپنی بھی آنکھ گر کسی گل سے اٹک گئی- اور میر نے جمع کے ساتھ

بھی کہا ہی مگر اب متروک ہی- **؎** خوبی رو چشم سے آنکھین اٹک گئین-پلکونکی صف

کو دبا کے بھیڑین سرک گئین-

آنکھ اُٹھا کر دیکھنا- نمبر(۱) اوپر دیکھنا- **آتش ؎** نگہ نہ پہنچی اُٹھا کر جو آنکھ

کو دیکھا- ہماری آنکھون سے اُڑکر ہوا یہ خواب بلند- **کیف ؎** وہ عندلیب ہون سمجھون

کہان سے برق گری- اُٹھا کے آنکھ جو صیاد آشیان دیکھین- اور ظفر نے آنکھ اُٹھا کر

تکنا بھی کہا ہی مگر لکھنؤ مین نہین ہی- **؎** غرور حسن ہی یا تنک اُنہین کہ کیا امکان- اُٹھا

کے آنکھ کبھی وہ مہ مبین کو تکین-

نمبر(۲) سامنے دیکھنا- **وزیر ؎** سیمبر مُرغ نظر سونے کی چڑیا ہو جاے-

عہ اس فعل کی تخصیص نہین ہی قدما افعال کو مطلقاً جمع بنا کے استعمال کرتے تھے-

آنکھ اُٹھا کر جو طلائی ترے جوشن دیکھے-

نمبر(۳) التفات کرنا- **سودا ؎** آنکھ اُٹھا کر دیکھ تو اے یار میری بھی طرف- کب سے

ہون یان منتظر صاحب سلامت کے لیے- **آتش ؎** ادہر بھی آنکھ اُٹھا کر ہی دیکھنا

لازم- نگاہ لطف کا امیدوار باقی ہی-

نمبر(۴) حسرت سے دیکھنا- **میر ؎** دیکھون ہون آنکھ اٹھا کر جسکو وہ یہ کہے ہی-

ہوتا ہی قتل کیونکر یہ بیگناہ دیکھون-

نمبر(۵) رغبت سے دیکھنا- **جرات ؎** مین تو اُس شوخ کو کب آنکھ اٹھا دیکھ سکون- ہان

مگر کوئی طرح تو دل بیمار نکال-

نمبر(۶) دشمنی کی نظر سے دیکھنا- فقرہ- (کہانیون نثر مین) جسنے تجھے آنکھ اُٹھا کر

دیکھا ہو اُسکی آنکھین نکلوالون-

نمبر(۷) دیکھنا- اس مقام پر فقط دیکھنا مقصود ہوتا ہی آنکھ اُٹھا کر زائد ہی- مگر حسن

کلام کے لیے آتا ہی- **وزیر ؎** آنکھ اُٹھا کر جسنے دیکھا مجکو وہ نالان ہوا- تار

مطرب کا ہوا عالم نگہ کے تارین-

نسیم نے اس محاورے کو جمع کے ساتھ بھی کہا ہی مگر یہ کم ہی- **؎** کچھ نہین کہتے اگر

آنکھین اُٹھا کر اکیدم- دیکھ تو لو حال اس خستہ دل کے قدردان،-

آنکھ اُٹھا کر نظر کرنا- دیکھنا- **انشا ؎** یہ جو کہتے کعبے مین دیر فقط یہ غلط ہی

محض اسی نمط- جدہر آنکھ اُٹھا کے نظر کرون نظر آئے مجکو وہ بر ملا-

آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھنا عہ- نمبر(۱) شرمانا- لجانا- **انشا ؎** نرگس نے یہ نہ دیکھا

عہ اگلے لوگون نے اسکو ممدود کرکے بھی کہا ہی مگر اب متروک ہی- **میر حسن ؎** نہ بولی نہ بات اپنے کچھ کہا نہ دیکھا ادہر آنکھ اُسنے اُٹھا- **میر ؎** مر گئے لیکن نہ دیکھا تو نے ہی آنکھ اُٹھا- آہ کیا کیا لوگ ظالم تیرے بیمار نہین تھے- **نصیر ؎** کسیکو آنکھ اُٹھا دیکھتی نہین نرگس- پیالہ مئی شہرت سے ہر شیشے مین جو ہی- **غالب ؎** آ کے گلشن مین اگر بے پردہ وہ جان بہار- آنکھ اُٹھا کے کسیطرف دیکھین نہ رعنان بہار- ان مثالون کے ساتھ یہ تصریح نہین ہی قدما ہر فعل کو بحذف رابطہ کہا کرتے تھے-

جو آنکھ اُٹھا چمن مین - کیا جانے کسنے کس سے کیا کر لیا چمن مین - **ناصر** ؎ سن جو کم ہی انہین عاشق سے حجاب آتا ہی آنکھ اُٹھا کر ابھی دیکھا بھی نہین جاتا ہی -

نمبر (۲) التفات نکرنا - خاطر مین نہ لانا - کچھ حقیقت نہ سمجھنا - **بحر** (رباعی) ؎ پہنچا ئے کمال گو فلک پر مجکو - رتبہ ہو ذرے کے برابر مجکو - ہی میری نمود تیس کے چاند کی شکل - دیکھیگا نہ کوئی آنکھ اُٹھا کر مجکو - **اسیر** ؎ آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھے کبھی وہ مست غرور - سامنے لاے اگر نرگس شہلا ساغر - **بحر** ؎ آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھون جو کبھی حور بھی آے - کسکا منہہ دیکھے وہ تلوے جو تمہارے دیکھے - **منیر** ؎ اسدرے غرور جواب سخن تو کیا - اس بت نے آنکھ اُٹھا کے نہ دیکھا کلیم کو - **ناسخ** ؎ آنکھ اُٹھا کر گل کو مین نے بھی نہ دیکھا عمر بھر - باغ عالم مین یہ نفرت ہی مجھے زردار سے -

آنکھ اُٹھانا نمبر (۱) اوپر دیکھنا - **آتش** ؎ نیچی نظرون سے ہوا اُسکی زمانہ پامال - آنکھ اُٹھائی تو کیا عالم بالا خالی - **برق** ؎ آنکھ اُٹھاتا ملک ای حور تماشا دیکھین چرخ پر مثل زمین تیری دہائی ہو جاے -

نمبر (۲) نظر سامنے کرنا - ؎ وہ سامنے بیٹھے ہین تو کیا فائدہ ای برق - اب آنکھ اُٹھانیکا بھی صدمہ نہین اُٹھتا -

نمبر (۳) دیکھنا - نظر کرنا - **جرات** ؎ قرار اُس شعلہ رو کے ہجر مین کیا خاک پاتا ہون نظر آتی ہی اک آتش جدہر کو آنکھ اُٹھاتا ہون -

نمبر (۴) قطع نظر کرنا - توجہ اُٹھا لینا - **برق** ؎ تیرے دیدار سے مین آنکھ اُٹھاؤن کیونکر - زلف سے پاے نظر حلقۂ زنجیر مین ہی - **میر** ؎ سر سے آنکھ اُٹھاوے تو مرا رو دیکھے - ارے چھوڑے تجھے ٹک تو ادہر تو دیکھے -

نمبر (۵) اشارہ کرنا (کسی کام کیطرف) **گلزار نسیم** ؎ رکھا آتش پہ دوسرا بال

حاضر ہوی دیونی تو ہی بال - دعوت کی اُسے خبر سنائی - دیوونکے رُخ اُسنے آنکھ اُٹھائی - ہمچشمون نے چیتون اُسکی تاڑی - پلکون سے زمین بن کی جھاڑی

آنکھ اُٹھ جانا - نظر پڑ جانا - ؎ دولت دنیا سے آتش ہمنے جب پھیری نگاہ - جسطرف آنکھ اُٹھ گئی تو دے لگے اکسیر کے - **داغ** ؎ رہ گئے لاکھون کلیجا تھام کر آنکھ جس جانب تمہاری اُٹھ گئی -

آنکھ (یا آنکھین) اُٹھنے آنا - دیکھو آنکھ آشوب کر آنا - **ناصر** ؎ آنکھ اُٹھنے کو جو ای جان ہماری آئی - پیش خدمت کوئی آئی نہ کہاری آئی - **تسلیم** ؎ واے قسمت روبرو کب آکے بیٹھے بے نقاب - آنکھین اُٹھنے آگئین جب طالب دیدار کی -

آنکھ اُچٹ جانا - جاگ پڑنا - نیند اُچٹ جانا - **انشا** ؎ صبحدم مین نے جو لی بستر گل پر کروٹ - جنبش باد بہاری ست گئی آنکھ اچٹ - اب یہ محاورہ فصیح نہین ہی اسکی جگہہ نیند اُچٹ جانا ہی کہتے ہین اور کیا عجب ہی کہ انشا نے بھی آنکھ کی جگہہ نیند کہا ہو مگر دیوان مین آنکھ ہی چھپا ہی -

آنکھ (یا آنکھین) اُلجھنا - دیکھو آنکھ اٹکنا - **مصحفی** ؎ آنکھ اُلجھی مری اُس پردہ نشین سے جاکر - جسکی چوٹی نے نہ رکھا سر بازار قدم -

آنکھ (یا آنکھین) اوپر نہ اُٹھانا - نمبر (۱) کمال مصروفی کی جگہ - فقرہ - ایسے لکھنے مین مصروف ہین کہ آنکھ اوپر نہین اُٹھاتے -

نمبر (۲) شرمانے اور شرمندہ ہونے کی جگہ - **جرات** ؎ مرے احوال پر بیٹھے جو سب محفل مین روتے تھے - تو پھر کچھ سمجھکر وہ نہ آنکھ اوپر اُٹھاتا تھا - **ناصر** نثر م ز غیرت سے جھپی جاتی تھی - آنکھین اوپر نہین اُٹھاتی تھی -

آنکھ اوٹ پہاڑ اوٹ - **آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل** - مثل - جو چیز آنکھ سے

ؔ؎ یہان اوپر یا سامنے دیکھنے سے بالکل قطع نظر ہی مطلقاً دیکھنا مقصود ہی -

آڑمین ہی وہ گویا پہاڑ کی آڑمین ہی یعنی جو چیز آنکھ کے سامنے نہین ہی وہ اگر قریب بھی ہو تو دور ہی-

محل استعمال

اُس جگہ بولتے ہین جہان کسیکی نسبت یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ جب ہماری آنکھ کے سامنے نہین ہی تو غیبت مین کیا معلوم اُسکا کیا حال ہی- کچھ ہوا کرے آنکھ اوٹ پہاڑ اُوٹ-

اور جب کوئی دوست کہین دور ہو تو اسکی بیمروتی کی جگہ بھی کہتے ہین کہ اجی اب بہلا وہ ہمکو کب پوچھتے ہین آنکھ اُوٹ پہاڑ اوٹ ہم نگاہ سے کیا دور ہین گویا ویسے بھی دور ہین-

اور ایک محل استعمال کا یہ بھی ہی کہ آنکھ کے سامنے نہونے سے ہزار طرح کے وسوسے دلمین آتے ہین چاہے غیبت مین دراصل سب طرح اچھائی ہو کچھ برائی نہو-

میر ؎ ہجر باعث ہی بدگمانی کا- غیرت عشق ہی تو کب کل ہی- مرگیا کوہکن اسی غم مین- آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل ہی- **داغ** ؎ غم دوری سے جان بیکل ہی- آنکھ اُوجھل پہاڑ اوجھل ہی-

آنکھ اونچی کرنا- نظر اٹھانا- نگاہ سامنے کرنا- **ظفر** ؎ دیکھا ان نیچی نگاہون سے ہی میر اکیا حال- اک ذرا آنکھ تو کرا ی بت پُرفن اونچی-

آنکھ (یا آنکھین) اونچی نہ کرنا- نظر نہ اٹھانا- نمبر (۱) ادب کی جگہ- فقرہ- اُستاد کے سامنے سر جھکائے بیٹھے رہے ذرا آنکھ اونچی نہ کی-

نمبر (۲) شرمانے اور حیا کرنے کی جگہ- **قلق** ؎ نیچی نظرون سے مجھے دیکھتے ہین وصل کی شب- اونچی کرتے نہین وہ شرم کے مارے آنکھین-

نمبر (۳) فخر کرنیکی جگہ- **نصیر** ؎ کب سیا ہی یہ مرا زخم جگر عیسی نے- آنکھ کر تو نہ مرے سامنے سوزن اونچی-

آنکھ اونچی نہ ہونا- نمبر (۱) ضعف کی جگہ- **مصحفی** ؎ ای مسیحا ابتو پہنچا ہی نقاہت سے یہ حال- آنکھ اونچی ہو نہین سکتی ترے بیمار سے- اب اسکی جگہ آنکھ اٹھ نہین سکتی ہی کہتے ہین-

نمبر (۲) حیا- خجالت- لحاظ کیجگہ- **ظفر** ؎ ہوئی ہی شرمگین گلشن مین کسکی چشم فتان سے- کہ چشم نرگس ای باد سحر اونچی نہین ہوتی- فقرہ- عجب لڑکی ہی بڑون مین تو کیا ذکر ہمجولیون مین بھی اسکی آنکھ اونچی نہین ہوتی-

نمبر (۳) رُعب کیجگہ- **شعور** ؎ بلندی رعب حُسن اسکی جلوہ گاہ ناز مین- سر جھکے جاتے ہین اونچی آنکھ ہو سکتی نہین-

آنکھ اونچی ہونا- سرخرو ہونا- **ناصر** ؎ اُسنے دیکھا ادہر حضور رقیب- آنکھ اونچی ہوئی ہماری آج-

آنکھ ایک نہین کجلوٹیان نونو- بدصورت کو جب آرایش کا شوق بہت ہوتا ہی تو اُسکی نسبت یہ مثل کہی جاتی ہی-

آنکھ بچا جانا- نمبر (۱) اسطرح کام کرنا کہ کوئی دیکھ نہ لے- فقرہ- جاتے تو ہو مگر راہ مین کوتوال بیٹھے ہین ذرا انکی آنکھ بچا جانا-

نمبر (۲) اغماض و بیمروتی کرنا- **مسرور** ؎ اب یہ اغماض کا عالم ہی کہ ملنا کیسا- دور سے دیکھکے بھی آنکھ بچا جاتے ہین

آنکھ بچا کر کوئی کام کرنا- چوری چھپے کوئی کام کرنا- جیسے آنکھ بچا کر نسے مُٹھا گننا- آنکھ بچا کر چل دینا- **جرات** ؎ مجھے محفل مین اپنی دیکھ پہلے تو یہ بولے ہی- بھلا بیٹھے ہین یان کیون لوگ مین کسکو بلاتا ہون- بچا کر آنکھ میری پھر وہ اک اک سے یہ کہتا ہی- بُرا مت مانیو کیا جانے مین کسکو سُناتا ہون- **مومن** ؎ شام کو بارے

آنکھ سجا کر۔ دیکھ گئے اس حال کو آکر۔ **آتش** ؎ باغبان سے چھپ کے گل چنیے جو کی
تو کیا کیا۔ آنکھ بلبل کی بچا کر پھول توڑا چاہیئے۔

آنکھ سجانا۔ نمبر (۱) آنکھ کو چوٹ چپیٹ سے محفوظ رکھنا **معروف** ؎ پھینکا جو گلال
اُنپہ اُدہر آنکھ بچا کر۔ بولے کہ کرم کیجیے مگر آنکھ بچا کر۔
نمبر (۲) دیکھو آنکھ سجا جانا نمبر ۱۔ **ظفر** ؎ آنکھ کس کس کی سجاؤن کونسی شب ہی کہ وان
در پہ دربان چار چوکیدار دو رہتے نہین۔

آنکھ بچنا۔ نظر چوکنا۔ ذرا غافل ہونا۔ فقرہ۔ وہ پہلا کب ٹھہرتے ہین ذرا آنکھ
بچی اور چلدیے۔

آنکھ بچی مال دوستونکا۔ ذرا نظر چوکی کہ یار لوگون نے چیز اُڑا لی۔ یہ مثل
ذرا سی چوک مین مال تلف ہو جانیکی جگہ بولتے ہین کبھی مال تلف ہو جانے کے
بعد اور کبھی آگاہ کردینے کے وقت کہ ذرا ہوشیار رہنا یہان کا یہ حال ہی کہ آنکھ بچی
مال دوستونکا۔ **ناصر** ؎ کچھ انقلاب سے دنیا کا اب یہ حال ہوا۔ ذرا جو آنکھ بچی
دوستونکا مال ہوا۔

آنکھ بدسجانا۔ پہلی سی نظر اگلی سی بات نہ رہنا۔ **رند** ؎ آنکھ نرگس کی بدلجائیگی گلچیں
کی نظر۔ اور ہو جائیگی گلشن کی ہوا میرے بعد۔

آنکھ (یا آنکھین) بدلکر دیکھنا۔ تیور بدلکر تیوریان چڑھا کر دیکھنا غصے سے دیکھنا
اسیر ؎ شوخ چشم آئنہ ہر چند بہت ہی لیکن۔ پانی پانی ہو جو آنکھونکو بدلکر دیکھو۔

آنکھ بدلنا۔ نمبر (۱) متعدی۔ بیمروتی اور بے رخی کرنا۔ **داغ** ؎ ان جفاؤ نپہ
وفا کوئی نکرتا لیکن۔ دل بدلتا نہین او آنکھ بدلنے والے۔
نمبر (۲) غصہ کرنا۔ تیور بدلنا۔ **اسیر** ؎ کنار دریا پہنچکے پانی نہین پیا ایک بوند ہیر
چڑھا ہی موجونکی ہنسے تیوری حباب آنکھین بدل رہے ہین۔ **احسان** ؎
بدلین ہزار آنکھ یہ نیسان کی بدلیان۔ بدلین نہ ایک اشک کو دُرِ عدن سے ہم۔
نمبر (۳) لازم۔ بیمروت ہونا۔ افروختہ ہونا۔ **نسیم** ؎ یہ کیون چتون پھری کیون
آنکھ بدلی۔ بھلا مین نے قصور ایسا کیا کیا۔ **ناسخ** ؎ رنگ چہرے کے یان بدلنے
لگے۔ آنکھ تیری جہان ذرا بدلی۔

آنکھ بنانا۔ نمبر (۱) آنکھ کا پانی نکالنا۔ پھلی یا جالا کاٹنا۔
نمبر (۲) پھوٹی ہوئی آنکھ کی جگہ پتھر وغیرہ کی آنکھ بنا کر قائم کرنا۔
نمبر (۳) آنکھ پیدا کرنا۔ آنکھ دینا۔ فقرہ۔ خدا نے آنکھ دیکھنے کو بنائی ہی کان سننے
کو نہ دیکھو نہ سنو تو تمہارا قصور ہی۔

آنکھ (یا آنکھین) بندکرکے کوئی کام کرنا۔ نمبر (۱) حقیقی معنون کی مثال
اسیر ؎ ڈر جائیگا کہ گھر ہی ہمارا بہت سیاہ۔ آنکھ اپنی بندکرکے ادہر ای قمر گزر۔
نمبر (۲) بے وسواس بے تامل۔ بیدھڑک کوئی کام کرنا۔ **اسیر** ؎ موتی ملینگے
تمکو دُرِ اشک سے کہان۔ لو بندکرکے آنکھ ہماری نگاہ پر۔ فقرہ۔ سوچتے کیا ہو دوا تو
کڑوی ہوتی ہی ہی آنکھ بندکرکے پی بھی جاؤ۔ فقرہ۔ جی مین آیا آنکھین بندکرکے
دریا مین کود پڑون۔
نمبر (۳) بے پروائی اور بے توجہی سے۔ فقرہ۔ مغلانی تم تو ہمیشہ آنکھ بندکرکے
سیتی ہو سارا دُوپٹا غارت کرکے رکھدیا۔ (عو) فقرہ۔ کیسا اوندھے مُنہ گرا ہی
یہ لڑکا ہمیشہ آنکھ بندکرکے چلتا ہی۔

آنکھ (یا آنکھین) بندکرلینا۔ نمبر (۱) نفرت کرنیکی جگہ۔ **جرات** ؎
یہ زیست سے خفا ہون کہ کرون مین آنکھ بند۔ چشمہ نظر پڑے اگر آب حیات کا۔
نمبر (۲) بیمروتی اور بے توجہی کیجگہ۔ **مصحفی** ؎ بندکرین مری جانب سے کچھ ایسی
آنکھین۔ کوئی خط بھی نہ کبھی اہل وطن کا آیا۔

نمبر(۳) شرم اور غیرت کے محل پر۔ **گلزار نسیم** ؎ بے پردگی ہوتی تھی جوا نین دروازون نے بند کرلین آنکھین۔

نمبر(۴) رعب اور خوف کیجگہ۔ **ناصر** ؎ رعب قاتل کا یہ عالم ہی کہ بسمل ورکنار۔ بند کر لیتے ہین آنکھین جوہر شمشیر بھی۔۔

نمبر(۵) ظلث مرجانا۔ **مصحفی** ؎ غم کھانے کو ایک رہگئے ہم۔ آنکھین یارون نے بند کرلین۔

نمبر(۶) فرط قلق اور عبرت کیجگہ۔ **شعور** ؎ قابل عبرت ہی ایسا تیرے دیوانے کا حال۔ بند کرلیتے ہین آنکھین دوست دشمن دیکھکر۔

آنکھ بند کرنا۔ حقیقی معنی ظاہر۔ استعمال کے مقامات یہ ہین۔

نمبر(۱) نفرت کیجگہ۔ **غافل** ؎ مگر یہ دید کے قابل نہین تھا بحر جہان۔ عدم سے بند کیے آنکھ جو حباب آیا۔

نمبر(۲) غور کرنے اور تصور باندہنے کی جگہ۔ **ناسخ** ؎ ہم ضعیفونکو کہان آمد شد کی طاقت۔ آنکھ کی بند ہوا کوچۂ جانان پیدا۔ **وزیر** ؎ مین وہ بلبل ہون تصور پیشہ۔ آنکھ کی بند گلستان دیکھا۔

نمبر(۳) ظلث مرجانے سے کنایہ۔ ؎ ترے بالین پہ بیٹھا ہی مسیحا۔ ابھی ای مصحفی آنکھین نکر بند۔

نمبر(۴) سونے اور غافل ہوجانے کے محل پر۔ فقرہ۔ عجب مشکل ہی جہان ذرا آنکھ بند کرتا ہون لڑکے غل کرکے جگا دیتے ہین۔

آنکھ (یا آنکھین) بند کیے چلے جاؤ۔ بیدہڑک چلے جاؤ۔ امن اور ہموار ی راہ کیجگہ بولتے ہین۔ **نصیر** ؎ کرکے بند آنکھ عدم کو چلے جاتے ہین لوگ۔ نہ یہ رستہ اوہرا اونچا نہ ادہر ہی نیچا۔ **اسیر** ؎ بند کرلے آنکھ چل سوئے عدم۔ ہی کہین نیچا نہ اونچا راہ مین۔ **جرات** ؎ آنکھونکو بند کرکے چلے جاؤ ذوق سے کیا راہ بیخودی کی برابر زمین ہی۔

آنکھ (یا آنکھین) بند ہوجانا۔ نمبر(۱) سوجانا۔ فقرہ۔ نیند کا ایسا غلبہ تھا کہ کتاب دیکھتے ہی آنکھین بند ہوگئین۔ فقرہ۔ آنکھ بند ہوتے ہی مجھے جگا دیتے ہین **اسیر** ؎ گلشن مین شور خندۂ گل سے اڑی یہ نیند۔ بلبل کی آنکھ تک نہ ہوئی آشیانین بند۔

نمبر(۲) مست اور غافل ہوجانا۔ فقرہ۔ دولت کے نشے سے انسان کی آنکھین بند ہوجاتی ہین۔

نمبر(۳) مرجانا۔ فنا ہوجانا۔ **ناسخ** ؎ مرتے جی اٹھتے تری ٹھوکر سے زندے مرگئے۔ کھلگئین دوچار آنکھین ہوگئین دوچار بند۔ ؎ دید گلزار جہان اور بھی کرلے غافل۔ بند ہوجائینگی اک روز مقرر آنکھین۔ **رند** ؎ دم آخر ہی جو آنا ہی تو آجلک ورنہ۔ بند ہوتی ہی ترے عاشق ناشاد کی آنکھ۔

نمبر(۴) رعب اور خوف کیجگہ **خلیل** ؎ دل نہین قابو مین رہتا آنکھین ہوجاتی ہین بند۔ رعب دربار شاہ کا ہی یار کی تصویر مین۔ **ناسخ** ؎ بند ہوجاتی ہین سیارونکی آنکھین خوف سے۔ کھینچتا ہون جب مین دل سے آہ آتشبار کو۔

نمبر(۵) غایت تابش کیجگہ۔ **آتش** ؎ چمک جانے سے اسکے بند ہوجاتی ہین آنکھین۔ یہ دہوکا برق دیتی ہی تمہارے روے خندان کا۔ ؎ تاب نظارہ نہ تھی اک نور کا عالم تھا زندر۔ بند آنکھین ہوگئین اس مہ کو عریان دیکھکر۔ **ناسخ** ؎ چہرہ اس گل کا چمک جاتا ہی جسدم باغ مین۔ بند ہوجاتی ہین آنکھین نرگس بیمار کی۔

آنکھ (یا آنکھین) بنوانا۔ آنکھ قدح کرانا۔ شیشے یا پتھر کی آنکھ بنوانا معروف

ہ ہی یہ حسرت آرسی اُس مہروش سے ہو دوچار آنکھ ہی اسکی ابھی دو دن کی بنوائی ہوئی -

آنکھ (یا آنکھین) بنواؤ - دیکھنے کی لیاقت پیدا کرو - پرکھ اور پہچان حاصل کرو - ہ اُس فسونگر سے قلق دعوی ہمچشمی ہی - آنکھ بنوائے ذرا نرگس شہلا اپنی -

آنکھ (یا آنکھین) بہ جانا - پتلی اور دیدے کا خراب و ضائع ہو جانا - فقرہ - ایسا نزلہ گرا کہ دونون آنکھین بہ گئین -

آنکھ بھر کر دیکھنا - نمبر (۱) نظر جما کر دیکھنا - **اسیر** ہ رخ جانان کے آگے ہر تماشائی کو سکتا ہی - کوئی خورشید کو بھی آنکھ بھر کر دیکھ سکتا ہی -

نمبر (۲) گھورنا - بُری نیت سے دیکھنا - **بحر** ہ آنکھ بھر کر جسنے دیکھا چشم جانان کی طرف میل زہر آلودا سے سرمے کا دنبالہ ہوا - **داغ** ہ ہاے کہنا وہ کسی بت کا دم نظارہ آنکھ بھر کر ہمین دیکھے تو بس اندھا ہو جاے -

نمبر (۳) جی بھر کر دیکھنا - سیر ہو کر دیکھنا - **آتش** ہ آنکھ بھر کر اکدن دیکھا نہ روے یار صاف - مین وہ مفلس ہون نہین جسکو میسر آئنہ - **میر** ہ ای مایۂ زندگی ستم ہی یہ اگر - بھر آنکھ تجھے دیکھین نہ مرتے مرتے -

نمبر (۴) قہر یا دشمنی کی نگاہ سے دیکھنا - تیور پر بل ڈالکر دیکھنا - **کیف** ہ ابر تھا اُس کے سر پر مین تھا اُسکے سائے مین - آنکھ بھر کر کیا مجھے مہر قیامت دیکھتا - فقرہ - حضور اگر آنکھ بھر کر دیکھین تو رستم کا پتا پانی ہو جائے - فقرہ - جو تجھے آنکھ بھر کر دیکھے اُسکی آنکھین نکلوا لون -

آنکھ بھر کر نہ دیکھنا - نمبر (۱) دیکھتے ہوئے نظر لگ جانے سے ڈرنا - فقرہ - ایسا پیارا بچہ تھا کہ ماں باپ بھی آنکھ بھر کر نہ دیکھتے تھے -

نمبر (۲) متوجہ نہونا - التفات نکرنا - **جرات** ہ نہ کوئی بات پوچھے ہی نہ بھر کر آنکھ دیکھے ہی یہ مجکو کون لاتا ہی جو اُسکے گھر مین آتا ہون -

اب اس جگہ آنکھ اُٹھا کے نہ دیکھنا بولتے ہین -

آنکھ (یا آنکھین) بہنا - ہر دم آنسو جاری رہنا - آنکھون سے پانی بہا کرنا - **میر** ہ دیکھ بہتی آنکھ میری ہنسکے بولا کل وہ شوخ - یہ نہین اب تک ہوا مُنھ کا ترے ناسور کیا - **سودا** ہ بہنا کچھ اپنی چشم کا دستور ہو گیا - دی تھی خدا نے آنکھ سو ناسور ہو گیا - **عاشق** ہ یہ بہکے آنکھین روزن دیوار ہو گئین - دیکھین ابھی دکھائیگا یہ انتظار کیا -

آنکھ بھون ٹیڑھی کرنا - خفا ہونا - نفرت کرنا - **تسلیم** ہ چشم آہو کے نہ ہم عاشق نہ مفتون ہلال - آنکھ بھون ٹیڑھی نکر صورت ہماری دیکھکر - **جرات** ہ کیا غضب ہی اُسنے کی بس آنکھ بھون ٹیڑھی وہین - جو اشارون مین کہا کچھ یار سے اغیار نے -

آنکھ بھون چلنا - آنکھ بھون کا حرکت کرنا - فقرہ - اللہ ری شوخی بات بات پر آنکھ بھون چلتی ہی - **بحر** ہ آنکھ بھون اُسکی اشارون پہ روان ہونے دو - ملکے ابرو و مژہ تیر و کمان ہونے دو -

آنکھ (یا آنکھین) بیٹھ جانا - نمبر (۱) درد چشم یا کسی اور مرض کی تکلیف سے آنکھ کے ڈھیلے کا اندر دھنس جانا - فقرہ - دہنی آنکھ بیٹھ چکی تو بائین مین درد شروع ہوا - **عاشق** ہ قطع رونا نہوا بیٹھ گئین گو آنکھین - پتلیان کہتی ہین اس تار سے اُٹھنے کے نہین - **میر** ہ راہ تکتے ہی بیٹھی ہین آنکھین - اُسکا جب انتظار ہوتا ہی - **ناسخ** ہ روتے روتے جو مری بیٹھ چلی ہین آنکھین - کیا مرے پاس سے ای آفت جان اُٹھتا ہی - **رشک** ہ جب نظر آئی تری مردمک چشم سیاہ دیکھنا دیدۂ بے نور زحل بیٹھ گیا -

نمبر(۲) کثرتِ مصائب سے سخت صدمہ پہنچنا - بار نقصان کا متحمل نہو سکنا مسرور ؎ عجب طرح کی ہی خست کچھ ان امیر و نمین - کہ ایک کوڑی کبھی اٹھی تو آنکھ بیٹھ گئی - ناصر ؎ لینے کو جو دختِ رز کے آئے - قارون کی بھی آنکھ بیٹھ جائے -

نمبر۲ - میں جمع کے ساتھ نہیں بولتے ہیں اور صرف بیٹھ جانا مصدر ترکیبی ہی مستعمل ہے -

آنکھ بیدار ہونا - آنکھ کھلنا - جاگنا - نصیر ؎ سوتے تھے جب تلک تو عجب دیکھتے تھے خواب - جب آنکھ اپنی ہوگئی بیدار کچھ نہ تھا -

اب یہ محاورہ نہیں ہے اس جگہ بیداری کی نسبت سونیوالے کیطرف چاہیے نہ آنکھ کیطرف -

آنکھ (یا آنکھیں) بیکار ہونا - نظر نہ آنا - رند ؎ نور ذائل ہوگیا تو جو نہیں پیشِ نظر - دیدۂ تصویر کی مانند ہے بیکار آنکھ اسیر ؎ حیرت سے خیال بت بے پیر میں آنکھیں بیکار ہیں یوں جیسے کہ تصویر میں آنکھیں -

آنکھ (یا آنکھیں) بیمار ہونا - آنکھوں کو روگ لگنا - ناصر ؎ اشک خون آئے اگر اسکو نہ دیکھا ایکدن - جب کیا پرہیز تب بیمار آنکھیں ہوگئیں -

آنکھ پانا - اشارہ پانا - مرضی پانا - فقرہ - آنکھ پاتے ہی وہ اٹھکر چلتا ہوا - فقرہ - تمہاری آنکھ پائیں تو ابھی ان الفتوں کو نکال دیں - (مرضی)

آنکھ (یا آنکھوں) پر ترنگا رکھنا - آنکھ پھڑکنے کا علاج ہے جب آنکھ پر تنکا یا دھاگا رکھ لیتے ہیں تو پھڑک کم ہو جاتی ہے - ناسخ ؎ کیا تنکے رکھے اپنوں سے کہ مژگان ہیں مگر - آنکھ اگر پھڑکے علاج اسکا مدبرگ کاہ سے - ولہ ؎ پھڑکی جو چشم یار ہوئی اسکی احتیاج - نسبت ہے کوہ سرمہ کو کیا برگ کاہ سے -

آنکھ (یا آنکھوں) پر چڑھے رہنا - بہت پسند آنا - نظروں میں جچ جانا - عاشق ؎ پتلی برنگ قبلہ نما پھر نہیں پھری - ایسا جو آنکھ پر نہ چڑھا کائنات میں - تسلیم ؎ کوئی ستم ہو دل سے نہ اترو گے عمر بھر - تم ہو ہماری آنکھوں پر ایجان چڑھے ہوئے

آنکھ (یا آنکھیں) پُر نم ہونا - آنکھوں میں آنسو بھرے ہونا - جرات ؎ بغیر اس یار کے پیتے ہیں ہم خون جگر اپنا - بھرا ہی دل میں غم آنکھیں ہیں پر نم لب پہ نالا ہی -

آنکھ پڑنا - نمبر(۱) نظر پڑنا - دیکھنا - ناسخ ؎ تارِ نظر اپنا جو برنگ رگِ گل ہے اس غیرت گلزار پر آج اپنی پڑی آنکھ - ؎ شاعر دنیں کوئی آتش سا نہوگا حسن دوست - خوبصورت پر پڑی جب آنکھ مائل ہوگیا -

نمبر(۲) رغبت اور لالچ سے دیکھنا - آتش ؎ گیا ہوں بعد مدت کے جو میں دیوانہ صحرا میں - پڑی ہے آبلوں کی آنکھ نوک خار پر کیا کیا - وزیر ؎ آنکھ کب بوجہ پڑتی ہے کسی میخوار کی - ہے صراحی دار گردن ساقی سرشار کی - اسیر ؎ فدا ہوں دل سے حسینوں کے روے لو ہیہ - پڑیگی آنکھ مری آفتاب محشر پر -

نمبر(۳) حسد سے دیکھنے کیجگہ - فقرہ - اللہ اپنی حفظ و امان میں رکھے سوتوں کی آنکھ ہر وقت میرے بچوں پر پڑتی ہے (عو) -

نمبر(۴) اتفاقیہ نظر پڑنا - ناسخ ؎ بیخودی میں آنکھ پڑجاتی ہے جب خورشید پہ آسمان کو جانتا ہوں اس پری کا بام ہے - نسیم ؎ ہوگیا بیہوش جسپر آنکھ تیری پڑ گئی کسقدر لبریز مستی نرگس مخمور ہے - اسجگہ پڑجانا بہ نسبت پڑنا کے زیادہ مستعمل ہے -

نمبر(۵) توجہ اور التفات کی نظر ہونا - ؎ سختی محشر بھی آسان ہے ہماری ناصحم پڑ گئی تجھپہ اگر حیدر کرار کی آنکھ -

نمبر(۶) پسند کرنا - انتخاب کرنا - صبا ؎ یوسف سے ہم کہیں گے دکھا کر نگار کو دیکھو تو اپنی آنکھ پڑی کس جوان پر - ؎ استاد جسے کہتے ہیں وہ ہوگیا ناسخ

اک اُسکے ہی دیوان پہ ناصر کی پڑی آنکھ - داغ ؎ آنکھ صیاد کی لاکھون مین پڑیگی
اُسپر - آشیان جس پہ مرا ہو وہ نہال اچھا ہی -

نمبر (۷) عاشق ہونا - بحر ؎ جسے دیکھا اُسے دیکھا جسے چاہا چاہا - ہر جگہ
آنکھ پڑے اپنا یہ انداز نہین - رند ؎ آنکھ تجھ بن جو کسی پر بُت عیار پڑے -
عوض سبحہ گلے مین مرے زنار پڑے -

نمبر (۸) تاک اور گھات کی جگہ - رند ؎ مژدہ کُنج قفس تجکو مبارک بلبل آج
پڑتی تھی بُری طرح سے صیاد کی آنکھ -

نمبر (۹) نظر بہکنے کی جگہ - میر ؎ سو جگہ اُسکی آنکھین پڑتی ہین جیسے مست شراب
ہین دونون - ان معنون مین اب استعمال نہین ہی -

اور جمع کے ساتھ بھی اسکا استعمال ہی مگر بہت ہی کم - برق ؎ آئنہ ہی جسم
آنکھین پڑ گئین جس عضو پر - شکل سرو اُسمین عیان ای حور آنکھین ہو گئین - اور
دیکھو نمبر ۹ مین میر کا شعر -

آنکھ پسارنا - آنکھ پھیلانا - آنکھ کھولنا - جرات ؎ ہجر کی رات وہ کافر ہی کہ
جون چشم بلا - آہ تارا بھی ہر اک آنکھ پسارے نکلا - پسارنا اب متروک ہی -

آنکھ پہچاننا - نظر پہچاننا - تیور سے سمجھنا کہ کیا مرضی ہی - تسلیم ؎ سوے
رقیب دیکھکے جھوٹی قسم نہ کھا - پہچانتے ہین خوب محبت کی آنکھ ہم - مسرور ؎
چلتے ہین رات دن اشارون پر - آنکھ پہچانتے ہین یار کی ہم -

آنکھ پھر جانا یا پھرنا - نمبر (۱) آنکھ کا گردش کرنا - بحر ؎ دفعتاً پھر گئی
آنکھ جکی کیصورت - سرمے کا پنجۂ مژگان نے جو ڈورا کھینچا - برق ؎ -
دیکھتے ہی چبھ گئی مژگان نکیلی یار کی - آنکھ پھر سکتی نہین بائے نگہ مین خار ہین

نمبر (۲) نظر کا ایک طرف سے دوسری طرف پھرنا - نواب مرزا شوق ؎ -
ہنسکے جس سمت آنکھ پھرتی تھی - جان عاشق پہ برق گرتی تھی - مومن ؎ پھر گئی
آنکھ مثل قبلہ نما - جسطرف اُس صنم نے پھیرا مُنھ -

نمبر (۳) نگاہ چوکنا - فقرہ - ذرا میری آنکھ پھری کہ چیز اُڑا لیگئے اسجگہ مصدر اصلی
ہی کے ساتھ بولتے ہین -

نمبر (۴) بیمروت ہو جانا - بیزار ہونا - آتش ؎ غرور عشق زیادہ غرور حسن سے
ہی - اُدھر تو آنکھ پھری دم ادھر روانہ ہوا - اسیر ؎ آنکھ اُسکی پھری مجھسے یہ
باور نہین آتا - کیا ضعف سے بیمار کو چکر نہین آتا - مومن ؎ آنکھ اُسکی پھر گئی تھی
دل اپنا بھی پھر گیا - یہ اور انقلاب ہوا انقلاب مین - بحر ؎ کچھ بگڑتے اُنہین
نہ دیر لگی - یار کی آنکھ پھر گئی پل مین -

آنکھ[ع] (یا آنکھین) **پھڑکنا** - خود بخود پلک یا پپوٹے مین حرکت ہونا - جسکے زائل
کرنیکو پلک پر تنکا یا دھاگا رکھ لیتے ہین یہ رنج اور خوشی کا ایک شگون ہی کہتے ہین کہ
مرد کی دہنی اور عورت کی بائین آنکھ پھڑکے تو کوئی بچھڑا ہوا ملے اور مرد کی بائین
اور عورت کی دہنی آنکھ پھڑکے تو صدمہ پہنچے مگر تجربہ کرنے والون کا قول ہی کہ یہ
تخصیص مرد اور عورت کی دہنی بائین آنکھ کی ٹھیک نہین ہی بلکہ عورت ہو یا مرد باعتبار
اس شگون کے کسیکی دہنی آنکھ اچھی ہوتی ہی اور بائین بُری اور کسیکی بائین آنکھ اچھی
ہوتی ہی اور دہنی بُری - بحر ؎ آلہی اپنی بغل مین مین دیکھون آج اُسے - یہ بائین
آنکھ پھڑکتی ہی ہو نیک فال مجھے - نصیر ؎ آنکھ جب پھڑکے ہی بائین تب مجھے
کہتا ہی وہ - کچھ خوشی دکھلائیگا یہ اضطراب نرگسی - صبا ؎ تقدیر شکل ہجر کی کہتی
ہی وصل مین - رہ رہکے بائین آنکھ پھڑکتی ہی وصل مین - وزیر ؎ کیا غلط سمجھے وہ آئیگا پھڑکتی ہی

[ع] آنکھ پھڑکنا مین بعض فصحا پھڑکنا کو رائے مخففہ سے تجویز کرتے ہین اور پھڑکنا جو تڑپنا کے معنی مین
ہی اُسمین کوئی رائے مخففہ کا قائل نہین ہی -

جو آنکھ - آنکھ مین خوف شب فرقت سے تھراتی ہی نیند - **مومن** ؎ چین ہیم بلا نہو نے دے - چشم چپ کی پھڑک نہ سونے دے -

اور شگون کچھ ہندوستان ہی کا اختراع نہین ہی بلکہ عرب مین بھی اسکا پتا ملتا ہی ؎

اِذَا طَنَّتِ الْاٰذَانُ قُلْتُ ذَکَرْتَنِی	وَاِنْ خَلَجَتْ عَیْنِیْ رَجَوْتُ التَّلَاقِیَا
جسوقت بھنبھناہٹ آتی ہی کانونمین کہتا ہون تونے یاد کیا تو نے میرا	اور اگر پھڑکتی ہی آنکھ میری تو امید کرتا ہون تجھسے ملاقات کی

اور فارسی مین بھی چشم پریدن اسی آنکھ پھڑکنے کے معنی مین ہی اور اس سے فال لینا بھی معلوم ہوتا ہی - **آقا شاپور** ؎ مے پرد چشم و دل میدو داز سینہ بروں ہمنشین خانہ بیارا ے کہ غافل نرسد - اور بائین آنکھ کی تخصیص سے بھی شگون لینا اس شعر **علی قلی خان والہ داغستانی** سے معلوم ہوتا ہی ؎ مے پرد چشم چپم پیکے زایران میرسد - نامہ شاید بمن از پیش سلطان میرسد - (سلطان سے یہان سلطان خدیجہ سلطان بیگم مراد ہی) اور آنکھ کی پھڑک دور کرنے کو تنکا رکھ لینے کا رواج بھی صائب کے اس شعر سے پیدا ہی ؎ چنین کہ مے پرداز حرص خنا یان راچشم - عجب اگر بگاہے کہکشان ماند -

محققین اسکو امراض باردہ پیدا ہونے کی علامت جانتے ہین اور اطبا اسکی علت ریاح کی حرکت قرار دیتے ہین اور یہی ٹھیک ہی -

آنکھ پھڑکے بائین بہر ملے یا سائین آنکھ پھڑکے دہنی مان ملے یا بہنی - مثل - مشہور ہی کہ عورت کی بائین آنکھ اور مرد کی دہنی آنکھ پھڑکتی ہی تو کسی عزیز یا دوست سے ملاقات ہونے کا شگون لیا جاتا ہی -

آنکھ پھسلنا - چکنی چیز پر نظر نہ جمنا - **سحر** ؎ تمکو جی بھر کے نہین دیکھنے پاتے عاشق - آنکھ گالون پہ پھسلتی ہی نظر رانون پر - **انشا** ؎ آنکھ پڑتے ہی پھسلجاوے تو کچھ دور نہین -

آنکھ پھوٹنا - نمبر (۱) بینائی جاتی رہنا - **آتش** ؎ پھوٹے وہ آنکھ جو دیکھے نگہ بد سے اسے - آئنے سے دل صاف کے مصفا ہی وہ رخ - **جرات** ؎ اشک جوشان کے نہ طوفان سے چھوٹے وہ آنکھ - جو نہ حیران رخ یار رہو پھوٹے وہ آنکھ - **وزیر** ؎ خاک مین ملجائے وہ چشمہ نہ جسمین آب ہو - پھوٹ جائے آنکھ اگر موقوف رونا ہو گیا -

نمبر (۲) اولاد کا ضائع ہو جانا - مثل - ایک آنکھ پھوٹتی ہی تو دوسری پر ہاتھ رکھتے ہین -

آنکھ پھوٹی پیر گئی - یعنی درد کا صدمہ اٹھانے سے اندھا ہونا اچھا - یہ مثل وہان بولتے ہین جہان یہ کہنا منظور ہوتا ہی کہ بلا سے نقصان ہوا تو ہوا مگر جھگڑا تو مٹ گیا - **میر** ؎ اس ستانے سے دے تو صاف جواب - آنکھ پھوٹی بلا سے پیر گئی -

آنکھ پھوٹے گی تو کیا بھون سے دیکھین گے - یہ مثل وہان بولتے ہین جہان یہ کہنا منظور ہوتا ہی کہ جو چیز جس بات کے لیئے موضوع ہی وہ کام اسی سے نکلتا ہی -

آنکھ پھوڑ ٹڈا - بڑی بڑی موچھون کا تین چار انگل لمبا سبز رنگ کا ایک کیڑا جسکے پر سرخ ہوتے ہین اور ان پر زرد زرد بندکیان - گاؤن والے اسکو آنکھ پھڑوا بوٹ کہتے ہین - عوام کے خیال مین ہی کہ اگر اڑ کر آنکھ پر گرے تو آنکھ پھوڑ دے - شاید آنکھ پھوڑ ٹڈا مشہور ہونے کا یہی سبب ہو - بعضون کا گمان ہی کہ یہ کم پھوڑ ٹڈا ہی اور آکھ یعنی مدار کے درخت پر بیشتر پایا جاتا ہی اور اسیکے پتے کھاتا ہی -

آنکھ پھوڑنا - اندھا کرنا - **آتش** ؎ گھورتی ہی تمکو نرگس آنکھ پھوڑا چاہیئے گل بہت ہنستے ہین کان انکے مروڑا چاہیئے - **رند** ؎ رات دن واہی

مثال دیدہ بیدار آنکھ - پھوڑ ڈالے گا تو کیا ہی انتظار یار آنکھ -

آنکھ (یا آنکھین) پھیر لینا یا پھیرنا - نمبر(۱) بےمروتی کرنا - اسیرؔ پھیریگا آنکھ یہ بھی طالب دیدار سے - آئینے کو اُسکی صحبت کا اثر ہوجائیگا - سحرؔ - سُنکے مطلب صاف آنکھین پھیر لین - دیکھ لی ہمنے مروت آپکی - میرؔ وہ آنکھین پھیرے ہی لیتا ہی دیکھیے کیا ہو - معاملت ہی ہمین دل کی بےمروت سے -

نمبر(۲) خفا اور بیزار ہوجانا - ظفرؔ وہ پھیرے خشم سے مُنھ یا غضب سے پھیرے آنکھ - نگہ نہ دل کبھی اُس شوخ عشوہ گر سے پھرے -

نمبر(۳) ایک طرف سے دوسری طرف متوجہ ہونا - توجہ اُٹھا لینا - کنارہ کرنا - ناسخؔ پھیریے آنکھین مژہ سے نیش عقرب کیطرف - کاکل پیچان کے بدلے مار پیچان دیکھیے - آتشؔ غم نہ کھا رزق کا گو رہو گو ننگ ہو تو - پھیرتا خواجہ نہین بندۂ معذور سے آنکھ - جراتؔ آنکھین طبیب پھیرے ہی نبض اپنی دیکھکر یعنی مریض چشم بتان کا نہین علاج -

نمبر(۴) آنکھ کو گردش دینا - سحرؔ وہ آنکھین پھیرین نہ پھیرین نگاہ قاتل بہ چھپری کی باڑہ نہین ہو جو سان پر موقوف - ناصرؔ مین غصے مین جو آنکھین پھیرین اُس سفاک نے - گردش لیل و نہار آنکھو مین اپنی پھر گئی -

آنکھ پھیلا کر دیکھنا - غور سے چارطرف دیکھنا - اسکے استعمال مین حسرت کے ساتھ تلاش کا پہلو بیشتر ہوا کرتا ہی ناصرؔ آنکھ پھیلا کر جو دیکھا ابعد مدفن گور مین - غیر تنہائی رفیق بیکسی کوئی نہ تھا فقرہ - تلوار کھینچتے ہی جو آنکھ پھیلا کے دیکھا ساتھ والونکا کہین پتا نہ تھا -

آنکھ پیدا کرو - دیکھنے کی قابلیت پیدا کرو - شناخت اور پرکھ حاصل کرو - اسیرؔ برگ نخل طور جلتے مین تو آتی ہی صدا - آنکھ کر پیدا اگر ہی حوصلہ دیدار کا -

آنکھ تاڑ جانا - تیور سے منہ پر دریافت کر لینا - آتشؔ بوسۂ لب مین آن سے کیا مانگون - تاڑ جاتے ہین وہ طلب کی آنکھ -

آنکھ (یا آنکھین) تر ہونا - آنسو بھر آنا - جراتؔ تر ہوئی تھی مری ٹک آنکھ جو اُس محفل مین - سو غضب مجھ پہ تو اُس رونے کا طوفان بندھا - ناسخؔ ساقیا خشک ہی جو میری زبان - آنکھین رہتی ہین تر جدائی مین - مومنؔ سوز دل سوز جگر لینے دے دم تو کب تلک - تر ہین آنکھین ہمیشہ اور لب اکثر خشک ہو -

آنکھ (یا آنکھین) توتے کیطرح بدل لینا - بےمروتی کرتے دیر نہ لگنا - فقرہ - کیا توتے کیطرح آنکھ بدل لی ہی گویا کبھی آشنا ہی نہ تھے - جان صاحبؔ بدل کے آنکھ توتے کیطرح ٹین ٹین لگا کرنے - اُڑے دنیا سے جلدی نام ایسے بےمروت کا - اسیرؔ خط بھیجنے لگا جو آئینہ رو کو مین - توتے کیطرح آنکھ کبوتر بدل گیا -

آنکھ یا آنکھین توتے کیطرح پھیر لینا - دیکھو اوپر کا محاورہ - مصحفیؔ بدلی ہی آنکھ گلشن سا کر نبیا … توتے کیطرح پھیرے ہر مرغ چمن آنکھ - اور رندنے پھیر لینا کی جگہ پھیرانا بھی کہا ہی مگر اسکا ترک مستحسن ہی - ؔ چین ابرو نہ ہو سے کے طلب کرنے پر - آنکھین توتے کیطرح مجھسے ستمگر نہ پھیرا -

آنکھ ٹیڑھی میڑھی ہی - خفا خفا ہین - رندؔ ہی خدا حافظ و ناصر ترا اے مرغ چمن - ٹیڑھی ٹیڑھی ہی تری جانب سے ہی صیاد کی آنکھ - اور آنکھ ٹیڑھی ہی کو ملا کر بھی شعرانے کہا ہی - میرؔ ہمسے یہ انداز ہو باشانہ کنا کیا ضرور - آنکھ ٹیڑھی ہی خم ابرو طور کچھ بے طور ہی -

آنکھ ٹیڑھی کرنا - برہم ہو کر دیکھنا - ترش رو ہونا - ظفرؔ آنکھ کیون کرتا ہی

آنکھ (یا آنکھین) چُرا کر دیکھنا - کنکھیون سے دیکھنا - اسطرح دیکھنا کہ دوسرا نہ دیکھے - **رند**؎ سب کرتے ہین جشنمک مجھے ہوتی ہی ندامت - یون آنکھ چرا کر مجھے دیکھا نہ کرو تم - **جرات**؎ اید ہر تڑپ تڑپ کر دیتا ہون جان مین اور - ادہر وہ دیکھتا ہی آنکھین چُرا چُرا کر -

اور اسیطرح آنکھ چُرا کر چلے جانا آنکھ چُرا کر اُٹھ جانا وغیرہ بھی بولتے ہین -

سالک؎ مین ایکبار آنکھ چُرا کر جو پی گیا - لایا نہ زخم دہونیکو پھر چارہ گر شراب **داغ**؎ بزم سے آنکھ چرا کر جو چلا مین تو کہا - ٹھہرا جو ربد و سان کہان جاتا ہی

آنکھ (یا آنکھین) چُرانا - نمبر (۱) نگاہ بچانا - **بحر**؎ وہ بچگیا جو آنکھ چُرا کر نکلگیا - جو چڑہ گیا نگاہ پر اسکی نشانہ ہی - **ناسخ**؎ چرا کر آنکھ ہمسے بھی نہ کیون عالم گریزان ہو - ہمارا جسم عریان کم نہین شمشیر عریان سے -

نمبر (۲) دریغ اور کنارہ کرنا - مُنہ چھپانا - **نسیم**؎ مرنے بھی ندیگی مجھے محرومی تقدیر - کچھ آنکھ چُراتا ہی وہ قاتل کئی دن سے - **ناسخ**؎ دل چرا کر مجھسے تم آنکھین چُراتے ہو تو کیا - چور بنکر آؤن گا گھر مین تمہارے رات کو **اسیر**؎ نزع کا عالم ہی اب تو دیکھ جاؤ اک نظر - پتلیان تھہرا چکین آنکھین چُرانا کیا ضرور -

نمبر (۳) جھینپنا - جھیکنا - کنیانا - **قلق**؎ جابجا سے بدن چھپائے ہوئے آنکھ شہزادے سے چُرائے ہوئے - **داغ**؎ سامنے میرے جو چُراتے ہو آنکھ - آئینہ کیا آج بنا ہوگیا - **رشک**؎ بھول آگئے ترے پکڑتے ہین کان نرگس آنکھین اگر چراتی ہی - **جرات**؎ ذرا آنکھین ملا یا کیجیے محفل مین ہمسے بھی - تمہین چوری پکڑ لیگا کوئی آنکھین چرانے سے -

آنکھ (یا آنکھین) چھپانا - آنکھ سامنے نکرنا - مُنہ چھپانا - **غافل**؎ سرمہ لگاکے یار چھپاتا ہی مجھسے آنکھ - کشتہ ہون اس بہانۂ دنبالہ دار کا - **میر**؎ اسقدر آنکھین چھپاتا ہی تو ای مغرور کیا - تک نظر اندیہہ نہین کہ اس سے ہی منظور کیا اسکی جگہہ آنکھ چُرانا زیادہ مستعمل ہی -

آنکھ دبا کر دیکھنا - اسطرح دیکھنا کہ کچھ آنکھ بند اور کچھ کھلی رہے - نواب مرزا **شوق**؎ دیکھا نہ کرو میری طرف آنکھ دبا کر - ناقص ہوا چہرہ جو ہوئی چھوٹی بڑی آنکھ -

آنکھ دبنا - مغلوب ہونا - شرمندۂ احسان ہونا - ؎ سورج سے بھی نہ آنکھ دبی جسکی **مصحفی** - ذرّہ ہون مین وہ خاک در بوتراب کا - **آتش**؎ لالہ رو عشق مین تیرے یہی اپنی ہی دعا - داغ دلکی نہ دبے مرہم کافور سے آنکھ

آنکھ (یا آنکھین) دکھانا - نمبر (۱) تشخیص مرض اور علاج کی غرض سے معالج کو آنکھ دکھانا -

نمبر (۲) ڈرانے اور غصہ کرنے کی جگہہ - **جرات**؎ نہ سمجھو دیدۂ نرگس پہ کوئی قطرۂ شبنم - کسیکے آنکھ دکھلانے سے یہ آنسو نکل آئے - **وزیر**؎ یاد عارض مین ہوا ہی جان کا دشمن چراغ - آنکھ دکھلاتا ہی شب بھر صورت رہزن چراغ - **آتش**؎ آنکھین دکھاؤ تم تو شیاطین بھاگ جائین - تیر شہاب ہی نگہ خشمگین نہین - **نسیم**؎ آنکھین دکھلاتے ہین مثل پاسبان منکر نکیر - کنج مدفن بھی مجھے قسمت سے زندان ہوگیا -

نمبر (۳) لگاوٹ کے انداز اور دل لبھانے کے محل پر - **غافل**؎ جانکر چشم سیہ کا تری شیدا ہمکو - آنکھ دکھلانے لگی نرگس شہلا ہمکو - **آتش**؎ آنکھین عاشق کو نہ تو ای گل رعنا دکھلا - پتلیون کا کسی نادان کو تماشا دکھلا

نمبر (۴) مُرکھائی اور بیمروتی کی جگہہ - **جرات** (رباعی) ؎ پہلے کرتے تھے

دلربائی کیا گیا- دکھلاتے تھے ربط آشنائی کیا کیا- جب لپیٹکے دلکو تم تو دکھلائی
وہ آنکھ- جس آنکھ نے کیفیت سمجھائی کیا کیا-

نمبر (۵ع) دھمکانے اور چشم نمائی کرنے کے محل پر- **قلق** ؎ تمہین آنکھونکو
آنکھ دکھلادو- دل بیتاب کو بھی دھمکا دو- **آتش** ؎ ڈالتا ہی عاشقون
پر آپکے رغبت کی آنکھ- آنکھ دکھلادو تم اپنے روزنِ دیوار کو- **ذوق**
؎ باز آیا دیکھنے سے نہ آتش رخون کے دل- سو بار آبلے اسے آنکھین
دکھا چکے-

آنکھ (یا آنکھین) دُکھنا- آنکھ مین درد یا کھٹک ہونا- **اسیر** ؎
جو تم محفل سے جاتے گھیرتے امراض محفل کو- قدح کی آنکھ دُکھتی شیشے کو
درد گلو ہوتا-

آنکھ (یا آنکھین) دُکھنے آنا- آنکھ آشوب کر آنا- **داغ** ؎ از تنک خون
دیکھکے آنکھین نہ نکال اے ظالم- دُکھنے آئی ہی ترے طالب دیدار کی آنکھ-
تسلیم ؎ درد و آلام سے فرصت نہ گھڑی بھر پائی- دل جب اچھا ہوا آنکھین
مری دُکھنے آئین- **معروف** ؎ روتے روتے مری اب آنکھین بھی دُکھنے
آئین- اُسکی کل نرگس بیمار کو یہ یاد کیا-

آنکھ (یا آنکھین) دوڑانا- چارطرف تلاش کی نظر سے دیکھنا- گھبراکر ادھر
اُدھر دیکھنا- **داغ** ؎ ہر طرف مجمع اغیار ہی دکھیا جنے- آنکھین دوڑائین
تری بزم مین کیا کیا ہمنے- فقرہ- کچہری مین چارطرف آنکھ دوڑائی مگر کوئی جان
پہچان نہ ملا کہ ضامن ہو جاتا-

ع؎ نمبر ۲ اور نمبر ۵ مین اسقدر فرق ہی کہ نمبر ۲ مین پورا خوف دلانا ہی اور نمبر ۵ مین
خفیف سی تنبیہ-

آنکھ دوڑنا- نمبر (۱) تیزی سے نظر جانا- **ظفر** ؎ ہماری آنکھ دوڑی
جسطرح اُس بحر خوبی پر- جہاز ایسا کہان پانی کے اوپر تیز چلتا ہی-

نمبر (۲) مزاج مین انتہا کی خسّت اور لالچ ہونا- **میر** ؎ ڈر چشم شور چرخ سے
گل پھول یکطرف- آنکھ اس دنی کی دوڑے ہی اک برگ کاہ پر- **ولہ** ؎
خاک پر بھی دوڑتی ہی چشم مہر و ماہ چرخ- کس دنی الطبع کے گھر جا کے مین مہمان
ہوا- فقرہ- بڑا ہی لالچی ہی ذرا ذرا سی چیز پر آنکھ دوڑتی ہی- مگر اس جگہ نگاہ اور
نظر دوڑنا زبانون پر زیادہ ہی-

آنکھ دُہوی دہلای ہی- جملہ- دیدون مین صفائی ہی- آنکھونمین ذرا حیا
نہین ہی- مروت چھو نہین گئی ہی- **سحر** ؎ آہو ختن کے سب ترے دیدے
سے ڈرتے ہین- دُہوی دہلای آنکھ ہی ری یا صاف صاف- اور اُس شخص
کی نسبت بھی بولتے ہین جو کوئی برا کام کرے اور پھر ڈھٹائی سے آنکھ ملا کے
صاف انکار کرے-

آنکھ دینا- نمبر (۱) آنکھ عطا کرنا- بصارت بخشنا- **آتش** ؎ گوش افسانے
سُننے تو تجھسے خوشتر و یار کے- آنکھ دے اللہ تو قابل ترے دیدار کے- **رند**
؎ گل شکل گوش ہی تری گفتار کے لیے- نرگس کو آنکھ دی ترے دیدار کے
لیے- اس نمبر مین مع کے ساتھ بھی استعمال ہی- **منتظر** ؎ جلیے نظارہ
بت کم سن کیواسطے- آنکھین خدا نے دی ہین اسی دن کیواسطے-

نمبر (۲) اشارہ کرنا- **منیر** ؎ خلق نے آنکھ دی تبسم کو- خوش مزاجی کی
آنگئی باری-

نمبر (۳) شہ دینا- اُبھار دینا- **مسرور** ؎ تھین یون ہی قتل عالم پر آنکھین
تُلی ہوی- دی آنکھ اور سرمۂ دنبالہ دار نے-

ٹیڑہی رکھ نظر سیدہی طرح - ہمسے ملتا ہی تو مل ای عشوہ گر سیدہی طرح - اور آنکھ ٹیڑہی رکھتے ہو بھی کلام مین آیا ہی - آتش ؎ ڈرہی مجکو بھی احول نہ کہین ہو جاؤ - ٹیڑہی رکھتے ہو بہت عاشق رنجور سے آنکھ -

آنکھ جا پڑی - یکایک نگاہ پڑ گئی - اتفاقیہ نظر پڑ گئی - **ناسخ** ؎ آ گیا یاد آہ محبوب نمازی کا رکوع - آنکھ میری جا پڑی مسجد کی جو محراب پر - **رند** ؎ گل تھے انگارے نظر مین بے ترے سنبل دہوان - جا پڑی تھی اتفاقاً جانب گلزار آنکھ -

آنکھ جا لڑی یا آنکھ جا کے لڑی - آنکھ سے آنکھ لڑ گئی یعنی عشق ہو گیا - **میر** ؎ نادیدنی دکھاوے کیونکر نہ عشق ہمکو - کس فتنۂ زمان سے آنکھ اپنی جا لڑی ہی - **ناسخ** ؎ خونبا - جو زخمون کیطرح ہی یہ سزا ہی - اُس نرگس خونریز سے کیون جا کے لڑی آنکھ - **رند** ؎ وہ دوپہر گرتا ہی جو تیغ سنگ سے آنکھین لڑی ہین جا کے اُسی خانہ جنگ سے -

آنکھ جانا (ظ ش) - کسیطرف نظر پہنچنا - **جرات** ؎ سوئے نرگس جو آنکھ جاتی ہی - چشم کیفی وہ یاد آتی ہی -

آنکھ جلنا (ظ ش) - مغلوب ہونا - دب جانا - **برق** ؎ نگہِ گرم یار دیکھی ہی - کب کسی سے یہ آنکھ جلتی ہی - **آتش** ؎ نہ دبی یار کی میرے پری وحور سے آنکھ - نہ جلی نار سے جھپکی نہ کبھی نور سے آنکھ - **نصیر** (مخمس) ؎ جھپکے ہی چشم کب مہِ انور کی چشم سے - ہمچشم ہی یہ مہر منور کی چشم سے - جلتی ہی آنکھ اُسکی کب اختر کی چشم سے - حاسد کو تیرے حلقۂ جوہر کی چشم سے - تکتی ہی شکل نرگسِ بیمار انتظار تیغ -

آنکھ جما کر دیکھنا - خوب غور سے دیکھنا - فقرہ - تصویر کا خاصہ ہی جتنا آنکھ جما کے دیکھو اور اُبھرتی آتی ہی -

آنکھ (یا آنکھین) جوش کر آنا - دیکھو آنکھ آشوب کر آنا -

آنکھ (یا آنکھین) جھپکا دینا - نمبر (۱) نگاہ کو خیرہ کر دینا - **آتش** ؎ تمہارے دیکھنے والونکی آنکھ جھپکا دے - یہ برق طور پہ بھی ہمکو احتمال نہین - **قلق** ؎ دم نظارۂ رخِ رنگین - برق عارض نے آنکھین جھپکا دین -

نمبر (۲) لڑکونکا ایک کھیل ہی آنکھ لڑانا جسمین آنکھ جھپکا دینے والا جیت جاتا ہی اس جیت کو آنکھ جھپکا دینا کہتے ہین (کھیل کی تفصیل آنکھ لڑانا مین دیکھو) اس جگہ جمع کے ساتھ نہین بولتے ہین -

آنکھ جھپکا لینا - تھوڑا سا سو لینا - فقرہ - ذرا آنکھ جھپکا لون تو پھر اُٹھکر کام کرونگا -

آنکھ جھپکنا - نمبر (۱) ذرا سا سو جانا - **ناسخ** ؎ آنکھ کیا راتون کو جھپکے ہجر کی برسات مین - شہپر پرواز ہین بادل ہمارے خواب کو - **مومن** ؎ شب فرقت مین خاک جھپکے آنکھ - یادِ ہی چشم نیمخواب ہمین -

شعرا نے جمع کے ساتھ بھی کہا ہی - **رند** ؎ تا صبح شب ہجر جھپکتین نہین آنکھین - کٹ جاتی ہین راتین در و دیوار کو تکتے - **میر** ؎ جھپکے ہین آنکھین ورجھکی آتی ہین بہت - نزدیک شاید آیا ہی ہنگام خواب اب - **آتش** ؎ رات انتظار یار مین جھپکین نہ نیند سے - آنکھونکو اپنی جیر کے ہمنے نمک بھرا -

نمبر (۲) روشنی کی تاب نہ لانا - فرطِ تابش سے نگاہ نہ ٹھہرنا - **نسیم** ؎ - یہ حسن تھا کہ آنکھ ہماری جھپک گئی - پردہ پڑا جو یار نے پردہ اُٹھا دیا - **آتش** ؎ آنکھ بجلی کے چمکنے سے جھپک جاتی ہی - دیکھین ہم بھی تو ترے طالب دیدار کی شکل -

نمبر(۳) جھپنا - دب جانا - مان جانا۔ سحرؔ ساحری کی بھی یہان آنکھ جھپکتے دیکھی - پتلیان سحر کے پتلے ہین فسونگر پلکین - مومنؔ ہارے بخت خفتہ کی یون جھپکے آنکھ - دشمنون کے طالع بیدار سے - قلقؔ رخ روشن سے چار جب کی آنکھ جھپکی آئینہ حلب کی آنکھ -

نمبر(۴) آنکھ لڑانا ایک کھیل ہی جسکی ہار آنکھ جھپکنے پر ہی - رندؔ باندھتے ہو ٹکٹکی تو چندبو سے بھی بد و - شرط ہارے گا جھپک جائیگی جسکی یار آنکھ -

آنکھ (یا آنکھین) جھکانا - نمبر(۱) آنکھ نیچی کرنا - فقرہ - کیا تقوے تھا کہ راہ مین بھی اس خیال سے آنکھ جھکاکے چلتے تھے کہ کسی نامحرم پر نظر نہ پڑجاے -

نمبر(۲) کسی دیدہ ریزی کے کام مین مصروف ہونے کی جگہ - کسی چیز کو شوق سے نظر جھکاکے دیکھنے کی جگہ - فقرہ - یہ لڑکی جب سینے پرونے پر آنکھ جھکاتی ہی تو پہرون نظر نہین اُٹھاتی - (عو)

نمبر(۳) شرم ولحاظ کے محل پر - سحرؔ ہم ہین خاموش ادہر آنکھ جھکائے وہ اُدہر - یار سے سابقہ پہلا ہی ملاقات نئی -

آنکھ (یا آنکھین) جھکنا - لازم - نمبر(۱) رندؔ کیا عجب ہی جو جھکی رہتی ہی تیری یار آنکھ - بیشتر کم کھولتے ہین مردم بیمار آنکھ - نسیمؔ دیکھا جو اسکو آنکھ جھکی کچھ نہ کہ سکا - واعظ کا بھی قدم نہ جما لو پھسل گیا -

نمبر(۲) فقرہ - قصّے کہانی کی کتاب پر جہان اُنکی آنکھ جھکی پھر کب اُٹھتی ہی - میر حسنؔ وہ چھاتی پہ الماس کی دھکدھکی - رہے آنکھ سورج کی جسپر جھکی -

نمبر(۳) ؔ جھکی ہوئی ہی گلستان مین آنکھ نرگس کی - تلفہ وہ کون ہی جس سے اسے حجاب آیا - صباؔ چشم حسرت سے جو دیکھینگے ہم - آنکھ جھک جائیگی شرمائیے گا -

آنکھ (یا آنکھین) چھپنا - شرمانا - آنکھ سامنے نہونا - قلقؔ شرم ہمصحبتون سے آتی ہی - خود بخود آنکھ چھپی جاتی ہی - بیخودؔ پردہ کیا انکی جفاؤن کا کہین فاش ہوا - آج چھپی ہوی ہین او ستم ایجاد آنکھین -

آنکھ[ع] (یا آنکھین) چار کرنا - نظر سے نظر ملانا - ڈہٹائی سے دیکھنا - نواب مرزا شوقؔ ہوٹ کہتا ہی اور مکرتا ہی - اور پھر آنکھ چار کرتا ہی -

آنکھ[ع] (یا آنکھین) چار نکرنا - نمبر(۱) آنکھ سے آنکھ نہ ملانا - نظر مقابل نکرنا صباؔ ہی کسے چشم امید ای یار تو بیدید ہی - کرنہ چار آنکھین رلا کر آٹھ آٹھ آنسو مجھے -

نمبر(۲) شرمانا - نادم ہونا - رندؔ بام پر آکر لڑاتے ہین سر بازار آنکھ - روزن در سے کبھی کرتے نہ تھے جو چار آنکھ - برقؔ اہل دل سائل سے چار آنکھین کبھی کرتے نہین - سر جھکا دیتا ہی شیشہ سیکشی مین جام پر - قلقؔ دیر تک بس جھکی رہین آنکھین - دو گھڑی تک نہ چار کین آنکھین -

آنکھ (یا آنکھین) چار ہونا - نظر سے نظر ملنا - ملاقات ہونا - سامنا ہونا - رشکؔ اُس سے چار آنکھ جو ہوتے ہی مین کل بٹھیہ گیا - نگہ یار تھی یا تیر اجل بٹھیہ گیا - آتشؔ کیسی ہی آزردگی ہو آئنے کیطرح سے - چار آنکھین ہوتے ہی اُس بت سے سنجاتا ہو نہین - گلزار نسیمؔ دونون مین ہوئین جو چار آنکھین - دولت کی کھلین ہزار آنکھین -

---

ع یہ محاورہ نفی اور اثبات دونون کے ساتھ اسوجہ سے قائم کیا کہ اگرچہ معناً نفی اور اثبات کے واسطے درحقیقت کوئی فرق نہین ہی مگر نفی مین شرم اور اثبات مین ڈھٹائی اور بیباکی سے اُردو زبان مین تعبیر کیجاتی ہی -

نمبر (۴) شناخت اور امتیاز عطا کرنا - **قلق** ؎ دی ہی اللہ نے جن شوخ نگاہوںکو آنکھ - تاڑ لیتے ہین وہ لاکھون مین نگاہ عاشق -

نمبر (۵) بصیرت بخشنا - فقرہ - خدا نے آنکھ اسی واسطے دی ہی کہ انسان نیک و بدمین تمیز کرے - اس نمبر مین جمع کے ساتھ بھی مستعمل ہی - **کیف** ؎ وہ یہ کہتے ہین خدا نے جنہین آنکھین دی ہین - سرمۂ طور سے بہتر ہی غبار عارض -

آنکھ ڈالنا - نمبر (۱) دیکھنا - **اسیر** ؎ اُس رُخ پہ آنکھ بے ادبی سے جو ڈالدے - فانوس جلکے شمع کو گھر سے نکالدے - **وزیر** ؎ ترے سرمے کے دنبالے پہ جسنے آنکھ ڈالی ہی - تو پھر شاخ غزالان بھی شاخ اُسنے نکالی ہی - **بحر** ؎ کیونکر نہ آنکھ ڈالیے رخسار صاف پر - آئینہ دیکھنے کے لیے آفریدہ ہی

نمبر (۲) عاشق ہونا التفات اور شوق کی نظر سے دیکھنا - **داغ** ؎ الفت کی ہم بلا مین پھنسے دیکھ بھال کے - دلکو غضب مین ڈالدیا آنکھ ڈال کے - **اسیر** ؎ ابتو اُس شوخ چشم قاتل پر - آنکھ ڈالی ہی دیکھیے کیا ہو - **رند** ؎ حور پر آنکھ نہ ڈالے کبھی شیدا تیرا - سب سے بیگانہ ہی اے دوست شناسا تیرا - **نسیم** ؎ نہ ڈالی آنکھ مین نے اسقدر تیرا تصور تھا - فرشتہ موت کا جو طرح سے بنکر حسین آیا - **وزیر** ؎ ہر سینے آنکھ جب ڈالی گلوے صاف پر - ہنسکے فرمایا گلے کا ہار آنکھین ہوگئین - **بحر** ؎ ہمارے حق مین یہی ہی بہتر نہ آنکھ ڈالین کسی حسین پر - کہین نہ ابرو اُٹھائے خنجر نگاہ برچھی نہ مار بیٹھے -

نمبر (۳) تاک مین ہونا - کسی چیز پر دانت لگانا - **رند** ؎ تیغ مین جوہر نہاد قاتل سمجھنا اسکو تو - ڈالتی ہی باقی ماندون پر تری تلوار آنکھ -

نمبر (۴) بدنیتی سے دیکھنا - **جانصاحب** ؎ بیٹے کی بابت [illegible] غلام

بگڑ نہ جاے - ڈالے ہوئے یا آنکھ موا بدشعار باپ -

نمبر (۵) ندیدے پن سے دیکھنا - نظر لگانا - **ظفر** ؎ ماہ کی تجکو نہ لگجائے نظر ڈرتا ہی جی - ڈالتا ہی تجھپہ مثل مردم نادیدہ آنکھ -

آنکھ رکھنا - نمبر (۱) آسرا رکھنا - **رند** ؎ دوست دشمن کا نہین پابند تیرا فیض عام رکھتے ہین تیرے کرم پر کا فرو دیندار آنکھ -

نمبر (۲) شناخت اور پرکھ ہونا - بصیرت ہونا - ؎ جو لوگ کہ رکھتے ہین آسیر آنکھ سخن مین - رکھتے ہین وہ سر پر مرے دیوان کو ادب سے - جمع کے ساتھ بھی کہا ہی مگر بہت کم - **رند** ؎ صورت آباد سے جاتے ہین طلبگار وصال - حق یہ ہی رکھتے نہین کافرو دیندار آنکھین -

آنکھ (یا آنکھین) سامنے کرنا - نمبر (۱) نظر ملانا - ڈھٹائی سے آنکھ مقابل کرنا - **آتش** ؎ کیا کرین سامنے وہ عاشق رنجور سے آنکھ - فعل مختار ملاتے نہین مجبور سے آنکھ - فقرہ - اپنی خطا کا اقرار کیے جاتا ہی اور پھر آنکھ سامنے کرتا ہی - **رنگین** ؎ مجھسے تھا اقرار آنے کا گئے گھر غیر کے - پھر تم آنکھین سامنے کرتے ہو شرماتے نہین -

نمبر (۲) متوجہ ہونا - التفات کرنا - فقرہ - وہ آنکھ سامنے کریں تو مین درد دل کہون - **ناصر** ؎ اے ہمنشین دکھاؤن اُسے داغہاے دل - آنکھین جو سامنے وہ بت تند خو کرے -

آنکھ (یا آنکھین) سامنے نہونا - دیکھنے کی تاب نلانا - **میر** ؎ - آنکھ کیھو اپنی ہی اُسکے سامنے ہوتی نہین - جن نے وہ خونخوار سیج دیکھی ذہل کر رہگیا - **ناصر** ؎ کیا تاب لاسکے آئنہ اُسکے جمال کی - خورشید کی بھی آنکھ نہو جسکے سامنے -

نمبر (۲) نادم ہونا۔ حیا آنا۔ **آتش** ؎ سامنے ہوتی نہین اُس شمع رو کے اپنی آنکھ۔ اے صبا محفل سے پروانے کی خاکستر اُٹھا۔ **سحر** ؎ سیر چمن نہ دیکھنے دیگی تمہاری شرم۔ آنکھین نہونگی نرگس شہلا کے سامنے۔ **میر** ؎ آنکھ اسکی نہین آئینے کے سامنے ہوتی۔ حیرت زدہ ہون یار کی مین شرم و حیا کا۔

آنکھ (یا آنکھون) سے آنسو ٹپکنا۔ رونا۔ رقت ہونا۔ **مسرور** ؎۔ اُسکی نظر پڑی جو مرے حال زار پر۔ بے اختیار آنکھ سے آنسو ٹپک پڑے۔ **ظفر** ؎ ہین یہان رنج کے آثار خوشی کے باعث۔ اشک آنکھون سے ٹپکتے ہین ہنسی کے باعث۔

یہان آنکھونکا لفظ داخل زبان ہی اصل وہی آنسو ٹپکنا ہی اور یہی۔ ال آنکھ سے آنسو آنا اور آنکھ سے آنسو نکلنا وغیرہ کا ہی۔ **میر** ؎ کیا روؤن اشک آتے ہین آنکھون سے سیل سیل۔ پل مارنے مین پیش نظر ایک جھیل ہی۔ **غالب** ؏ نہ نکلا آنکھ سے تیری اک آنسو اس جراحت پر۔ **شعور** ؎ دیکھین جو مرا حال تو احباب کا کیا ذکر۔ اغیار کی آنکھون سے بھی آنسو نکل آئین۔ **سودا** ؎ آنکھ سے آنسو چلے بے اختیار۔ جیسے برسے ہی کوئی ابر بہار۔ **ناسخ** ؎ رہتے ہین عشق ذقن مین اشک آنکھون سے روان۔ دیکھنا پھوٹی ہی سوت آکر ہمارے اس چاہ کی۔ **ولہ** ؎ بہاتا ہون آنسو جو آنکھون سے پیہم۔ دلا داغ الفت کی یہ شستے و شو ہی۔ **سودا** ؎ سمندر کر دیا نام اسکا ناحق سب نے کہکر۔ ہوے تھے جمع کچھ آنسو مری آنکھون سے بہکر۔ **ولہ** ؎ غم سے ہوئی ہی کار روائی یہ دلکی بند۔ چلتے ہوے اب اشک ہی آنکھون سے تھم رہے۔ **داغ** ؎ آنکھون سے برستے ہین دُر اشک تمنا۔ سینہ ہی مرا مخزن آلام جدائی۔ **ذوق** ؎ خط کو ہم لکھنے جو بیٹھے آنکھ سے اُمڈے یہ اشک۔ بھیگیا خط لکھتے لکھتے مشفق من آب مین۔ **مصحفی** ؎ بھری مجلس مین گر پڑتے ہین میری آنکھ سے آنسو۔ چھلکنا یاد آتا ہی کبھی مجکو جو ساغر کا۔

آنکھ سے آنسو نہ نکلا۔ بیدردی۔ سنگدلی اور ضبط و تحمل کیجگہ کہتے ہین فقرہ۔ دشمن تک ڈاڑہین مار مار کے روئے اور اُس کٹر کی آنکھ سے آنسو نہ نکلا فقرہ۔ کیسے کیسے صدمے اُٹھائے مگر اللہ رے ضبط کہ آنکھ سے آنسو نہ نکلا۔ اور یون بھی بولتے ہین کہ آنکھ سے ایک آنسو نہ نکلا۔

آنکھ سے آنکھ (یا آنکھون سے آنکھین) لڑنا۔ نمبر (۱) نگاہین چار ہونا۔ **برق** ؎ آنکھ اُس سے آنکھ تصور مین لڑی رہتی ہی۔ نرگس خلد کے کرتے ہین نظارے مشتاق۔ **سحر** ؎ کبھی جو یار کی آنکھون سے لڑگئین آنکھین۔ مژہ کے تیر کلیجے کو توڑ کر گزرے۔

نمبر (۲) عاشق ہونا۔ نواب مرزا **شوق** ؎ جب آنکھ سے اُس ترک ستمگر کی لڑی آنکھ۔ نرگس پہ پڑی آنکھ نہ آہو پہ پڑی آنکھ۔

آنکھ سے آنکھ ملانا۔ نمبر (۱) یہان ملانا سامنے کرنا کے معنی مین ہی۔ **داغ** ؎ ملا کر آنکھ سے آنکھ آج گریان کر دیا کسنے۔ کہ اپنی آنکھ نم کی قطرۂ شبنم سے نرگس نے۔

نمبر (۲) ہمسری اور برابری کرنیکی جگہ۔ **آتش** ؎ یار کی آنکھ سے تو آنکھ ملائی تو نے۔ گردش چشم بھی اے نرگس شہلا دکھلا۔

نمبر (۳) التفات کیجگہ۔ فقرہ۔ ابتو وہ آنکھ سے آنکھ نہین ملاتے۔ اسجگہ فصحا فقط آنکھ نہین ملاتے زیادہ بولتے ہین۔

نمبر (۴) ڈھٹائی کے محل پر۔ فقرہ۔ تو اپنی خطا پر نادم تو نہین ہوتا اُلٹے آنکھ سے آنکھ ملاتا ہی۔

نمبر (۵) آنکھ کا آنکھ سے مقابلہ کرنا۔ (کہ دونون برابر ہین یا کچھ فرق ہی) شعور ؎ بال بھر حضرت یوسف سے نہین فرق انمین۔ آنکھ سے آنکھ تو پلکون سے ملالو پلکین۔

آنکھ سے آنکھ (یا آنکھون سے آنکھین) **ملنا**۔ نظر سے نظر ملنا۔ چار آنکھین ہونا۔ داغ ؎ غش آجاتا ہی اُسکی آنکھ سے جب آنکھ ملتی ہی۔ نگھبان اور پیدا کیجیئے اپنے نگھبان کا۔ ناسخ ؎ اسکی آنکھین کیا ملین عاشق کی آنکھون سے بہلا۔ جتنے آہو ہین انہین ہر ایک سے رم پایئے۔

آنکھ سے آنکھ نہ جھپکنا۔ آنکھ لڑانا ایک کھیل ہی اُسمین مغلوب ہونا۔

آنکھ (یا آنکھون) **سے اُترجانا**۔ بے قدر اور سبک ہونا۔ جی سے اُترجانا۔ فقرہ۔ یہ موتی دیکھکے وہ موتی آنکھ سے اتر گئے۔ فقرہ۔ اُنکی تصویر دیکھکے سارا مرقع آنکھون سے اُتر گیا۔

آنکھ (یا آنکھون) **سے اُوجھل** (یا اُوٹ) **ہونا**۔ نظر کے سامنے نہونا۔ مصحفی ؎ جسکی صورت آنکھ سے اوجھل کبھی ہوتی نہ تھی۔ اب سیکا تشنہ دیدار مین رہنے لگا۔ بحر ؎ اوجھل آنکھون سے وہ یوسف نہو حسرت ہی یہی۔ موت بھی آئے تو دیا سے زلیخا ہوکر۔ فقرہ۔ یہی جی چاہتا ہی کہ تم ایکدم آنکھون سے اُوٹ نہو۔

آنکھ سے بچکر نکلنا۔ چھپکر نکلنا۔ ؎ جلنے کا ہی جو خوف نکلتی ہی برق بھی۔ بچکر اسیر سوختہ قسمت کی آنکھ سے۔

آنکھ (یا آنکھون) **سے کبھی دیکھی ہی**۔ جملہ۔ یعنی تم اس چیز کی قدر کیا جانو تمہین کبھی میسر بھی آئی ہی۔

آنکھ (یا آنکھون) **سے ٹپ ٹپ آنسو گرنا**۔ برابر آنسو نکلنا۔ یون رونا کہ آنسو پر آنسو گرین۔ داغ ؎ قطرہ افشان ابر نیسان کب مری تربت پہ ہی۔ ٹپ ٹپ آنسو گر رہے ہین آسمان کی آنکھ سے۔ قلق ؎ ہوگیا سارا اُسکا خشک لہو۔ گر پڑے ٹپ ٹپ آنکھ سے آنسو۔ ٹپکنا اور چلنا کے ساتھ بھی کہتے ہین۔ فقرہ۔ سبق پڑہتا جاتا ہی اور آنکھون سے ٹپ ٹپ آنسو چلے جاتے ہین۔

آنکھ (یا آنکھون) **سے ٹپکنا**۔ تیور اور نظرون سے کسی بات کا ظاہر ہونا۔ ؎ مت فریب سادگی کھا ان سیہ چشمون کا میر۔ انکی آنکھون سے ٹپکتی ہی بڑی عیارگی۔ بحر ؎ ساغر چھلک رہا ہی جوانی کے جوش کا۔ مستی ٹپکتی ہی شرارت کی آنکھ سے۔ مومن ؎ آنکھون سے حیا ٹپکے ہی انداز تو دیکھو۔ ہی بوالہوسون پر بھی ستم ناز تو دیکھو۔

آنکھ (یا آنکھون) **سے جدا ہونا**۔ نمبر (۱) نظر سے غائب ہونا۔ آنکھ کے سامنے نہونا۔ جرأت ؎ آنکھون سے جدا کب ہی حقیقت مین لیکن۔ اُسکو تو تصور کی حقیقت نہین معلوم۔ ناسخ ؎ ہی جدا جب سے کہ وہ لخت جگر آنکھون سے۔ بہہ نکلین ہین یہان لخت جگر آنکھون مین۔

نمبر (۲) آنکھون سے الگ ہونا۔ برق ؎ کون وقت غم ہجر سے گریان نہوا۔ کبھی آنکھون سے جدا گوشۂ دامان نہوا۔ خلیل ؎ کور ہوجاؤنگا جاؤ نہ مرے پاس سے تم۔ آنکھ کے تل نہین آنکھون سے جدا ہوتے ہین۔

آنکھ (یا آنکھون) **سے چوب جھاڑنا**۔ جب چوٹ آجانے سے آنکھ سُرخ ہوجاتی ہی تو اُسکی دفع کیواسطے عورتین یہ ٹوٹکا کرتی ہین کہ بائین ہاتھ کی چھنگلیا مین سوئی چبھوکر اُسکا لہو آنکھون پر چھڑکتی ہین۔ جانصاحب ؎ چھڑکا ہی لہو سوئی سے اُنگلی کو چبھوکے۔ جب چوب گئی آنکھ سے دوبارہ جھڑی چوٹ۔

آنکھ (یا آنکھوں) سے خون ٹپکنا - نمبر (۱) غصے مین بھرا ہونا -
تسلیم ؎ تہ خنجر مآل سخت جانی دیکھیے کیا ہو - ابھی سے خون اُس قاتل
کی آنکھوں سے ٹپکتا ہی -
نمبر (۲) ایشیائی شاعر بطور مبالغہ کثرت گریہ کی جگہہ کہتے ہین کہ روتے
روتے آنکھ مین آنسو نہین رہے - اور اب دل جگر خون ہو ہو کے آنکھوں سے
ٹپکتے ہین - ؎ آنکھوں سے جاے اشک ٹپکنے لگا لہو - آتش جگر کو
دل کی مصیبت نے خون کیا - غالب ؎ رگوں مین دوڑنے پھرنے کے ہم نہین قائل
جو آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہی - نصیب ؎ گریا ہوا گر چشم تر سے خون
ٹپک کر رہگیا - بادہ گلگون کا ساغر تھا چھلک کر رہگیا -
اور اس محل پر ٹپکنا کی جگہہ روان اور جاری ہونا - بہنا - گرنا - آنا - اور خون کا
دریا جاری ہونا اور اسکی مثل مختلف صورتون سے شعرا کہتے ہین - مومن ؎
پھر آنکھوں سے خون دل بہے ہی - پھر سینہ بھی گرم سا ہے ہی - آتش ؎ -
لو لگی ہی تیغ قاتل سے شہادت کا ہی شوق - خون ہی زخمون کی طرح آنکھوں سے
جاری اندنون - وزیر ؎ دم بھی نکلا ساتھ جب آنکھوں سے جاری خون ہوا -
شہسوار روح کو خون روان گلگون ہوا - درد ؎ کون سی شب ہی کہ مثل شمع
جب کھلتی ہی آنکھ - جاے اشک آنکھوں سے اپنی خون گرا کرتا نہین - مومن ؎
آنکھوں سے لہو آنے لگا اشک کی جا گہ - نیرنگی الفت نے عجب رنگ نکالا - قلق
؎ خون دل آنکھوں سے بہانے لگی - زرش غم پر پچھاڑین کھانے لگی -
سودا ؎ دریا مری آنکھوں سے یہ بہتا ہی لہو کا - مژگان سے مری پنجۂ
مرجان ہی برابر -

آنکھ (یا آنکھوں) سے دور ہونا - دیکھو آنکھوں سے جدا ہونا - مومن ؎
دور آنکھ سے اک ذرا نہ ہوتا - بھولے سے کبھی جدا نہ ہوتا -

آنکھ سیدھی ہونا - مہربانی کی نظر ہونا - بحر ؎ پیسکر سرمہ کیا جب اُن
نگاہوں نے مجھے - آنکھ سیدھی ہو گئی بگڑے ہوے تیور بنے - ناسخ
؎ وہ گئے دن جو ہمیشہ مجھسے سیدھی آنکھ تھی - جب نہ تب مین اتو پاتا ہون
نگاہ یار کج -

آنکھ سے دیکھ کے کام کرنا - دیکھ بھال کے کام کرنا - فقرہ - آنکھ سے
دیکھکر چلو کہین ٹھوکر نہ لگجاے - فقرہ - صاحبزادے ذرا آنکھ سے دیکھ کے
پڑھو یہی لکھا ہی ؟

آنکھ (یا آنکھوں) سے دیکھنا - بچشم خود دیکھنا - سُنی سنائی کی ضد -
شعور ؎ کانون سے سنتے ہو تو نہین تمکو اعتبار - دیکھو حقیقت آکے
مصیبت کی آنکھ سے - رند ؎ چشم بد دور آج دیکھا آنکھ سے - شہرہ
سنتے تھے جمال یار کا - نسیم ؎ آنکھوں سے دیکھ لو ستم روزگار کو - کچھ
پوچھنا ضرور نہین ماجراے کل -
فائدہ - کبھی آنکھ سے یا آنکھوں سے حسن کلام کے لیے زائد بھی آتا ہی -
اور مقصود محض دیکھنا ہوتا ہی - ناسخ ؎ دیکھتے تھے کل جنہین آنکھوں
سے ہم ای غافلو - آج انکا اپنے کانون کے لیے افسانہ ہی - ؎
جس شی کو دیکھا آنکھ سے خواب و خیال جان - بیداری ای وزیر بیان عین
خواب ہی -

آنکھ (یا آنکھوں) سے رومال نہ سرکنا - روتے رہنا - فقرہ - انکے
رونے کو کیا پوچھتے ہو کسی وقت آنکھوں سے رومال نہین سرکتا -
اور آنکھوں سے رومال نہ ٹہنا اور آنکھوں پر رومال رہنا اور آستین نہ سرکنا

بھی انہین معنی مین مستعمل ہی-

آنکھ سے ریتی ٹپکنا - تمثیلاً لہو کے آنسوؤن سے رونا - **شعور** ؎ لہو کی بوٹیان دیدے ہوئے ہین فرط گریہ سے - محبت رنگ لائی آنکھ سے

ریتی ٹپکتی ہی-

آنکھ سے سلام لینا - آنکھ کے اشارے سے سلام قبول کرنا - اور زبان سے جواب سلام نہ دینا - یہ محاورہ اکثر متکبر اور مغرور لوگون کی شان مین طعن کے طور پر بولتے ہین کہ وہ ایسے مغرور ہین کہ سلام کے جواب مین زبان نہین ہلائی جاتی ہاتھ نہین اُٹھاتے فقط اشارہ کر دیتے ہین آنکھ سے سلام لیتے ہین-

آنکھ (یا آنکھون) سے طوفان بپا ہونا - بہت رونا - (مبالغۂ شاعرانہ ہی) **وزیر** ؎ آنکھون سے طوفان بپا ہوگیا - دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہوگیا -

اور بپا ہونیکی جگہ اٹھنا بھی انہین معنو ںمین شعرا کہتے ہین -

آنکھ (یا آنکھون) سے کبھی دیکھی نہین ہی - یہ جملہ اکثر لڑکون سے اُسوقت کہتے ہین کہ وہ کسی چیز کو دیکھکر بیتابی سے اُسکے کھانے یا لینے کی خواہش کرتے ہین - مطلب یہ ہوتا ہی کہ بارہا کھا پی چکے ہو اور پھر اسطرح گرے پڑتے ہو کہ گویا آنکھون سے کبھی دیکھی نہین ہی -

آنکھ (یا آنکھون) سے لہو آنا - بہت رونے کی جگہ مبالغے سے کہا جاتا ہی - **وزیر** ؎ ہمیشہ گریہ وزاری رہی کہ خونباری - جو اشک تھم گئے تو آنکھ سے لہو آیا -

آنکھ سے نہ دیکھون - کسی چیز سے نفرت ظاہر کرنے کی جگہ بولتے ہین - **گلزار نسیم** ؎ یا رب یہی اب مین چاہتا ہون - یہ چشمہ پھر آنکھ سے نہ دیکھون

برق ؎ دیکھون نہ آنکھ سے کبھی پھولون کے ہار کو - گلہاے خلد خلد سے لاؤن نثار کو -

آنکھ (یا آنکھین) شرما جانا - شرم سے نگاہ روبرو نہ ہونا - **میر** ؎ ہوی سامنے یون تو ایک ایک کے - ہمین سے وہ کچھ آنکھ شرما گئی - **جرات** (واسوخت مین) ؎ آنکھ ورنہ تری ہر ایک سے شرماتی تھی - کل کی یہ بات تجھے بات نہ کر آتی تھی - **غافل** ؎ اُسنے گر اور نظر سے نہین دیکھا تجکو - آنکھ آئینے سے پھر کیون تری شرماتی ہی -

آنکھ (یا آنکھین) قدح کرانا - آنکھ کھلوانا -

آنکھ کا اندھا گانٹھ کا پورا - بیوقوف مالدار - **مسرور** ؎ اک بوسے پر جان و ایمان دے آئے ہین ہم اُنکو - آنکھ کا اندھا گانٹھ کا پورا ایسا ملیگا کم اُنکو - فقرہ - کوی آنکھ کا اندھا گانٹھ کا پورا ہتھے چڑھگیا ہی جبھی آپ چھکّے پنجے اُڑاتے ہین -

آنکھ کا پانی بہ جانا[س] - بے غیرت ہوجانا - فقرہ - لڑکی کچھ تو اپنے پرائے کا لحاظ کر تیری آنکھ کا تو پانی بہ گیا - اور بے مروت ہوجانیکے محل پر بھی کہا ہی - **بحر** ؎ مرے جیبر نہ چار آنسو بہائے اُسنے مر دے پر - ہوا ثابت کہ پانی بہ گیا چشم مروت کا - اسکا استعمال مصدر اصلی یعنی بہنا کے ساتھ نہین ہی -

آنکھ کا پانی ڈھلجانا[ع] - بے شرم بیحیا ہوجانا - **شعور** ؎ ڈھلگیا آنکھ کا نرگس کی کچھ ایسا پانی - ہوگیا کوفت سے شبنم کا کلیجا پانی - اور آنکھ کی جگہ دیدہ بھی آتا ہی - **جانصاحب** ؎ لڑکی دیدے کا ڈھلگیا پانی - حرکتین کرتی ہی نہایت فحش

آنکھ کا پانی مرجانا[ع] - شرم و لحاظ نہ رہنا - **مسرور** ؎ مجکو دیکھا تو بولے

[ع] اصل مین یہ سب محاورے عورتون کے ہین -

تو نہ ہوا۔ مرگیا تیری آنکھ کا پانی۔

آنکھ کا پردہ - نمبر (۱) آنکھ کی جھلی۔ **کیف** ؎ خون دل اشک روان لخت جگر حسرت دید - ایک آنکھ کے پردے مین چھپا ئین کیا کیا۔ **رشک** ؎ روز بد مین غیر ظلمت سوجھتا ہی کچھ نہین - آنکھ کا ہر پردہ گویا پردۂ شب ہوگیا۔

نمبر (۲) لحاظ - (جو مستورات کو نامحرم سے ہوتا ہی) **ہندی** (آغا حجو صاحب) ؎ اُس سے ہمچشم ہوتی ہی نرگس - آنکھ کا پردہ چاہیئے تجکو -

آنکھ کا پردہ اُٹھا دینا - شرم سے قطع نظر کرنا - لحاظ توڑ دینا - **مسرور** ؎ اپنے کا پاس ہی نہ پرائے کا کچھ لحاظ - تمنے تو بالکل آنکھ کا پردہ اُٹھا دیا

آنکھ کا پردہ اُٹھ جانا - حجاب نہ رہنا - **ناصر** ؎ گھورتی ہی گلون کو کوای نرگس - آنکھ کا پردہ اُٹھ گیا کیسا - **شعور** ؎ نقاب اُسنے اُٹھا دی وصل مین اصرار سے میرے - مگر یہ آنکھ کا پردہ جو اُٹھ جائے تو مین جانون

آنکھ کا پردہ جاتا رہنا - دیکھو آنکھ کا پردہ اُٹھجانا - **مصحفی** ؎ سامنا اُس ست ہوا تو بھی نگاہین نہ ملین - اٹھگئے پردے مگر آنکھ کا پردہ نہ گیا -

آنکھ (یا آنکھون) کا تارا - نمبر (۱) اسکا اطلاق ہی آنکھ کے سیاہ حصے اور اُس تل پر جو آنکھ کے سیاہ حصے مین ہوتا ہی مگر زیادہ مراد اُسی تل سے لیجاتی ہی - **بحر** ؎ فی الحقیقت دانۂ کنجد چراغ افروز ہی - آنکھ کا تارا ہوئی خال صنم کی روشنی - **ولہ** ؎ ماہ ہر دیون کا میسر ہی نظارا اندنون - چودھوین کا چاند ہی آنکھونکا تارا اندنون -

نمبر (۲) بہت پیارا - بہت عزیز - اولاد - محبوب - **داغ** ؎ ہم سیہ رو ہین سوا مردمک چشم سے بھی - پر جو دیکھے تو کہے آنکھ کا تارا ہمکو - **صبا** ؎ - ہوئی تھی جس سے چکا چوند چشم موسے کو - ہماری آنکھ کا تارا وہ آفتاب رہا **اسیر** ؎ کیا مصفا ہین ترے چہرۂ پُر نور کے تل - ماہ و خورشید کی بھی آنکھون کے یہ تارے ہین - **جانصاحب** ؎ ستارا جان کو پیارا جو ہو وہ مجکو پیارا ہی - بس اے مہر النسا ملکہ مری آنکھونکا تارا ہی -

آنکھ (یا آنکھون) کا تارا سمجھنا - بہت پیارا سمجھنا - **قلق** ؎ نگہ مہر سے دیکھو جو کبھی تم مجکو - آنکھ کا تارا سمجھنے لگین مردم مجکو -

آنکھ کا (یا آنکھون کے) تل سفید ہونا - پتلیان پتھرا جانا - **صبا** ؎ رنگ لایا ہی انتظار اُنکا - آنکھ کا تل سفید زیرہ ہی -

آنکھ کا جالا - ایک مرض ہی کہ دیدے پر جھلی آجاتی ہی جسکے سبب سے بینائی مین نقصان آجاتا ہی اور آجانا - ہونا - کاٹنا - کٹنا - پڑنا - کے ساتھ مستعمل ہی - **ناسخ** ؎ میکشی مین روتے روتے مین ہوا بے یار کور - نشے کے ڈورون کی جا آنکھونمین جالا ہوگیا - **رشک** ؎ کیا تجھے دیکھے فلک جالا ہی چشم ماہ مین - دیدۂ خورشید کو فرصت نہین آشوب سے - **برق** ؎ جالی کی کرتی اُسکی ہی یوسف کا پیرہن - کٹ کر ہماری آنکھ سے جالا نکلگیا - **میر** ؎ - ہین بعینہ ویسے جون پردہ کرے ہی عندلیب - روتے روتے بلکہ میری آنکھونمین جالے پڑے -

آنکھ (یا آنکھون) کا جھڑی لگانا - آنسوونکا تار نہ ٹوٹنا - اور جھڑی لگانا کی جگہ ساون کی جھڑی لگانا - اشکون اور آنسوونکی جھڑی لگانا بھی شعرا کہتے ہین - **ناسخ** ؎ برسات پہ موقوف اگر بادہ کشی ہی - کہیئے تو لگادے ابھی ساون کی جھڑی آنکھ -

آنکھ (یا آنکھون) کا حجاب - شرم وحیا - **آتش** ؎ جاگی ہی تو نے منزل
دلمین توای صنم - آنکھون کا بھی حجاب یہ ہمسے نہ اب ہے -

آنکھ کا ڈھلکا - ایک مرض ہی جسمین آنکھ سے پانی جاری رہتا ہی - **کیف**
؎ ڈھلتی نہین مری ساقی گلفام نہین ہی - موقوف ہو کسطرح مری آنکھ کا ڈہلکا

آنکھ کا غُبار - ایک کیفیت ہی کہ جس سے نظر مین دھندلاپن آجاتا ہی -
صاف نہین معلوم ہوتا - **آتش** ؎ سرمہ نہ سمجھے جو کہ تری گرد راہ کو - آشوب ہو
اُس آنکھ کے اندر غبار ہو -

آنکھ (یا آنکھون) کا کاجل چُرانا - انتہا کی چالاکی اور عیاری کرنا -
شاطر چور کی نسبت مبالغہ ہی جو آنکھون کے سامنے رکھی ہوی چیز چُرا لیجائے
اور نگہبان کو خبر نہو - **ظفر** ؎ یہ طفل اشک ہین وہ بال باندہے چور مژگان پہ
کہ آنکھو نمین سے کاجل دیکھ تو بہیم چُراتے ہین - **بحر** ؎ یار کی دزد نگہ پر دستبرد
ختم ہی - آنکھ کا کاجل چُرا لیجائے ایسا چور ہی - اور آنکھ (یا آنکھون) سے
کاجل چُرانا بھی ہی - **بحر** ؎ دزدی جو کوی سیکھے اُس آفت کی آنکھ سے
کاجل چُرائے مہر قیامت کی آنکھ سے - **میر** ؎ جنس دل مفت ہی سینے مین
عجب کیا ہی جو لی - غمزے وہ دزد ہین آنکھون سے چُرالین کاجل -

آنکھ کا لحاظ - وہ فطرتی حجاب اور حیا جو باعصمت عورت کو مرد سے ہوتی ہی
اگرچہ محرم ہی کیون نہو - جیسے کہتے ہین کہ بہو بیٹیون کو اپنے باپ بھائی سے
بھی آنکھ کا لحاظ چاہیئے - فقرہ - بیٹا تمسے چھپنے کا کون موقع ہی فقط آنکھ کا لحاظ
ہی (عو) **قلق** ؎ کیا وصف چشم یار کرون اُسکے سامنے - نرگس سے ہی
مجھے فقط اک آنکھ کا لحاظ -

آنکھ (یا آنکھون) کا لہو کی بوٹی ہونا - روتے روتے یا آشوب یا غصے
کی حالت مین آنکھونکا نہایت سرخ ہونا - میر نواب **موزون** ؎ خون رونیکی
ہمنے ایسی خو کی - آنکھین ہوئین بوٹیان لہو کی -

آنکھ (یا آنکھون) کا ناسور ہوجانا - برابر آنسو جاری رہنا - **خلیل** ؎
اشکباری کے سبب ناسور آنکھین ہوگئین - غار پڑجاتے ہین جس جا پر گزار آب جو

آنکھ کان سے دُرُست ہی - جس حیوان مین گھوڑے وغیرہ کی مثل ظاہرا
کوئی عیب نہو اُسے کہتے ہین کہ آنکھ کان سے درست ہی -

آنکھ کڑی پڑنا - غصے سے دیکھنا - **ناسخ** ؎ سودا جو تری زلف پہ لیجان
ہی مجکو - ہر حلقۂ زنجیر کی پڑتی ہی کڑی آنکھ - **وزیر** ؎ زلف کیطرح سے زنجیر
ہوئی جاتی ہی نرم - پڑتی ہی جوش جنون مین یہ کڑی میری آنکھ -

آنکھ کڑی ڈالنا - غصے سے دیکھنا - **رند** ؎ عکس ہی تیرا جو ہی تیرے مقابل
دیر سے - ڈالتا ہی کیون کڑی آئینے پر ہر بار آنکھ -

آنکھ ہونا یا رہنا - (کسی چیز پر یا کسی طرف دہیان لگا ہونا - **رند** ؎
سر تہ خنجر تھا آنکھین تھین رُخ جلاد پر - محو تھے اللہ اکبر کیا دم تکبیر ہم -
میر ؎ گرد جب اُٹھتی ہی اک حسرت سے رہجاتے ہین دیکھ - وحشیان دشت
کی آنکھ اُس شکار افگن پہ ہی -
اور آنکھ یا آنکھین کسیطرف ہونا یا رہنا بھی اسی جگہ کہتے ہین - **ناسخ** ؎ -
جنبش لب کیطرف اغیار کی رہتی ہی آنکھ - کان ہین اُسکے کدہر کیونکر مین باتین
راز کی - **آتش** ؎ گردون سے چاہتے ہین یہی ہم گناہگار - منھ سوے
قبلہ آنکھین ہون جلاد کیطرف -

آنکھ (یا آنکھین) کھٹکنا - آنکھو نمین آشوب سے یا کسی چیز کے پڑجانے
سے چبھن اور درد ہونا - **ناصر** ؎ خدا دشمن سے دشمن کو بھی دکھلائے نہ یہ صدمہ

کسکتی ہی جب اپنی آنکھ دلپر تیر پڑتے ہین۔

آنکھ کُھلنا - نمبر(۱) جاگنا۔ **مصحفی** ؎ شب قصد تھا کہ پھینکون مین اُس بام پر کمند۔ کمبخت میری آنکھ نہ پچھلے پہر کُھلی۔ **ظفر** ؎ وصل کی شب بھی رہا دھڑکا جو روز ہجر کا۔ دمبدم آنکھ اپنی ای رشکِ قمر کُھلجائیگی۔ **جرات** ؎ شب خواب مین جو اُسکے دہن سے دہن لگا۔ کُھلتے ہی آنکھ کانپنے سارا بدن لگا۔

نمبر(۲) حقیقت حال ظاہر ہوجانا۔ بصیرت پیدا ہونا۔ ؎ ای درد جسکی آنکھ کھلی اس جہان مین۔ شبنم کیطرح جان کو اپنی وہ رو گیا۔ **بحر** ؎۔ خواب غفلت ہی تماشاے جہان کچھ بھی نہین۔ کُھلگئی آنکھ تو فرماؤگے ہان کچھ بھی نہین۔ **ظفر** ؎ غفلت سے آنکھ تیری جسدم کُھلیگی غافل۔ جتنے ہین یہ تماشے دنیا کے خواب ہونگے۔

نمبر(۳) (ظلت) پیدا ہونا۔ دنیا کی ہوا لگنا۔ ؎ مانند حباب آنکھ تو ای درد کُھلی تھی کھینچا نہ پر اس بحر مین عرصہ کوئی دم کا۔ **اسیر** ؎ کم تر رسے نہین مری ہستی حباب کُھلی آنکھ مین تمام ہوا۔

نمبر(۴) بعض حیوانات کے بچون کی آنکھین کُھلنا۔ (روز پیدائش سے کئی دن کے بعد آنکھین کُھلتی ہین) **آتش** ؎ آشیانہ نہ قفس مین نہ چمن یاد آیا۔ آنکھ کُھلنے بھی نہ پائی تھی کہ صیاد آیا۔

نمبر(۵) ہوش آجانا۔ غشی اور بیخودی کی کیفیت دور ہوجانا۔ **صبا** ؎۔ کُھلجاے اپنی آنکھ معطر دماغ ہو۔ غش مین جو وہ پری ہمین آکر سنگھاے زلف۔ **قلق** ؎ ہوگئی دور بیخودی اُسکی۔ یک بیک آنکھ کُھلگئی اُسکی۔

نمبر(۶) سن تمیز کو پہنچنا۔ عاقل بالغ ہونا۔ فقرہ۔ ابھی تو بچہ ہی جب آنکھ کُھلیگی تو خود گھر کا کام سنبھال لیگا۔

آنکھ (یا آنکھین) کھولکر دیکھنا - نمبر(۱) ہوش مین آکر دیکھنا۔ **قلق** ؎ کھولکر آنکھ دیکھتا کیا ہی۔ نہ وہ تختہ ہی نے وہ دریا ہی۔

نمبر(۲) پیدا ہوتے ہی دیکھنا۔ **آتش** ؎ پیدا ہوا ہون عشق رُخ یار کے لیے دیکھا ہی آنکھ کھولکے دیدار آفتاب۔ **ظفر** ؎ نرگس نے آنکھ کھولکے دیکھا چمن مین کیا۔ دو دن ہوائیان کی یہ بیمار کھاگئی۔

نمبر(۳) غور سے دیکھنا۔ دھیان کرکے دیکھنا۔ **مصحفی** ؎ دیکھے جو آنکھ کھولکے غافل تو جان لے۔ ہستی تری برنگ شرر ہی بھی اور نہین۔ **سوز** ؎ ای غنچہ آنکھ کھولکے تک تو چمن کو دیکھ۔ جمعیتِ دلی یہ تری پھول ہنس چلے۔ **ظفر** ؎ پردۂ غفلت اپنے اُٹھاکر دم بینا آنکھون سے۔ کھولکے آنکھین دیکھتے ہین کچھ اور تماشا آنکھون سے۔

آنکھ کھولنا - (حقیقی معنی کی مثال) **ناسخ** ؎ تو ہی ایسا چاند کا ٹکڑا کہ تیری دید کو۔ آنکھ اپنی دنکو بھی ہر ایک اختر کھولدے۔

نمبر(۲) جاگنا۔ **بحر** ؎ کھولی نہ آنکھ طالعِ خفتہ نے ایکدن۔ نالون نے ساری عمر جگایا تو کیا ہوا۔ **آتش** ؎ خواب مین مجکو خیالِ نرگسِ مستانہ تھا۔ آنکھ کھولی تو لبالب عمر کا پیمانہ تھا۔

نمبر(۳) غش یا بیماری سے افاقہ ہونا۔ **سوز** ؎ ای مرے دل تو کیون پڑا ہی نڈھال۔ آنکھ تو کھول چونک میرے لال۔ **قلق** ؎ عین غفلت مین کھولدین آنکھین۔ یار کو ڈھونڈنے لگین آنکھین۔

نمبر(۴) (ظلت) پیدا ہونا۔ دنیا کی ہوا لگنا۔ ؎ نرگس کی روش آنکھ ظفر ہمنے جو کھولی اُس گل کے سوا گلشن ہستی مین نہ سوجھا۔

نمبر(۵) ہوشیار اور خبردار ہونا۔ **برق** ؎ پاؤن دار امتحان مین رکھ سنبھلکر

آنکھ کھول - سر کے بھل گرتے ہوئے دیکھا ہی سر انداز کو نسیم ؎ کہانتک کروٹین بدلا کریگا خواب ستی مین - ذرا کھول آنکھ او غافل کہ دم بھر مین سویرا ہی -

نمبر (۶) ہوش سنبھالنا - سن شعور کو پہنچنا - فقرہ - ہمنے تو جب سے آنکھ کھولی رنج و غم کے سوا کچھ نہ دیکھا -

ڈاکٹر یا کحال آنکھ کے مرض کا علاج کرتے ہین اسکو بھی آنکھ کھولنا کہتے ہین -

آنکھ (یا آنکھون) کے اشارے پر چلنا - نہایت مطیع ہونا - اشارے پر تعمیل حکم کرنا - فقرہ - عجب سعادتمند لڑکا ہی کہ مان باپ کی آنکھ کے اشارے پر چلتا ہی -

آنکھ کی بدی بھون کے آگے یا آنکھ کی برائی بھون سے عزیز دوست کی برائی عزیز دوست کے سامنے - بیخود ؎ یہ مثل وہی ہی بدی آنکھ کی بھون کے آگے - مجھسے کرتی ہین شکایت تری ای یار آنکھین خلیل ؎ آسمان سے یار کا شکوہ کبھی ای دل نہ کر - آنکھ کا بھون سے گلہ ایسی خطا اچھی نہین -

آنکھ کی پتلی بنانا - نہایت عزیز رکھنا - غافل ؎ وہ بت ہی تو کہ آنکھ کی پتلی بنائیے - آنکھون کے ڈورے ہون ترے زنار کے لیے -

آنکھ کی ٹھنڈک - عزیز دوست یا کوئی پیارا جسکو دیکھکر آنکھین ٹھنڈی ہون جی کو چین آجاے - مسرور ؎ آنکھین جلتی ہین تب فرقت سے - آمری آنکھ کی ٹھنڈک آجا -

آنکھ کی حیا - دیکھو آنکھ کا لحاظ - نسیم ؎ آج حیا آنکھ کی کچھ اور ہی - جاننے والا کوئی پیدا کیا - صبا ؎ پھر کہان آنکی یہ چتون چند روزہ ہی حجاب دید کے قابل ہی آنکھونکی حیا دو چار دن -

آنکھ (یا آنکھون) کی سیل - نمبر (۱) آنکھ کی تری - ؎ غم سے ہوئے ہین بال ہمارے سفید بحر - سر کو پھپوندی لگ گئی آنکھونکی سیل سے - سودا ؎ موج آتش ہی سیل آنکھونکی - شاید اس دلکا آبلہ پھوٹا -

نمبر (۲) مروت - پاس محبت - فقرہ - آدمی کیا اُنسے امید رکھے نہ انکی آنکھون سیل ہی نہ طبیعت مین میل -

آنکھ کی کیچڑ - وہ کثافت جو آنکھ کے گوشون مین جمع ہوجاتی ہی -

آنکھ (یا آنکھون) کی گردش - آنکھونکی چلت پھرت - نگاہون کا چار طرف پھرنا - ظفر ؎ آنکھ کی گردش سے کیا چرخ برین چکر مین ہی - بھونکی بھی بھونچال سے ساری زمین چکر مین ہی - برق ؎ آنکھونکی گردشون سے یہ جوہر عیان ہوئے - تیغ نگاہ یار بھی چڑھتی ہی سان پر -

آنکھ کی مُروّت - منہ دیکھی مروت - داغ ؎ بھری محفل مین غیرون سے اشارے یون مرے آگے - مروت آنکھ کی ای بے مروت ایسی ہوتی ہی - فقرہ - پیام سے مطلب نکلے گا تم خود ہی سامنے جاؤ شاید آنکھ کی مروت کچھ کام دیجاے -

آنکھ (یا آنکھین) گاڑنا یا گڑونا - نظر جمانا ۔ اور اسیکا لازم آنکھ یا آنکھین گڑنا - نظر جمنا - میر ؎ رخسار اُسکے ہاے رے جب دیکھتے ہین ہم - آتا ہی جی مین آنکھون کو انمین گڑو دیجیے - ناسخ ؎ پسلا ہی کیا یاے نگہ سارے بدن پر - ہی کیا ہی صفائی کہ کسی جا نہ گڑی آنکھ -

مولف کے نزدیک متعدی کیصورت مین آنکھ جمانا اور لازم کیصورت مین آنکھ جمنا زیادہ فصیح ہی - مگر صحت و جواز مین کوئی تامل نہین ہی -

---

ع ؎ نیل کے وزن پر -

آنکھ (یا آنکھین) گلابی ہونا - بیشتر جاگنے کے خمار اور نشے کی حالت مین اور کبھی آشوب یا کسی صدمے سے آنکھو نمین ہلکی ہلکی سرخی پیدا ہوجانے کے وقت کہتے ہین - **داغ** ؎ مردم دیدۂ تک شرابی ہو - آنکھ پیدا ہو تو گلابی ہو - **شعور** ؎ مین نہ مانو نگا کہین رات کو تم جاگے ہو - صاف دیتی ہین گواہی یہ گلابی آنکھین -

آنکھ لجانا - شرمانا - جھینپنا - **ناصر** ؎ وصل کی شب بوسہ لینے کا جو ہم کرتے ہین قصد - آنکھ اُس گل کی لجاتی ہی لجالو کیطرح - **جان صاحب** ؎ گل پھلا کر باغ سے کیا کوئی آئی ای نسیم - کیون لجائی آنکھ اس نرگس کی کیون محجوب ہی -

آنکھ لجائی دہی پر آئی - یہ مثل وہان بولتے ہین جب کہین سے نسبت آنیکے وقت لڑکی کے وارث اور عزیز لڑکے کے عزیزون کے سامنے شرم سے سر جھکا لیتے ہین جس سے رضامندی ظاہر ہوتی ہی -

آنکھ (یا آنکھین) لڑانا - نمبر (۱) آنکھین ملانا - چار آنکھین کرنا - **آتش** ؎ آنکھ آئینے سے تمنے جو لڑائی ہوتی - رات بھر میری طرح نیند نہ آئی ہوتی - **بحر** ؎ جان دو بھر ہی کسے کون لڑائے آنکھین - برچھیان اُسکی نگاہین ہین تو خنجر پلکین -

نمبر (۲) گھورنا - تاکنا - ٹکٹکی باندھکر دیکھنا - **منیر** ؎ جی بھر کے برق طور سے آنکھین لڑائین گے - لڑ بھڑ کے سرمہ لینگے تری خاک در سے ہم - **مصحفی** ؎ سب آسمان سے تارے آنکھین لگے لڑانے - نرگس کا جب گلے مین اُس مہ نے ہار ڈالا -

نمبر (۳) عاشق ہونا - فریفتہ ہونا - **میر** ؎ دل کو کھنیچے ہی جسطرح انجم - آنکھ ہمنے کہان لڑائی ہی - ؎ نہو تو بیٹھے بٹھائے خراب ای **مومن** - لڑانہ اُس بت خانہ خراب سے آنکھین - **ناسخ** ؎ جسنے آنکھ آپ سے لڑائی ہی - اُس سے اک خلق سے لڑائی ہی - **مصحفی** ؎ آنکھین اک بت سے لڑا بیٹھے ہین ہم - اندنون پھر جی جلا بیٹھے ہین ہم - **میر** ؎ تمنے تو ادہر دیکھنے کی کھائی ہی سوگند - اب ہم بھی لڑا بیٹھتے ہین آنکھ کسی سے -

نمبر (۴) ایک کھیل ہی کہ دو لڑکے آپسمین شرط بدکر آنکھ سے آنکھ مقابل کرتے ہین جسکی آنکھ جھپک جاتی ہی وہ ہارجاتا ہی **مصحفی** ؎ جوانی مین چھٹے کیا اُس سے عادت شوخ چشمی کی - کہ بچپن مین بھی کھیلا کھیل تو آنکھین لڑانے کا

نمبر (۵) مقابلہ کرنا - ہمچشمی کرنا - **رند** ؎ دہان یار حاضر ہی اگر پستے کو دعوے ہو - لڑالین آنکھین ہمچشمی اگر بادام کرتے ہین - **نصیر** ؎ آنکھین نہ لڑا اُس گل خوبی سے کہ تجھ مین - کیا شاخ ہی ای نرگس بیمار گلستان - **آتش** ؎ لڑانے آئے تھے آنکھین غزال چین و ختن - شکست اُنکو تری چشم سرمہ سانے دی -

نمبر (۶) لگاوٹ سے دیکھنا - لُبھانا - **مصحفی** ؎ اکدم مین بُھلائے سب دکھ درد زمانے کے - سو جان سے مین صدقے اس آنکھ لڑانے کے - **میر** ؎ آنکھین لڑا لڑا کر کب تک لگا رکھینگے - اس پردے ہی مین خوبان ہمکو سُلا رکھینگے - **جرات** ؎ آنکھین لڑا کے پہلے پھر مُنہ چھپا لیا ہی - کس کس ادا سے اُسنے دلکو لُبھا لیا ہی - **نصیر** ؎ لڑای آنکھ دوپٹے کی اوٹ غیرون سے - نگاہ کیجیو اُس مہ جبین کے پردے پر -

آنکھ (یا آنکھین) لڑنا - نمبر (۱) شیفتہ ہونا - ؎ کیا پردہ نشین ہی کوی روتے ہو جو چھپکر - بتلاؤ تو یہ کس سے خلیل آنکھ لڑی ہی - ؎ اسطرح سے

یک لخت جو آنسو نہین تھمتے - معلوم ہوا در و کہین آنکھ لڑی ہی - مصحفی ؎
ہی یہ وہ درد کہ جس درد کا چارا ہی نہین - وان لڑی آنکھ جہان اپنا گزارا
ہی نہین -

نمبر(۲) آنکھین چار ہونا - مقابل ہونا - صبا ؎ آنکھ لڑتے ہی ہوے
آپکے تیور میلے - دیکھیے گر گئی گھونگٹ صف مژگان ہمسے - بحر ؎
آنکھ لڑتے ہی جگر پر گھاؤ کاری لگ گیا - سرمے کی تحریر مین دیکھی برش
ساطور کی -

نمبر(۳) شوق کی نظر سے دیکھنا - رغبت سے دیکھنا - (کسی چیز کو) مصحفی
؎ گو حسن پرستی کا انکار تو کرتا ہی - آئینے سے پر تیری کچھ آنکھ تو لڑتی ہی -
برق ؎ آگے وہ چاندسی تصویر کھڑی رہتی ہی - آنکھ تارون سے شب
غم مین لڑی رہتی ہی -

آنکھ لگا - آنکھ لگی - وہ مرد اور وہ عورت جنمین باہم ناجائز تعلق ہو
اور اُسکو بھی آنکھ لگا مردوا اور آنکھ لگی عورت بھی کہتے ہین - جانصاحب
؎ گو آنکھ لگا مردوا تھا چھوٹی کا دیور - کنبے مین مرے جاکے بڑا
نام کرآیا -

آنکھ لگانا - نمبر(۱) آشنائی کرنا - عاشق ہونا - ؎ چشمک جیون نہی
نگاہین جاہ کی تیری مشتہر ہین - تیر عبث نکرے ہی ہمسے آنکھ کہین تو لگائی ہی -
جرات ؎ کیا لڑائی آنکھ تو نے بھی کسی سے ای میان - اشک کیون تیرے
گلے کا ہار ہی کہہ تو سہی -

نمبر(۲) سونا - داغ ؎ رات بھر ہجر مین جاگا ہو نہین ای داور حشر -
حال دل کوئی گھڑی آنکھ لگالون تو کہون -

نمبر(۳) کسی چیز سے آنکھ وصل رکھنا - نصیر ؎ نہین ہی شیفتہ در پردہ
تجھپہ غیر تو کیون - لگا ہی آنکھ ترے شہ نشین کے پردے پر -

نمبر(۴) تاک مین ہونا - انشا ؎ بنے دو بُرج سونیکے یہان ہین -
کسوٹی کے کلس اُنپر عیان ہین - غلط فہمی تھی کہنا پڑی بات - عبث ضائع
ہوی ناحق کو اوقات - یہ کہنا تھا کہ دو سونیکے ٹھکے - لگائے آنکھ جن پر
تھے اُچکّے -

آنکھ لگنا - نمبر(۱) آشنائی ہونا - عشق و محبت ہونا - جانصاحب ؎
رنڈی کسی شرابی سے تیری لگے گی آنکھ - تعبیر حسن جو خواب ہی دیکھا
شراب کا - نصیر ؎ تو برقع مینا مین ہی کیونکر نہ یہ تاکے - ای دختر رز تجھسے
تو ساغر کی لگی آنکھ - رند ؎ فرقت کی رات آنکھ نہ دم بھر ذرا لگی - کیسی بری
گھڑی تھی جو آنکھ ای خدا لگی -

نمبر(۲) سونا - نیند آجانا - نصیر ؎ دیکھا ہی ترے تکمۂ الماس کو شاید -
تا صبح نہین شام سے اختر کی لگی آنکھ - وزیر ؎ یاد مژگان مین مری آنکھ لگی
جاتی ہی - لوگ سچ کہتے ہین سولی پہ بھی نیند آتی ہی -

فائدہ - نمبر ا و نمبر ۲ کے معنو نمین اساتذہ نے جمع کے ساتھ بھی کہا ہی مگر اب
متروک ہی - میر ؎ عشق مین جی کو صبر و تاب کہان - اُس سے آنکھین لگین
تو خواب کہان - سوز ؎ لگی بھی ہین کسو سے اب تلک آنکھین تری پیارے
تڑپنا لوٹنا راتون کی بیداری کو کیا جانے - جرات ؎ لو مبارک ہو تمہین آنکھین
تمہاری بھی لگین - تم بھی اب رونے لگے دو دو پہر اچھا ہوا - میر ؎
جان دی یارون نے تب آنکھین لگین - کن نے پایا آہ یان آرام سہل -

نمبر(۳) کسی چیز سے آنکھ وصل ہونا - جرات ؎ ہاے وہ دن کہ جو سنکر پس دیوار

ہمین ۔ سٹرخ سی آنکھ بس اک رہتی تھی روزن سے لگی ۔

نمبر(۴) انتظار کرنے اور راہ دیکھنے کیجگہ ۔ **نکہت** ؎ وہ گھر کو سدھارا ہی تو تا شام سحر سے ۔ جون حلقۂ در آنکھ لگی رہتی ہی در سے ۔

نمبر(۵) آسرا ہونا ۔ **مصحفی** ؎ ہی آس تو بس خدا ہی کی ہی ۔ آنکھ اپنی اُسی طرف لگی ہی ۔

آنکھ للچائی ہوئی پڑنا ۔ چاہت سے دیکھنا ۔ **جرأت** ؎ ہی غضب اپنی طبیعت اُس پہ ہی آئی ہوئی ۔ جس پہ پڑتی ہی ہر اک کی آنکھ للچائی ہوئی ۔ **غافل** ؎ آنکھ للچائی ہوئی پڑتی ہی جبسے میری ۔ عشق اُسپر مرا اظہار ہوا چاہتا ہی ۔

آنکھ مارنا ۔ پلک جھپکانا ۔ **مصحفی** ؎ انداز کچھ نرالے ہین اُنکے شکار کے آہو پہ پھیرتے ہین چُھری آنکھ مار کے ۔

اشارہ کرنا مختلف اغراض کے لیے مختلف حالتون مین مثلاً نمبر(۱) طعن سے ۔ **رند** ؎ جان قربان ان اشارون کے ہلا ابرو کو تو ۔ صدقے اس چشمک زنی کے بے تکلف مار آنکھ ۔ **نصیر** ؎ حلقہ بگوش ابروجب ہو ہلال اُسکا ۔ اختر نہ آنکھ مارے کیونکر نہ خال اُسکا ۔

نمبر(۲) کسی کام سے باز رکھنے کو ۔ **قلق** ؎ بولی وہ آنکھ مار کر چپ رہ ۔ کہنے دے اسکو نہ تو کچھ کہہ ۔ **فقرہ** ۔ وہ تو چلنے کو راضی تھے مگر رقیب ظالم نے آنکھ ماردی ۔

نمبر(۳) اشتعالک کیواسطے اُبھار دینے کی غرض سے ۔ **میر** ؎ مت آنکھ ہمین دیکھکے یون مار دیا کر ۔ غمزے ہین بلا انکو نہ سنکار دیا کر ۔

نمبر(۴) متوجہ کرنے کو ۔ **مصحفی** ؎ ترا تھا ڈر کہ نہ دیکھا اُسے بہت شب وصل ستارۂ سحری مجکو آنکھ مار رہا ۔ مگر اس محل پر اب اسکا استعمال نہین ہی ۔

آنکھ مچولا ۔ لڑکون کا ایک کھیل ہی کہ ایک لڑکے کی آنکھین بند کرکے اور سب لڑکے چھپ جاتے ہین پھر وہ آنکھین کھولکے ڈھونڈتا پھرتا ہی جسے پاکر چھو لیتا ہی اُسکو آنکھ بند کرکے بیٹھنا پڑتا ہی ۔ **رشک** ؎ چار آنکھ ہونا ہی اُسسے مدِ نظر ہی ۔ کھیلو نہین وہان آنکھ مچولا نظر آیا ۔ **ولہ** ؎ کھیل اپنا ہی اگر موت کرے آنکھین بند ۔ سچ مچ ای اہل نظر آنکھ مچولا ہی یہی ۔ **ہلال** ؎ موت آنکھین مری کرتی ہی بند آپ نہ چھپیے ۔ یہ کھیل نہین آنکھ مچولا نہ سمجھیے ۔ **انشا** نے آنکھ مچول بھی کہا ہی ۔ ؎ ہی تب مزہ کہ آنکھ مچول کے کھیل مین ۔ ہمسن کئی ہون لڑکے پری اُس صنم کے ساتھ ۔ دالان مین ہر ایک کو دوڑائے اور مجھے ۔ چپکے سے یون کہے تو لپٹ رہیو تم کے ساتھ ۔ پھر چور چور کہکے پکڑ لے جو میرا ہاتھ ۔ دے مُنہ سے مُنہ ملا وہین لطف و کرم کے ساتھ ۔ اور دلّی مین آنکھ مچولی[ع] کہتے ہین ۔ **داغ** ؎ غیر کو گھر مین چھپایا مری آنکھین ڈھانکین ۔ کھیل یہ آنکھ مچولی کا نرالا دیکھا ۔

ع؎ بچون کا ایک کھیل ہی جسمین ایک بچہ دائی بنکر بیٹھ جاتا ہی اور وہ ایک لڑکے کی آنکھین بند کرلیتا ہی جب باقی سب لڑکے چھپ جاتے ہین تو یہ دائی اس بچے کی آنکھین کھولدیتی ہی اور یہ ہر ایک کو ڈھونڈتا پھرتا ہی جسکو یہ پکڑ لیتا ہی وہ چور بنجاتا ہی اور پھر اُسکی آنکھین بند کیجاتی ہین اگر سب بچے باری باری سے آکر دائی کو چھو لین اور چور کے ہاتھ کوئی بچہ نہ آسکے تو وہی چور رہتا ہی جب یہ چور پکڑنے کو جاتا ہی تو ہر ایک بچہ اپنے داؤن گھات سے آجاتا ہی اور دائی کو یہ کہکر چھوتا جاتا ہی کہ ”دائی دائی تیرے ساتون بھائی مدد“ اگر سات دفعہ ایک ہی بچہ چور بنا رہے اور کوئی اُسکے ہاتھ نہ آئے تو اُسکی ٹانگ باندھی جاتی ہی اور وہ ایک گنڈل مین بڑھیا بناکر اور ایک لکڑی ہاتھ مین دیکر بٹھایا جاتا ہی یہ بڑھیا پانی بھرنے جاتی ہی لڑکے اسکے گھر مین تھوک دیتے ہین یہ اُنکو لکڑی سے مارتی ہی وہ ہاتھ نہین آتے اگر اس حالت مین بھی اپنے گنڈل کے اندر یہ بڑھیا کسی کو چھو لے تو وہ چور بنجائے اور یہ اُس عذاب سے بچ جائے اسکے بعد پھر نئے سر سے کھیل شروع ہوتا ہی ۔ اسے لڑکے لڑکیان کھیلتے ہین فارس مین بھی یہ کھیل اسیطرح کھیلا جاتا ہی صرف نام کا فرق ہی یہان آنکھ مچولی یا آنکھ مچول کہتے ہین وہان ہر ملک و چشم بندک کہتے ہین (ارمغان)

آنکھ (یا آنکھین) ملانا - نمبر (۱) نظر ملانا - نگاہ سامنے کرنا - ڈہٹائی سے دیکھنا - **انشا** نے تک آنکھ ملاتے ہی کیا کام ہمارا - تس پر یہ غضب پوچھتے ہو نام ہمارا - **ظفر** نے اُسکے کوچے مین کہان ایسی ٹھکانے کی جگہ - کہ جہان ہمکو ملے آنکھ ملانے کی جگہ - **جرأت** نے بن بلائے گئے گھر غیر کے تم مین جو کہا - جو چلن آپکا جانان نہوا تھا سو ہوا - تو ڈہٹائی سے وہ کیا آنکھ ملا کہنے لگا - کیا اجارا ہی ترا ہان نہوا تھا سو ہوا -

نمبر (۲) مقابلہ کرنا - ہمچشمی کرنا - **قلق** نے سامری تاب کیا جو آنکھ ملائے چشم ہاروت جن نے سے آنکھ چرائے - **صبا** نے ای جنون اوری تیور ہین خجل اب زندان نے سے - آنکھ دکھین تو ملاتے ہین نگہبان کیونکر - **اسیر** نے ہی رعب سے زہرہ ملک الموت کا پانی - کیا آنکھ ملائے ترے جانباز سے کوئی -

نمبر (۳) اشارے کرنا - رمز اور کنائے کرنا - **جرأت** نے دیکھنا ہکو تو بہم آنکھ ملانا سب سے - دھڑکے کیونکر نہ مرا ایسے اشارات سے دل - اب اس محل پر استعمال نہین ہی -

نمبر (۴) متوجہ ہونا - مخاطب ہونا - **نسیم** نے کھڑے کب سے ہم سر راہ مین کہین مر چکین کہ تباہ ہین - ہدف خدنگ نگاہ ہین ذرا آنکھ ادہر بھی ملائیے **داغ** نے جو دیکھتا ہی اُسکو مجھے دیکھتا نہین - دنیا مین کون آنکھ ملائے غریب سے -

آنکھ ملنا - سوتے سے اُٹھکر نیند کا غلبہ دور کرنیکو ہتھیلی سے آنکھ ملتے ہین یا خلش سوزش اور خارش سبب - **گلزار نسیم** نے منہ دہونے جو آنکھ ملتی آئی - پُر آب وہ چشم حوض پائی **مصحفی** نے نظارہ باز گل کے اُڑا لیگئے مزے نرگس چمن مین آنکھ ہی ملتی ہی ابتلک - **میر** نے نظر اُٹھتی نہین کہ جب خوبان سوتے سے اُٹھکے آنکھ ملتے ہین -

آنکھ ملنا - آنکھین چار ہونا - نظر سے نظر ملنا - **عاشق** نے ہمکو کالے سے سوا وہ مار کا گل ہوگیا - آنکھ ملتے ہی چراغ زندگی گل ہوگیا - **داغ** نے دو بدو یون ہی میکشی کا مزہ - جام سے لب ملے تو یار سے آنکھ -

آنکھ مُند پلّے - کتّے کے بچّے جنکی آنکھ نہ کُھلی ہو - اور بعض اہل لکھنو سے حرامی بچون کے معنون مین بھی سنا گیا ہی - زبانون پر الف مقصورہ کے ساتھ بھی ہی -

آنکھ (یا آنکھین) مُند جانا - نمبر (۱) آنکھین بند ہو جانا - **جرأت** نے محشر کہی ہوئے آیا پر آنکھین نہ یہ مُندین - ظالم کہین جگہہ بھی ہی اس انتظار کو -

نمبر (۲) مر جانا - **مصحفی** نے مُند گئین آنکھین مری راہ ہی تکتے تکتے - لیک وہ شوخ ستمگر نہ ادہر سے نکلا - **میر** نے پھرتے پھرتے عاقبت آنکھین ہماری مُند گئین - سو گئے بیہوش تھے ہم راہ کے ہارے ہوئے -

نمبر (۳) سو جانا - **مومن** نے مُندی جاتی ہین آنکھین لیکہ شبہائے جدائی مین سحر تک شام سے خوابیدہ طالع نے جگایا ہی -

نمبر (۴) روشنی کی تاب نہ لانا - **غافل** نے اگر چمکیگی وان بجلی رُخ پُر نور کی تیرے - صف محشر مین بھی مُند جائینگی آنکھین ہزارون کی -

اب مُند جانا متروک ہی اسکی جگہہ بند ہو جانا کہتے ہین -

آنکھ مُندی - کنواری لڑکی - دنیا کے نیک و بد سے بیخبر - بیگمات کی زبان ہی - اور زیادہ الف مقصورہ کے ساتھ ہی مگر چونکہ دراصل آنکھ ہی ہی اسلیے یہان لکھا گیا - **جانصاحب** نے آنکھ مُندی اُٹھاؤن باجی تو گنا ہون سے بچون -

کھولکر آنکھین جو دیکھا تو ہی دنیا خواب ہی

آنکھ مُندی اندھیرا پاک مثل - آنکھ بند ہوتے ہی اندھیرا چھا جاتا ہی یعنی زندگی ہی تک یہ ساری باتین ہین مرنیکے بعد دنیا اندھیر اور ہیچ ہی - **میر** ؎ مُندگئی آنکھ ہی اندھیرا پاک - روشنی ہی سویان مرے دم سے - **مصحفی** ؎ زندگی کے بعد سب کچھ خاک ہی - مُندگئی جب آنکھ اندھیرا پاک ہی -

آنکھ موچی دھپ - بازاری لڑکونکا ایک کھیل ہی کہ ایک لڑکے کی آنکھین بندکرکے اور لڑکے باری باری سے اُسکے چپت لگاتے ہین پھر اُسکی آنکھین کھولکر اُس سے پوچھتے ہین کہ بتاؤ کسنے پہلے چپت لگائی اگر اُسنے ٹھیک بتادیا تو وہ لڑکا چور ہوجاتا ہی اور جب تک ٹھیک نہ بتاے اُسکے چپتین لگاتے ہین -

آنکھ (یا آنکھین) مُوند کے کوئی کام کرنا - دیکھو آنکھ یا آنکھین بند کرکے کوئی کام کرنا - **سودا** ؎ تنکا اگر کہین پڑا دیکھے ہی گھاس کا - چکنے کو آنکھ مُوند کے دیتا ہی مُنھ پسار -

یہ قدما کی زبان ہی اگرچہ ایک جگھ رشک نے بھی کہا ہی جنکا شمار قدما مین نہین ہوسکتا لیکن اب متروک ہی ؎ ای رشک عدم کو چلو اب مُوند کے آنکھین بائی خس و خاشاک سے یہ راہ سفر صاف -

آنکھ (یا آنکھین) مُوند لینا - نمبر (۱) آنکھین بند کرلینا - **گلزار نسیم** ؎ مُوند آنکھ کہا تو مُوندلی آنکھ - کھول آنکھ کہا تو کھولدی آنکھ - **میر** ؎ مُوند رکھنا آنکھونکا ہستی مین عین دید ہی - کچھ نہین آتا نظر جب آنکھ کھولے ہی حباب -

نمبر (۲) بے التفاتی اور قطع نظر کرنیکی جگھ - **میر** ؎ زندگی ہوتی ہی اپنی غمکے مارے دیکھیے - مُوندلین آنکھین اُدھر سے تمنے پیارے دیکھیے - **سودا** ؎ تماشے سے غرض اس بیوفا کے - جنھون نے مُوندلین آنکھین وہ ہین مرد -

نمبر (۳) تصور باندھنے اور مراقبہ کرنیکی جگھ - ؎ عین ہستی مین ہمین دید فنا ہی **انشا** آنکھ جب مُوندتے ہین سیر عدم کرتے ہین - **سنوز** ؎ بلبل نے جسکا جلوہ جا کر چمن مین دیکھا - وہ آنکھ مُوند اپنی ہم من ہی من مین دیکھا -

نمبر (۴) شرم و حیا کی جگھ - **انشا** ؎ آنکھین نرگس نے مُوندلین جھٹ - چہرے یہ کیا صبا نے گھونگھٹ -

نمبر (۵) مرجانے سے کنایہ - **میر** ؎ عہد جوانی رو رو کاٹا پیری مین لین آنکھین مُوند یعنی رات بہت تھے جاگے صبح ہوئی آرام کیا - مُوندنا اگلی زبان تھی اب بند کرنا کہتے ہین -

آنکھ مَیلی کرنا - تیوری چڑھانا - غصہ کرنا - **میر** ؎ شاہد عدل آنکھ میلی گر کرے تو خوبرو - اپنے پلکون سے سیین عشاق کے زخم جگر -

آنکھ میلی نکرنا - صدمے کو خیال مین نہ لانا - کسی تکلیف سے تیوری پر بل نہ ڈالنا **آتش** ؎ بار عشق اُسنے اُٹھایا اور میلی کی نہ آنکھ - حوصلہ تو دیکھیو مشت خاک بے بنیاد کا -

آنکھ میلی نہونا - مکدر نہونا - تیوری پر بل نہ آنا - ؎ صاف اُتر جائیگا غیرونکی نظر سے عاشق - آنکھ میلی نہو تیوری نہ چڑھایا کیجے - **میر** ؎ آنکھ نہ ٹک میلی ہوئی اپنی مطلق دل بیجا نہوا - دلکی مصیبت کیسی کیسی کیا کیا رنج اُٹھائے بھی **داغ** ؎ ای دل صاف صفائی کے تو یہ معنی ہین - کبھی میلی نہو اُس آئنہ رخسار کی آنکھ -

آنکھ (یا آنکھون) مین آنسو آنا - آبدیدہ ہوجانا - **میر** ؎ آنسو مری آنکھون مین ہر دم جو نہ آجاتا - تو کام مرا اچھا پردے مین چلا جاتا - یہ محاورہ قلیل الاستعمال ہی

اور بول چال مین بالکل نہین ہی۔

آنکھ (یا آنکھون) مین آنسو بھر آنا ۔ دیکھو اوپر کا محاورہ ۔ داغؔ ؎ بھرے کچھ آنکھ مین آنسو پڑے کچھ حلق مین چھالے ۔ قفس مین یہ میسر مجکو آب و دانا تا ہی ۔ صباؔ ؎ دلمین اک درد اُٹھا آنکھون مین آنسو بھر آئے ۔ بیٹھے بیٹھے ہمین کیا جانیے کیا یاد آیا ۔

آنکھ (یا آنکھون) مین آنسو بھر لانا ۔ متعدی ۔ میرؔ ؎ اشک خونین آنکھ مین بھر لاکے پی جاتا ہون مین ۔ محتسب کہتا ہی مجپر تہمت میخوارگی ۔ مومنؔ ؎ پھر تو اشک آنکھون مین وہ بھر لائے ۔ یہ سخن رو کے زبان پر لائے ۔ سوداؔ ؎ کبھو آنکھون مین اپنی اشک بھر لائے ۔ کبھو ہنسکر وہ آپی آپ رہجائے ۔ قلقؔ ؎ کبھی آنکھون مین آنسو بھر لانا ۔ کبھی تیوری چڑہا کے دہمکانا ۔ اور اسی جگہ بھرنا بھی کہا ہی ۔ قلقؔ ؎ مضطرب تھی جو خاطر مہجور ۔ آنسو آنکھون مین بھر کے بولی وہ حور ۔ اور بھر لانا کی جگہ صرف لانا کے ساتھ بھی کہا ہی ۔ مگر فصیح نہین ہی ۔ معروفؔ ؎ اشک کو آنکھون مین لا کر پی گئے ۔ ایک دو آنسو بہا کر پی گئے ۔ نسیمؔ ؎ اشک آنکھون مین ڈر سے لا نہ سکے ۔ دلکی بھڑکی ہوی بجھا نہ سکے ۔

آنکھ (یا آنکھون) مین آنسو ڈبڈبا آنا یا ڈبڈبانا ۔ آنکھون مین آنسو بھر آنا ۔ قلقؔ ؎ جبکہ اُس شوخ نے قسم کھائی ۔ چاہتی تھی وہ محو رعنائی ۔ مطلب دل زبان پر لائے ۔ آنسو آنکھون مین ڈبڈبا آئے ۔ ولہ ؎ ہونٹھ دانتون تلے دبائے ہوے ۔ آنسو آنکھون مین ڈبڈبائے ہوے ۔

آنکھ مین آنسو نہین یا آنکھ مین ایک آنسو نہین ۔ نمبر (۱) یہ جملہ اُس جگہ بولتے ہین جہان یہ اظہار مقصود ہوتا ہی کہ بیحد رنج و غم اُٹھا چکے روتے روتے اب آنکھ مین آنسو نہین ۔ رندؔ ؎ رو چکی پروانے کو رونا تھا جتنا کل کی رات ۔ ایک آنسو آج چشم شمع محفل مین نہین ۔

نمبر (۲) بیحد سنگدل ہی ۔ فقرہ ۔ دوست دشمن سبھی اُنکے حال پر روتے تھے مگر اُسکی آنکھ مین آنسو نہ تھا ۔

آنکھ مین آنسو نہین اور کلیجا ٹوک ٹوک ۔ مثل ۔ یعنی ظاہر مین بہت کچھ رنج اور افسوس ہی اور دل پر ذرا اثر نہین ۔

آنکھ مین آنکھ (یا آنکھون مین آنکھین) ڈالنا ۔ ڈھٹائی سے دیکھنا ۔ نظر سے نظر ملانا ۔ فقرہ ۔ قصور پر شرماتا نہین ہی اُلٹے آنکھ مین آنکھ ڈالکے جوابدہی کرتا ہی ۔ تسلیمؔ ؎ دل چرا کر لیگیا کیونکر بت عیار وہ ۔ بیٹھے تھے ہم سامنے آنکھون مین آنکھین ڈالکے ۔

آنکھ (یا آنکھون) مین پانی اُترنا ۔ آنکھ کی جھلی مین نزلے کا پانی آجانا جس سے بصارت جاتی رہتی ہی ۔ منیرؔ ؎ چشم جوہر جو ندیہائی نور دندان دیکھ کر پانی اُترا آنکھ مین آئینہ اندھا ہو گیا ۔

آنکھ مین پانی نہین ہی ۔ بالکل شرم نہین ہی ۔ ہندی (آغا ہجو صاحبؔ ؎) کرتے ہین رندونکو یہ منع شراب ۔ زاہدونکی آنکھ مین پانی نہین ۔

آنکھ مین پھلّی پڑ جانا ۔ (یا آجانا) آنکھ مین سفید گرہ سی پڑ جاتی ہی اُسکو پھلّی کہتے ہین ۔ اور اُسکے پڑ جانے سے بینائی جاتی رہتی ہی ۔

آنکھ مین تھی شرم دلکی تھی نرم ۔ یہ مثل عورتین وہان بولتی ہین جہان مروت سے نہ ماننے والی بات کوی مان لے ۔

آنکھ مین جگہ کرنا ۔ عزیز ہو جانا ۔ ؎ ہون وہ مندیدہ گر از نظرون سے اک پل مین وزیرؔ ۔ کی جگہ بھی جو کسی آنکھ مین آنسو ہو کر ۔

آنکھ (یا آنکھون) مین چوب آنا ۔ چوٹ لگنے سے دیدے مین جو سُرخی پیدا

ہوتی ہی اسکو چوب آنا کہتے ہین - عوام اسکے دفع کیواسطے ٹوٹکے بھی کرتے ہین ۔ رشک ؎ چشم عاشق مین جوآئی چوب نرگس کی ہر شاخ - چوبدستی تمکو زیبا تر نہین اس چوب سے - میر ؎ آنکھ مین چوب آئی نرگس کی - چشم بلبل صبا لگا گھسکے - نکہت ؎ چوب آئی گرمیٔ نظارے سے نازک بدن - ٹوٹکا جسطرح تبلاؤ نہین کرنا چاہیے - اپنی آنکھون سے چھُوا کر میری آنکھین سات بار - پھول نرگس کے ہین یہ انکو اتارا چاہیے -

اور چوب پڑنا اور پڑ جانا اور رہجاتی رہنا سب طرح پر مستعمل ہی - داغ ؎ ظالم یہ دیکھ چوب پڑی میری آنکھ مین - کاری لگی تھی کیا تری ترچھی نظر کی چوٹ - جانصاحب ؎ چھڑکا ہی لہو سوی سے اُنگلی کو کچوکر - جب چوب گئی آنکھ سے دوبار جھڑی چوٹ -

آنکھ (یا آنکھون) مین حیا نہ ہونا - بے شرم اور بے لحاظ ہونا - ڈھیٹ ہونا - بحر ؎ نہ محبت ہی دلونمین نہ حیا آنکھونمین - یہ صنم تو نے بنائے ہین خدایا کیسے - مومن ؎ کسطرح نہ اُس شوخ کے رونے پہ ہنسون مین - نظرون مین مروت ہی نہ آنکھونمین حیا ہی -

آنکھ مین ذرا سیل نہین - (سیل نیل کے وزن پر) ذرا مروت اور رحم نہین ۔

آنکھ مین ذرا میل نہین (میل تیل کے وزن پر) بیمروت ہی سنگدل ہی - اور آنکھ مین ذرا میل نہین اُس جگہ کہتے ہین جب کوئی اپنی خطا پر نادم نہو اور آنکھ ملا کے گفتگو اور جوابدہی کرے -

آنکھ مین شرم ہو تو جہاز سے بھاری ہی - مثل - شرم و حیا سے بہت وقار ہوتا ہی - میر ؎ ہو شرم آنکھ مین تو بھاری جہاز سے ہی - مت کرکے شوخ چشمی آشوب سا اُٹھاؤ - ناصر ؎ طوفان جوڑنے سے کسیکے نہو سبک - بھاری جہاز سے ہی جو آنکھونمین شرم ہی -

آنکھ (یا آنکھون) مین کھٹکنا - آنکھ مین چبھنا - ؎ طرفۃ العین اُسکے مژگان کے تصور مین تصیر - خار سا آنکھونمین میری کچھ کھٹک کر رہگیا -

نمبر (۲) ناگوار ہونا - بہت بُرا معلوم ہونا - رند ؎ روبرو میرے جنگیرون مین نہ لاؤ ہار گل - یاربن آنکھونمین کھٹکینگے برنگ خار گل - ناسخ ؎ تا بکے اغیار ہی آنکھ مین کھٹکا کرین - آبلون مین کچھ دنون خار مغیلان دیکھیے

نمبر (۳) بہت پسند آنا - دلکو بھا جانا - بحر ؎ چبھتا نہین کوئی اپنے دلمین آنکھونمین وہی کھٹک رہا ہی - اب ان معنون مین بہت کم استعمال ہی -

آنکھ مین لگانے کو نہین - یعنی ذرا بھی نہین - آنکھ مین لگانے سے مقصود یہ ہی کہ یہ چیز اتنی بھی نہین ہی کہ دوا کے کام آے -

آنکھ (یا آنکھون) مین موتیا بند ہوجانا - نزلے کا پانی اُتر آنا جس سے بصارت جاتی رہتی ہی - ذوق ؎ موتیا بند آنکھ مین اپنی جو رکھتی ہی صدف - اب رکھے ہی روشنی مثل دل اہل صفا -

آنکھ مین میل ہی اور اسمین میل نہین - مثل - کسی چیز کی صفائی کے تعریف مین مبالغے کے طور پر کہتے ہین -

آنکھ (یا آنکھون) مین نہ آنا - حقیر اور ذلیل ہونا - نظرونمین نہ جچنا - میر ؎ زنہار اپنی آنکھ مین آتا نہین وہ صید - چھوٹا دو سار جسکے جگر مین نہ تیر ہو - ولہ ؎ نہین آتے کسو کی آنکھونمین - ہوکے عاشق بہت حقیر ہوئے - یہ اگلی زبان ہی -

آنکھ (یا آنکھون) مین نہ ٹھہرنا - نظر مین نہ جچنا - بے قدر ہونا - نکہت ؎ تصور رُخ روشن مین صبح صورت خواب - نہ ٹھہرا آنکھ مین کچھ نور مہر عالمتاب

مصحفی ؎ تری آنکھونکی کیفیت کے آگے - مری آنکھونمین ٹھہرے جام جم کیا - ؎ ٹھہرا جو تصیر اُس دُرِ دندان کا تصور - آنکھونمین مری گوہر نایاب ٹھہرا

آنکھ (یا آنکھون) مین نیل کی سلائی پھیرنا - اندھا کر دینا - اگلے زمانے مین جابر بادشاہ مجرمونکی آنکھونمین نیل کی سلای پھروا دیتے تھے - **نصیر** ؎ کیون نہ اُسکی آنکھ مین پھیر دن سلائی نیل کی - دے رقیب روسیہ کا جل تمہاری آنکھ مین - **تسلیم** ؎ دیکھکر سُرمے کا دنبالہ اندھیرا چھا گیا - پھر گئی ہر آنکھ مین گویا سلای نیل کی -

آنکھ ناک سے دُرست ہی - یعنی کھلا ہوا عیب اعضا مین نہین ہی نہ بہت خوبصورت نہ بدصورت اوسط درجے کی شکل ہی - **داغ** ؎ بولے وہ ماہ مصر کی تصویر دیکھکر - ہان خیر کچھ درست ہی یہ آنکھ ناک سے -

آنکھ ناک سے ڈرنا - (عو) جب کوئی جھوٹ بولتا ہی تو عورتین کہتی ہین کہ خدا سے نہین ڈرتا جھوٹ بولتا ہی یعنی ایسا نہو کہ اس جھوٹ کی پاداش مین وہ اندھا یا ذلیل کر دے - اور ایسے ہی محل پر دنیا کے حاکمون سے بھی ڈرانے کا مفہوم ہو سکتا ہی کیونکہ اگلے زمانے مین حاکم مجرمونکی آنکھین نکلوا لیتے تھے یا اُنکی ناک کٹوا ڈالتے تھے - نواب مرزا **شوق** ؎ ارے ظالم خدا سے پاک سے ڈر - جھوٹ مت بول آنکھ ناک سے ڈر -

آنکھ (یا آنکھین) نکلوانا - آنکھونکے ڈھیلے نکلوانا - اگلی حکومتونمین مجرم کے لیے یہ بھی ایک سزا تھی - ؎ آنکھ اُس ترک نے نکلوای - سامنے پھر جو آتش آب کی آنکھ - **جرات** ؎ جو کوئی رو تا ہی وان آنکھین نکلواتا ہی وہ - تو بھی اُس کوچے مین اب جا کر دلا رو دیکھیو - **بحر** ؎ نکلین آنسو تو نکلوائے وہ میری آنکھین اشک وہ طفل نہین جنکی ہو تقصیر معاف -

آنکھ (یا آنکھین) نم کرنا - آبدیدہ ہونا - **داغ** ؎ ملا کر آنکھ سے آنکھ آج گریان کر دیا کسنے - کہ اپنی آنکھ نم کی قطرۂ شبنم سے نرگس نے - **سوز** ؎ اشک کے قطرے نہین ہین چشمۂ آب حیات - جی اُٹھونگا جان مت آنکھون کو اپنی نم کرو -

آنکھ نہ اُٹھانا - آنکھ اوپر نہ کرنا - نظر نہ اُٹھانا -

نمبر (۱) کام مین مشغول رہنے کی جگہ - فقرہ - صبح سے جو لکھنے بیٹھتا ہی تو شام تک آنکھ نہین اُٹھاتا -

نمبر (۲) شرم سے - **کیف** ؎ روز وصال مین بھی اُٹھاتے نہین وہ آنکھ - نیچی ہی رہتی ہی صف مژگان تمام دن -

نمبر (۳) متوجہ نہونے اور التفات نکرنے کی جگہ - فقرہ - دیر تک دست بستہ کھڑا رہا جب اُنھون نے آنکھ نہ اُٹھای تو مجبور ہو کے چلا آیا -

آنکھ نہ اُٹھ سکنا (یا نہ اُٹھنا) نگاہ اوپر نہ اُٹھنا -

نمبر (۱) شرم و ندامت سے - **معروف** ؎ نامہ بر غفلت اُٹھائے وان سے آیا کسقدر آنکھ اُٹھ سکتی نہین اب نامہ بر کے سامنے -

نمبر (۲) ضعف سے - فقرہ - ضعف سے آنکھ تو اُٹھ نہین سکتی کتاب کیونکر دیکھی جائے -

آنکھ نہ پڑنا - توجہ اور رغبت نہونا - **آتش** ؎ گلزار جہان پر نہ پڑی آنکھ ہماری - کوتاہ تھی عمر اپنی حباب لب جو سے - **اسیر** ؎ اُٹھائے ہین جہان مین رنج ایسے خوبرویون سے - پڑیگی آنکھ جنت مین نہ اپنی حور و غلمان پہ - **غافل** ؎ آنکھ نرگس پہ چمن مین نہین پڑتی یہ ہی - جب سے مین شیفتۂ نرگس گلباز ہوا -

آنکھ نہ پسیجنا - آنسو نہ نکلنا - رحم نہ آنا - **مہندی** (آغا ہجو صاحب) ؎

یان روتے روتے اشک کے دریا بہا دیے - اُس سنگدل کی آنکھ پسیجی نہ ایکدن

آنکھ نہ ٹھہرنا - بیقراری سے یا بہت روشن اور چمکیلی چیز پر نظر کا قائم نہ رہنا -

منیر ؎ ہوگا جو اضطراب یہ سیماب زار مین - کسطرح آنکھ ٹھہرے گی ساغر کی -

شعور ؎ اللہ رے اُسکے عارض پُر نور کی جھلک - ٹھہری کسیطرح سے نہ آنکھ آفتاب کی - **اسیر** ؎ آنکھ چہرے پر صفای سے ٹھہر سکتی نہیں - کھینچ سکتا ہی مصور کب تری تصویر کو -

آنکھ نہ جھپکنا - نمبر (۱) ٹکٹکی بندھی ہونا - شوق اور رغبت سے دیکھتے رہنا -

ناسخ ؎ آنکھ نرگس کی نہین ہرگز جھپکتی اس لیے - ایک لمحے مین بہار گلشن عالم نہین - **رشک** ؎ شوق نظارہ تو دیکھو کہ جھپکتی ہی نہین - میری آنکھین ہوئین تصویر کی گویا آنکھین - **ظفر** ؎ شکل آئینہ نہین آنکھ جھپکتی ہرگز - محو دیدار مری طرح کوی ہو تو سکے -

نمبر (۲) نیند نہ آنا - جاگتے رہنا - ؎ **شاہد** سوتوای شب ہجر جھپکی نہین آنکھ مصحفی کی - **آتش** ؎ شام سے وصل کی شب آنکھ نہ جھپکی تا صبح - شادی دولت دیدار نے سونے نہ دیا - **صبا** ؎ ای رشک آفتاب ترے انتظار مین جھپکی نہ آنکھ صورت اختر تمام رات -

نمبر (۳) شرمندۂ احسان نہونا - **عباس** ؎ کیون نہ آنکھو نپہ بٹھائین مرے ہمچشم مجھے کبھی جھپکی نہ کسی صاحب مقدور سے آنکھ - فقرہ - وہ امیر ہین تو ہوا کرین ہماری بھی آنکھ اُنسے کبھی نہین جھپکی -

نمبر (۴) ڈھیٹ ہونا - **آتش** ؎ جھپکی نہ دم قتل جو قاتل سے مری آنکھ - کھچوا کے مجھے گنج شہیدان سے نکالا - **نسیم** ؎ دھوم کردی ترے مذبوحون نے آنکھ جھپکی نہ ذرا دل دھڑکے -

نمبر (۵) نظر جمی رہنا - **غافل** ؎ آشنا ہوتی نظر گر اُس رُخ پُر نور سے - آنکھ موسے کی جھپکتی پھر نہ برق طور سے - **بحر** ؎ خورشید حشر سے بھی جھپکتی نہین یہ آنکھ - تیور بجھے ہوے نہین رکھتے جگر جلے - **خلیل** ؎ دیکھو تو آنکھ نہ جھپکے گی نقاب اُلٹو تو - ہم تو خورشید سے ہین آنکھ لڑانے والے -

نمبر (۶) مقابلہ کرنا - برابری کرنا - **اسیر** ؎ آنکھ جمشید و فلاطون سے جھپکنی کی نہین ہم بھی ہین خاک نشین در میخانۂ عشق -

نمبر (۷) آنکھ لڑانے کا ایک کھیل ہی جسکی جیت آنکھ نہ جھپکنے پر ہی - فقرہ - گھڑیون آنکھ لڑاتے رہے دونون مین سے کسیکی آنکھ نہ جھپکی -

آنکھ نہ چھپنا - بات کا تیورون سے ظاہر ہو جانا - **فروغ** ؎ مارے غیرت کے جھپکی جاتی ہی - نہین چھپتی کبھی طلب کی آنکھ -

آنکھ نہ دیدہ کاڑھے کشیدہ - مثل - (عو) سلیقہ کچھ بھی نہین حوصلے بہت کچھ - لیاقت کچھ نہین دعوے بڑے بڑے -

آنکھ نہ کُھل سکنا - نمبر (۱) روشنی کی تاب نہ لانا - فقرہ - سورج کا گردہ کیونکر نظر آسے تابش سے آنکھ تو کھل نہین سکتی -

نمبر (۲) ضعف و مرض سے دیکھ نہ سکنا - فقرہ - آنکھ تو کھل نہین سکتی بات کیا کرین -

آنکھ نہ کھول سکنا - متعدی - نمبر (۱) **اسیر** ؎ چمک ہی ہی بیا بانین اسکی برق جمال - مجال کیا ہی کہ آنکھین غزال کھول سکے -

نمبر (۲) فقرہ - مینے بہت پکارا مگر ضعف کے مارے وہ آنکھ نہ کھول سکے -

آنکھ (یا آنکھین) نہ کھولنا - نمبر (۱) شرم و ناز و انداز معشوقانہ سے - **قلق** ؎ - ناز و شرم و حجاب سے لیکن - کھولتی تھی نہ آنکھ وہ کمسن - **میر** ؎ غرور ناز سے آنکھین نہ کھولین اُس جفا جو نے - ملا پاؤن تلے جب تک نہ چشم صد غزالان کو -

نمبر(۲) تپ کی شدت یا اور کسی تکلیف سے بیہوش رہنا۔ مسرورؔ تپ فرقت سے
غش کی حالت ہی۔ آنکھ بیمار کھولتا ہی نہین۔

نمبر(۳) تصور کیحالت مین آنکھ بند رکھنا۔ ناسخؔ آنکھ کیا کھولون کہ ہی محو تصور
دل مرا۔ گھر مین وہ محبوب آیا بند اب در چاہیے۔

نمبر(۴) نیند سے نہ چونکنا۔ بحرؔ کھولی نہ آنکھ طالع خفتہ نے ایکدن۔ نالون نے
ساری عمر جگایا تو کیا ہوا۔

نمبر(۵) جب مینہ برابر برستا ہی تو کہتے ہین کہ مینہ نے آنکھ نہین کھولی یعنی پانی
نہین تھما۔ مصحفیؔ کم ہووے نہ عاشق کے کبھی اشک کا باران۔ ممکن ہی
نہین کھولے یہ ساون کی جھڑی آنکھ۔ اسجگہ جمع کے ساتھ نہین بولتے ہین۔
اور انشا نے آنکھ نہ لگنا بھی انہین معنی مین کہا ہیؔ کل تو سناٹے سے برسا ہی
کیا ساری رات۔ آنکھ کمبخت نہین کوئی گھڑی مینہ کی لگی۔

آنکھ نہ لگنا - جاگتے رہنا۔ ناسخؔ وصل کی شب سو گیا تھا مین سو غم
نے عمر بھر۔ آنکھ پھر لگنے نہ دی میری پئے تعزیر خواب۔

آنکھ نہ ملانا - نمبر(۱) نظر نہ ملانا - نہ دیکھنا۔ گلزار نسیمؔ آنکھ اُس سے نہ جب
ملائی اُسنے۔ زنجیر اسکی ہلائی اُسنے۔

نمبر(۲) شرمانا جھینپنا۔ داغؔ سر اُٹھاتے تھین وہ آنکھ ملاتے ہی نہیچ
لذت وصل ملی لذت دیدار گئی۔

نمبر(۳) متوجہ اور ملتفت نہونا۔ داغؔ دل لے ہی چلے ناز سے شوخی سے
ہنسی سے۔ اب انکی بلا آنکھ ملاتی ہی کسی سے۔ جرأتؔ آنکھ اب نہین ملاتا ہی
وہ غیرت پری۔ الفت نے جسکی مجکو دوانا بنا دیا۔ آتشؔ کیا کرین سامنے
وہ عاشق رنجور سے آنکھ۔ فعل مختار ملاتے نہین مجبور سے آنکھ۔

نمبر(۴) تاب چشمی نہ رکھنا۔ بحرؔ کیا تسے کوئی آنکھ ملانے مجال کیا۔
آگے صف فرہ کے نہ ٹھہرین تمن کے پاؤن۔ انشاؔ مجسے اغیار کوئی آنکھ
ملا سکتے ہین۔ منھ تو دیکھو وہ مرے سامنے آسکتے ہین۔

آنکھ نہ ملاؤ۔ شرماؤ۔ گریبان مین منھ ڈالو۔ بحرؔ دیکھی ہمنے دوستی تیری
ہمسے اب آنکھ بیوفا نہ ملا۔
اور اسیکی قوت مین ہی کہ ہمسے پھر آنکھ ملاتے ہو یعنی شرماتے نہین۔ نادم نہین
ہوتے ہو۔

آنکھ نہ ملنا - نمبر(۱) شرم و ناز وغیرہ انداز معشوقانہ سے۔ جرأتؔ حیا سے
پاس بیٹھے پر جو آنکھ اسکی نہین ملتی۔ تو کیا کیا سوجھتی ہی دور کی ہم بدگمانون کو
نمبر(۲) بے التفاتی یا بے مروتی سے۔ ؔ ملتی نہین ہی آنکھ اُس آئینہ
رو کی تیر۔ وہ دل جو لیکے جاوے مگر تو ہی کیا عجب۔ مشہور شعرؔ آگے کیا
اقرار تھا اب آنکھ بھی ملتی نہین۔ جا ہیے بس خوب الفت آزمائی آپکی۔ مصحفی
ؔ گر چہ آنکھین نہین اُس شوخ کی ملتین مجسے۔ پر وہی اب بھی ہی نظرون نہین
نہانی پیغام۔

آنکھ نہ ناک بنّو چاند سی - یہ مثل طنز سے عورتین اُسکی نسبت بولتی ہین جو
بدصورت ہو اور اُسکو خوبصورت جانیے۔

آنکھ نہین کہ کان نہین - یعنی بینائی اور سماعت سب چیزین خدا نے دی ہین
بحرؔ حال سب دیکھتا ہون سنتا ہون۔ میری آنکھین نہین کہ کان نہین
اور غافل یا بے پروا سے بھی کہتے ہین کہ تم خود دیکھ سنکے کام کرو تمہارے
آنکھ نہین ہی یا کان نہین۔

آنکھ نیچی نہونا - احسان مند نہونا۔ بحرؔ کسی سے آنکھ نیچی ہو نہ میرا سر جھکے یا رب

مجھے بکڑ زمانے مین میسر تو ایسا ہو۔ آتش ؎ حشر کے روز وہ دیدار خدا دیکھینگے
نیچی ہوتی نہین جنکی کسی مغرور سے آنکھ۔

آنکھ نیچی ہونا۔ نمبر (۱) شرمندۂ احسان ہونا۔ فقرہ۔ احسان سے انسان کی آنکھ نیچی ہو ہی جاتی ہی۔
نمبر (۲) نادم ہونا۔ فقرہ۔ بیٹا تمہارے چال چلن کی بدولت ہمچشمون مین ہمیشہ میری آنکھ نیچی رہتی ہی۔

آنکھ والا۔ پہچاننے پرکھنے والا۔ جوہر شناس۔ **داغ** ؎ وہ نقد دلکو ہمیشہ نظر مین رکھتے ہین۔ جو آنکھ والے ہین اچھا برا پرکھتے ہین۔

آنکھ ہی پھوٹی تو بھون سے کیا کام۔ مثل۔ یعنی جو مر باعث تعلق تھا جب وہی نرہا تو تعلق کیسا۔ مثلاً داماد سے تعلق بیٹی کے بدولت تھا جب بیٹی نرہی تو داماد سے کیا مطلب یا سالے سے علاقہ بی بی کی وجہ سے تھا جب بی بی ہی نہین تو سالے سے کیا بحث۔ **سودا** ؎ آنکھ جب تک ہی تو خوش آتی ہی بھون۔ آنکھ ہی پھوٹی تو کب بھاتی ہی بھون۔

آنکھون آنکھونمین (آنکھون ہی آنکھونمین) اشارونمین دیکھتے ہی دیکھتے (یہان مقصود طرز دید ہوتی ہی) **داغ** ؎ وہ نظر باز وقت نظارہ۔ آنکھون آنکھونمین کھا گیا دلکو۔ **جرات** ؎ اک نظر دیکھون تو یون کہتی ہی وہ چتون شریر۔ آنکھون ہی آنکھون مین کیفیت اُڑا لیجیے۔

آنکھون آنکھونمین (آنکھون ہی آنکھونمین) **باتین ہونا**۔ اشارونمین باتین ہونا۔ **عاشق** ؎ اُنسے اغیار سے سر محفل۔ آنکھون آنکھونمین ہوگئین باتین۔ ؎ **ظفر** آنکھون ہی آنکھون مین ہین باتین اُنسے ہو جاتین۔ کبھی ظاہر مین کچھ باہم نہ کہتے ہین نہ سنتے ہین۔

آنکھون آنکھونمین (آنکھون ہی آنکھونمین) **چرا لینا**۔ اشارونمین اُڑا لینا۔ چرانے کی چالاکی کے بیان مین کہتے ہین **ظفر** ؎ ہین یہ دزد دیدۂ نگاہ مین ترنی کا ذرہ جیور۔ آنکھون آنکھون ہی مین جو دلکو چرا لیجاوین۔ **مسرور** ؎ وہ اشارون مین دل اُڑا لینا۔ آنکھون ہی آنکھون مین چرا لینا۔

آنکھون آنکھونمین رات کٹنا۔ رات جاگتے گزرنا۔ **داغ** ؎ کاہش غم سے روح گھٹتی ہی۔ آنکھون آنکھونمین رات کٹتی ہی۔

آنکھون آنکھونمین صبح ہونا۔ دیکھو آنکھون آنکھونمین رات کٹنا۔ **داغ** ؎ رات مصیبت کی بسر ہوگئی۔ آنکھون ہی آنکھونمین سحر ہوگئی۔

آنکھون پر آئیے۔ بہت آؤ بھگت بلانے اور کسیکے آنے کی کمال خوشی ظاہر کرنے کیوقت کہتے ہین۔ **داغ** ؎ تنہا جو آئیے مری آنکھون پر آئیے۔ ساتھ اپنے غیر کو نہ کبھی لیکر آئیے۔ **میر** ؎ گل نے بہت کہا کہ چمن سے نہ جائیے۔ گلگشت کو جو آئیے آنکھون پر آئیے۔

آنکھون پر بٹھانا۔ بزرگداشت کرنا۔ بہت محبت اور تپاک سے پیش آنا۔ **داغ** ؎ مرتبہ دیکھنے والے کا ترے ایسا ہی۔ کہ بٹھاتے ہین جسے اہل نظر آنکھون پر۔ **بحر** ؎ کوی نہ سر پہ بٹھاتا ہی اب آنکھون پر۔ ہمارے اُٹھ گئے دنیا سے قدر دان کیا کیا۔ **صبا** ؎ آبرو دے اے کرے قد خمیدہ تو مجھے۔ یار آنکھون پر بٹھاے صورت ابرو مجھے۔

آنکھون پر بیٹھیے۔ دیکھو آنکھون پر آئیے۔ **بحر** ؎ بیٹھیے بندے کی آنکھون پر جو مسکن چاہیے۔ پلکین حاضر ہین اگر پردے کو چلمن چاہیے۔

آنکھون پر پاؤن رکھنا۔ بزرگداشت کرنا۔ عزیز رکھنا۔ **آتش** ؎ چال وہ چل کہ ہو جان سے دل عالم کو عزیز۔ آنکھون پر کہین ترے کا فرد و بندا قدم

آنکھوں پر پاؤں رکھیے - (یا قدم رکھیے) دیکھو آنکھوں پر آیئے - میر ؎
میری آنکھوں پہ رکھو پاؤں جو آؤ لیکن - رکھتے ہو ایسی جگہ تم تو قدم کاہیکو -
انشا ؎ بندہ خانے میں ابھی لایئے تشریف شریف - آکے رکھدیجے
ان آنکھوں پہ قدم یا معبود -

آنکھوں پر پٹی باندھ لینا - بیدرد اور بے مروت ہو جانا - فقرہ -
تمنے تو ہماری طرف سے آنکھوں پر پٹی باندھ لی ہی بالکل خبر ہی نہیں ہوتے -

آنکھوں پر پٹی باندھنا (یا آنکھوں سے پٹی باندھنا) قتل کیوقت
مجرم کی آنکھوں پر پٹی باندھ دیتے ہیں تاکہ وہ تلوار سے جھجکے نہیں کہ ہاتھ
خالی جاے - ناسخ ؎ ہمارے زخم کے نظارے کی کتاب ہی اُسکو -
تواے جراح پہلے باندھ پٹی چشم سوزن پر - ؎ سرجدا تن سے کیا آنکھوں پہ
پٹی باندھکر - ای نسیم افسوس ہی دیدار قاتل رہگیا - اور جرات نے صرف آنکھیں
باندھنا اسی محل پر کہا ہی - ؎ جو گردن باندھتے ہو دیکھنے دو تک تو قاتل کو
نہ باندھو آہ تم اس واجب التعزیر کی آنکھیں -

آنکھوں پر پردے پڑجانا - کچھ نہ سوجھنا متحیر اور غافل ہو جانا - رند
؎ پڑگئے آنکھوں پہ پردے نہ رہی تاب نگاہ - اُسنے غرفے سے نکالا
جو کبھی سر باہر - مومن ؎ جوں نقاب اُٹھی مری آنکھوں پہ پردہ پڑگیا -
کچھ نہ سوجھا عالم اُس پردہ نشین کا دیکھکر - اسیر ؎ آنکھوں پہ پردے
پڑگئے حیرت سے زیر تیغ - حسرت ہی رہگئی رخ قاتل کے دید کی - داغ
؎ کرتا ہی داغ کو جو کہ قاتل میں تاک جھانک - پردے پڑے ہیں آنکھوں پہ
غفلت تو دیکھیے -

آنکھوں پر پردے چھوٹنا - دیکھو آنکھوں پر پردے پڑجانا - رند ؎
تیری ہی صورت کو ترستے ہے ہم وصل میں بھی - پردے آنکھوں پہ ترے آتے ہی
دلبر چھوٹے - اب اسکا استعمال نہیں ہی -

آنکھوں پر پلکوں کا بوجھ نہیں ہوتا - مثل - یعنی جس سے محبت ہوتی
ہی وہ دلپر گران نہیں گزرتا - ہندی (آغا حجو صاحب) ؎ چشم دلکو ہیں
خار غم مرغوب - کب ہوا آنکھوں پہ بوجھ پلکوں کا - ثلث ؎ قدم رکھ بے تکلف
نازنین آنکھوں پہ نکہت کی - سر و چشم پر ہوتا نہیں ہی بار مژگان کا -

آنکھوں پر ٹھیکری - (یا ٹھیکریاں) رکھ لینا - نمبر (۱) بے شرمی اور
بے حیائی کی جگہ - فقرہ - نہ آئے گئے کا لحاظ ہی نہ اپنے پرائے کا خیال
تمنے تو آنکھوں پر ٹھیکریاں رکھ لی ہیں -
نمبر (۲) ناانصافی کی جگہ - فقرہ - دوسرے کے حق کا بھی خیال رکھنا
چاہیے اسطرح آنکھوں پر ٹھیکریاں نہیں رکھ لیتے -
نمبر (۳) جان بوجھ کر انکار کے مقام پر - فقرہ - آنکھوں دیکھی ہوئی چیز سے
انکار کروں مجھسے تو آنکھوں پر ٹھیکری نہیں رکھی جاتی -
نمبر (۴) بیدردی اور سنگدلی کی جگہ - فقرہ - اُنہوں نے تو آنکھوں پر ٹھیکریاں
رکھ لی ہیں کوئی تڑپ تڑپ کے مرجاے اُنکو کچھ پروا نہیں -
نمبر (۵) احسان فراموشی اور بے مروتی کی جگہ - مسرور ؎ بے مروت
جو میں روتا ہوں تو ہنس دیتا ہی - ٹھیکری اپنی کوہ آنکھوں پہ رکھ لیتا ہی -

آنکھوں پر جگہ دینا - تعظیم اور تکریم کرنا - خاطر اور تواضع سے پیش آنا -
؎ سب بٹھلاتے ہیں جگہ آنکھوں پر اپنی - اس خاک رہ عشق کا اعزاز
تو دیکھو - وزیر ؎ پاؤں کے چھالے انہیں دیتے ہیں آنکھوں پر جگہ - دیدۂ تر آبلہ
سمجھا ہی مژگان خار کو -

آنکھون پر جگہ ملنا - لازم - سحر ؎ جھک کے ملتا ہون زمانے مین جو ہم چشمون سے مجھکو آنکھون پہ جگہ ملتی ہی ابرو کی طرح -

آنکھون پر چھپّیان پڑنا - نقاہت کے سبب سے بیمار کی جب آنکھین نہین کھلتی مین اور پپوٹے لٹک آتے ہین تو اسکو عورتین کہتی ہین کہ آنکھون پر چھپّیان پڑے ہین

آنکھون پر دیوار اُٹھانا - جان بوجھ کے انکار کرنا - تسلیم ؎ مجھی سے پردہ کرتے ہو مجھی سے مکرے جاتے ہو - غضب ہی سامنے دیوار آنکھون پر اُٹھاتے ہو -

آنکھون پر رکھنا - محبت یا عظمت سے بہت عزیز کرنا - بحر ؎ لیں آنکھون پہ اُنہین رکھے بجاے مژگان - تیرے مجنون کے قدم سے ہون اگر خار جدا - رشک ؎ اپنا دیوان نہ رکھا کرون کیون آنکھون پر - مطلع مدحت ابرو سر دیوان نکلا - خلیل ؎ یار اگر طالب دیدار کو بھیجے مکتوب - رکھے ابرو کیطرح آنکھ کے اوپر نامہ -

آنکھون پر رومال ہونا - رونا - احسان ؎ رات سے بیمار الفت کا ترے یہ حال ہی - جسکو دیکھا چشم پر نم آنکھون پر رومال ہی - نفیس ؎ - خیمے سے جو روتا ہوا نکلا وہ خوش اقبال - آہین لب خشکیدہ پہ تھین آنکھون پہ رومال -

آنکھون پر رہنا - آنکھون پر رکھنا کا لازم - فقرہ - اُن کا دیوان سب کی آنکھون پر رہتا ہی -

آنکھون پر زور پڑنا - آنکھون پر زور دینا کا لازم - فقرہ - چاندنی مین کتاب نہ دیکھو آنکھون پر زور پڑیگا -

آنکھون پر زور دینا - لکھنے پڑھنے سینے پرونے یا اور کسی دیدہ ریزی کے کام مین مصروف ہونا - فقرہ - دونون وقت ملتے ہین اسوقت کتاب اُٹھا ڈالو آنکھون پر زور نہ دو -

آنکھون پر (یا آنکھون مین) غبار چھانا - دھندلا دکھائی دینا - رند ؎ کھودیا نور بصارت انتظار یار نے - ہی غبار آنکھون پہ چھایا یہ نگاہی راہ کو - میر ؎ تیرے بن دیکھے مین مکدّر ہون - آنکھون پر اب غبار رہتا ہی - سرور ؎ اتنی چھانی ہی خاک تیرے لیے - چھا رہا ہی غبار آنکھون مین

آنکھون پر غفلت کے پردے پڑنا - بیخبر اور غافل ہونا - نصیر ؎ وہ حسن بیحجاب اُسکا ہر جا جلوہ گر لیکن - تری آنکھون پہ غفلت کا پڑا ہی بیخبر پردہ - ظفر ؎ سب جگہ ہی وہی اور سب کی نظر سے ہی نہان - پڑ گیا آنکھون پہ یہ پردۂ غفلت کیا ہی -

آنکھون پر قدم - یہ جملہ تواضع او تکریم کرنے اور مہمان کے ہاتھون ہاتھ لینے کی جگہ بولتے ہین - اسیر ؎ تمہارے ہاتھ سے خط لیکے آیا - قدم آنکھون پہ میری نامہ بر کے - آتش ؎ دل اسکا ہی خیال یار اگر تشریف فرما ہو - قدم آنکھون کے اوپر سر کے اوپر ایسے مہمان کا - اور لینا کے ساتھ بھی مستعمل ہی - رند ؎ وہ رشک گل جو آج گیا سیر باغ کو - آنکھون پہ بلبلون نے قدم یار کے لیے - مسالک ؎ لیتے ہین عشاق آنکھون پر قدم - ظاہر اُسکا نقش پا ہوتا نہین - اور آتش نے پڑنا کے ساتھ بھی کہا ہی - ؎ عالم مستی مین چلتا ہی جو تیری چال یار - اپنی آنکھون پر قدم پڑتا ہی اُس طاؤس کا -

آنکھون تلے (یا آنکھون کے تلے) آنکھون کے سامنے - نظر مین - خلیل ؎ ہی اضطراب وصل کی شب مین یہ شام سے - آنکھون تلے سپیدۂ صبح ازل ہی

؎ ای ظفر اشکونکی دولت ایک پل مین دیکھ لو۔ لگ گئے کیا موتیون کے ڈہیر آنکھون کے تلے۔

آنکھون خاک ۔ عورتین چشم بد دور کی جگہ بولتی ہین ۔ فقرہ ۔ آنکھون خاک بچے نے کیا صورت پائی ہی۔

آنکھون دیکھا پھٹ پڑا کہ مین کانون سُنا (یا آنکھون دیکھا پھٹ پڑا مجھے کانون سننے دے) یہ مثل عورتین وہان بولتی مین جہان کوئی ہٹ دہرمی سے سچے کو جھوٹا بنا ے اور سکی دیکھی ہوی بات سے اپنی سُنی ہوی بات کو ترجیح دے۔

آنکھون دیکھا سو جانا کانون سُنا نہ مانا ۔ یہ مثل عورتین وہان بولتی ہین جہان سُنی ہوئی بات پر دیکھی ہوی بات کی ترجیح مقصود ہوتی ہی یعنی انسان جو کچھ اپنی آنکھون سے دیکھے اسپر یقین لائے سُنی سنائی بات کا کیا اعتبار

آنکھون دیکھتے (یا آنکھون کے دیکھتے) نمبر(۱) دیکھتے دیکھتے اپنے زمانے مین ۔ فقرہ ۔ میری آنکھون دیکھتے وہ لکھ پتی ہو گئے ۔ **معروف** ؎ آنکھون مین گھر کیا مری آنکھون کے دیکھتے ۔ اتنی سی ہی بساط یہ عیار طفل اشک نمبر(۲) دیکھکر ۔ دیدہ و دانستہ ۔ مثال کے لیے دیکھو آگے کی مثل ۔

آنکھون دیکھتے (یا آنکھون دیکھے) **مکھی نہین نگلی جاتی** ۔ یہ مثل عورتین وہان بولتی ہین جہان یہ کہنا منظور ہو کہ جان بوجھ کر کسی مصیبت مین نہین پڑا جاتا ۔ اور بیشتر اولاد کی نسبت سے انکار کے وقت کہتے ہین جب فریق ثانی مین کھلا ہوا کوئی عیب ہوتا ہی۔

آنکھون دیکھی (یا آنکھون کی دیکھی) چشم دیدہ یعنی جسے خود دیکھا ہو ۔ فقرہ ۔ سُنی سنای کا کیا اعتبار اپنی آنکھون دیکھی کہو ۔ **مومن** ؎ آنکھون کی دیکھی بات

کھون مین ۔ جوش ہی کیا خاموش رہو نین ۔

آنکھون دیکھین گے ۔ حسرت و آرزو سے کسی خوشی کی بات کے لیے کہتے ہین کہ خدا ایسا بھی دن کرے گا جو یہ بات آنکھون دیکھین گے ۔ فقرہ ۔ انکی آمد سنتے تو مدت سے ہین مگر جب آنکھون دیکھین گے تو تسکین ہوگی ۔ **درد** ؎ ۔ اپنی آنکھون اُسے مین دیکھون ۔ ایسا بھی کبھی خدا کرے گا ۔

آنکھون سکھ کلیجے ٹھنڈک ۔ اصل مین یہ عورتونکی زبان ہی چشم ما روشن دل ما شاد کی جگہ بولتی ہین یعنی بہت خوشی سے منظور ہی ہماری عین راحت ہی فقرہ ۔ بوا تم جم جم آؤ تمھارا آنا میری آنکھون سکھ کلیجے ٹھنڈک ۔

آنکھون سے ۔ بسر و چشم بہت خوشی سے ۔ **رشک** ؎ آنکھون سے دیتے ہین وہ بوسۂ چشم و رخسار ۔ نظر لطف و عنایت نہین مجھپر کسدن ۔ اور جواباً خبر حذف کر کے بھی کہتے ہین (مشہور شعر سلام کا) ؎ کہا شبیر نے تم لاؤ گے پانی عباس ۔ بوسے عباس کہ یا شاہ امم آنکھون سے ۔

آنکھون سے آج دیکھا کانون سے تو سُنا کرتے تھے ۔ یہ جملہ اُسوقت کہتے ہین جبکوی عجیب غریب چیز دیکھنے مین آے ۔

آنکھون سے آنکھین بند ہنا ۔ دو شخصون مین باہم محبت ہونا ۔ **سودا** ؎ آنکھون سے آنکھین ناصح ہرگز بندہی نہ چھوٹین ۔ زنجیر کی کڑی ہی جیسے کڑی لگائی ۔ اب یہ محاورہ متروک ہی۔

آنکھون سے بجا لانا ۔ نہایت خوشی سے حکم کی تعمیل کرنا ۔ **کیف** ؎ غیر ڈرتے ہین ہلدی خون جگر رونے سے ۔ ہم تو آنکھون سے بجا لائین جو ارشاد کرو ۔ **آتش** ؎ بجا لاتے اُسے آنکھون سے اے دوست ۔ کبھی کچھ ہمسے فرمایا تو ہوتا ۔ **ظفر** ؎ خوش ہین گریے سے ہمارے وہ تو ہان بہتر یہ ہی۔

ہم بجالائین گے آنکھون سے جو کچھ فرمائین گے -

آنکھون سے بلائین لینا - اشارون سے صدقے جانا - داغ ؎ دیکھکر یہ ادائین آنکھون سے - کیون نہ لون مین بلائین آنکھون سے -

آنکھون سے پاؤن - (یا پائے) اصل مین عورتون کی قسم اور کوسنا ہی یعنی آنکھین پھوٹین - رشک ؎ گلہ اسکا جو ہو مدنظر تو پاؤن آنکھون سے - لگاؤ دیر جتنی ہو سکے سرمہ لگانے مین -

آنکھون سے پردہ (یا حجاب) اُٹھجانا - غفلت دور ہوجانا - منیر ؎ دم سحر مری آنکھون سے اُٹھ گیا جو حجاب - بہار گلشن معنی سے دل ہوا شاداب -

آنکھون سے پھول اُٹھانا - ایک کھیل ہی کہ دو شخص تھوڑے سے فاصلے پر آمنے سامنے کھڑے ہوکر ہتھیلی کی زد سے ایک دوسرے کی طرف پھول پھینکتے ہین اسمین پھول جسکے ہاتھ سے گرجاتا ہی وہ آنکھون سے اُٹھاتا ہی - جرأت ؎ رتبہ گل بازی کا دلا کاش تو پاتا - ہاتھون سے جو گرتا تو وہ آنکھون سے اُٹھاتا - بحر ؎ ناتوانی مین بھی بدل ہی جو گیند اکھیلو - پھول کیا تمکو ہم آنکھون سے اُٹھا لیتے ہین - کیف ؎ رتبہ گل بازی کا جو ہو شوق مین حاصل - نظرون سے گرے دل تو وہ آنکھون سے اُٹھالین -

آنکھون سے تلوے سہلانا - تلوون سے آنکھین ملنا - آرام پہنچانے اور خوشامد کرنے کی جگہ کہتے ہین - بحر ؎ کوی دن میری بھی راحت کا سرانجام کرین - تلوے سہلاؤ نمین آنکھون سے وہ آرام کرین - ولہ ؎ عین راحت ہی مجھے خدمت گزاری یار کی - تلوے آنکھون سے جو سہلاتا ہون آجاتی ہی نیند

آنکھون سے ٹکر ٹکر دیکھنا - دیکھتے رہنا اور کچھ نہ کہنا - فقرہ - واہ وا لڑکو نمین مار پیٹ ہوا کی اور تم آنکھون سے ٹکر ٹکر دیکھا کیے -

آنکھون سے جان نکلنا - انتظار و حسرت مین مرنا - ؎ منتظر کوی دم کا مہمان ہی - جان آنکھون سے اب نکلتی ہی -

آنکھون سے چنگاریان اُڑنا - بہت جی جلنے کی جگہ کہتے ہین اور واحد کے ساتھ بھی کہا ہی ؎ کیونکر نہ بحر آنکھ سے چنگاریان اُڑین - میرے دل و جگر مرے پیش نظر جلے -

آنکھون سے دریا بہانا - بہت رونا - (مبالغے کے طور پر) معروف ؎ بخار اس دل کا سینے مین نہ رکھتے گر سحاب آسا - تو کیون رو رو کے ہم دریا بہاتے اپنی آنکھون سے -

آنکھون سے دریا بہنا - لازم - برق ؎ دو سمندر نہ سُنے ہونگے یہان آنکے دیکھ - ایک جا بہتے ہین دو آنکھون سے دریا کیسے - ظفر ؎ چشم سے دریا بہی لیکن بجھی دل کی نہ آگ - وہ جو تھی نالون کی اپنے شعلہ باری یون بھی ہی -

آنکھون سے دم نکلنا - دیکھو آنکھون سے جان نکلنا - رشک ؎ - ای خدا کوی نہ دیکھے مرض الفت چشم - دم اس آزار مین آنکھون سے نکلتے دیکھا - اور نکلنا کی جگہ روان ہونا بھی کہا ہی - صبا ؎ حسرت دیدنہ پوچھو شب تنہائی کی - دیکھتا تھا کہ دم آنکھون سے روان ہوتا ہی -

آنکھون سے دور ہی مگر دل سے نزدیک ہی - جدائی مین کسیکی ہر وقت یاد اور تصور رہنے کی جگہ کہتے ہین - آتش ؎ روپوش ہی جو ناز سے اسکا گلہ نہین - نزدیک دل سے ہی جو ہی آنکھون سے یار دور - رند ؎

؎ دیوان مین یون ہی چھپا ہی مگر بول چال مین جمع ہی کے ساتھ ہی -

فرقت کی رات بھی مجھے روز وصال ہی - نزدیک دل ہی یار جو آنکھونسے دور ہی -

آنکھونسے دیکھا جو کبھی کانونسے بھی نہ سنا تھا - یہ جملہ کسی عجیب و غریب چیز کے دیکھنے یا کوئی نئی بات پیش آنے پر کہتے ہین - رند ؎ ستم کرتا ہی چرخ سفلہ پرور اہل غیرت پر - جو کانونسے نہ سنتے تھے وہ آنکھونسے دکھاتا ہی -

آنکھ[illegible] جو نہ دیکھا تھا - کسی عجیب و غریب یا بڑی بات کے ظہور پر یہ جملہ بولتے ہین - مسرور ؎ دیا [illegible] نرگس بیمار کا بوسہ - نہ دیکھا تھا سو دیکھا ای دل رنجور آنکھونسے

آنکھون [illegible] دیکھا نہ کانون سے سُنا - نہ دیکھا نہ سنا کسی عجیب و غریب اور خلاف قیاس بات کی نسبت کہتے ہین - ظفر ؎ دیکھا ہے تیرے گل کا مین کونہ آنکھون سے کبھی - اور نہ کانونسے سنی بلبل تصویر کی بات - اور آنکھون نے دیکھا نہ کانون نے سُنا بھی کہتے ہین - ناسخ ؎ ناک ایسی دیکھی آنکھون نے نہ کانون نے سُنی - بو تمہارے کاکلونکی ہوتی ہی سمناک ہین -

آنکھون سے زمانہ دیکھا ہی - جملہ - جہان دیدہ ہی - تجربہ کار و ہوشیار ہی - یہان آنکھون سے زائد اور حسن کلام کے لیے ہی - مسرور ؎ ہر طرح کا کارخانہ دیکھا - ان آنکھون سے ہی زمانہ دیکھا -

آنکھون سے سوجھتا نہین ہی - جملہ - اُس جگہ بولتے ہین جب کسیکو سامنے رکھی ہوی چیز نظر نہ آسے -

آنکھون سے شرم لحاظ جاتا رہنا - بے شرم ہوجانا - پاس ادب نہ باقی رہنا - مومن ؎ کیون نہ آنکھین لڑلتے آئی حیا - تیری آنکھون سے یہ لحاظ گیا - فقرہ - بزرگون کے سامنے یہ شوخیان اب تیری آنکھون سے بالکل لحاظ جاتا رہا -

آنکھون سے شُعلے نکلنا (یا اُٹھنا) آنکھون مین بہت جلن اور سوزش ہونا - داغ ؎ کہون کیا خواب مین دیکھا تھا کس برق تجلی کو - کہ ابتک دیکھیئے شعلے ان آنکھون سے نکلتے ہین - سحر ؎ کانون سے لوین اُٹھتی ہین اور آنکھون سے شعلے - دیکھی نہ سُنی سوزش داغ جگر ایسی -

آنکھون سے عزیز رکھنا - نہایت عزیز اور محبوب سمجھنا (چونکہ اعضائے انسان مین آنکھین بہت ہی پیاری ہوتی ہین اسلیے نہایت عزیز کو آنکھون سے زیادہ عزیز کہتے ہین)

آنکھون سے عزیز ہونا - لازم - گلزار نسیم ؎ آنکھون سے عزیز گل مرا تھا - پتلی وہی چشم حوض کا تھا -

آنکھون سے غائب ہوجانا - نظرون سے نہان ہوجانا - سحر ؎ ای صنم غیب کی رکھتے ہین خبر کامل عشق - غائب آنکھون سے وہ عنقائے گم گیا ہوگا - آتش ؎ غائب آنکھون سے خیال یار ای آتش نہو - جان کے اوپر بنے گی دل اگر محزون ہوا -

آنکھون سے غفلت کے پردے اُٹھجانا - حقیقت حال کُھلجانا ہوش مین آنا - فقرہ - مرشد کی نگاہ ہوتے ہی آنکھون سے غفلت کے پردے اُٹھگئے -

آنکھون سے غیرت بہجانا - غیرت جاتی رہنا - ؎ ہر کسیکے سامنے روتے ہو تجر - بہگئی آنکھون سے غیرت آپکی -

آنکھون سے قبول ہی - بدل وجان قبول ہی بہت خوشی سے منظور ہی - اسیر ؎ گالیون کی ہی سماعت ہمین آنکھون سے قبول - تیرے ہونٹھونکی طرف کان رہا کرتے ہین -

آنکھون سے قدم لگانا - آنکھین پاؤن سے ملنا - عجز و اعتقاد یا توقیر

محبت سے۔ **شعور** ؎ دیا ہی حسن مین یہ مرتبہ اللہ نے تجکو۔ پری تیرے قدم
چومے لگاے حور آنکھون سے۔ **آتش** ؎ آے تو اب کے آنکھون سے
اپنی لگا دون مین۔ دہو کر شراب سے قدم ابر بہار کا۔

آنکھون سے کسی چیز کو لگانا۔ پیار اور محبت یا عظمت و تقدس
کی نظر سے۔ ؎ خط کسکا یہ آیا تھا کہ جرأت جسے تو نے۔ اکدم مین اٹھا آنکھون
سے سو بار لگایا۔ **ناسخ** ؎ کوہ غم ایک ہی تیشے مین ہوا سو ٹکڑے۔ کیون
نہ آنکھون سے لگایا کرون فرہاد کے ہاتھ۔ **صبا** ؎ مسیحا بھی اگر دن
فلک سے اتر کر۔ لگائین گے آنکھون سے تربت علی کی۔ اور آنکھون سے
مس کرنا بھی ہے۔ **قلق** ؎ پہلے انگلی اٹھا کے سوے ضریح۔ سب نے یات
پڑہی بطرز فصیح۔ بعد آنکھون سے مس کیا آ کر۔ گرد صندوق کے پھرا جا کر۔

آنکھون سے کوڑی نہین دیکھی ہے۔ جملہ۔ کوڑی کوڑی کو محتاج مین
فقرہ۔ جنہون نے آنکھون سے کوڑی نہ دیکھی تھی وہ ہزارون روپے
کے آدمی ہو گئے۔

آنکھون سے کوئی کام کرنا۔ بہت خوشی اور شوق سے کوئی کام کرنا
صبا ؎ جان جہان پیش نظر حسن کی روداد کرو۔ آنکھون سے اٹھنے
کی فرد پہ تم صاد کرو۔ **سحر** ؎ وہ بلاتے ہین اگر چلنے کو آنکھون سے چلون
زندہ پہنچون گا مگر تا در جانان کیونکر۔

آنکھون سے گرا بہت برا ہوتا ہے۔ یعنی جو شخص لوگونکی نظرون مین
حقیر ہو جاتا ہے ہر طرح اسکی خرابی ہوتی ہے۔ **نصیر** (رباعی) ؎ جو اشک
کہ آنکھون سے جدا ہوتا ہے۔ مژگان تلک آیا کہ فنا ہوتا ہے۔ آنکھون سے کسیکی
کوئی یا رب نہ گرے۔ آنکھون سے گرا بہت برا ہوتا ہے۔

آنکھون سے گرا دینا۔ بیقدر اور حقیر کر دینا۔ **آتش** ؎ شمعون کو
تو نے دل سے پروانون کے اتارا۔ آنکھون سے بلبلونکی گلشن گرا دیے
ہین۔ **ظفر** ؎ پڑہ جائین نظر انکی گر اسکے در دندان۔ اشکون کی طرح
گوہر آنکھون سے گرا دیے۔ **معروف** ؎ ایک عالم کی جو آنکھون سے گرایا
جون اشک۔ کاشکے گوہر غلطان ہی بنایا ہوتا۔

آنکھون سے گر جانا۔ لازم۔ **بحر** ؎ گر جاے
دو چار چاند۔ چار ابرو ون نے تجکو لگاے ہین چار چاند۔
برگ گل آنکھون سے بلبل تری گر جائین ابھی۔ گر تو دیکھے مرے اشکون کی
گل افشانی کو۔ **آتش** ؎ اے آفتاب محشر آنکھون سے گر گیا تو۔ منہ پھیرتا
جدہر سے بیم مین ادہر نہ کرتا۔

آنکھون سے لگا کے رکھنا۔ لگا رکھنا۔ بہت عزیز کر کے رکھنا
حفاظت سے رکھنا۔ **داغ** ؎ جو متاع ہنر پیش بہا رکھتے ہین۔ انکو آنکھون
سے خریدار لگا رکھتے ہین۔ **ظفر** ؎ آنکھون سے لگا کیونکہ بھلا اسکو نہ رکھون
آئی ہے مرے ہاتھ جو یہ خاک دہان کی۔

آنکھون سے مجبور ہونا۔ اندہا ہونا۔ **مسرور** ؎ ہوا پنہان جو
اسکا چہرۂ پرنور آنکھون سے۔ یہان تک روئے عاشق ہو گئے مجبور
آنکھون سے۔

آنکھون سے معذور کرنا۔ اندہا کر دینا۔ **جرأت** ؎ تب وعدۂ دیدار
بر آیا کہ رلا کر۔ آنکھون سے کیا جب ہمین معذور کسی نے۔

آنکھون سے معذور ہونا۔ لازم۔ ؎ اسنے خدمت سے جو عذر
رکھا ای جرأت۔ یان تلک روے کہ ہم آنکھون سے معذور ہوے۔

آنکھون سے ملنا - دیکھو آنکھون سے لگانا - **انشا** ؎ مین نے دوپٹا جب ترا آنکھون سے اپنی مل لیا - اُسکی شمیم ناز سے یاد مین نے غش کیا ۔

فقرہ - مزار اقدس کی خاک آنکھون سے ملتے ہی درد جاتا رہا -

آنکھون سے نیند اُڑ جانا - نیند نہ آنا - یا نیند اُچٹ جانا - **آتش** ؎ یاد ... مین اُڑ گئی آنکھون سے نیند - گہ کنوان جھانکا کبھی تلوار کو ؎ اُڑے سُنکر جسے ای قصہ خوان نیند اپنی آنکھون سے آئے تو وہی فسانہ اور کہتا ہی - **وزیر** ؎ یاد چشم سرگین مین شب کو لڑاتی ہی نیند - صورت مرغ نگہ آنکھون سے اُڑ جاتی ہی نیند -

آنکھونکا برسنا (نمش) - زار زار رونا - **داغ** ؎ اشک اُمڈے برس گئین آنکھین - دیکھنے کو ترس گئین آنکھین - **بحر** ؎ ہرسال ان آنکھونکو برستے ہوے دیکھا - بہادون نظر آیا نہ ساون نظر آیا -

آنکھون کا بہنا (نمش) - آنسو جاری رہنا - **ہلال** ؎ یہ آنکھین بہ رہی ہین پتلیان تک نکلی آتی ہین - غضب ہی مردم آبی کنار جو نکلتے ہین - **رند** ؎ چشم بہنے لگی جب داغ جگر بھر آیا - چور پیدا کیا ناسور نے اچھا ہوکر -

آنکھون کا تیل نکالنا - دیدہ ریزی کے کام مین آنکھون پر زور دینا - **تسلیم** ؎ وصل مین ڈھونڈین عبث موئے میان یار کیون - تیل آنکھونکا نکالین رات بھر بیکار کیون -

آنکھونکا جھمکا آنسوؤن کی جھڑی - **میر** ؎ جون ابر نہ تھم سکتا آنکھونکا مری جھمکا - جون برق اگر وہ بھی جھمکی سی دکھا جاتا - اب یہ محاورہ نہین ہی ۔

آنکھونکا چلنا پھرنا (نفش) - (یا آنکھونکی چل پھر یا چلت پھرت) شوخی سے نظر کا نہ ٹھہرنا - **داغ** ؎ اسے تا کا اُسے مارا یہی نقشا دکھا - چلتی پھرتی ہین

قیامت کی تمہاری آنکھین ۔

آنکھون کا دریا بہانا (ظفش) - بہت رونا - **رشک** ؎ آبروے ابر دریا بار بھی اُڑ جائگی - میری آنکھین آندہی ہین دریا بہانے کیلیے -

آنکھون کا دیکھا جانے دے بھلے مانس کا کہنا مان لے -

یہ مثل بطور نصیحت بولی جاتی ہی - مطلب یہ ہوتا ہی کہ تجربہ کار کی بات پر عمل کرنا بہت ہی ضرور ہی حتے کہ اپنی آنکھ سے دیکھے ہوے پر بھی اسکی بات کو ترجیح دینا چاہیے -

آنکھونکا رونا - نمبر (۱) آنسو بہانا - **آتش** ؎ یہی رونا ہی جو ان خانہ خراب آنکھون کا - بام سے در ہی جدا در سے ہی دیوار جدا -

نمبر (۲) آنکھون کا شکوہ - **آتش** ؎ نظارہ کیا کین وہ یہ دیدار کو ترسا - دن رات رہا آنکھون کا رونا مرے دلکو -

نمبر (۳) بینائی کے جانیکا افسوس کرنا - **رند** ؎ جو رونا یہی ہی تو پھوٹین گی آنکھین - مجھے اب تو آنکھون کا رونا پڑا ہی - اور اسجگہ آنکھونکو رونا بھی کہتے ہین - نواب خلد آشیان طاب ثراہ (فرمانرواے رامپور) ؎ - نواب ہاتھ عشق مین دونون سے دھو بیٹھے - دلکو تو روتے ہی تھے آنکھون کو رو بیٹھے -

آنکھونکا کسی کو ڈھونڈنا - کسیکے دیکھنے کا بہت مشتاق ہونا -

ظفر ؎ ڈھونڈتی ہین جسکو آنکھین وہ نہین آتا نظر - ہم بہت دوڑاتے ہین اپنی نظر چارون طرف - **بحر** ؎ صاحب کہین ظہور کرو کائنات مین - دولہا کو آنکھین ڈھونڈ رہی ہین برات مین - ؎ ہو گئین چار نگاہین جو دم قتل **آتش** - آنکھین ملاد کی ڈھونڈین گی گنہگار کی شکل **قلق** ؎ مین غفلت مین

کھولدین آنکھین - یارکو ڈھونڈنے لگین آنکھین -

آنکھون کا لہو رونا - بہت رونا - (مبالغے کے طور پر) **بحر** ؎ کیا فقط آنکھین لہو روکر ہوی ہین چشم زخم - ہڈی ہڈی مین فراق یار سے ناسور ہی - **ناسخ** ؎ کسی نے تیر دزدیدہ نگہ سے دلکو مارا ہی - لہو روتی ہین آنکھین راز پنہان آشکارا ہی - اور لہو برسانا بھی کہا ہی - **اُنس** ؎ دکھانہ برق سے ای ابر ہمکو تو آنکھین - شب فراق ہی برسائین گی لہو آنکھین -

آنکھون کا لہو ہوجانا - آنکھون کا نہایت سُرخ ہوجانا - (اکثر بہت رونے کی جگہ کہتے ہین) فقرہ - روتے روتے آنکھین لہو تو ہوگئین اب کہان تک روؤگے -

آنکھونکا ناسور ہونا - آنکھ سے آنسو نہ تھمنا - **نواب خلد آشیان** (فرمانرواے رامپور) ؎ آنکھین ہوئین ناسور جو رونے سے تو پھر کون نظارہ کریگا ترے بیساختہ پن کا -

آنکھون کا نور - نمبر (۱) بصارت - روشنی چشم - **رشک** ؎ بہ تمہارے ورنگا کیا جانین مہر و ماہ - پوچھو یہ روشنی مری آنکھون کے نور سے - **صبا** ؎ اندھا کیا مجھے شب مہتاب ہجر نے - آنکھون کا نور بنبہ داغ قمر ہوا - نمبر (۲) اولاد - عزیز قریب - **داغ** (ماتم فرزند مین) ؎ احمد کے غم مین دیدہ و دل کیون نہون تباہ - آنکھون کا نور تھا مرے دل کا سرور تھا

آنکھونکا نور اُڑجانا - بینائی جاتی رہنا - **میر حسن** ؎ اڑا نور نرگس کی آنکھونکا سب - ہوے بال سنبل کے ماتم کی شب -

آنکھونکا (یا آنکھون سے) نور جاتا رہنا - نابینا ہوجانا - **قلق** ؎ دل کا اُسکے سرور جاتا ہی - اور آنکھونکا نور جاتا ہی - **اسیر** ؎ جب تلک قاصد پھرا جاتا رہا آنکھون سے نور - خط جانان ہمکو پیغام زبانی ہوگیا - **غافل** ؎ عبث وہ شرمگین رہتا ہی اب مستور آنکھون سے - کہ روتے روتے یان جاتا رہا ہی نور آنکھون سے - اور جانا کیجگہ کھویا جانا بھی ہی - **خلیل** ؎ آنکھون سے نور جسم سے جان دل سے صبر و تاب - کھوئے گئے ہین جبسے وہ آرام جان گیا

آنکھونکا نور کھو دینا - اندھا کردیا - **ہلال** ؎ [illegible] مین چوندھیا گیا - آنکھون سے نور نیر اعظم نے کھو[illegible] ہر دم نہ دیکھے گال یوسف کے - یہ اُس عینک کے [illegible] مین نور [illegible] کا کھوتی ہی -

آنکھونکا (یا آنکھون سے) نیل ڈھلجانا - مرتے وقت جو چند قطرے پانی کے آنکھون سے نکلتے ہین اسکو آنکھون کا نیل ڈھلنا کہتے ہین - **بحر** ؎ موت کی صورت نظر آئی اُسے دیکھا نہ آہ - ڈھل گیا آنکھون کا نیل ای انتظار سبزہ رنگ - **اسیر** ؎ عطا جو غیر کو کرتے کبھی وہ بوسۂ خال - تو صاف دہر مری آنکھون کے نیل ڈھلجاتے - **مصحفی** ؎ میری آنکھون سے جو یان نیل ڈھلا نزع کیوقت - اُسنے رو رو کے وہان اپنا چھڑایا کاجل - **نواب مرزا شوق** ؎ دونون آنکھون سے نیل ڈھلتا ہی - نبض ساقط ہی دم نکلتا ہی - **قلق** ؎ دید رخ اسطرف تھی مدنظر - نیل آنکھون سے ڈھل چکا تھا اُدھر -

آنکھونکو انتظار ہونا - آنکھونکو یہان زائد ہی مطلب وہی انتظار ہونا ہی **ناسخ** ؎ آنکھونکو ہی انتظار قاصد - ہی جان امیدوار قاصد - اور آنکھونمین انتظار ہونا بھی کہا ہی - **ناسخ** ؎ کرکے وعدہ شب کے آنے کا نہین آیا جو یار - بیقراری دلمین ہی اور انتظار آنکھونمین ہی -

آنکھونکو رو بیٹھنا - آنکھون سے معذور ہوجانا - **ہندی** (آغا ہجو صاحب) ؎ آبرو جتنی تھی لوگونمین اُسے کھو بیٹھے - اسقدر روے کہ آنکھون کو بھی ہم رو بیٹھے - **جرات** ؎ رونا آتا ہی ہمین رونے پہ اپنے یارو - یان تلک روے کہ آنکھونکو بھی رو بیٹھے ہم -

آنکھون کے آگے - (یا سامنے) نمبر (۱) پیش چشم - نظر کے سامنے (خارج ہو) فقرہ - آنکھون کے آگے چیز رکھی ہی اور تجھے نہین ؎ زلف و رخ ساقی کا تماشا آنکھون کے آگے پھرتا ہی - مدت سے وہ دور نہین وہ صبح نہین وہ شام نہین - **ناسخ** ؎ سامنے آنکھون کے اب ذرات اسکا خال ہی - اندنون تابان ہمارا کوکب اقبال ہی - **بحر** ؎ اسکو دیکھون کہ جا رہی ہی - میری آنکھون کے روبرو ہی وہی - نمبر (۲) ہوتے دیکھتے دیکھتے - **قلق** ؎ رانڈ ہوکر جوان اک بیٹی - میرے پہلو سے آکے آگے بیٹھی - دوسری میری آنکھون کے آگے - اُٹھتی ہی نوجوان دنیا سے -

آنکھون کے آگے آئے (یا آئیگا) دیکھو آنکھون سے پاؤن - **عاشق** ؎ جلتے رہو کسیکو اگر تم کباب دو - آنکھون کے آگے آئے جو جام شراب دو -

آنکھون کے آگے (یا سامنے) **اُٹھ جانا** - کسیکی زندگی مین کسیکا مرجانا - دیکھتے دیکھتے نیست و نابود ہوجانا - مثال کے لیے دیکھو آنکھون کے آگے نمبر ۲ -

آنکھون کے آگے (یا سامنے) **اندہیرا آجانا** یہ حالت بہت غصے اور کسی بڑے صدمے یا زیادہ خوف یا ضعف سے ہوجاتی ہی - **سودا** ؎ ابر غم کا دل کے اوپر چھا گیا - آنکھون کے آگے اندہیرا آگیا - اور اندھیرا چھا جانا بھی کہتے ہین - **داغ** ؎ آگے آنکھون کے اندہیرا چھا گیا - کچھ دکھائی دے تو دیکھون دل کی چوٹ -

آنکھون کے آگے پلکونکی برائی - دیکھو آنکھ کی بدی کہون کے آگے - **نکہت** ؎ یار کی یارو بیان تم بیوفائی مت کرو - روبرو آنکھون کے پلکونکی برائی مت کرو - **ہندی** (آغا ہجو صاحب) ؎ تیر جانان جو لگا دل مین نہ کرنا شکوہ - آگے آنکھون کے نہین کرتے بدی پلکونکی -

آنکھون کے آگے (یا سامنے) **پھرنا** - تصور مین نظرون کے سامنے رہنا - **مومن** ؎ پھر جاسے نہ تا چشم صنم آنکھ کے آگے - سیر چمن نرگس شہلا نہ کرینگے - **سودا** ؎ ایسی ہی دکھلائی دی اک شکل زشت - پھر گئی آنکھون کے آگے سرنوشت - **ناسخ** ؎ آگے آنکھون کے جو پھر جاتے ہو چلاتا ہون مین - پہلے بجلی کوندتی ہی رعد کی آواز سے -

آنکھون کے آگے - (یا سامنے) **تارے چھٹکنا** - یا **تارے چھوٹنا** - ضعف یا صدمے سے چکرا جانے مین جو ذرے سے نظر آتے ہین اُنکو تارے چھٹکنا کہتے ہین - **شعور** ؎ کیا ہی ناتوان ایسا کسی گیسو کی افشان نے - کہ اب آنکھون کے آگے دنکو بھی تارے چھٹکتے ہین - **جرات** ؎ اُٹھتے ہی چھوٹتے ہین آنکھون کے تلے تارے سے - جب جدا تجھسے ہم اے ماہ جبین بیٹھتے ہین -

آنکھونکے آگے سے اُوپ یا تلپٹ ہوجانا - نگاہ کے سامنے سے اسطرح غائب ہوجانا کہ پتا نہ لگے -

آنکھونکے آگے ناک سوجھے کیا خاک - یہ مثل طنز سے اُسکی نسبت

بولی جاتی ہی جیسے سامنے کی چیز نہ سوجھے - ناسخ ؎ ہی عیان جلوہ خدا کا ان بتان ہند مین - سوجھے کیا زاہد تجھے آنکھون کے آگے ناک ہی -

آنکھونکے اندھے - نافہم بے وقوف - نصیر ؎ دیکھ تو آنکھ کے اندھے کچھ بھی ہی تجکو شعور - یہ تو سیری نوجوانی اور پرانی چوڑیان - میر ؎ اہل نظر کسو کو ہوتی ہی محرمیت - آنکھونکے اندھے ہمتو مدت رہے حرم مین -

آنکھونکے اندھے نام شیخ روشن - مثل - دیکھو آنکھون کے اندھے نام نین سکھ -

آنکھون کے اندھے نام نین سکھ - جو نادان دانا بنے اُسکی نسبت یہ مثل کہتے ہین - اور اُسکی نسبت بھی کہتے ہین جو ایسی صفت سے مشہور ہو کہ اسمین پائی نہ جاے - اسکے قریب قریب فارسی کی یہ مثل ہی - ع برعکس نہند نام زنگی کافور - جانصاحب ؎ آنکھونکی اندھی ہی وہ مثل نام نین سکھ - نرگس کو ذنکو اونٹ بھی آتا نہین نظر - مہندی (آغا حجو صاحب) ؎ اچھی پوشاک کو وہ کیا جانین - نین سکھ نام اندھے آنکھونکے -

آنکھونکے بھل چلنا - ادب یا شوق سے چلنا - داغ ؎ آنکھون کے بل چلونگا تری راہ شوق مین - موے مژہ بنین گے مری چشم تر کے پاؤن - اور آنکھون کے بھل بیٹھنا بھی کہاہی - رشک ؎ کوے جانان نین اگر پاؤن دہرے سون تھک جائین - سر کے بھل راہ چلا آنکھون کے بھل بیٹھ گیا -

آنکھونکی بینائی - بصارت - ناصر ؎ روز تم دیکھتے ہو شام ہی کیوقت کتاب - دشمنی ہی تمھین کچھ آنکھونکی بینائی سے -

آنکھونکے پپوٹے - وہ کھال جو بطور غلاف آنکھ کے اوپر ہی جیسے فارسی مین غلاف چشم اور بنام چشم کہتے ہین -

آنکھونکی پتلیان - نمبر (۱) آنکھونکی سیاہی - رند ؎ گئین جو حسرت دیدار لیکے دنیا سے - کرینگی حشر کو آنکھونکی پتلیان فریاد -

نمبر (۲) نہایت عزیز اور محبوب - کیف ؎ دین دنیا دونون ہین آنکھونکی اپنی پتلیان - اک نگہ ہی حق کی جانب ایک باطل کیطرف - فقرہ - اولاد ہزار بُری ہو مگر مان باپ آنکھ کی پتلی سمجھتے ہین -

آنکھونکی پتلیان ٹھہرانا - آنکھونکا بے نور [illegible]

اسیر ؎ کیا دیر مغان مین ایک بت کا انتظار [illegible] گئین چشم برہمن مین -

آنکھونکی پتلیان پھر جانا - آنکھونکی پتلیون کا ٹیڑھ جانا - چونکہ نزع کے وقت اعصاب کے کھنچنے سے ایسا ہوا کرتا ہی اسلیے علامت مرگ سے کنایہ ہی معروف نشہ ؎ طبیعت کرتہ اکبار اسطرح سرکار کی پھرتی - تو پتلی آنکھ کی کیون آپ کے بیمار کی پھرتی -

آنکھون کے پردے - وہ سات جھلیان جو پتہ آنکھون مین ہوتی ہین -

آنکھونکی تری - آنسوؤن کی نمی - ناسخ ؎ آئنہ دیدۂ گریان بنے جو ہر پتلی - دیکھلے جو مری آنکھون کی تری آئینہ - بحر ؎ جب مستعد گریہ ہوے ہم غضب آیا - گرد ونکو بنایا کنول آنکھونکی تری نے -

آنکھونکے تل - وہ چھوٹے سے نقطے جو آنکھ کی سیاہی مین ہوتے ہین - وزیر ؎ نظر سے میری گر بیما آنکی ہوگئین آنکھین - تصدق کے لیے کیجیو اُن روغن آنکھ کے تل کا - ذوق ؎ دیکھ چھوٹون کو ہی اللہ بڑائی دیتا - آسمان آنکھ کے تل مین ہی دکھائی دیتا -

آنکھون کے حلقے - وہ دائرے جنمین آنکھون کے ڈہیلے قائم ہین جنہین کاسۂ چشم اور حدقۂ چشم بھی کہتے ہین - **اسیر** آنکھ کا حلقہ بجاے طوق گردن چاہیے - ہون مین دیوانہ کسیکی نرگس بیمار کا - **ضبا** ٹکٹکی باندہے ترے در پر ہین گے ای صنم - حلقے آنکھون کے کرینگے حلقۂ زنجیر ہم - **آتش** [illegible] سمند یار مین ہون - ہماری آنکھون کے حلقے رکاب

[illegible] پیدا کر - دیکھنے کی لیاقت پیدا کرو - عقل اور تمیز حاصل کرو - یہ ہی مذاق سے کہتے ہین جب کسیکو کوئی چیز سامنے رکھی ہوی نہین نظر آتی ہے - **بحر** بیچشمی یار سے حیا کر - نرگس آنکھون کی کچھ پیدا کر -

آنکھونکے ڈورے - آنکھون کی لال لال رگین جو کسیکی آنکھو نمین قدرتی ہوتی ہین یا نشے یا خمار سے پیدا ہو جاتی ہین - **ناسخ** آنکھون کے ڈورے ہین رگ یاقوت ہیرون ہین - موتی جڑے ہین لعل مین منھ پر عرق نہین - **میر** تماشا سرخ ڈورونسے تری کیا چشم میگون ہی - رگ گل نرگس شہلا مین ہی یہ تازہ مضمون ہی -

آنکھونکے ڈہیلے - دیدے - (یعنی سیاہی اور سپیدی اور پتلی) **مومن** غیر کو جھانکا تو ڈہیلے آنکھ کے - دیکھنا رکھدیوین گے روزن مین ہم - **اسیر** واہ رے شوق تماشا دیدۂ روزن نبین - صرف اگر آنکھون کے ڈہیلے ہون تری دیوار مین - **وزیر** اس مری دیوانگی پر ای جنون پتھر ترین - آنکھ کے ڈھیلے لگاتا ہون اگر آتی ہی نیند -

آنکھونکی راہ (یا راستے) سے دل مین در آنا - نظرون مین سما کے دل مین گھر کرنا - **صبا** بے محابا ہی حقیقت مین تصور اُنکا - آنکھون کی راہ سے کیا صاف در آیا دل مین - اور در آنا کی جگہہ اُتر آنا بھی کہتے ہین - **مسرور** یار کا دیدہ دلیری سے لبھانا دیکھو - آنکھون کے رستے سے دلمین اُتر آنا دیکھو -

آنکھونکی راہ سے دم نکلنا - نزع کیوقت آنکھین کھلی رہجانا جیسے انتظار مین مرنا کہتے ہین - **آتش** وہ تماشا ہی ترا حسن پُر آشوب ای ترک - آنکھون کی راہ سے دم نکلے تماشائیکا - **جرات** آنکھونکی راہ نکلے ہی کیا حسرتون سے دم - وہ روبرو جو اپنے دم واپسین نہین - اور دم کی جگہہ جان نکلنا بھی کہتے ہین - **آتش** راہ سے آنکھونکی نکلے جان مضطر جا ملے - شام سے فرقت کی شب مین ہی سحر کا انتظار -

آنکھونکی روشنی (یا بینائی) جاتی رہنا - اندہا ہو جانا - **رند** آنکھون کی روشنی بھی گئی ساتھ یار کے - کچھ سوجھتا نہین جو ہوئے پیش نظر نہین -

آنکھون کے سامنے رکھنا - نمبر (۱) نگرانی رکھنا - **تسلیم** - زیر دامن رہنے دو اشک پریشان حال کو - سامنے آنکھون کے رکھنا چاہئے اطفال کو -

نمبر (۲) نظر کے سامنے رکھنا - **ناسخ** سامنے آنکھونکے آئینہ بہت رکھا نہ کر - ای صنم لیجاتے ہین کم پیش بیمار آئینہ -

آنکھون کے سامنے رہنا - لازم -

آنکھونکے سامنے (یا آگے) سے چرانا - بہت چالاکی اور عیاری سے چرانا - **آتش** آنکھون کے سامنے سے دلکو مرے چرانا - خال سیہ ہی

اندھیر آیا - اور آنا کی جگہ چھانا اور ہونا بھی ہی - رشک ؎ چھایا تری زینت
سے یہ آنکھونمین اندھیرا - مسی نہ دکھای دی نہ سرا نظر آیا - اسیر ؎
جی الجھنے لگا آنکھونمین اندھیرا چھایا - جب تصور ترا ای گیسو شبگون باندھا
سحر ؎ چار سو ہی اندھیر آنکھون مین - چار دن سے جو اسکی دید نہین
آنکھونمین باتین کرنا - اشارونمین باتین کرنا - انشا ؎ -
خیر سے کرتے تھے آنکھونمین ابھی باتین تم - ہم بھی آ پہنچے ہین کیا عین
اشارات کیوقت -

آنکھونمین باتین ہونا - لازم - سحر ؎ سیکھے سے بھی انداز
تمھارے نہین آتے - آنکھونمین ہون باتین یہ اشارے نہین آتے -

آنکھونمین بجلی سی چمک جانا - دیکھو آنکھون کے نیچے بجلی سی
چمک جانا معروف ؎ ایک بجلی سی چمک جاے ہی آنکھونمین وہین -
ذکر چھیڑے ہی جو اُس گل کی ہنسی کا کوی -

آنکھونمین بچن ہونا - گھور اگھاری ہونا - درد ؎ میرے اُسکے جو
لڑ گئین آنکھین - ہو گئے آنکھون ہی مین دو دو بچن - اب یہ محاورہ
متروک ہی -

آنکھونمین بسنا - نظرونمین سمانا - تصورمین رہنا کوی چیز جب خیال
مین پیش نظر رہتی ہی تو اسکی نسبت کہتے ہین کہ آنکھونمین بس گئی ہی یا بسی رہتی
ہی - مصحفی ؎ بس گیا وہ نگار آنکھونمین - کیا سمائے بہار آنکھونمین
ظفر ؎ بسا آنکھونمین وہ پیارا کچھ ایسا ہی کہ کیا کہئے - تصور بندھ گیا اُسکا کچھ
ایسا ہی کہ کیا کہئے -

آنکھونمین بہار پھولنا - چھانا - دل شگفتہ ہونا - نگاہون سے
خوشی ٹپکنا - سوز ؎ کھُب گیا حسن یار آنکھونمین - کیا ہی پھولی بہار آنکھونمین
مسرور ؎ آتے ہو ضرور تم چمن سے - آنکھون مین بہار چھا رہی ہی

آنکھونمین بیٹھنا - ڈھٹائی سے مکرنا - داغ ؎ دلکو چرا لیا ہی
اشارون سے اور پھر - آنکھونمین بیٹھتے ہین ڈھٹائی تو دیکھئے - یہ محاورہ
لکھنؤمین نہین سُنا -

آنکھونمین پالنا - بہت محبت اور نازو نعم سے پ[illegible]
؎ کہان جاتا ہی تنہا چھوڑکر مجکو مصیبت مین [illegible] طفل
اشک آنکھونمین پالا تھا - سوز ؎ کیون طفل اشک تجکو آنکھونمین پالا
اسیر بھی میرے مُنھ پر یون گرم ہو کے آیا -

آنکھونمین پھرنا - تصورمین پیش نظر رہنا - ظفر ؎ گردش چشم وہ آنکھونمین
پھرے ہی ساقی - ہمکو کیا کام جو ہم تجھسے کرین جام طلب - آتش ؎
دیکھکر آئنہ یار آنکھونمین پھر جاتا ہی - یاد آتی ہی مجھے بھولی ہوی صحبت صبح
ناسخ ؎ جنکی رفتار کے پامال ہین ہم - وہی آنکھونمین پھرا کرتے ہین
رشک ؎ ای چرخ دور کامل نجم زحل یہ تھا - پھرتا رہا ان آنکھونمین وہ
تل تمام رات -

آنکھونمین پھیکا لگنا - خوشنما اور اچھا نہ معلوم ہونا - میر ؎ لالہ و گل
کیون نہ پھیکے اپنی آنکھونمین لگین - دیکھنے والے ہین ہم تو رنگ احمر کے ترے
ولہ ؎ گر بہشت آوے تو آنکھونمین مری پھیکی لگے - جسنے دیکھا ہو تجھے
محو تماشا کیا ہو -

آنکھونمین پی جانا یا پیئے جانا - رغبت و شوق سے تاکنا - گھورنا
آتش ؎ جانب شیشہ جو دیکھون تو مغان کہتے ہین - آنکھونمین دختر رز

کو پیٹے جاتے ہو عبث۔

آنکھونمین ترمرے پھرنا۔ دماغی صدمے سے آنکھونکے آگے ذرے ذرے سے نظر آنا۔ ترمرے اُس چکنائیکو کہتے ہین جو پانی کے اوپر متفرق ہوکے تیرتی ہی اسی سے تشبیہاً اُن ذرونکو بھی کہتے ہین۔ داغ

[illegible] ذرہ ریگ بیابان کوی جاتا ہی۔ پھرین گے ترمرے تربت مین [illegible] مومن ؎ عطر غیر ونکو دکھا کر جو لگایا اُسنے۔ [illegible] دیدۂ تر مین پھرتے۔

[illegible] تصور بندہنا۔ کسی چیز کا خیال پیش نظر ہونا۔ نقی ؎ جب تصور رخ گلگون کا بندہا آنکھون مین۔ خار ہر گل ہوا ای باد صبا آنکھون مین۔

آنکھونمین تکلے چبھونا۔ غصے کے وقت عورتین لونڈیون باندیون سے کہتی ہین کہ اگر پھر اسطرح ڈہٹائی سے آنکھ سامنے کی تو آنکھون مین تکلے چبھو دونگی۔ اسکا استعمال ایسی خطا پر ہی جو آنکھ سے متعلق ہو۔ داغ ؎ کرے دعواے ہمچشمی تو مژگان دراز اُسکی۔ چبھوے خوب تکلے نرگس شہلا کی آنکھونمین۔

آنکھونمین تل بیٹھنا۔ آنکھونمین سما جانا۔ سودا ؏ تل بیٹھ مری آنکھونمین ہی ساعت نیک آج۔

آنکھونمین تُلنا۔ نظرونمین جچنا۔ بحر ؎ ہم پلہ ہوے اُس سے نہ چھوٹے نہ بڑے پھول۔ آنکھونمین تُلا یار ترازو مین ترے پھول۔ ولہ ؎ تلگئی مہر و وفا ای یار اپنی آنکھ مین۔ جب ترازو سینے مین تیر نظر ہونے لگا۔

آنکھونمین تولنا۔ متعدی۔ منیر ؎ دل عدو مین ترازو ہوا ہی اُنکا تیر۔ اگر ہو شبہہ تو ای مرگ اپنی آنکھونمین تول۔ مسرور ؎ دیتے ہین فوق اپنی کمر سے بھی نازنین۔ آنکھونمین تول کر مرے جسم نحیف کو۔ شعور ؎ آنکھ مین تول کے موے کمر نازک کو۔ بڑہکے ہین رشتہ جان سے بھی سمجھتے عاشق۔

آنکھونمین تیل لگانا۔ اکثر لونڈیان باندیان اس غرض سے کہ کام نہ کرنا پڑے یا لڑکے پڑہنے سے نجات ملنے کے لیے آنکھونمین تیل لگا لیتے ہین جس سے آنکھین آشوب کر آتی ہین اور بعض عورتین کسی موقع پر آبدیدہ ظاہر کرنے کے لیے تیل پڑے ہوے بالون پر ہاتھ پھیر کے آنکھونمین لگا لیتی ہین کہ اس ترکیب سے آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آتے ہین۔

آنکھونمین ٹھنڈک پڑنا۔ آنکھون مین طراوت آنا۔ جی خوش ہونا۔ فقرہ۔ کیا ہری ہری دوب ہی کہ دیکھتے ہی آنکھونمین ٹھنڈک پڑ گئی۔

آنکھونمین ٹیسو پھولنا۔ زرد ہی زرد نظر آنا۔ آنکھونمین خوشنی کا سمان پھرنا۔ داغ ؎ اُنکی آنکھونمین کسطرح نہ ٹیسو پھولے۔ زردی چہرۂ بیمار اثر کرتی ہی۔

آنکھون مین جان آنا۔ نمبر (۱) آنکھون کو بھلا معلوم ہونا۔ جی کو راحت پہنچنا۔ فقرہ۔ آجکل ہری چیز دیکھکر آنکھون مین جان آجاتی ہی۔

نمبر (۲) قریب مرگ۔ آنکھونمین دم اٹکنا۔ صبا ؎ وہ بت نہین ہی اور آنکھونمین جان آئی ہی۔ خدا دکھانے تو دیدار آخری ہو جائے۔

رند ؎ بیچ نہ آجائے مری جان کہین آنکھونمین - بجھ رہی حسرت دیدار
خدا خیر کرے - میر ؎ کیا دیکھتا ہی ہر گھڑی اپنی ہی سج کو شوخ - آنکھونمین
جان آ رہی ہی ایدہر نگاہ کر -

آنکھونمین جان اٹکنا - (یا ٹھہرنا) تمام جسم سے دم نکل کے حسرت
دیدار سے آنکھونمین رک رہنا - بحر ؎ اب تو آنکھونمین جان آگئی ہی - دیکھ جا
آ کے اک نظر مجکو - تسلیم ؎ کیا ہی کس نے ترسانے کی خاطر وعدۂ اینکا
کہ وقت نزع بھی ٹھہری ہوی ہی جان آنکھونمین -

آنکھونمین جان ہونا - نمبر (۱) حد سے زیادہ ناتوان ہونا - مسرور
؎ لیلی یہ بولی دیکھ کے مجنون کی لاغری - کیا دیکھون تجکو تیری تو آنکھون
مین جان ہی -
نمبر (۲) دیکھو آنکھونمین جان اٹکنا - آتش ؎ اک رشک مسیحا کے
تصور مین یہی حال - آنکھونمین ہی جان اور نہ دم نہین ہوتا - جرات ؎
حباب وار ہی آنکھونمین جان مرغ اسیر - چمن تک اب تو قفس اسکا باغبان
پہنچا - برق ؎ کہدیجو قاصد افقط آنکھونمین جان ہی - سائل کو انتظار
ہی تیرے جواب کا - اور آنکھونمین جی ہونا بھی انہین معنی مین کہا ہی -
میر ؎ آنکھونمین جی مرا ہی ادہر یار دیکھنا - عاشق کا اپنے آخری دیدار دیکھنا
غافل ؎ جسکے دیدار کی حسرت مین ہو جی آنکھونمین - مرتے دم وہ ہمین
صورت نہ دکھائے افسوس -

آنکھونمین جگہہ دینا - بہت عزیز سمجھنا تعظیم و توقیر کرنا - ناسخ ؎
ہر ایک اپنی آنکھونمین دیگا مجھے جگہہ - سرمہ کیا ہی یار نے برق نگاہ سے
آتش ؎ موسو کا فر جگہہ دیتے ہین آنکھونمین اسے - طور کا سرمہ کسی
نقش قدم کی خاک ہی - معروف ؎ سیاہ کار تو ہون لیک سرمہ سان مجکو
جگہہ سب آنکھونمین دیتے ہین دیکھنا تعظیم -

آنکھون مین جگہہ ہونا - عزیز ہونا - سحر ؎ ہماری آنکھونمین لین
جگہہ تمہاری ہی - یہ آج غیر محلے مین کیون ہی گھر کی تلاش -

آنکھونمین جہان تاریک ہونا - بہت رنج اور [illegible]
رشک ؎ ای ہجر میری آنکھونمین تاریک ہی جہان [illegible]
یہان سوجھتا نہین - اور تاریک کی جگہہ سیاہ اور [illegible]
سب طرح مستعمل ہی - میر ؎ آنکھونمین میری عالم سارا سیاہ [illegible]
بغیر اسکے آتا نہین نظر کچھ - ؎ عالم مری آنکھونمین جو اندھیر ہی جرات -
جانیکا ارادہ ہی یہ کس رشک قمر کا -

آنکھونمین چبھنا - پسند آنا - آنکھونکو بھلا معلوم ہونا - بحر ؎
چبھا ہی جب سے وہ آنکھونمین اشکبار رہونمین - وہ دلمین درد اٹھا ہی کہ بیقرار ہونین
فقرہ - آجکل سبز رنگ آنکھونمین چبھا جاتا ہی -

آنکھونمین چرانا - سامنے سے چیز اڑا لینا - باوصف نگرانی کے
چالاکی سے چرا لینا - سرور ؎ کیا غضب ہی کہ جا آنکھون مین
دل چراتا ہی یار آنکھونمین - رشک ؎ لیگیا دل چرا کے آنکھونمین - وہ بجا
ہی اگر چرائے نظر -

آنکھونمین چربی چھانا - نمبر (۱) مغرور ہونا - اپنے مرتبے سے بڑہ
چلنا - رند ؎ روبرو اس شعلہ رو کے بزم مین کیون آگئی - شمع کافوری
کی آنکھونمین یہ چربی چھا گئی - جرات ؎ چاہتی ہی اس بھبوکے کے حضور
اپنا فروغ - شمع کی آنکھون مین ہی چربی مگر چھائی ہوی - نواب مرزا شوق

؎ چربی آنکھونمین تیری چھائی ہی - کچھ نگوڑیکی شامت آئی ہی -

نمبر(۲) اپنے اچھے برے کو نہ سمجھنا - نیک بد مین تمیز نہونا - فقرہ - تمہاری آنکھونمین کیون چربی چھاگئی تھی تم کیون اُسکے کہنے مین آگئے -

داغ ؎ ہمارے شمع رو کے سامنے یون شمع پر جلنا - الٰہی کیسی چربی [illegible] کی آنکھونمین -

[illegible]ندہ آنا یا چکاچوندہ ہونا - چمک کے سامنے نظر کا [illegible]

[illegible] ؎ چمک برق عارض دکھانے لگی - چکاچوندہ آنکھونمین [illegible]

اُ[illegible]ی [illegible]نیر ؎ چکاچوندہ آنکھونمین ہو ہوش اُڑ جائین غش آجائے - کلیم اللہ گر اُس مہر کی دیکھین درخشانی -

آنکھونمین چھانا - آنکھونمین ایسا سمانا کہ اُسکے سوا اور کچھ نہ سوجھے

ناسخ ؎ مین مطلع نہین شب تار فراق سے - آنکھونمین چھا رہی ہی جو تنویر یار کی - **انشا** ؎ وہ شکل آنکھونمین اپنی چھا رہی ہی - طبیعت سخت ہی گھبرا رہی ہی - **مومن** ؎ واعظ کے ذکر مہر و قیامت کو کیا کہون - عالم شب وصال کے آنکھونمین چھا گئے -

آنکھونمین حقیر کر دینا - کسیکی نظرونمین ذلیل کر دینا - **احسان** ؎ یہ بے زری بھی عجب بد بلا ہی سیمبرو - تمہاری آنکھون مین اسنے مجھے حقیر کیا -

آنکھونمین حقیر ہونا - لازم - ؎ مصحفی ہوکے عاشق خوبان - سبکی آنکھونمین ہم حقیر ہوے -

آنکھونمین حلقے پڑجانا - ناتوانی سے آنکھونمین گڑھے پڑجانا - **ہندی** (آغا ہجو صاحب) ؎ دیکھے ہین جو گیسو ونکے حلقے - حلقے آنکھونمین پڑ گئے ہین - ؎ **ملقے** آنکھونمین پڑ گئے منھ زرد - ہو گئی سیر تیری کیا صورت - **آتش** ؎ ہوا ہون مو سے لاغر مین پڑے ہین آنکھونمین حلقے - پریشان کر رہا ہی حال سودا زلف پر خم کا -

آنکھونمین خار ہونا - نظرونکو برا معلوم ہونا - **آتش** ؎ خار آنکھونمین ہین گل باغ جہان کے تجھ بغیر - دل نہین لگتا کسی صورت ترے مانوس کا - **جرات** ؎ غمسے مین جس رشک گل کے سوکھکر کانٹا ہوا - وہ یہ کہتا ہی کہ آنکھونمین مری یہ خار ہی -

آنکھونمین خاک - (حو) ایک تو وہی محل استعمال ہی جو آنکھون خاک مین لکھا گیا - **بحر** ؎ نظر پھسلتی ہی واللہ میری آنکھونمین خاک - کہ صاف صاف ہی آئینہ سان بدن کیا خوب - دوسرے جب کوئی کسی اچھی چیز کو ٹوکتا یا نظر لگاتا ہی یا کسیکی نظر لگجانیکا ڈر ہوتا ہی تو وہان بھی کہتے ہین - **رند** ؎ آنکھونمین اسکی خاک مبادا نظر لگے - آنکھین کرو نہ نرگس شہلا کے سامنے - **داغ** ؎ آدمی کو بری نظر سے نہ دیکھ - ای فلک خاک تیری آنکھونمین - تیسرے جب کوئی کچھ مانگے اور دینا نہ منظور ہو تو اُس جگہ بھی عورتین کہتی ہین کہ اُسکی آنکھونمین خاک مین تو نہ دونگی مگر اس محل پر زیادہ منھ مین خاک کا استعمال ہی -

آنکھونمین خاک ڈالنا یا خاک جھونکنا - نمبر(۱) سچی اور کھلی ہوئی بات سے انکار کرنا - **سوز** ؎ تو نے میرا نہین چرایا دل - ڈالتا کیون ہی میری آنکھونمین خاک - **داغ** ؎ گیلے ہین بال آئے کہین سے نہا کے تم - آنکھونمین خاک ڈالتے ہو خاک اڑا کے تم -

نمبر(۲) دغا یا فریب سے کچھ لے لینا - چالاکی سے کسی چیز کو اڑا لینا -

سودا ؎ ہین گے از بس یہ ہاتھ کے چالاک۔ ڈالے ہین اُسکی آنکھوںمین بھی خاک۔ مرزا جان طپش ؎ مجلس سے رات دلکو مرے صورت صبا۔ کیا لیگئے ہین آنکھوںمین وہ خاک ڈالکے۔

نمبر (۳) اس غرض سے بھی آنکھوںمین خاک ڈالدیتے ہین کہ دکھائی نہ دے۔ سحر ؎ خاک آنکھوںمین غبار خط نو جھونکتا ہی۔ یار کے سبزۂ رخسار کو کیونکر دیکھین۔ ناصر ؎ کس نظر سے ہی دیکھتا اُسکو۔ آنکھ مین آئینے کی ڈالون خاک۔

نمبر (۴) بیچنے والے اپنی بُری چیز کی تعریف کرتے ہین تاکہ خریدار اچھی سمجھکر خریدلے اور خریدار سمجھ جاتا ہی تو کہتا ہی کہ تم تو آنکھون مین خاک جھونکتے ہو۔

آنکھوںمین خاک کی چُٹکی نہ ڈالون۔ آنکھوںمین خاک بھی نہ ڈالون۔ (عو) یعنی کچھ نہ دون۔ معروف ؎ ہماری آنکھوںمین ڈالے نہ خاک کی چٹکی۔ گھر اسکے موسم ہولی مین گر گلال بٹے۔ یہ جملہ عورتین اکثر اسجگہ بولتی ہین جہان کسیکو کچھ دینے سے انکار مین مبالغہ ظاہر کرنا منظور ہوتا ہی۔

آنکھوںمین خاک لگانا۔ کسی جگہ کی خاک کو متبرک سمجھکر آنکھوںمین لگانا ؎ تصور مین زیارت جب ہوئی حاصل ہمین نگین۔ لگائی ہمنے خاک مرقد شبیر آنکھوںمین۔

آنکھوںمین خُمار ہونا۔ نشے یا نیند سے آنکھین چڑھی ہونا۔ ناسخ ؎ ظاہرا انکار ہی باطن مین ہون لبریز عشق۔ دل ہی مخموری گلگون خمار آنکھوںمین ہی۔ مصحفی ؎ سیج بتارات تو کہان جاگا۔ اب تلک ہی خمار آنکھوںمین۔ سوز ؎ راتوکی سیر ہمسے چھپائی تو کیا ہوا۔ آنکھوںمین اب تلک بھی تمہاری خمار ہی۔

آنکھوںمین خواب آنا۔ نیند آنا۔ نسیم ؎ کردیا اُس نگہ مست نے مجکو غافل۔ آج آنکھوںمین مری خواب خداداد آیا۔ اسیر ؎ خانۂ عیش مرا کلبۂ احزان نہوا۔ خواب آنکھوںمین کب آیا کہ پریشان نہ [illegible] پہ آکے سوی بیتاب۔ جس شکل سے آے آنکھ مین [illegible]۔

آنکھوںمین خوار ہونا۔ ذلیل وحقیر ہونا۔ فقرہ [illegible] کی آنکھوںمین خوار ہوگئے ہو۔

آنکھوںمین خُون (یالہو) اُترنا۔ بہت غصہ آنا۔ ذوق ؎ قتل کوکس کے چڑھائی تیغ تونے سان پر۔ اُترے ہی آنکھوںمین زخمون کی مرے خون دیکھکر۔ اسیر ؎ جام مئے گلگون جو دیا غیر کو اُسنے۔ آنکھوںمین مری خون برابر اُتر آیا۔ نسیم ؎ اغیار تمہین بادۂ گلرنگ پلائین۔ آنکھوںمین لہو کیون نہ ہماری اُتر آئے۔

آنکھوںمین خیال یا تصوّر پھرنا۔ ہر وقت کسی بات کا خیال رہنا۔ گلزار نسیم ؎ پایا جو جواب منتظر نے۔ آنکھوںمین لگا خیال پھرنے۔ کیف ؎ پھرتا ہی سدا آنکھوںمین اس بت کا تصور۔ ہم دیکھتے ہین ایک ہی پتلی کا سدا رقص۔

آنکھوںمین دل لُبھانا۔ آنکھون کے معشوقانہ ناز اور کرشمے دکھاکے فریفتہ کرنا۔ ضمیر لکھنوی ؎ کوئی تسخیر ہی افسون ہی یا اعجاز آنکھوںمین۔ لبھا لیتا ہی دلکو وہ بت طناز آنکھوںمین۔

آنکھوںمین دم آجانا۔ دیکھو آنکھوںمین جان آنا نمبر ۲۔ معروف ؎۔

تمہاری چشم کے بیمار کا آنکھوں مین دم آیا۔ مناسب تھا اگر اُسکو دیکھ جاتے اپنی آنکھوں سے۔ ظفرؔ آگیا چشم کے بیمار کا دم آنکھوں مین۔ تو نے پوچھا نہ کبھی کیون ہی کسلمند مزاج۔

آنکھوں مین دم اٹکنا - دیکھو آنکھوں مین جان اٹکنا۔ داغؔ دم مری آنکھ [illegible] دیکھوں تو سہی۔ کیا مسیحا سے مرے درد کا درمان ہوگا۔ تیرے دیدار کی حسرت ہی یہان تک دلکو۔ مرتے مرتے بھی [illegible]۔ ظفرؔ اپنے مریض چشم کی تو جلد لے خبر۔ [illegible] آنکھوں مین دم چار روز سے۔

آنکھوں مین دم لانا - نیم جان کر دینا۔ مصحفیؔ مجھ سیہ بخت کا دم آنکھوں مین لایا کاجل۔ چشم بددور عجب تو نے لگایا کاجل۔

آنکھوں مین دم ہونا - قریب مرگ ہونا۔ سارے بدن سے کھنچکر دم آنکھوں مین آ رہنا۔ جراتؔ آنکھوں مین دم ہی اُسکا بیٹھے ہو کیا یہان تم۔ احوال جاکے دیکھو کچھ اپنے مبتلا کا۔ اسیرؔ آنکھوں مین ہی دم حباب کیطرح دیکھو تو مجھے مین کیا رہا ہون۔

آنکھوں مین ذرا ڈر نہین ہی - بہت ڈہیٹ اور نڈر ہی۔

آنکھوں مین رات بسر لیجانا - جاگکر صبح کرنا - یہ اگلا محاورہ ہی اسکی جگہ اب آنکھوں مین رات کاٹنا ہی۔ میرؔ پلکوں پہ تھے پارۂ جگر رات۔ ہم آنکھوں مین لے گئے بسر رات۔

آنکھوں مین رات جانا - جاگتے جاگتے صبح ہو جانا۔ اگلا محاورہ ہی اب اسکی جگہ آنکھوں مین رات کٹنا بولتے ہین۔ میرؔ جب سے آنکھین لگی ہین ہماری نیند نہین آتی ہی رات۔ تکتے راہ رہے ہین دنکو آنکھوں مین جاتی ہی رات۔

آنکھوں مین رات کاٹنا - بے کیفی سے رات بھر جاگتے رہنا۔ سوداؔ درازیٔ شب ہجران زلف یار کلیم۔ مجھی سے پوچھ کہ کاٹون ہون رات آنکھوں مین۔ صباؔ شاہد ہی آسمان ستارے گواہ ہین۔ آنکھوں مین کاٹتے ہین شب انتظار روز۔

آنکھوں مین رات کٹنا - لازم۔ ناسخؔ سب کی سب کیا ہین شب قدر ہماری راتین۔ کٹتی ہین آنکھوں ہی مین ہجر کی ساری راتین۔ مصحفیؔ تم گھر مین جاکے غیر کے راحت سے سو رہے۔ آنکھوں مین اپنی رات کٹی پاسبان کیطرح۔ ظفرؔ سنا مین نے کٹی آنکھوں ہی ساری رات آنکھوں مین۔ کسی نے میرا افسانہ سنایا کچھ نہ کچھ ہوگا۔

آنکھوں مین رات گزارنا - آنکھوں مین رات کاٹنا۔ مصحفیؔ وہان بسر ہوی آرام سے تمہاری رات۔ تڑپ کے ہمنے یہان آنکھوں مین گزاری رات۔ اب اسکی جگہ آنکھوں مین رات کاٹنا فصیح ہی۔

آنکھوں مین رات گزرنا - لازم۔ فقرہ۔ درد سے نیند نہین آتی ساری رات آنکھوں مین گزر جاتی ہی۔

آنکھوں مین رائی لون - (ع و) جب کوی کسی بچے یا اور کسی اچھی چیز کو ٹوکتا ہی تو اس ڈر سے کہ نظر نہ لگجاے کہتی ہین کہ تیری آنکھوں مین رای نون۔

آنکھوں مین رکھنا - نمبر (۱) نظر حفاظت سے رکھنا۔ نگرانی کرنا۔ سوداؔ بس ہو تو رکھون آنکھوں مین اُس آفت جان کو۔ اور دیکھنے دون مین نہ زمین کو نہ زمان کو۔ ہلالؔ رات دن آنکھوں ہی مین رکھتے ہین عاشق اُنکو

پیک نظارۂ نگہبان رہا کرتے ہین-

نمبر(۲) عزیز رکھنا- نصیر آنکھو نمین صبح و شام ہیگی نکر رکھون کہ اشک لڑکا ہی نور چشم ہی اپنا چراغ دل- ظفر مین نے جانا تھا کہ آنکھو نمین رکھیگا وہ مجھے- اُسنے آنکھون ہی سے جون اشک گرا یا مجکو- صبا ہون عزیز دشت مین سودا سے چشم یار مین- رکھتے ہین آنکھو نمین مردم کیطرح آہو مجھے-

آنکھون مین روشنی آجانا- بصارت حاصل ہونا- آنکھو نمین نور آنا- فقرہ- تمکو دیکھتے ہی آنکھو نمین روشنی آگئی اور آنکھو نمین روشنی ہونا بھی اسیجگہ کہا ہی- ای سحر شان حسن کی ظلمت مین نور ہی- آنکھو نمین روشنی ہو اگر وہ دکھاے زلف-

آنکھو نمین رہنا- نمبر(۱) آنکھو نمین بسنا- تصور مین رہنا- ظفر ہٹاؤ دلمین رہوگے کہ میری آنکھو نمین- پسند اپنے لیے تم کوئی محل تو کرو ذوق سبکو دیکھا اُس سے اور اُسکو نہ دیکھا جون نگاہ- وہ رہا آنکھو نمین اور آنکھون سے پنہان ہی رہا میر رہتے ہو تم آنکھون مین پھرتے ہو تمہین دل مین- مدت سے اگرچہ یان آتے ہو نہ جاتے ہو-

نمبر(۲) نہایت عزیز اور قابل قدر ہونا- نسیم آنسو کے ٹپکنے سے نہ ہو کیون مجھے ماتم- مٹی مین ملا ہا ہے جو آنکھو نمین رہا تھا- اسیر ای اہل کعبہ قدر ہماری ضرور ہی- آنکھون مین ہم بتون کی رہے سومنات مین

آنکھو نمین سُبک کرنا- ذلیل و حقیر کرنا- منیر پامالو نکی نظرون مین سبک مجکو نہ کرنا- ڈرتا ہون کہ ہلکی نہ پڑے لات تمھاری-

آنکھو نمین سبک ہونا- لازم- شعور اُس بزم مین ذلیل دل ناتوان نہین- آنکھو نمین یہ سبک نہین ولبرگران نہین- وزیر کیا آنکھو نمین اُسکی مین سُبک ہون- نظرو نمین وہ مجکو تولتا ہی-

آنکھو نمین سحر کرنا- بے کیفی سے صبح تک جاگتے رہنا- قلق دن تو یون سیر مین بسر کرتی- رات کو آنکھون مین سحر کرتی- وحید کب شب ہجر مین سوے فلک کجرفتار- دیکھے دیکھے [illegible] آنکھو نمین- بول چال مین سحر کی جگہ صبح ہی اور رلا [illegible]

آنکھو نمین سُرخی ہونا- کسی صدمے یا [illegible] کے جاگنے سے- آتش کہان تک آنکھو نمین سرخی شراب [illegible] سے- سفید ہو ہوے باز آسیاہ کاری سے- ناسخ کیا سیاہی اور سُرخی لالہ دار آنکھون مین ہی- چشم بد دور آج ای ساقی بہار آنکھون مین ہی-

آنکھو نمین سرسون پھولنا- زرد ہی زرد نظر آنا- ہر چیز بھلی معلوم ہونا- بحر چاندنی کھیت کرے آنکھو نمین سرسون پھولے- جام بلور کے ہاتھون ہی یہ کیفیت شب- ناسخ دیکھے جوڑا بسنتی جو وہ جسم یار مین- پھولے کیون سرسون نہ چشم نرگس بیمار مین- منیر سرسون نرگس کی آنکھ مین پھولی- اُسکی دربار مین جو دیکھی بسنت- اور بنگ زیادہ نشے کی حالت کو آنکھو نمین سرسون پھولنا کہتے ہین- نظیر سبزی کا وہ نشہ ہی آرٹم کی دھول جاوے- تیار تن بدن ہو اور دل بھی بھول جاوے- آنکھون کے آگے آکر سرسون سی پھول جاوے عشرت کی لہرین آوین دکھ درد بھول جاوے- اور نصیر نے آنکھون مین سرسون کھلنا بھی کہا ہی- کھل گئی آنکھو نمین سرسون بھی نشے سے بنگ کے-

آج دیوانہ کیا ساقی نے دکھلا کر بسنت -

آنکھوں میں سرمہ (یا کاجل) دینا - سرمہ یا کاجل آنکھوں مین لگانا - **صبا** ؎ پھر دوبارہ طور پر بجلی گری - تمنے آنکھوں مین دیا سرمہ عبث - **ذوق** ؎ تو آنکھ مین نہ سرمۂ دنبالہ دار دے - مفتون چشم کو یوہین اک تیر مار دے -

[illegible]سکی آنکھ مین پھیرون سلائی نیل کی - دے رقیب روسیہ [illegible]ی - اور اسکا متعدی بھی شعرا نے کہا ہی - **صبا** ؎ [illegible]بون سے وہ دلوانے لگے - بیس ملال ہی گردش لیل و نہار آب لگے برس - ؎ تاریک ہو گیا ہی نظر مین جہان تو ذرا یہ - آنکھوں مین اسکی غیر نے سرمہ دیا نہو -

آنکھوں میں سرمہ کھینچنا - سرمہ لگانا - **اختر شاہ اودھ** ؎ کھینچے سرمہ جو یار آنکھوں مین - ہووے دونی بہار آنکھوں مین -

آنکھوں میں سرمہ (یا کاجل) گھلانا - گھلانا یہان لگانا کے معنون مین ہی - **مصحفی** ؎ آنکھوں مین گھلایا ہی دہوان دھار جو کاجل - منظور ہی کیا اس سے ابھی پھر کے تو دیکھو -

آنکھوں میں سرمہ (یا کاجل) گھلنا - لازم - **شہیدی** ؎ آئینہ دیکھکے مشاطہ سے کہتا ہی وہ شوخ - چشم بد دور غضب سرمہ گھلا آنکھوں مین - **داغ** ؎ خیر سے سرمہ گھلا رہتا ہی اب تو ہر گھڑی - اس بلا کو پالنا آنکھون مین دیکھا اچھا نہین -

آنکھوں میں سرمہ (یا کاجل) لگانا - **صبا** ؎ سرمہ آنکھوں مین وہ لگاتے ہین - دیکھیے کیا فتور ہوتا ہی - **ظفر** ؎ ہی ارادہ خاک مین کسکے ملانیکا تجھے سرمہ آنکھوں مین جواب تو نے لگایا بطرح - اور اسکا لازم بھی مستعمل ہی -

کیف ؎ لگا تھا کاجل اُن آنکھوں مین یار روتا کیون - وہ لوح قبر کو میری سیاہ کیا کرتا -

آنکھوں میں سرمے (یا کاجل) کی تحریر کھینچنا - سرمہ یا کاجل لگانا - **داغ** ؎ تیرہ بختون کا خط تقدیر دیکھ - آنکھ مین اس سرمے کی تحریر کھینچ - **کیف** ؎ ہو رقم جسطرح شعر عاشقانہ کیف کا - اپنی آنکھوں مین صنم سرمے کی یون تحریر کھینچ -

آنکھوں میں سفیدی چھانا - اندھا ہو جانا - آنکھوں کا جالا پھیل جانا - **ناصر** ؎ تکتے تکتے راہ اے سیمین بدن - میری آنکھوں مین سفیدی چھا گئی -

آنکھوں میں سمانا - نمبر (۱) آنکھوں مین بس جانا - ہر وقت تصور مین رہنا - **ظفر** ؎ ہوتی نہ کیوں سبب سے صورت میری آنکھوں مین سمائی ہی - نظر آتا مجھے کیا کیا تماشا ے خدائی ہی - **بحر** ؎ جام آنکھوں مین سمایا رہے حسرت ہی یہی - دل کی صورت نہ بغل سے کبھی مینا نکلے -

نمبر (۲) نظروں مین بھلا معلوم ہونا - نہایت پسند آنا - ؎ کیا ہوا اے ذوق ہین جون مردمک ہم روسیاہ - لیکن آنکھوں مین سمانا کوئی ہمسے سیکھ جاے - **برق** ؎ تو نے جس روز سے بے پردہ دکھائی صورت - پھر مری آنکھون مین ہرگز نہ سمایا کوئی - **آتش** ؎ دندان یار جب سے سمائے ہین آنکھ مین لیتے ہین موتی جوہری اپنی نگاہ پر -

آنکھوں میں سمان بند رہنا - کسی کیفیت کی تصویر نظرون کے سامنے ہونا - **اشتیاق** ؎ ٹک عالم ای جنون تو دکھا وہ کہ جس سے صاف - لاہوت کا سمان مری آنکھوں مین آبند ہے -

آنکھوں میں شرم نہو تو ڈھیلے اچھے - یہ مثل بیحیائی پر ملامت کرنے

کی جگہہ بولتے ہین - ناسخ ؎ حلم اگر دلمین نہو دے سکین بہتر پتھر - ڈھیلے
اچھے ہین حیا ہو نہ اگر آنکھونمین -

آنکھونمین صورت پھرتی ہی - یعنی تصور مین ہر وقت صورت نظر کے
سامنے ہی - بحر ؎ مُڑ دکھاتی ہی دل پھر محبت کسیکی - کہ آنکھونمین پھرتی ہی
صورت کسیکی - ہلال ؎ کبھی بھائے جان پرور کبھی حیثیمان پُر افسون
پھرا کرتی ہی آنکھونمین انہین دو چار کی صورت -

آنکھونمین طراوت آنا - آنکھونمین ٹھنڈک پڑنا - تسلیم ؎ کیا
کھونمین سبزۂ رخسار گلگون کا اثر - دیکھتے ہی میری آنکھونمین طراوت آگئی

آنکھونمین غبار ہونا یا آجانا - دُھندلا نظر آنا - ناسخ ؎ بے سبب
پیری مین غافل کم نظر آتا نہین - توسن عمر روان کا یہ غبار آنکھونمین ہی
میر ؎ منتظر اُس کی گرز رہ کے تھے - آنکھونمین سو غبار سا ہی کچھ - ظفر ؎
اسقدر خاطر مکدر ہی نہین کچھ سوجھتا - آگیا دلکی کدورت سے غبار آنکھونمین ہی

آنکھونمین کوٹ کوٹ کے (یا کوٹ کے) موتی بھرے ہین
بہت آبدار آنکھونکی صفت مین یہ جملہ بولا جاتا ہی - اسیر ؎ منھ مین اُن دانتون
کی جا ہیرے جڑے - بھر دیے آنکھونمین موتی کوٹ کر - ناسخ ؎
کوٹ کر موتی بھرے ہین تری آنکھونمین اگر - قطرۂ اشک یہان بھی ہین گُہر
آنکھونمین - وزیر ؎ اُن آنکھونمین صانع نے بھرے کوٹ کے موتی -
قسمت یہ ہماری ہی کہ اشکون سے بھری آنکھ -

آنکھونمین کھائے جانا - اثر بھری اور رغبت کی نظرون سے دیکھنا
جب نہایت رغبت سے کوئی کسی چیز کو دیکھتا ہی اُسوقت کہتے ہین - مسرور ؎
دیکھیے شوق سے تو کہتے ہین - تم تو آنکھونمین کھائے جاتے ہو - اور
آنکھونکی تکرار کے ساتھ بھی کہا ہی - داغ ؎ وہ نظر باز وقت نظارہ - آنکھون
آنکھونمین کھا گیا دلکو -

آنکھونمین کُھبنا - نہایت پسند آنا - نگاہ کو بہت ہی بھلا معلوم ہونا -
سوز ؎ کُھب گیا حسن یار آنکھونمین - کیا ہی پھولی بہار آنکھونمین -
انشا ؎ دلکو ہر چند بچاتا ہون ولیکن ہیہات - کُھب [illegible]
آنکھونمین جمال ایک نہ ایک - نصیب ؎ برق
کہ اب - کُھب رہی ہی تیری آنکھونکی کٹاری آنکھ مین -

آنکھونمین گڑھے پڑجانا - دیکھو آنکھونمین حلقے پڑجانا - بحر ؎
پھر رہی ہی موت نظرونمین ضعیف ایسا ہون مین - جو گڑھا ہی میری آنکھونکا
نشان گور ہی - فقرہ - بیماری سے صورت بدل گئی ہی گال پچک گئے ہین
آنکھونمین گڑھے پڑ گئے ہین -

آنکھونمین گھر بنانا (ظ) - آنکھونمین بسنا - نظرونمین رہنا - رشک ؎
کسکی آنکھونمین گھر بنایا تھا - بعد مدت جو آپ آئے نظر -

آنکھونمین گھر دینا (ظ) - آنکھونمین جگہہ دینا - بحر ؎ خوبرو طرفہ نگینے ہین
کہ ارباب نظر - مثل انگشتر انہین آنکھون مین گھر دیتے ہین - یہ محاورہ بہت کم
مستعمل ہی -

آنکھونمین گھر کرنا - نمبر (۱) آنکھونمین بسنا - نظرونمین سمانا - اسیر ؎
ایسی برگشتہ ہین کیون مثل مقدر پلکین - دلمین آئین مری آنکھونمین کرین
گھر پلکین - صبا ؎ رکھتی ہی عاشقونکو سدا چشم تر کمر - بربال بنکے کرتی ہی
آنکھونمین گھر کمر -
نمبر (۲) نظر بچا کے کوئی کام کرنا - چالاکی سے کچھ اُڑا لینا - آتش ؎

تا صبح گفتگو تھی نگاہون میں یار سے - آنکھون میں دشمنون کے کیا گھر تمام رات -
میر ؎ غمزے نے اُسکے چوری میں دل کی ہنر کیا - اُس خانمان خراب نے آنکھون میں گھر کیا -
نمبر (۳) ڈھٹائی سے جھٹلانا - اپنی بات کی پچ کرنا - برق ؎ غیر سے
بلاکر صاحب - آپ گھر آنکھون مین کرتے ہین غضب کی جا ہے
رشک کھلاؤ میان درگزر کرو - مین جانتا ہون تمکو نہ آنکھون
سے کیون مکرتے ہو مری آنکھون مین گھر کرتے ہو - ہے نگہ اور
طرف مجھپہ نظر کچھ بھی نہین -

آنکھون مین گھر ہونا - آنکھون مین جگہ ہونا - آتش ؎ گردہ سے گو سمجھتے ہین مجھے آدم ذلیل - آنکھون مین گھر ہے مری خاکستر باد کا - بحر ؎ پھول ہین مطبوع سبکو گلشن آفاق مین - دل مین آنکھون مین ہے گھر محبوب خوش پوشاک کا -

آنکھون مین لُون مرچ بھرنا یا آنکھون مین مرچین بھرنا - آنکھون مین نمک مرچ بھرنے سے بسبب تکلیف کے نیند نہین آتی ہے نیند دور کرنیکی یہ ایک ترکیب ہے اور زبانون پر یہ محاورہ زیادہ تر اسی صورت سے ہے کہ جب کسی لونڈی باندی ماما اصیل کو زیادہ نیند آتی ہے تو خفا ہو کے کہا جاتا ہے کہ اسکی آنکھون مین لون مرچ بھر دیا جاسے - منیر ؎ دعوت ہجر کے ہوتے ہین مسالے تیار - لُون مرچ آنکھون مین بھرتے ہین نہ سونے والے صبا ؎ ہے مزہ نفس کشی کا جنہین اے بے خبرو - مرچین آنکھون مین وہ بھر تے ہین پئے غفلت شب -

آنکھون مین لیجانا - دغا دیکر چالاکی سے چیز اڑا لینا - مسرور ؎

تیری چیتون وہ دزد شاطر ہے - لیگئی دل ہزار آنکھون مین -

آنکھون مین مُرَوَّت نہونا - مصحفی ؎ مروت بھی اگر آنکھون مین اسکی اک ذرا ہوتی - تو نظرون سے مری اسکی نظر بھی آشنا ہوتی -

آنکھون مین موہنی ہونا - آنکھون مین تسخیر کا خداداد اثر ہونا - ناسخ ؎ دیکھا جسے ہوگیا وہ عاشق - تیری آنکھون مین موہنی ہے - اور اسیطرح آنکھون مین اعجاز اور جادو ہونا بھی کہتے ہین - عاشق ؎ سُنا ایسا سخن دیکھا نہ ایسا ناز آنکھون مین - کرامت ہے لبون مین آپ کے اعجاز آنکھون مین - صبا ؎ افعی بلا یار کا گیسو نظر آیا - آنکھون مین جگایا ہوا جادو نظر آیا -

آنکھون مین نشہ چڑہنا - نشے سے چور ہونا - رشک ؎ نشہ آنکھون مین چڑہا اعجاز جادو ہوگیا - بے خبر جام شراب حسن سے تو ہو گیا اور آنکھون مین نشہ چھانا بھی کہتے ہین مشہور شعر ؎ میخانے مین جب سے آرہے ہین - نشے آنکھون مین چھا رہے ہین -

آنکھون مین نقشہ کھیچ جانا یا پھر جانا - اس محاورے کا استعمال دو مقام پر ہے ایک تو یہ کہ کوئی دیکھی ہوی چیز جو خیال مین ہے اُسکی تصویر کسی مشابہ چیز کو دیکھکر نظر کے سامنے آجائے - اسیر ؎ ہوئین یہ آرزوئین قتل دلمین - پھر آنکھون مین نقشہ کربلا کا -
دوسرے حسن بیان کی تعریف مین کہتے ہین کہ اس تقریر کا کیا کہنا کہ آنکھون مین نقشہ کھیچ گیا -

آنکھون مین نم ملونا - آنکھون مین آنسوؤنکی تری نہونا - مصحفی ؎ - نہین آتے جو اب پلکون پر آنسو - نہین ہے نام کو آنکھون مین نم کیا - مومن ؎ ہون آب آب اُعدری نگہ ہاے گرم گرم - اُس مہروش کے سامنے

آنکھو نمین نم نہین۔

آنکھو نمین نہ جچنا ۔ پسند نہونا۔ نظرو نمین کچھ نہ ٹھہرنا۔ فقرہ۔ بات تو ہزار لگھ سے آتی ہے مگر لڑکی کے باپ کی آنکھو نمین کوی جچتی ہی نہین۔ تسلیم ؎ مکر کے آنسو بہا کر دے نہ تو مجکو فریب۔ جچتے ہین کب جھوٹے موتی جوہری کی آنکھ مین۔ منیر ؎ تنولیونکو ہی دم بھر مین اسقدر آمد۔ کہ آنکھو نمین نہین جچتا خراج استنبول۔

آنکھو نمین نہ سمانا ۔ نگاہ مین نہ جچنا۔ ایک چیز کے سامنے دوسری چیز حقیر معلوم ہونا۔ ناسخ ؎ اسقدر کھب گئی ہے تیری سنہری رنگت۔ ای پری اب تو سماتا نہین زر آنکھو نمین۔

آنکھو نمین نیل کی سلائی پھیرنا ۔ اندھا کرنا۔

آنکھو نمین نیند آنا ۔ آنکھو نمین زائد صرف حسن کلام کے لیے ہے۔ وزیر ؎ وصل مین رفتار معشوقانہ دکھلاتی ہے نیند۔ آج کن آنکھیلیون سے آنکھو نمین آتی ہے نیند۔ ظفر ؎ نیند آنکھو نمین کہان تجھ بن پڑے بستر پہ یہان۔ گنتے ہین ای مہ جبین تارے شب فرقت کے ہم۔

آنکھو نمین نیند بھری ہونا ۔ نیند کا ماتا ہونا۔ عاشق ؎ ۔ پیری مین مہمان خواب اجل پیش نظر ہے۔ گو صبح ہوی نیند پہ آنکھو نمین بھری ہے۔

آنکھو نمین ہلکا ہونا ۔ نگاہو نمین حقیر ہونا۔ تسلیم ؎ ہلکے تری آنکھو نمین نہوتے جو مثل بزم۔ گرتے صفت اشک نہ یارون کی نظر سے۔

آنکھون والے آنکھیان بڑی نعمت ہیان ۔ اندھے فقیر کی صدا۔

ؔ اگرچہ یہ محاورہ ایجاب کے ساتھ بھی ہے (صبا ؎ ای پردہ نشین تم مری آنکھو نمین جچے ہو۔ نظرو نمین ہے ہر روزن دیوار تمہارا) مگر زیادہ تر سلب ہی کے ساتھ ہے۔

آنکھین آسمان پر رہتی ہین (یا آنکھین آسمان پر ہین) ۔ جو کام نظر جھکا کے اور نگاہ جما کے کرنے کا ہو وہان اُسکے خلاف کوئی ادہر اُدہر دیکھے تو یہ جملہ کہتے ہین۔ فقرہ۔ سبق کیونکر یاد ہو تیرا تو مہوائی دیدہ ہے آنکھین ہر وقت آسمان پر رہتی ہین۔

آنکھین آسمان سے لگی رہتی ہین یا لگی ہین ۔ [illegible] دیکھتے ہی نہین۔ فقرہ۔ حرف کیا خاک سوجھین [illegible] آسمان [illegible] ہین۔ فقرہ۔ اتو کبوترون کے شوق مین ہر وقت آ[illegible] حسرت دیاس کیجگہ میر ؎ اب شب عشق ہو رہا ہین پتنگ آے جان آنکھین ہماری لگ رہی ہین آسمان سے۔

آنکھین ادہر اُدہر ہین ۔ نگاہین پریشان ہین۔ انتشار خیالات کیجگہ کہتے ہین۔ جرأت ؎ دل مضطرب ہے پر یہ آنکھین ادہر اُدہر ہین۔ بیٹھے تو گھر مین ہم ہین کیا جانے پر کدہر ہین۔

آنکھین اُبلی پڑنا ۔ دیدون کا بہت اُبھرنا۔ یہ کیفیت اکثر بخار اور درد کی شدت مین ہوتی ہے اور گھوڑے کے صفات مین آتا ہے۔ سودا ؎ اچپلاہٹ سے تو پڑتی ہین یہ اُبلی آنکھین۔ رشک سے دل ہو جسے دیکھ چکارے کا گداز۔

آنکھین اُلٹ جانا ۔ پتلیان چڑہجانا۔ نمبر (۱) زیادہ رونے سے۔ ظفر ؎ ایسے روئے ہجرون کی جان کو ہم۔ روتے روتے اُلٹ گئین آنکھین نمبر (۲) حالت نزع مین۔ داغ ؎ دیکھا نہ وقت نزع بھی اُس رشک حور کو۔ آنکھین اُلٹ گئین یہ مصیبت تو دیکھیے ؎ حیرت سے چشم واسون مین اسطرح سے ہوس۔ جاتی ہین آنکھین جیسے دم واپسین اُلٹ۔ زند ؎ ۔

در پر سے آکے میر امسیحا جو پھر گیا۔ آنکھین گئین دم نفس واپسین اُلٹ۔

نمبر (۳) زیادہ نشے مین۔ سحر ؎ محتسب نشے مین اُلٹی ہوئین آنکھین کبسی پتلیان میری نہ باہر ہین نہ اندر نکلین۔

آنکھین اُمنڈنا۔ رونے کا جوش ہونا۔ سرور ؎ دلکی حسرت کہ بیقراری کر [illegible] اشکباری کر۔

[illegible] **[illegible] جانا**۔ آنکھونکے ڈھیلونکا حلقے مین بیٹھ جانا۔ [illegible] نور نظر کا ہش فزا ہی دیکھیے۔ روتے روتے آنکھین اندر [illegible] مین یعقوب کی۔

آنکھین اندھی ہونا۔ بینائی اور بصارت نہونا۔ میر حسن ؎ وہ آنکھین جو اندھی تھین روشن ہوئین۔ زمینین جو تھین تنگ گلشن ہوئین

آنکھین اوپر کونکرنا۔ شرمانا۔ جرأت ؎ وصل مین ہمنے حجاب عشق سے کل ساری رات۔ آنکھین اوپر کو نہ کین بیٹھے جو سر کرکے تلے۔ یہ اگلی زبان ہی اب اس محل پر آنکھین اوپر نہ اٹھانا زیادہ فصیح ہی۔

آنکھین بچھانا۔ بہت خاطر و مدارات کرنا۔ بڑی تعظیم و تکریم سے پیش آنا۔ رشک ؎ آنکھین بچھائین اہل نظر آئین آپ گر۔ کرتے ہین کام بڑھ کے یہ اپنی بساط سے۔ وزیر ؎ مین آنکھین بچھاؤن وہ شہ حسن اگر آئے۔ درویش ہون آزاد ہون بستر تو نہین ہی۔ آتش ؎ شاہراہ ہستی موہوم مین وہ چال چل۔ اپنی آنکھونکو بچھائین دوست دشمن زیر پا۔

آنکھین بچھنا۔ لازم۔ عاشق ؎ آنکھین بچھتی ہین جدہر جاتا ہی وہ۔ کوے جانان جاے مردم خیز ہی۔ ناسخ ؎ قدر اُسکے سرکی دیکھو ہوتی ہین روحین فدا۔ راہ مین بچھتی ہین آنکھین دیکھنا توقیر پا۔ منیر ؎ آنکھین بچھی ہین جال کی رستے مین دور تک۔ آبد قفس کی سمت یہ کس مشت پر کی ہی۔

آنکھین بدلجانا۔ نمبر (۱) بیمروت ہوجانا۔ التفات کی نظر نہ رہنا۔ فقرہ۔ اللہ ری توتا چشمی کیا جلد آنکھین بدلگئین۔

آنکھین بدلنا۔ نمبر (۱) بیمروتی اور بے التفاتی کرنا۔ مومن ؎ آنکھین نہ بدلین شوخ نظر کیونکہ اب کہ مین۔ مفتون لطف نرگس فتان نہین رہا۔

نمبر (۲) نزع کیوقت پتلیان بدلنا۔ مسرور ؎ ہی مسیحا نہ بدل آنکھین تیرے بیمار نے آنکھین بدلین۔

نمبر (۳) غصہ ہونا۔ خفا ہونا۔ احسان دہلوی ؎ ملاتا ہون اگر آنکھین تو وہ دل کو چراتا ہی۔ جو مین دل کو طلب کرتا ہون وہ آنکھین بدلتا ہی۔ رند ؎ میر سے جنگل مین اگر اڑ کے ہما آیا ہی۔ جغد نے آنکھین بدلکر اُسے پر مارے ہین۔

آنکھین بڑی نعمت ہین۔ یہ جملہ آنکھونکی تعریف مین بولاجاتا ہی کہ خالق نے آنکھ عجب نعمت انسان کو دی ہی۔ اور آنکھین بڑی دولت ہین آنکھین بڑی چیز ہین یہ سب بولتے ہین۔

آنکھین بگاڑدینا۔ مخالف علاج سے آنکھ خراب کردینا۔ فقرہ: اس کحال کے علاج نے تو اور آنکھین بگاڑدین۔

آنکھین بنانا۔ نمبر (۱) آنکھونکا جالا اور پھلی وغیرہ کاٹنا۔

نمبر (۲) شیشہ کی آنکھین پھوٹی ہوی آنکھونمین بنا کے رکھ دینا۔

نمبر (۳) آنکھین پیدا کرنا۔ آنکھین دینا۔ غافل ؎ شیفتہ صورت خوبان یہ نہوتا ہرگز۔ صانع خلق بناتا نہ مری گر آنکھین۔

نمبر(۴) طرح طرح سے آنکھونکی شکل وصورت بدلنا (تمسخر سے ایسا کیا کرتے ہین) فقرہ - یہ لڑکا عجب مسخرہ ہی کیسی کیسی آنکھین بناتا ہی کبھی ایک آنکھ بند کر لیتا ہی کبھی دوسری کبھی ٹڑ پڑ آنکھین مارتا ہی کبھی چندھے پن سے دیکھتا ہی

آنکھین بند رکھنا - وحشت دور کرنے کو باز وغیرہ وحشی جانورونکی آنکھین دھاگے سے سی دیتے ہین یا چمڑے کی ٹوپی چڑہا دیتے ہین - اُسی جگہ اس محاورے کا زیادہ استعمال ہی - ناسخ ؎ جانتا ہی مرغ بسمل رشک سے ہوجائیگا - بند کیون رکھے نہ وہ صیاد آنکھین باز کی -

آنکھین بند رہنا - اس محاورے کا استعمال کئی جگہ ہی -

نمبر(۱) ضعف وبیخودی سے مشہور شعر ؎ گئے دن ٹکٹکی کے باندہنے کے - اب آنکھین رہتی ہین دو دو پہر بند -

نمبر(۲) تصور کی حالت مین - فقرہ - پہرون آنکھین بند رہتی ہین خدا جانے وہ کس کے تصور مین رہتے ہین -

نمبر(۳) نشے سے - نسیم ؎ مستون سے حسن کی آنکھین رہا کرتی ہین بند - کب خیال آتے ہین اُس غافل کو میری یاد کے -

آنکھین بند کرنا - نمبر(۱) ^(ظ ش)^ مرجانے سے کنایہ ؎ ترے بالین پہ بیٹھا ہی مسیحا - ابھی ای مصحفی آنکھین نہ کر بند -

نمبر(۲) سونا - نواب خلد آشیان (فرمانروائے رامپور) ؎ - آنکھین نہ بند کیجیے سنیے جو مین کہون - حال غم فراق ہی کچھ داستان نہین فقرہ - ذرا آنکھین بند کی تھین کہ غل ہوا آگ لگی پھر بھلا نیند کہان آتی ہی -

نمبر(۳) غور کرنے اور تصور باندہنے کیجگہ - رند ؎ بہت سی فکر کی آنکھونکو کر بند - نہ کچھ دلبستگی کا پر کھلا پیچ - آتش ؎ چہرۂ رنگین کی دکھلائی تصویر نے بہار - بند آنکھونکو کیا کھولا در گلزار کو -

نمبر(۴) بیہوشی اور غفلت کیجگہ - جرأت ؎ پڑے مدہوش ہین آنکھین کیے بند - کسیکی بانکی چتون پر ہزار دن - بحر ؎ غفلت مین کچھ کسیکے شناسا ہوئے نہ ہم - آنکھونکو بند کرکے زمانے کی دید کی -

نمبر(۵) ^(ظ ش)^ حیرت کیجگہ - آتش ؎ اُلٹا اُدہر نقاب تو ... - ادہر آنکھون کو بند جلوۂ دیدار نے کیا -

آنکھین بند ہونا - نمبر(۱) مرنا - فنا ہوجانا بحر ؎ ہوتین دیکھتے کیون ہجر کے صدمے - ہمین شکوہ اجل سے بھی نہین ہرگز گلا تجھسے - ناسخ ؎ ہونگی بند آنکھین تو سمجھوگے کہ بیداری ہی یہ - دیکھتے ہو کھولکر آنکھین جو تم یہ خواب ہی -

نمبر(۲) سوجانا - غافل ہوجانا - ناسخ ؎ خواب مین سارے مزے وصل کے ہم لوٹتے ہین - بند آنکھین ہین مگر بند کوئی کام نہین - بحر ؎ کہین ایسا نہو وہ آکے پھر جائے - کسی شب بند ہون آنکھین نہ در بند -

نمبر(۳) فکر اور خیال کیجگہ - رند ؎ بند آنکھین ہون تصور ہو اُسی کا ہر وقت - کچھ نہ دیکھو جو کبھی وہ رخ زیبا دیکھو -

نمبر(۴) بعض جانورون کے بچونکی پیدا ہونے کے بعد کئی دن تک آنکھین نہین کھلتی ہین اُسجگہ بھی کہتے ہین - رند ؎ آشیان کُنج قفس مین کبھی یاد آیا - بند آنکھین تھین جو لیکر مجھے صیاد آیا - نسیم ؎ مجھے حیرت ہی کیون قسمت سپر د دام کرتی ہی - کہ آنکھین بند ہین مُنہ تک نہین دیکھا ہی گلشن کا -

آنکھین بند ہوی جاتی ہین - نیند آئی جاتی ہی - غفلت چھائی جاتی ہی

فقرہ - بخار سے ہوش نہین آنکھین بند ہوی جاتی ہین - فقرہ - نیند کیسی ضعف سے آنکھین بند ہوی جاتی ہین -

آنکھین بھبوکا ہونا - اکثر جوش کرآنے اور نشے یا غصے سے آنکھین سُرخ ہوجاتی ہین - **قمر** شاگرد وزیر مرحوم ؎ اسدرجہ ہوئی نشے سے ای جان بھبوکا ... بے نذر صاف عقیق یمنی آنکھ - اور آنکھین لال بھبوکا ہونا ... فقرہ - خیر تو ہی یہ کیسا عتاب ہی آنکھین کیون لال بھبوکا

آنکھین بھرآنا - آنکھونمین آنسو بھر آنا - آبدیدہ ہونا - **داغ** ؎ چوٹ دلکی وہین اُبھر آی - جب ہنسی ای آنکھ بھر آئی - **نواب مرزا شوق** مرحوم ؎ قبر کھدتی جووان نظر آئی - لاکھ روکا یہ چشم بھر آئی - اور آنکھین بھری آتی ہین اور بھر آئینگی بھی محاورہ ہی - **میر** ؎ بھری آتی ہین آج یون آنکھین جیسے دریا کہین اُبلتے ہین - **رشک** ؎ اسد اللہ اُس بُت خوش چشم کے منھ کی شبیہ - آنکھین بھر آنے لگین آنکھونکا نقشا دیکھکر -

آنکھین بھر لانا - آنکھونمین آنسو بھر لانا - آبدیدہ ہونا - **میر** ؎ - آنکھین بھر لاکے یہ کہے ہین سب - کیونکہ پردہ رہیگا یارب اب - اب اسجگہ آنسو بھر لانا زیادہ فصیح ہی -

آنکھین بے نور ہوجانا - ضعف بصارت ہوجانا - **رشک** ؎ آنکھین بے نور ہوئین بالون نے بھی بدلا رنگ - صبح پیری سے ہوئی جسم کی تعمیر سفید - **برق** ؎ مانع دیدار حیرت ہی رہے گھر مین تو کیا چشم روزن کیطرح بے نور آنکھین ہوگئین -

آنکھین پانی ہوکر بہجانا - رونے کے مبالغے مین کہتے ہین **میر** ؎ اک نظر دیکھنے کی حسرت مین - آنکھین تو پانی ہو بہین بیار نے -

آنکھین پاؤن سے ملنا یا پاؤن پر ملنا - (خوشامد یا محبت اور پیار سے) **مومن** ؎ ملی ہین غیر نے پائے نگار سے آنکھین - سر شک خون سے ہوئے پنجہ ہاے مژگان سرخ - **نواب** خلد آشیان (فرمانروا سکے رامپور) ؎ آنکھین ملین جو پاؤن پر اُس بحر حسن کے - دریا سے ملگئی مری مژگان ترکی شاخ -

آنکھین پتھرا جانا - آنکھون کا اسطرح کُھلا رہجانا کہ نہ اُنمین نور باقی رہے نہ حس وحرکت گویا پتھر ہوگئین اور اسکے مختلف مقامات ہین - مثلاً -

نمبر (۱) حسرت و انتظار کی حالت مین - **جرات** ؎ کیدیجیو صبا یہ تغافل شعار سے پتھرا گئی ہین آنکھین ترے انتظار سے **بحر** ؎ تمہارے منتظر کی آج یہ صورت نظر آئی - کہ پتھرای ہین آنکھین ٹکٹکی ہی سوے دربان ہے - **میر** ؎ وہ سنگدل نہ آیا بہت دیکھی اُسکی راہ - پتھرا چلی ہین آنکھین مری انتظار مین **رند** ؎ کس حسرت دیدار مین دم نکلا ہی یارب - پتھرائی ہوی ہین مری زیر کفن آنکھین -

نمبر (۲) حیرت کی جگہ - **برق** ؎ آنکھین کیا پتھرا گئین صانع کی صنعت دیکھکر - بت ہوا حیرت سے مین اُس بت کی صورت دیکھکر - **ذوقی** ؎ پتھرا دیا جلوے نے ترے چشم صنم کو - چکرا دیا غمزے نے ترے طوف حرم کو -

نمبر (۳) حالت نزع مین - **قلق** ؎ آنکھین پتھرائین ڈھلگیا منکا - بند ہوگئی ہچکی لگ گیا گھرا - **انشا** ؎ تیرے مریض عشق کی پتھرا گئی جو آنکھ اُسکے ہر ایک مونس وہمدم نے غش کیا -

آنکھین پٹپٹانا - شدت انتظار سے آنکھونکو صدمہ پہنچنا - فقرہ - تمہارے کا

راہ تکتے تکتے آنکھین پٹپٹا گیئن -

آنکھین پٹر پٹر مارنا - جلد جلد آنکھین کھولنا بند کرنا - عورتون کی بول چال ہین - چار دن کی بیاہی دُلہن اور آنکھین پٹر پٹر مارتی ہی -

آنکھین پٹم ہو جائین - عورتون کا کوسنا - اندہا ہو جاے - دیدے پھوٹ جائین - نواب مرزا **شوق** ؎ یا الٰہی جو جھوٹی قسمین کھائین دونون آنکھین ابھی پٹم ہو جائین -

آنکھین پسنا (نلث) - (کسی پر) دیکھکر لوٹ ہو جانا **محسن** ؎ کیسکے دست حنائی پہ کیون پسین دم دید - یہی سزا ہی کہ رد یا کرین لہو آنکھین - اور کسیکے کلام مین اسوقت تک نہین دیکھا اور بول چال مین دل پسنا ہی -

آنکھین پلٹ جانا - نمبر (۱) مغرور ہو جانا - **کامل** ؎ وہ دیکھتا ہی اب نہین سیدہی نگاہ سے - دولت کا جلوہ دیکھکے آنکھین پلٹ گیئن - نمبر (۲) بیمروت ہو جانا **ظفر** ؎ سیدہی آنکھون سے کیون نہین ملتے کس گنہ پر پلٹ گیئن آنکھین - ان معنی مین لکھنؤ مین نہین سُنا اور اگر ہو بھی تو قلیل الاستعمال ہی -

آنکھین پوچھنا (نلث) (بواو مجہول) - آنکھون سے آنسو پوچھ ڈالنا **ظفر** ؎ ابھی ہر تار دامن کا برنگ موج دریا ہو - جو چشم اشکبار اپنی ذرا دامن سے مین پوچھون **میر** ؎ بھری آنکھین کسو کی پوچھتے جو آستین رکھتے - ہوی شرمندگی کیا کیا ہمین اس دست خالی سے - ؎ آیا تاثیر گریہ سے یار - ناسخ اب پوچھ ڈال آنکھین -

آنکھین پھاڑکر (یا آنکھین پھاڑ پھاڑ کے) **دیکھنا** - آنکھین خوب کھولکے دیکھنا - غور سے دیکھنا - **آتش** ؎ سامنے جو پڑ گیا دیوانہ بیباک تھا پھاڑکر آنکھین جسے دیکھا گریبان چاک تھا -

نمبر (۱) شوق و رغبت کیجگہ - **اسیر** ؎ دیکھ لیجیے چلمن کیطرف پھاڑ کے آنکھین جلوہ نظر آیا نہ کسی پردہ نشین کا **بحر** ؎ تکتا ہی پھاڑ پھاڑ کے آنکھین وہ رات کو - چاندی کے اپنے سر سے مری جان اُتار چاند -

نمبر (۲) حسرت کیجگہ - **جرات** ؎ چارسو دیکھون ہون جون آئینہ آنکھین پھاڑ [illegible] میری نظرون سے جو اوجھل وہ پریوش ہی مرا -

نمبر (۳) مصیبت مین گھبرا گھبرا کے دیکھنے کی جگہ [illegible] چارطرف آنکھین پھاڑ پھاڑ کے دیکھتا تھا مگر کوئی اپنا نظر نہ آتا تھا - اور آنکھین پھاڑ دیکھنا بھی **ہلال** نے کہا ہی ؎ آنکھین پھاڑے دیکھتے ہین باغ مین نکہت پھول نرگس کے اُتارون نرگس مخمور پر - مگر اور کہین نظر سے نہین گزرا -

آنکھین پھٹ گئی ہین - دولت پاکے مغرور ہو گئے ہین - **داغ** ؎ نخوت دولت سے آنکھین پھٹ گیئن قارون کی - کاش آنکھین پھاڑکر انجام اپنا دیکھتا -

آنکھین پھٹی جاتی ہین - (یا آنکھین پھٹی پڑتی ہین) سر اور آنکھون مین شدت سے درد ہونے کیجگہ کہتے ہین -

آنکھین پھٹی ہوئی ہین - یعنی اُنہون نے بہت کچھ دیکھا ہی یہ تھوڑی سی چیز اُنکی نظر مین کب سماتی ہی -

آنکھین پھرا کے رہجانا - پتورا کے مرجانا - **صبا** ؎ یر نگہ یار نے دم کر دیا فنا - آنکھین پھرا کے آہ وے تا تار رہگیا -

آنکھین پھر جانا نمبر (۱) مرتے دم پتلیان چڑہ جانا - **بحر** ؎ بات رکھلی مر نے تیرے مریض ہجر کی - پھر گیئن آنکھین یہان روئے مسیحا دیکھکر -

مومن ؎ کبھی کی پھر گئین آنکھین فرشتے بھی نظر آئے - تمہارا منہ چھپانا
دیکھیے کیا کیا دکھاتا ہے - میر ؎ رات گزری ہی مجھے نزع مین روتے روتے
آنکھین پھر جائینگی اب صبح کے ہوتے ہوتے -

نمبر (۲) بے مہر و بیمروت ہوجانا - بے رخی کرنا - بحر ؎ دیکھتے ہی یار کو
[illegible]ب - ایسی آنکھین پھر گئین توتا کبوتر ہو گیا - جرات ؎
[illegible] اب وہ چیتون ہی نہین - میرے ہمچشمون کو جھا[illegible]
[illegible] آتش ؎ سودا زدہ سے اپنے پھر جاتی ہین وہ
آنکھین - مجنون سے بھی ہین وحشت شہری غزال کرتے -

آنکھین پھڑکانا - دیدے مٹکانا - سودا ؎ پھڑکاتی ہی کیا دختر رز
شیشے مین آنکھین - تجھ نہ کبھی گھر مین ہو مستور کسیکے -

آنکھین پھڑوانا - اندھا کر دینا - اگلی حکومتون مین جابر بادشاہ بعض
مجرمونکی آنکھین پھڑوا دیتے تھے - رند ؎ اس خطا پر کہ نظر بھر کے ادھر
کیون دیکھا - آنکھین پھڑواتے ہین لو اور تماشا دیکھو -

آنکھین پھوٹ بہنا - بے اختیار آنسو جاری ہونا - وزیر ؎
پھوڑے کیطرح پھوٹ بہین اور بھی آنکھین - رومال ہوا ہی انہین تیزاب کا
پھاہا - ؎ پھوٹ بہنے دو انہین یار کے آگے آتش - دل کا احوال بھی
آنکھونکو بیان کرنے دو -

آنکھین پھوٹ گئین - نمبر (۱) انتظار کے محل پر - فقرہ - کل تو آپکی
راہ دیکھتے دیکھتے آنکھین پھوٹ گئین -

نمبر (۲) بہت رونے کیجگہ یہ اکثر مبالغے کے طور پر کہا جاتا ہی - فقرہ - یہی
رات دن کا رونا ہی تو آنکھین پھوٹ جائینگی - فقرہ - بھائی کے غم مین
روتے روتے انکی آنکھین پھوٹ گئین -

نمبر (۳) کمال دیدہ ریزی کے موقع پر - فقرہ - سیتے سیتے ہماری تو آنکھین
پھوٹ گئین اور آپنے کہدیا اچکن اچھی نہین سِلی -

نمبر (۴) زیادہ جاگنے کے مقام پر - فقرہ - کوی آیا نہ گیا یہان رات بھر جاگتے
جاگتے آنکھین پھوٹ گئین -

نمبر (۵) بکائے رینڈ ہنے کیجگہ - فقرہ - چولہا پھونکتے پھونکتے آنکھین پھوٹی
جاتی ہین لکڑیان جلتی ہی نہین -

آنکھین پھوٹین یا پھوٹ جائین - کوسنے اور آنکھونکی قسم کھانے
کی جگہ اصل مین یہ عورتونکی زبان ہی - رند ؎ خواب مین سوتا تھا مین یار
کے ساتھ - آنکھین پھوٹین جگا دیا کسنے - داغ ؎ آنکھین پھوٹین جو
کچھ بھی دیکھا ہو - ابھی آتا ہون دشت ایمن سے - اسیر ؎ شب بھا
دل اور تری زلف کی افشان کا خیال - آنکھین پھوٹین جو نظر آئے ہون انجم
مجکو - اور اسی جگہ سامنے کی آنکھین پھوٹین بھی کہتے ہین - مومن ؎
سب قہر خدا کسی پہ ٹوٹین - آنکھین مری سامنے کی پھوٹین -

آنکھین پھوڑنا - نمبر (۱) اندھا کرنا - بحر ؎ بس ہی یہی علاج ان آنکھونکو
پھوڑیے - چھٹ جاے تاک جھانک کا ٹپکا کسیطرح -

نمبر (۲) آنکھونکو صدمہ پہنچانا - آنکھون پر زور دینا - کئی جگہہ اسکا استعمال
ہوتا ہی -

بیفائدہ انتظار کرنے کی جگہہ مصحفی ؎ وہ نہ آئین گے دل آنکھین
بیجا پھوڑے - مفت ہر روز کہان تک کوئی آنکھین پھوڑے -

بہت گریہ و زاری کی جگہہ بھی کہتے ہین کہ کیون رو رو کے آنکھین

بہت دیدہ ریزی کا کام کرنے کی جگہہ - منیر ؎ کام کرتی رہی یہ آٹھ پہر -
آنکھیں پھوڑی ہیں رات دن سی کر -
پکانے ریندھنے میں مشغول ہونے کی جگہہ - فقرہ - قربان کی ایسی ماما کے جب تک
ہم آنکھیں نہ پھوڑیں روٹی ہی نصیب نہو (عو)
بہت جاگنے کی جگہہ - فقرہ - ایسا بھی کیا شوق ہی کہ آدمی رات رات بھر جاگ کے
اپنی آنکھیں پھوڑے -

آنکھیں پھیر دینا - مرجانا - علامت مرگ ظاہر ہونا - رند ؎ نہ دکھا
رشک مسیحا اسے ہر بار آنکھیں - پھیر دیگا کوی دم میں ترا بیمار آنکھیں - ولہ
؎ حسرت دیدار نے پیدا کیا حال ردی - پھیر دیگا ابکوی دم میں ترا بیمار آنکھ

آنکھیں پھیر کے چل دینا - کترا کے نکلجانا - منہہ پھیر کے چلے جانا -
منیر ؎ گولی بھی ہمسے بچکے نکلتی ہی یار کی - چلتا ہی آنکھیں پھیر کے توتا
تفنگ کا -

آنکھیں پھیر کے توتے کی سی - باتیں کرے مینا کی سی
یہ مثل اُس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو دراصل ہو تو بیمروت اور ظاہر داری
سے لگاوٹ کی باتیں کرے -

آنکھیں ترسنا - دیکھنے کی بہت آرزو ہونا - برق ؎ آنکھیں
ترس رہی ہیں زیارت کیواسطے - دم بند ہی حضور کی خدمت سے چھوٹ کر -
بحر ؎ نظر آتا نہیں وہ عید کا چاند - ترستی ہیں یہ آنکھیں سال بھر سے
رشک ؎ نامہ لکھو برائے پیمبر کبھی کبھی - مدت ہوئی کہ ترستی ہیں آنکھیں
برائے خط -

آنکھیں تلووں سے ملنا - نمبر (۱) خوشامد اور پیار سے - داغ ؎
آنکھیں ترے تلووں سے ملیں کسنے شب وصل - دو پھول سے نرگس کے
بنے ہیں کف پا میں - آتش ؎ عشق ہی آنکھوں کا تلووں سے مجھے ملنے کا
پائینتی یار کی ہی میرا سرہانا شب وصل - ہوس ؎ سویا جو میرے گھر کبھی وہ
مست خواب ناز - تلووں سے اسکے اپنی میں آنکھیں ملا کیا - اور آنکھیں
تلووں سے رگڑنا اور لگانا بھی کہا ہی - انشا ؎ [illegible]
اپنے ملک تو آنکھیں تم - تصدق میں تمہارے جاؤ [illegible]
جرأت ؎ آنکھیں تلووں سے لگاتا ہوں تو وہ از رہ [illegible]
مار کے ٹھوکر میرا -
نمبر (۲) قصے کہانیوں میں مشہور ہی کہ اگلے زمانے میں رانیاں اور شہزادیاں
جس سے بہت ناخوش ہوتی تھیں اُسکی آنکھیں نکلوا کے اپنے تلووں سے
ملتی تھیں - فقرہ - (انشاءاللہ) اگر میری بات کا توتا صاف جواب نہ دیگا تو اس
نگوڑے کی گردن مروڑ اپنے تلووں سے اسکی آنکھیں ملوں گی (فسانۂ عجائب)
اور آنکھیں تلووں کے نیچے ملنا بھی کہا ہی - شرر ؎ تلووں کے نیچے ملیے
نکلوا کے میری آنکھ مجرم ہوں دیکھکر تمہیں رغبت کی آنکھ سے -
نمبر (۳) نازِ معشوقانہ سے پامال کرنا - ذوق ؎ آنکھیں مری تلووں سے
وہ ملجائے تو اچھا - ہی حسرت پابوس نکلجائے تو اچھا -

آنکھیں تلے اوپر ہو جانا - نزع کیوقت پتلیاں پھر جانا - علامت مرگ ظاہر
ہونا - شعور ؎ یہ حیا چھوڑو اب نہ شرماؤ - نہ یقین ہو تو چلکے دیکھ آؤ -
جان دیتا ہی چشم وابرو پر - ہو گئیں آنکھیں تک تلے اوپر -

آنکھیں تلی ہونا - نظروں سے کسی بات کی آمادگی ظاہر ہونا - اسیر ؎
تیغ نگہ سے کشتہ ہو کون آکے سامنے - آنکھیں تلی ہوئی ہیں تمہاری ستیز پر -

آنکھین تو بڑی بڑی ہین - یہ جملہ طنز سے وہان بولتے ہین جہان کسیکو سامنے کی چیز نہ سوجھے -

آنکھین تھک جانا - دیکھتے دیکھتے آنکھونکا گھبرا جانا - میر ؎ تلوار تیری برق تھی آنکھین جھپک گئین - گھوڑون کی باگین ہاتھ سے سب کے [illegible] گئین جو اضطرار سے فوجین بہک گئین - لاشونکی سیر کرتے [illegible] گئین - لہو کی ہر چہار طرف ندیان بہین -

[illegible] آنا - آنکھونمین اندھیرا آجانا - (دوران سر یا ضعف یا چپکا پونہ سے) داغ ؎ خورشید میرے سامنے یا شمع طور ہے - آنکھین جو تیورا گئین؏ یہ کسکا نور ہے -

آنکھین ٹمٹمانا - آنکھون کا ذرا ذرا کھلا ہونا اسلیے کہ ٹمٹمانا ذرا ذرا سی روشنی دینے کے معنی مین ہے - جیسے چراغ کا ٹمٹمانا - اس محاورے کا استعمال بیشتر بچونکی نسبت ہوتا ہے کہ انکی آنکھین پہلے ذرا ذرا کھلتی ہین یا نئی بیاہی دلہن کی نسبت کہ وہ حیا سے پوری آنکھین نہین کھولتی ہے اور نشے کی حالت مین بھی کہ خمار سے آنکھین بند ہوئی جاتی ہون کہتے ہین -

آنکھین ٹوٹ آنا - شدت سے آنکھونکا جوش کر آنا محشر ؎ شکست دل نے رلوایا یہان تک - کہ آنکھین روتے روتے ٹوٹ آئین -

آنکھین ٹھنڈی رہین - (عورتونکی دعا) جیسے اپنی اولاد کی خوشیان دیکھو انکے دیدار سے ہمیشہ آنکھین ٹھنڈی رہین -

آنکھین ٹھنڈی کرنا - نمبر (۱) اولاد معشوق سبزہ دریا وغیرہ جن چیزون کے دیکھنے سے آنکھونمین طراوت آئے اور جی خوش ہو انکا دیکھنا -

نمبر (۲) تسلی دینا - ہندو عورتین جب کسی غم و ماتم مین بہت روتی ہین تو پانی لگا کر انکی آنکھین پوچھی جاتی ہین اور اُسے آنکھین ٹھنڈی کرنا کہتے ہین - جیسے اسی محل پر مسلمان عورتون مین رومال وغیرہ سے آنسو پونچھتے اور سر کر پڑ دیتے ہین

آنکھین ٹھنڈی ہونا - لازم -

آنکھین جاتی رہنا - بینائی جاتی رہنا - میر ؎ آنکھین جو روتے روتے جاتی رہین بجا ہے - انصاف کر کہ دیکھے کوئی ستم کہان تک - داغ ؎ رونے سے بھی مٹتا ہے کہین شوق نظارہ - آنکھین بھی گئین تو بھی یہ حسرت نہین جاتی -

آنکھین جلنا - نمبر (۱) آنکھونمین جلن ہونا - یہ کیفیت اکثر بخار کی شدت ضبط گریہ - اور کمال انتظار مین ہوتی ہے - فقرہ - درد کے مارے سر پھٹا پڑتا ہے بخار سے آنکھین جل رہی ہین - آتش ؎ ضبط گریہ سے جلا کرتی ہین آنکھین سچ ہے - بند ہونے سے ہی ناسور کا بہنا بہتر - وزیر ؎ چراغون کی طرح جلتی ہین آنکھین ہجر کی شب مین - نکلتا ہے عوض اشکونکے روغن آنکھ کے تل سے - ناسخ ؎ میری آنکھین جلتی ہین دم بدم نہین گر دیکھتا - کیا اثر اُٹھا ہے تیرے شعلہ رخسار کا -

نمبر (۲) نگاہ پر کسی چیز کی گرمی کا صدمہ پہنچنا - وزیر ؎ یون حسن کی گرمی سے ترے جلتی ہین آنکھین - جسطرح ہو تپ سے تن بیمار مین گرمی -

آنکھین جھپکانا - جھینپنا - لحاظ سے آنکھ نیچی کرنا - گلزار نسیم ؎ - کہکر کھلے بند دل جی کی نکلی - نے تنگ ہوئی وہ شوخ نکلی - آنکھین جھپکا کے دیو بولا - توکیا کھلی تونے پردہ کھولا - اب نہین کہتے ہین -

آنکھین جھپکنا - نمبر (۱) بصورت متعدی - آنکھین کھولنا اور [illegible]

؏ دلی مین تیورانا فاعلاتن کے وزن پر اور لکھنؤ مین مفعولن کے وزن پر ہے -

جرأت ؎ خدا جانے کہ ہی کس برق وش کا سامنا مجکو - کہ مین کچھ بیٹھے بیٹھے خود بخود آنکھین جھپکتا ہون - مگر یہ صورت بالکل متروک ہے -

نمبر (۲) بصورت لازم آنکھین بند ہوجانا - نظر کا نہ ٹھہرنا - (برق یا کسی اور چیز کی چمک سے) عاشق ؎ برق چمکی خندۂ دندان نما سے یار کے - آنکھین جھپکین کہ رخ نظرون سے پنہان ہوگیا - برق ؎ آنکھین پرتو سے جھپک جائین نہ کیون تارونکی - بجلیان کانون مین ہین چاند سے رخسارونکی -

نمبر (۳) جھینپنا - بحر ؎ عاشق سے جھپکتی ہین لجاسی ہوئی آنکھین - باہر وہ کبھی شرم کے مارے نہین آتے -

نمبر (۴) نیند آنا - سو جانا - رند ؎ تا صبح شب ہجر جھپکتین نہین آنکھین - کٹجاتی ہین راتین در و دیوار کو تکتے - میر ؎ جھپکے ہین آنکھین اور جھکی آتی ہین بہت - نزدیک شاید آیا ہی ہنگام خواب اب -

آنکھین جھک آنا - آنکھین جھپکی جانا - پوری نہ کھلنا - یہ حالت کبھی نشے کی زیادتی سے ہوتی ہی کبھی آشوب سے - حسن ؎ اسکی جب جوش سے مستی کے جھک آئین آنکھین - شرم سے پھر نہ اٹھائین یہ جھکائین آنکھین - داغ ؎ بیوجہ نہین آپکی شرمائی ہین آنکھین - آشوب ہی یا نشے سے جھک آئی ہین آنکھین -

آنکھین جھکی جاتی ہین (یا جھکی پڑتی ہین) - شرم و لحاظ یا نشے سے نظرین نیچی ہوئی جاتی ہین - آتش ؎ شرم سے وہ شرمگین آنکھین جھکی جاتی نہین - رات بھاری ہوگئی ہی مردم بیمار پر - معروف ؎ جھکی پڑتی ہین کیا آنکھین نشے مین م - بلا ہی آج تو مخمور آؤ مہ - اور شرم و لحاظ کیجگہ اور ترکیب سے بھی کہتے ہین - قلق ؎ دیر تک بس جھکی رہین آنکھین - دو گھڑی تک چار کین آنکھین - داغ ؎ گلہ رقیب کا سنکر جھکی رہین آنکھین - حجاب کب نگہ شرمسار سے اٹھا - برق ؎ آنکھین حیا سے جھک گئین دیکھا جو سیر املاح تیغ نگاہ یار کو مین نے کسا دیا -

آنکھین چارطرف چکر مکر چلی جاتی ہین - جہان یہ کہنا ہوتا ہی کہ شوخی سے نگاہ ایک طرف نہین ٹھہرتی ہی نہایت شوخ دیدہ ہی - [illegible]

آنکھین چارطرف رکھنا - چارونطرف دیکھتے رہنا [illegible]

آنکھین چارطرف رہنا - لازم -

آنکھین چرانا - حسینون کو گھورنا - حسن پرست لوگ بولتے ہین کہ چلو یار آنکھین چرآئین - یعنی حسینون کے نظارے کرین - لکھنو مین سنا ہی مگر کسیکے کلام مین نظر سے نہین گزرا -

آنکھین چڑھانا - یہ نذر و نیاز اور منت کا ایک طریقہ ہی جب کسیکی آنکھون مین کوئی روگ ہوجاتا ہی تو مزارون اور تعزیون پر عورتین منت ملتی ہین کہ آنکھین اچھی ہوجائین تو سونے یا چاندی کی آنکھین چڑھاونگی اور کاغذکی آنکھین کتر کے لٹکا دیتے ہین - مراد پوری ہونے پر سونے یا چاندی کی پتر سے (جیسی منت ہوتی ہی) دو آنکھین بنوا کے اور بعض بغیر منت مانے معمولاً بھی آنکھونکی سلامتی اور تندرستی کے لیے چڑھاتی ہین اور بعض میدے یا آٹے سے آنکھون کی شکل بناتی ہین اور انکو تل کے مزارون پر خصوصاً مدار صاحب کی درگاہ مین چڑھاتی ہین جنہین مدار صاحب کی آنکھیان کہتے ہین (مثال) کامل ؎ نظر مہر سے تمنے جو ملائین آنکھین - ہمنے درگا ہو مین چاندی کی چڑھائین آنکھین (مثال) محشر ؎ چڑھاؤنگی مین آنکھین درگاہ مین - جو نرگس کے دیدے سلامت رہے -

آنکھین چڑھی ہوئی ہونا - نشے یا نیند کے غمار درد سر اور بیمار کی شدت یا رونے سے آنکھون کی پتلیون کا اوپر کی طرف کھنچا ہونا - ناسخ ؎ دکھا کے باغ مین آنکھین چڑھی ہوئین اپنی - وہ نشہ دیدۂ نرگس سے آج اُتار آیا - ظفر ؎ بزم اغیار مین گزری نہین شب بادہ کشی - کیون چڑھی ہین تری ای حور [illegible] غ ؎ اُس بدگمان کو نشہ ہی کا گمان ہے - آنکھین چڑھی [illegible] سے - میر ؎ آنکھین بھی چڑھ رہی ہین منھ بھی اُتر رہا ہے [illegible] پیتا نکھر رہا ہے -

آنکھین چلنا - جلد جلد پلکون کا جھپکنا - مسرور ؎ نیر کے ساتھ اشارہ بازی مین - آنکھین کیا جلد جلد چلتی ہین -

آنکھین چمکانا - دیدے مٹکانا - ناز اور غمزے سے آنکھون کو گردش دینا - بھوؤن کا مٹکانا - جس سے معشوقانہ ادا اور اترانا پیدا ہو - جرأت ؎ خواہش دل جو کہی سینے تو وہ کہنے لگا - آنکھ چمکا کے بصد ناز و ادا ایسے جی - درد ؎ لن ترانی کا مزہ دیکھ لیا موسے نے - آنکھین چمکاتے ہوئے جب وہ سر طور گئے -

آنکھین چُندھی ہونا - بعض لوگون کی آنکھین خلقی طور پر چھوٹی ہوتی ہین اور پوری نہین کھلتی ہین اُنہین چُندھی آنکھین کہتے ہین اور ایک مرض بھی ہے کہ آنکھین چھوٹی ہو جاتی اور پلکین گر جاتی ہین - داغ ؎ اک نظر مین اک جہان کو دیکھتا ہے آئنہ - ورنہ چُندھی کسقدر ہی حلقۂ جوہر کی آنکھ - آنکھون کی جگہ دیدے بھی کہتے ہین - جانصاحب ؎ کسی کی آنکھ پڑے خاک چندھے دیدون پر - رسیلی اب وہ رہین انکھڑیان نہین باقی -

آنکھین چوندھیانا یا چُندھیانا - نگاہ خیرہ ہونا - آشوب چشم مین چراغ اور دھوپ کیطرف دیکھنے یا بہت چمکتی ہوئی چیز پر نظر کرنے سے آنکھ کا پورا نہ کھلنا اور جھپکنے لگنا - تسلیم ؎ چوندھیا جاتی ہین آنکھین روئے روشن کے حضور - تاب لا سکتا نہین خورشید محشر دیکھکر - داغ ؎ زاہد کو ہی ہوس جلوۂ دیدار کی حسرت - بجلی کی چمک دیکھتے چُندھیا گئین آنکھین -

آنکھین چھت سے (یا چھت کو) لگ جانا - اوپر کیطرف ٹکٹکی بندھ جانا - یہ حالت اکثر نزع کیوقت ہوتی ہے یا فکر و تردد اور حسرت و انتظار مین کہ انسان سوچ مین چپکا پڑا ہوا چھت کیطرف دیکھا کرتا ہے - سحر ؎ آنکھین لگی ہین چھت کو ترا انتظار ہے - اپنا ہمین خیال دم واپسین نہین - وزیر ؎ تم رہے بام پہ یان لگ گئین آنکھین چھت سے - رات گنتی رہی ہر ایک کڑی میری آنکھ -

آنکھین چھوٹی بڑی ہونا - دونون آنکھون کا برابر نہونا یہ ایک عیب ہے - نواب مرزا شوق ؎ دیکھا نہ کرو میری طرف آنکھ دبا کر - ناقص ہوا چہرہ جو ہوی چھوٹی بڑی آنکھ -

آنکھین چیر چیر کر دیکھنا - آنکھین خوب کھولکے دیکھنا - سودا ؎ پڑھتے تھے تم جو یہ غزل آگے جوان و پیر کے - دیکھے تھا وان تمہین ہر اک انگلی سے آنکھین چیر کے - برق ؎ چوندھیا جاتا ہے ترے سامنے پیر فلک - دیکھتا ہے عارض انور کو آنکھین چیر کے - اسکی جگہ آنکھین پھاڑ پھاڑ کے دیکھنا زیادہ بولتے ہین -

آنکھین چیر کے نمک بھرنا - نیند ہٹانے کی تدبیر جیسے اس فقرے مین اب تم سوتے بہت ہو تو سوی کہ آج تمہاری آنکھین چیر کے نمک بھر دون - آتش ؎ رات انتظار یار مین جھپکین جو نیند سے - آنکھون کو مین

مین نے نمک بھرا - اور آشوب وغیرہ مین آنکھین چیر کے دوا لگانا اور سفید بھرنا
بھی کہتے ہین -
آنکھین خدا نے دیکھنے کو دی ہین (یا آنکھین دیکھنے کو ملی ہین)
داغ ؎ اسیکے واسطے آنکھین خدا نے دین ہمکو - کہ روز و شب یہ سفید و سیاہ
دیکھتے ہین - ؎ دیکھنے کے لیے ای رشک ملی ہین آنکھین - اسقدر بھی
نہین ہوتا متامل ناصح - اور آنکھین خدا نے مُنھ پر دی ہین یہ جملہ بھی اسی
جگہہ بولتے ہین - فقرہ - ذرا دیکھکر چلو خدا نے آنکھین مُنھ پر دی ہین -
آنکھین خون مین ڈوبنا - مارے غصے کے آنکھین لال ہونا -
گلزار نسیم ؎ آنکھ اسکی بہنکلے خون مین ڈوبی - مریخ بنی وہ ماہ خوبی -
آنکھین در پر لگی رہنا یا لگی ہونا - حالت انتظار مین کہتے ہین -
آنکھین دُکھنا یا دُکھنے آنا - دیکھو آنکھین آنا -
آنکھین دوچار کرنا - آنکھین ملانا - آنکھ سے آنکھ مقابل کرنا جرأت ؎
برچھیان سی گزر گئین دل سے - جون ہی اُس سے دوچار کین آنکھین
ظفر ؎ کھوئیگا دونون جہان سے کر کے تو آنکھین دوچار - پا گئے تھے ہم
تو تیری اس نظر سے پیشتر -
آنکھین دوچار ہونا - لازم - ظفر ؎ نہ بولے مُنھ سے وہ اور ہم مُنھ پر
پرچب دوچار آنکھین - رہی اک ٹکٹکی دو دو پہر دونون کی دوجانب -
آنکھین دو سے چار ہونا - اُس جگہہ بولتے ہین جہان پڑھنے لکھنے
کی تعریف منظور ہوتی ہے - فقرہ - میان پڑھو لکھو گے تو آنکھین دو سے چار
ہو جائینگی - یعنی جاہلون کی دو آنکھین ہوتی ہین اور پڑھے لکھون کی چار -
آنکھین دیکھتے جاتے ہین - نگاہ لڑی ہے کہ مرضی اور ارادہ کیا ہے
داغ ؎ ہوتی جاتی ہے سوا بوسۂ لب کی قیمت - دیکھتے جاتے ہین وہ بے
خریدار کی آنکھ - مسرور ؎ شرم سے آنکھین جھکا لے ہین کنکھیون سے مگر
دیکھتے جاتے ہین آنکھین کا ارادہ کیا ہے -
آنکھین دیکھتے رہنا - (یا دیکھا کرنا) نمبر (۱) اطاعت پر رہنا - تلے رہنا کہ
اشارہ ہو اور تعمیل کرین - تسلیم ؎ ساتھ اشارے کے [illegible] حکم
دیکھتے رہتے ہین آنکھین یار کی -
نمبر (۲) لطف و عنایت کا امیدوار رہنا - تسلیم ؎ [illegible] ہین تیری
باہم آنکھین - برسون دیکھا کیے ای شوخ تری ہم آنکھین -
آنکھین دیکھی ہین - صحبت اُٹھائی ہے - تربیت پائی ہے - استعمال
اُسجگہہ کرتے ہین جہان ارباب کمال سے صحبت اُٹھانے اور تعلیم پانے کا
اظہار مقصود ہوتا ہے - گلزار نسیم ؎ تھا اک کہ کمال پیر دیرین - عیسی کی
تھین اُسنے آنکھین دیکھین - اسیر ؎ آنکھ اپنی کب جھپکتی ہے بھلا مرنے سے
دیکھنے والے تری آنکھون کے ہین جلاد ہم - سوز ؎ تمھین تو سوز کو پہچانو گے
سبحان اللہ - کبھی دیکھی بھی ہین ای شاہ گدا کی آنکھین - ؎ کسطرح
سے نہ فن شعر مین کامل ہو رند - دس برس دیکھی ہین آتش سے جب استاد
کی آنکھ -
آنکھین دیوار ہو جانا - کچھہ نہ سوجھنا - اثر ؎ بے ترے جب آئی گلزار
آنکھین ہو گئین - کچھہ نہ سوجھا باغ مین دیوار آنکھین ہو گئین -
آنکھین ڈبڈبانا - آب دیدہ ہونا - آنسو بھر آنا جرأت ؎ ڈبڈبائی ہین جو آنکھین مری
ایک دریا ہے کہ لہراتا ہے - میر ؎ نظر ای ابر مت آ مبادا - کہین میری بھی
آنکھین ڈبڈبا دین -

آنکھین ڈگرڈگر کرنا - ضعف ونقاہت سے آنکھوں مین حلقے اور ایسی حرکت ہونا جس سے ضعف ظاہر ہوتا ہو - فقرہ - جارہی جان کے بخار مین آتنا سا منھ نکل آیا آنکھین ڈگرڈگر کرنے لگین -

آنکھین ڈھانپنا یا ڈھانکنا - نمبر (۱) دامن یا ہاتھ سے آنکھین ... ؎ مین اپنی آنکھین ڈہانک لون مین ہاتھ اپنے باندھ لون کچھ پردۂ حائل کے پاس -

نمبر ... سے آنکھین بند کرلینا **میر حسن** ؎ ہوئے جب وہ بدمست دوماہرو - لگی اُنہون ہونے عجب گفتگو - کہ دستے جو نرگس کے وان تھے ہزار - لگے ڈھانپنے آنکھ بے اختیار - اس محاورے کا لازم مستعمل نہین ہی -

آنکھین رگڑنا - آنکھین زور زور سے ملنا - (کسی چیز پر) فقرہ - آستانہ مبارک سے آنکھین رگڑرگڑ کر دعائین مانگتا ہون - **وزیر** ؎ سمجھا ہون میل سرمہ اسے مجکو دیکھنا - آنکھین رگڑ رہا ہون تمہارے خدنگ سے -

آنکھین رُورُو کے سُجانا - اتنا رونا کہ آنکھون پر ورم آجائے - **سحر** ؎ آنکھین رورو کے کیون سُجاتے ہو - سحر آنسو نہین اثر رکھتے - **قلق** ؎ روتے روتے سجائی ہین آنکھین - کوی جانے کہ آئی ہین آنکھین - اور آنکھین رو کے سُجانا بھی کہا گیا ہی - **ضاحک** ؎ جب سے اس طفل پریوش نے دکھائین آنکھین - بس مرا کچھ نہ چلا رو کے سجائین آنکھین - اور اسکا لازم روتے روتے آنکھین سوج جانا بھی مستعمل ہی -

آنکھین رُورُو کے لال کرنا - بہت رونا جس سے آنکھین سُرخ ہوجائین - **داغ** ؎ پس فنا بھی مری روح کانپ جاتی ہی - وہ روتے روتے جو آنکھونکو لال کرتے ہین - اور آنکھین رورو کے خون کبوتر کرنا بھی کہا ہی **صبا** ؎ خط لکھا یار کو تو شوق جواب خط مین - آنکھین رورو کے نہ کین خون کبوتر کسدن -

آنکھین رُوشن کرنا - کسی عزیز یا دوست کے دیدار یا کسی خوشرنگ چیز کے دیکھنے سے آنکھونکو تازگی اور طراوت دینا - **رشک** ؎ آنکھین روشن کرنے دو خط کو رُخ شفاف پر - صاف یہ چاہ ذقن اندھا کنوان ہوجائیگا - **گلزار نسیم** ؎ روشن کیا دیدۂ پدر کو - مادر کے بھی چلکے آنسو پوچھو - **آتش** ؎ طرز نگہ ہمیشہ دکھلائین موجۂ می - شیشے مدام رکھین چشم ایاغ روشن -

آنکھین روشن ہونا - نمبر (۱) آنکھونمین نور آنا - **ناسخ** ؎ آنکھین روشن راہ جانان مین ہوئین - میل جو ہی سرمے کا وہ میل ہی - **برق** ؎ روشن آنکھین ہوئین نظارۂ عارض سے دوچند - مثل مہتاب ہی عاشق کو اثر مین خورشید - **گلزار نسیم** ؎ کیا پھول ہی کیا اثر ہی اسمین - ہوجاتی ہین روشن اندھی آنکھین -

نمبر (۲) عزیز یا معشوق دیکھکر خوش ہونا یا کسی خوشرنگ اور لطیف چیز کو دیکھکر آنکھونمین ٹھنڈک پڑنا - **منیر** ؎ چار دیوار عناصر پہ سفیدی پھر گئی - آنکھین روشن ہوگئین تیری صباحت دیکھکر - **سحر** ؎ روشن آنکھین ہوگئین بنت العنب کے نور سے - عقد پروین چرخ سے اترا کہ خوشہ تاک سے -

نمبر (۳) چشم حقیقت کھلجانا - معرفت پیدا ہوجانا - **ناسخ** ؎ یہ اندھے ہین جو کہتے ہین ہم ہی ہم ہین - جو آنکھین ہون روشن تو پھر تو ہی تو ہی - **اسیر** ؎ نور وحدت سے ہوئین جب سے آنکھین روشن - تو ہی تو آ نظر جسکو نظر کرتے ہین -

آنکھیں زمین سے لگ جانا - نادم ہونا - شرمانا - ہندی (آغا ہجو حشا)
ع مین نے کیا جو عذر وفور جلال پر - اُس مہروش کی لگ گئین آنکھیں زمین سے
مومن ع زمین سے لگ گئیں آنکھیں تمہاری طرح نہیں - شرمگین قتل ہو
گردون کو انفعال تو ہی - **نکہت** ع دیکھا جو تجکو مہر نے چرخ برین سے -
مانند نقش پا لگین آنکھیں زمین سے -

آنکھیں سر پر ہونا - ہم مسلمانون کے اعتقاد مین ہے کہ قیامت کے دن
جو آنکھیں منہہ پر ہین وہ سر پر ہونگی اور اسمین مصلحت قدرت یہ ہی کہ کسیکا خراب
حال کوئی نہ دیکھ سکیگا - **وزیر** ع سر جھکا کر تجھے اے رشک پری دیکھینگے
حشر کو ہوئین گے جب دیدہ انسان سر پر - **آتش** ع اپنے عریانون کا پردہ
رکھے گا وہ عیب پوش - روز محشر ہونگی چشم مردمان بالا سے سر -

آنکھیں سفید کرنا - آنکھون کا نور زائل کرنا - بہت رونے یا زیادہ انتظار کرنے
سے - ع ہی یہی گریہ تو پھر کیسی بصارت اے اسیر - ایکدن کر دینگے آنکھونکو
مرے آنسو سفید - **ناسخ** ع انتظار خط نے کین قاصد مری آنکھیں سفید -
سادہ کاغذ بھیجدون تحریر کی حاجت نہیں -

آنکھیں سفید ہو جانا - لازم - **اسیر** ع آنکھیں مری سفید ہوئین انتظار
سے - اب آئنہ مصاحب سرکار ہو تو ہو - **ہلال** ع روتے روتے
شام غربت مین ہوئین آنکھیں سفید - اب سواد دیدہ اہل وطن درکار ہے -
رند ع حسرت یار مین آنکھیں ہوئین اسدرجہ سفید - پتلیان چھپ گئین
مکڑی کیطرح جالون سے -

آنکھیں سی کھل گئین - اس جملے کا استعمال چند محل پر ہے -
(۱) آنکھونمین طراوت اور تازگی آجانے کی جگہ - فقرہ - سبزہ زار مین پہنچتے ہی
آنکھیں سی کھل گئین -
نمبر(۲) کسی مصیبت اور تکلیف سے نجات پانے اور تسکین ہو جانے کی جگہ -
مومن ع کچھ آنکھ بند ہوتے ہی آنکھیں سی کھل گئین - جی اک بلا سے جان تھا
اچھا ہوا گیا - فقرہ - مارے درد کے بیچین تھا ڈاڑھ نکلواتے ہی آنکھیں سی
کھل گئین -
نمبر(۳) کسی عمدہ چیز کے نظر آنے یا ملجانے سے [illegible]
کی جگہ - **داغ** ع جب شباب آکر ملیگا کے دوبارہ دن [illegible]
یوسف کی یہ عالم دیکھکر - **مومن** ع روئے وہ میرے حال پہ حیران کیون
ہون - آنکھیں سی کھل گئین مرنا یاب دیکھکر -
نمبر(۴) کسی چیز کی حقیقت کھلجانے اور متنبہ ہونیکی جگہ - **میر** ع کچھ قدر
مین نہ جانی غفلت سے رفتگان کی - آنکھیں سی کھل گئین اب جب صحبتین
ہوئین خواب -

آنکھیں سینا - نمبر(۱) پلک سے پلک سی دینا - اکثر شکاری لوگ باز وغیرہ
کی وحشت دور کرنیکو آنکھیں سی دیتے ہین -
نمبر(۲) کسی چیز پر ہر وقت آنکھیں لگائے رہنا - **میر** ع کب تلک یہ دل
صد پارہ نظر مین رکھیے - اسپر آنکھیں ہی سیے رہتے ہین دلبر کتنے -

آنکھیں سینکنا - حسینون کو گھورنا - **رند** ع شعلہ حسن سے جل جاؤ
پر آنکھیں سینکو - کوئی معشوق اگر آگ بھبو کا دیکھو - **درد** ع آنکھیں اس
بزم مین سینکی ہین جنہون نے تک بھی - شمع کیطرح گریبان لیے ترجاتے
ہین **بحر** ع آنکھیں جو سینکنے لگے ہم روئے یار سے - پتلی کا تل سپند
کیصورت چٹک گیا - **مومن** ع سنی جب اُڑتے اُڑتے یہ حکایت -

ہوئی وہ سادہ رو حیران نہایت - کہ میرا جلوہ دیکھا کیونکر اُسنے - کہان سے سینک لی چشم تر اُسنے -

آنکھین فرش کرنا یا فرش راہ کرنا - کمال عاجزی اور شوق ظاہر کرنا بہت تواضع و تکریم کرنا - (کسیکے آنے مین) **منیر** ؎ خاکساری نے فرش کی آنکھین [illegible] کی پاؤن کی پرستاری - **آتش** ؎ پیچلے وحشت دل [illegible]ف - فرش آنکھونکو کرون پائے غزالان کے تلے - [illegible] جہان رکھتا ہی وان زیر قدم - فرش آنکھین صورت نقش قدم کرتے ہین ہم -

آنکھین فرش ہونا یا فرش راہ ہونا - لازم - **مومن** ؎ ہی جلوہ ریز نور نظر گرد راہ مین - آنکھین ہین کسکی فرش تری جلوہ گاہ مین - **آتش** ؎ آنکھون کا عاشقون کی رہ یار مین ہی فرش - دامن پر اُسکے اُڑکے پڑے کیا مجال خاک - **داغ** ؎ بہت آنکھین ہین فرش رہ چلنا دیکھکر ظالم - کف نازک مین کانٹا چُبھ نہ جائے کوئی مژگان کا -

آنکھین قدمون پر (یا قدمون سے) مَلنا - کبھی غایت تعظیم و ادب سے کبھی کمال اخلاص و محبت سے - **قلق** ؎ جُھک کے آداب سے کیا مجرا - آنکھین قدمون پہ ملک کہنے لگا - **منیر** ؎ تیرے قیدی کے قدم سے آنکھین پریون نے ملین - پاؤن کی زنجیر تسبیح سلیمانی ہوئی -

آنکھین قدمون تلے (یا قدمون کے نیچے) بچھانا - دیکھو آنکھین فرش کرنا - **بحر** ؎ مٹی ہوئے نقش پا کی صورت - آنکھین قدمون تلے بچھا کر - **ولہ** ؎ نصیب کسکے یہ عاشقون مین بغل مین وہ گلعذار بیٹھے - بچھادُن قدمون کے نیچے آنکھین جو میری آنکھونپہ یار بیٹھے - **ظفر** ؎ اگر تو آوے گا تو جائے فرش پا انداز - مین اپنی آنکھین ترے زیر پا بچھادون گا -

آنکھین کڑوانا - آنکھونمین خارش کی خفیف سی کیفیت پیدا ہونا کہ اس سے آنکھونمین پانی سا بھر آتا ہی اور یہ کیفیت اکثر نیند کے خمار اور کبھی دھوئین کی تکلیف سے ہوتی ہی - **رند** ؎ خواب شیرین سے مین آگاہ نہین برسون سے - آنکھین کڑواتی ہین جب نیند ذرا آتی ہی -

آنکھین کور ہو جانا - اندھا ہو جانا - **ناسخ** ؎ کور آنکھین ہون کسی طور سے روتے روتے - اور چارہ ہی نہین دیدہ کی بیماری کا - **قلق** ؎ اپنے مجھ ناتوان کا زور نہین - دل تو نادان ہی آنکھین کور نہین - **رند** ؎ ہے جو پیش نظر ہر گھڑی تصور یار - یہ آنکھین کور ہون ان مین سمائے گا پھر کیا -

آنکھین کُھل جانا - نمبر (۱) حیران ہو جانا - بھوچکا رہجانا - **داغ** ؎ فرشتے بھی دیکھین تو کُھل جائین آنکھین - بشر کو وہ جلوے دکھائے گئے ہین - **صبا** ؎ وہ مرض کھوئے طبیبونکی بھی آنکھین کھل گئین - ہی مسیحا نرگس بیمار قیصر باغ مین -

نمبر (۲) آنکھین روشن ہو جانا - بینائی زیادہ ہو جانا - **بحر** ؎ کھل گئین آنکھین ترے بوٹا سے قد کو دیکھکر - میل سرمہ چشم قمری مین صنوبر ہو گیا - **اسیر** ؎ کسب ہر فن مین لگی ہی شرط استعداد کی - کب کھلین سرمے سے آنکھین کور مادر زاد کی -

نمبر (۳) بصیرت پیدا ہو جانا - حقیقت کُھل جانا - قدر عافیت معلوم ہو جانا - **بحر** ؎ آنکھین کھل جائین چڑھ جائے جو توای واعظ - شیشے عینک کے ہین یہ ساغر صہبا کیسے - **میر** ؎ کھل جائین گی پھر آنکھین جو مر جائے گا [illegible]

آتے نہین ہو بازمرے امتحان سے تم خلیل ؔ پہنچو دیکھو مجھے تم چشم حقارت سے کبھی - آنکھین کھلجائین جو تمکو بھی ہو بیماری عشق -

نمبر(۴) غفلت اور بیخودی جاتی رہنا - فقرہ - لخلخہ سنگھاتے ہی آنکھین کھلگئین مصحفی ؔ بوے پیراہن سے یوسف کی جو آنکھین کھل گئین - دیدۂ یعقوب مین کرنے لگا نظارہ رقص -

آنکھین کھلنا - نمبر(۱) جاگنا - بحر ؔ نیند سے کھلتی ہین آنکھین وہان مین ہوتی ہین بند - صورت شب روز فرقت بھی بسر ہونے لگا - سوز ؔ آرام سے سوتا تھا جگایا ناحق - آنکھین کھلتے ہی ہمنے زندان دیکھا -

نمبر(۲) متنبہ اور خبردار ہونا - رند ؔ کھلین گی آنکھین نشہ اُترے گا - حُسن تک اور یہ پستی ہے -

نمبر(۳) غش جاتا رہنا - ضعف اور بیماری مین افاقہ ہونا - اسیر ؔ ابھی آنکھین کھلین غش سے جو آجاے شمیم مشک خال و عنبر زلف - بحر ؔ یہ حال ناتوانی ہے کہ آنکھین - کھلین جو ایکدم تو دو پہر بند -

نمبر(۴) آنکھون مین روشنی اور بینائی آجانا - خلیل ؔ آنکھین کھلین نظارۂ زلف سیاہ سے - سرمے سے بیچ ہے بڑھ رہتی ہے قوت نگاہ کی -

نمبر(۵) پیدا ہونا - دُنیا کی ہوا لگنا - رند ؔ مین کیا جانون چمن کہتے ہین کسکو آشیان کیسا - کھلین آنکھین تو یہ ہی آنکر صیاد کے گھر مین -

نمبر(۶) چشم خدا بین کھلجانا - معرفت پیدا ہوجانا - فقرہ - ایسے پیر کامل کے مرید ہوئے کہ بیعت کرتے ہی آنکھین کھلگئین دل روشن ہو گیا - بحر ؔ ندیکھا اُسکے سوا کوئی جب کھلین آنکھین - خدا صنم کو مین سمجھا جو ہوشیار ہوا -

آنکھین کھلوانا - نمبر(۱) آنکھین قدح کرانا -

نمبر(۲) دُلہن کی آنکھین کھلوانا جو چند روز شرم سے رسم کے موافق سسرال والون کے سامنے آنکھین بند کیے رہتی ہے -

آنکھین کھلی رہگئین - نمبر(۱) سکتا سا ہو گیا - نکہت ؔ دیکھکر صورت سحر اُس مہر پر تنویر کی - رہگئین آنکھین کھلی آئینہ تصویر کی - آشفتہ ؔ آمد آمد کی خبر لائی ہے تو کسکی صبا - رہگئین آنکھین کھلی گلشن مین نرگس کی [illegible]

نمبر(۲) انتظار یا حسرت مین مرجانے کیطرح - غافل ؔ [illegible] قاتل جو بس از ذبح نہ تھا - کیون کھلی رہگئین میری [illegible] موت ہے بے آس ہونا طالب دیدار کو - رہگئین آنکھین کھلین شب بند در [illegible]

آنکھین کھلی رہنا - نمبر(۱) پلک جھپکنا - میر ؔ مجھے نیند کیسی کہ مانند انجم - کھلی رہتی ہین میری آنکھین سحر تک -

نمبر(۲) بعض آدمی اسطرح سوتے ہین کہ پوری آنکھ بند نہین ہوتی کچھ کچھ کھلی رہتی ہے - وزیر ؔ سوتے ہو تو چشم بد دور آنکھین رہتی ہین کھلین - فتنہ بیدار کیا ایسی ہی کھلاتی ہے نیند -

آنکھین کھلی کی کھلی رہگئین - سکتے کی حالت مین دم نکل گیا -

آنکھین کھلی ہونا - نمبر(۱) دیکھو آنکھین کھلی رہنا نمبر۲ - وزیر ؔ آنکھین کھلی ہوئی ہین عجب خواب ناز ہے - فتنہ تو سو گیا ہے در فتنہ باز ہے -

نمبر(۲) زندہ و سلامت ہونا - سوز ؔ جب تلک آنکھین کھلی ہین دُکھ یہ دکھ دیکھے گا یار - مندگئین جب انکھڑیان تب سوز سب آنند ہین - بحر ؔ کھلی ہین جب تلک آنکھین زبان بند نہین - جب آے نیند نہین پھر ہے قصہ خوان خاموش -

آنکھین کھولنا - نمبر(۱) پٹی وغیرہ آنکھون سے جدا کرنا - ذوق ؔ

کھولدے آنکھین دم ذبح نہ دیکھونگا تجھے۔ پر چھری اپنی تو گردن پہ مین دیکھون چلتی۔

نمبر(۲) جاگنا۔ فقرہ۔ بہت سو چکے اب آنکھین کھولو دیکھو کتنا دن چڑہ آیا۔

نمبر(۳) غفلت سے چیتنا۔ ہوش مین آنا۔ مرض مین افاقہ ہونا۔ جرأت ؎ حالت عشق مین ترے ہجر مین شب سو سو بار۔ کھولا آنکھونکو ادہر مین اور اُدہر بند کیا۔ فقرہ۔ دوا کا [illegible] اس لڑکے نے آنکھین کھولدین۔

نمبر(۴) خبردار ہونا۔ آتش ؎ کھدواندہون سے کوئی اپنی تم آنکھین کھولو۔ روشنی نگہ عالم ایجاد آیا۔

نمبر(۵) بازوغیرہ شکاری جانورونکی آنکھین کھولنا جو سی دی جاتی ہین یا چمڑے کی ٹوپی بنا کے چڑہا دیتے ہین۔ برق ؎ مرغ دل موجود ہی گھونگھٹ اُٹھا دے شرم کا۔ آنکھین شہباز نظر کی اے ستمگر کھولدے

نمبر(۶) بعض حیوانونکے بچون کا آنکھین کھولنا جو پیدایش کے کئی روز بعد کھلتی ہین۔

نمبر(۷) ہندوستان کی بعض قومون مین دلہن بیاہ کے بعد چند روز تک سسرال والون کے سامنے آنکھین بند کرکے بیٹھتی ہی اس حجاب کے دور ہونے کو بھی آنکھین کھولنا کہتے ہین۔

نمبر(۸) آنکھون کا قدح کرنا۔

آنکھین کھونا ۔ بینائی زائل کرنا۔ اندہا ہوجانا۔ سودا ؎ غم مین اُسکے میرزا ہرگز نہ رو۔ تو بہت رو رو کے آنکھونکو نہ کھو۔ تسلیم ؎ کھو چکا ہجر مین رو رو کے مین ای یار آنکھین۔ شکل تصویر ہین منہ پر مرے بیکار آنکھین
اسیر ؎ حریفون سے کھو کیا شکوہ مگر ذہون سے ہوتا ہی عبث کھوتے ہو آنکھین سامنے اندہے کے رونے سے۔

آنکھین کہین ہین دل کہین ہی ۔ یہ جملہ کسیکی بے توجہی اور بے حواسی جتانے کو بولا جاتا ہی یعنی نظر کسی اور طرف ہی اور دہیان کہین اور۔ میر ؎ کیا مین بھی پریشانی خاطر سے قرین تھا۔ آنکھین تو کہین تھین دل غمگین کہین تھا۔

آنکھین کیا پھوٹ گئی ہین ۔ طنز سے اُسکی نسبت بولتے ہین جو صریح نافہمی کا کام کرے یا بے پروائی بے توجہی وغیرہ سے کسی کو سامنے رکھی ہوئی چیز نہ دکھائی دے۔ فقرہ۔ گٹھری سامنے رکھی ہی اور تجھے سوجھتی نہین آنکھین کیا پھوٹ گئی ہین۔ حضور ؎ مجھ سے لاغر کے لیے اور یہ بھاری زنجیر۔ دیکھ کیا پھوٹ گئی ہین تری جلاد آنکھین۔

آنکھین کیا چرنے گئی ہین ۔ کیا سوجھتا نہین ہی۔ فقرہ۔ کتاب سامنے رکھی ہی اور آپکو سوجھتی نہین آنکھین کیا چرنے گئی ہین۔ منتظر ؎ آنکھ اُن آنکھون سے چار کرتا ہی۔ آنکھین چرنے گئی ہین آہو کی۔

آنکھین کیا منہ پر نہین ہین ۔ دیکھو اوپر کا محاورہ۔ منیر ؎ دو برق تجلی سے کسی اور کو دھوکا۔ آنکھین نہین کیا طالب دیدار کے منہ پر۔ اور آنکھین کیا نہین ہین بھی کہتے ہین۔ میر ؎ بس اے گریہ آنکھین ترے کیا نہین ہین۔ کہان تک جہان کو ڈبوتا رہے گا۔

آنکھین گرم کرنا نمبر(۱) غصے سے دیکھنا۔ اسیر ؎ جاتا ہون جب مین بیاض مین بہر تلاش تعب۔ دریا مین آنکھین کرتے ہین مجھپر حباب گرم۔

نمبر(۲) آنکھین سینکنا۔ گھورنا۔ تسلیم ؎ سہ پہر ہی ہو چکی بیٹھو گھڑی بھر اور ہم بھی آنکھین گرم کرلین آتش رخسار سے۔

آنکھین گڑ جانا۔ کسی چیز کو برابر تکے جانا۔ **اسیر** ؎ نظارۂ ابرو سے پھرا منھ نہ ہمارا۔ جوہر کیطرح گڑ گئین شمشیر مین آنکھین۔

آنکھین گڑو کے دیکھنا (یا آنکھین گڑونا) غور سے دیکھنا۔

آنکھین گڑھے مین جا رہنا۔ آنکھون کے ڈھیلون کا اندر دھنس جانا وقت نزع ایسا ہوتا ہی۔ **تسلیم** ؎ کسنے وقت نزع کہدین گور کی دلچسپیان۔ جا رہین آنکھین گڑھے مین پہلے مجھ بیمار سے۔

آنکھین لال کرنا۔ غصہ کرنا۔ **رند** ؎ پھر گئی صورت مریخ نظر مین میری لال آنکھین کیے جسوقت وہ جلاد آیا۔ **مومن** ؎ مت لال کر آنکھ اشک خون پر۔ دیکھ اپنا لہو بہائین گے ہم۔ اور آتش نے انہین معنون مین سرخ کرنا بھی کہا ہے ؎ غصے سے بھی کر لیجیے سرخ آنکھون کو ساحب۔ خون بھی مژۂ عاشق دلگیر سے ٹپکے۔

آنکھین لال ہونا۔ نمبر (۱) غصے کی حالت مین۔ **داغ** ؎ سرخ آنکھین ہوئین غصے سے مجھے دیکھتے ہی۔ نشۂ مے بھی نہین نیند کے ماتے بھی نہین۔ **مومن** ؎ کرم جو غیر پہ دیکھا لہو اُتر آیا۔ نہ پوچھ کیون تری آنکھین ہین بنکے نادان سرخ۔ **رسا** ؎ غیظ مین آئے تو رندون کو لگے بہکانے۔ زاہدون کی صفت غول ہوئین لال آنکھین۔ **آتش** ؎ ہوئی ہین غصے سے کیا لال لال وہ آنکھین۔ نظر پڑا ہی کبھی جو لباس ترکان سرخ۔

نمبر (۲) نشے سے۔ ؎ اثر پذیر طبیعت بھی شرط ہی آتش۔ نہ کیف مے سے ہون آنکھونکی طرح مژگان سرخ۔ **ناسخ** ؎ نشے سے لال اُسکی آنکھین ہین تو کیا لالہ کہون۔ جام مے سے کب ہی نسبت ساغر تریاک کو۔ **وزیر** ؎۔ زحل مریخ زہرہ ہین فلک تو حسن کا۔ نشے سے ہی آنکھ سرخ اور تل سیہ مکھڑا سفید

نمبر (۳) نیند کے خمار سے۔ **نواب** (خلد آشیان فرمانروائے رامپور) ؎ راتونکے جاگنے سے کب آنکھین تری ہین سرخ۔ یہ لال لال ڈورے ہین واعظ خمار کے۔

نمبر (۴) بہت رونے سے۔ ؎ نہ کیونکر روتے روتے لال ہو جائین مری آنکھین۔ شب فرقت مین ای ناسخ خیال روے گلگون ہی۔ ؎ تجر روئے ہو ضد آج کیسکے لیے تم۔ سرخ سرخ آنکھین [illegible]

نمبر (۵) آشوب سے۔ **جرات** ؎ کسلیے مجھسے بہانہ کر[illegible] آنکھین تمہاری بادہ خواری کے سبب۔

نمبر (۶) بخار کی شدت مین۔ **بحر** ق ؎ تری چشم بیمار کی دید سے۔ یہ تاثیر ای گل شمائل ہوئی۔ کہ نرگس ہی زردا پنی آنکھین ہین سرخ۔ ہوا اُسکو یرقان انہین سل ہوئی

آنکھین لگانا۔ نمبر (۱) عاشق ہونا محبت کرنا۔ **شعور** ؎ اکیدم بھی نہین دن رات مین آنسو تھمتے۔ جان کو روگ لگا یا کہ لگائین آنکھین۔

نمبر (۲) کسی چیز سے آنکھین چھوانا۔ **حیدر** ؎ گدگدی ہونے لگی پاؤن مین پلکین جو چبھین۔ جب تصور مین بھی تلوون سے لگائین آنکھین۔

آنکھین لگائے رہنا۔ برابر دیکھتے رہنا۔ **رشک** ؎ عکس جانان سے ہوا تھا جو دو چار آئینے مین۔ رہتا ہی آنکھین لگائے ہوئے یار آئینے مین

آنکھین لگی رہنا یا لگی ہونا۔ لازم۔ **صبا** ؎ ہمہ تن چشم شوق دید مین زنجیر آسا ہون۔ لگی رہتی ہین آنکھین تیرے دروازے کے روزن سے۔ **ناسخ** ؎ اگر اندر گلستان ہی تو باہر گلستان ہی۔ لگی رہتی ہین آنکھین تیری دیوارون کے روزن مین۔ **میر** ؎ آنکھین لگی رہین گی برسون وہین سبھونکی۔ ہوگا قدم کا تیرے جس جا نشان زمین پر۔

آنکھین لگی ہونا - (کسی طرف) ٹکٹکی بندھی ہونا - **میر** لگی ہین ہزارون ہی آنکھین اُدھر - اک آشوب ہی اسکے گھر کیطرف - **ناسخ** لوٹتے ہین خاک پر آنکھین لگی ہین سوے بام - مرتے ہین معراج پر اُفتادگان کوے دوست - **مومن** شام فراق خواب عدم کا ہی انتظار - آنکھین لگی ہین دولت بیدار کیطرف -

آنکھین [illegible] مانگتا (یا آنکھین مانگتے پھرنا) - بینائی کا خواستگار ہونا - **[illegible]** یہ فقیر پیر اندھا - اک گوشے مین آنکھین مانگتا تھا - **اسیر** سوجھتا خاک نہین اس رُخ روشن کے حضور - مانگتے پھرتے ہین یوسف کے خریدار آنکھین - **سحر** نہ دکھلائے فلک میری طرح روز سیہ اُسکو - پھر نگا قیس آنکھین مانگتا غول بیابان سے -

آنکھین مٹکانا - دکھو آنکھین چمکانا - عورتون کی زبان ہی یہ محاورہ ریختی مین آتا ہی -

آنکھین ملتے ہوئے اُٹھنا - جب کوئی جاگتا ہی تو نیند کا خمار دور کرنے کو آنکھین ملتا ہوا اُٹھتا ہی - **ہلال** آنکھین ملتے اُٹھے ہین سوکر - جادو جاگا ہی سامری کا - **قلق** یہ سخن سُنکے دونون برق عذار آنکھین ملتے ہوئے اُٹھے اکبار -

آنکھین ملنا نمبر (۱) سوتے سے اُٹھکر نیند کا خمار دور کرنے یا آتی ہوئی نیند ٹالنے کے لیے یا آنکھ مین کسی اور وجہ سے سوزش ہونے یا کچھ پڑ جانیکی حالت مین - **نصیر** پہنچ گئے سبھی منزل کو ہم یہان افسوس - اور ایک ہم ہی آنکھین ہی اپنی ملتے ہین - **سودا** آنکھین ملکر کے جو دیکھون تو ہی اک بادلہ پوش سر سے لے عرق جواہر مین ہی وہ پاؤن تلک -

نمبر (۲) عجز و محبت یا اعتقاد سے کسی چیز سے آنکھین رگڑنا - **اسیر** ہوتا ہی جب سوار وہ مہر سپہر حُسن - خورشید و ماہ ملتے ہین آنکھین رکاب پر - **غافل** ملین ہم کیون نہ آنکھین برگ گل سے - اسے تیرا کف پا جانتے ہین - **آتش** دشمن و دوست پس از مرگ ملین گے آنکھین - نقش حب کا ہی مرے سنگ لحد کا تعویذ - **حسن** اس بلبل دل کو یہ تمنا ہی شب و روز - روضے سے ملون یا شہ گلگون کفن آنکھین - **شہیدی** کبھی نزدیک جا کر آستانے پر ملون آنکھین کبھی گرد در بیٹھون مین کرون نظارہ گنبد کا -

آنکھین مِلنا - نمبر (۱) آنکھین پیدا ہونا - **رشک** میدان دل میان فضا سے وہ آب ہی - آنکھین ملین مجھے چمن و گنگ کی عوض -

نمبر (۲) بینائی اور بصارت حاصل ہونا - **ہ** دل کیون نہ زیارت سے اسیر اپنا ہو روشن - اندھون کو ملین روضۂ شبیر مین آنکھین -

نمبر (۳) نگاہین چار ہونا - سامنا ہونا - **ناسخ** اُسکی آنکھین کیا ملین عاشق کی آنکھون سے بھلا - جتنے آہو ہین اُنہین ہر ایک سے رم چاہیئے -

آنکھین مُندتے کیا دیری - مرتے دیر نہین لگتی - زندگی کا کیا بھروسا ہی - **میر** یان آنکھین مُندتے دیر نہین لگتی میری جان - مین کان کھولے کہتا ہون تیرے شتاب ہو - اب مندنا کی جگہ بند ہونا کہتے ہین -

آنکھین مینچ لینا - نمبر (۱) آنکھین بند کر لینا -

نمبر (۲) شرما جانا - **معروف** (ایاے معروف) اس ادا سے شوخ وحشی خو نے آنکھین مینچ لینا دیکھتے ہی شرم سے آہو نے آنکھین مینچ لین -

نمبر (۳) توجہ اُٹھا لینا - دست بردار ہو جانا - **معروف** غیر دکھلانے لگے آنکھین اشارے بس ترے - ایسی کیون میری طرف سے تو نے آنکھین

اب بیچنا کا استعمال بالکل متروک ہے۔

آنکھیں نکال کے ڈرانا - ناسخ ؎ چھپتا ہوں جا کے کنج لحد میں شب فراق - تارے مجھے ڈراتے ہیں آنکھیں نکال کے -

آنکھیں نکالنا - نمبر (۱) غصے سے دیدے نکال کے دیکھنا - ناسخ ؎ دیکھا آنکھوں کو میں نے کسدن مجھ پہ عبث نکال آنکھیں - ذوق ؎ بغل سے لیکئے دلکو نکال کر وہ صریح - جو مانگا تو کہا آنکھیں نکال کے کیسا - اسکو آنکھیں نکال کے دیکھنا بھی کہتے ہیں - نصیر ؎ سیر حباب خاک ہے ساقی کہ بن ترے - دریا بھی دیکھتا ہے آنکھیں نکال کے -

نمبر (۲) آنکھوں کے ڈھیلوں کا حدقے سے باہر نکالنا - نسیم ؎ قاتل نے بعد ذبح کے آنکھیں نکال لیں - دیکھیں گے شکل راحت خواب مزار کیا - ذوق ؎ بادام دو جو بھیجے ہیں بٹوے میں ڈال کر - ایما یہ ہے کہ بھیجو آنکھیں نکال کر -

نمبر (۳) آنکھیں پیدا کرنا - منیر ؎ کبھی پر تو نہ دیکھے گا مرے خورشید عالم کا - ہزار آنکھیں نکالے ٹوٹ کر آئینہ شبنم کا -

آنکھیں نکل آنا - نمبر (۱) دیدوں کا حدقہ ہائے چشم سے نکل پڑنا - گلا گھٹنے سے ایسا ہوا کرتا ہے - ناصر ؎ پھانسی دیکر جو گریبان نے گلا گھونٹا ہے - ای جنون تیری نکل آئی ہیں باہر آنکھیں -

نمبر (۲) لاغری سے حدقہ ہائے چشم کا گہرا ہو کر دیدوں کا ابھر آنا - فقرہ - ایسی بیماری اٹھائی کہ صورت ہی بدل گئی آنکھیں نکل آئیں -

آنکھیں نکل پڑنا - دیکھو آنکھیں نکل آنا نمبر ۱ -

آنکھیں نکلی پڑتی ہیں - دیکھو آنکھیں پھٹی جاتی ہیں -

آنکھیں نیچی کرلینا - نظر جھکا لینا - (شرم سے یا خوف و ادب سے)

رند ؎ نیچی کر لیتے ہیں شرما کر وہ مگر فتار آنکھ - بات بھی کرتے نہیں مجھ سے وہ کر کے چار آنکھ - فقرہ - ڈر بری چیز ہے انہوں نے جو کچھ کہا میں نے آنکھیں نیچی کر لیں اور سنا کیا -

آنکھیں نیلی پیلی کرنا - غصے سے دیکھنا - داغ ؎ نیلی پیلی کرتے ہیں آنکھیں جو مجکو دیکھکر - ایک رنگ آتا ہے اک جاتا ہے مجھ رنگ کا - جرات ؎ ابتو آنکھیں نیلی پیلی کرتا ہے وہ شوخ - بزم میں تو [illegible] کرہیں -

آنکھیں ہونا - نمبر (۱) چیتنا - تنبہ ہونا - فقرہ - پہلے نہ سمجھے تو سوچے جب یہ دن دیکھا تو آنکھیں ہوئیں -

نمبر (۲) بصیرت ہونا - میر ؎ آنکھیں جو ہوں تو میں ہے مقصود ہر جگہ - بالذات ہے جہان میں وہ موجود ہر جگہ - سودا ؎ جو آنکھیں ہوں تو ہر قطرے سے شبنم کے ہے یہ روشن - درین گلشن میسر نیست ترک حولی کردن - کہ در ہر برگ گل آئینہ دارد حسن رعنائے -

آنکھیں ہوئیں چار دل میں آیا پیار - آنکھیں ہوئیں اوٹ دل میں آئی کھوٹ - یہ مثل وہاں کہتے ہیں جہان کوئی سامنے محبت ظاہر کرے اور پیٹھ پیچھے کچھ اسکا اثر نہو - رنگین ؎ جہان ہوتی ہیں آنکھیں چار باہم - تو آجاتا ہے دل میں پیار باہم - پھر اک ذرہ جو آنکھیں ہو گئیں اوٹ - تو آجاتی ہے بس دل میں وہیں کھوٹ -

انکھڑیاں - آنکھ کی جمع - پیار سے معشوق کی آنکھوں کو کہتے ہیں - آتش ؎ ان انکھڑیوں میں اگر نشہ شراب آیا - سلام جھک کے کروں گا جو پھر حجاب آیا - قلق ؎ انکھڑیاں قہر کی لگاوٹ باز - دلربا بات بات کا انداز

سودا ؎ خیال اُن انکھڑیون کا چھوڑ مت مرنے کے بعد از بھی - دلا آیا

جو تو اس سیکدے سے مین جام لیتا جا -

انکھیارا - آنکھون والا - اندھے کی ضد -

انکھیلن - آنکھ کی جمع - یہ اگلی زبان ہی - ولی ؎ سُرخ لاتی ہین نشے

سے انکھیان - دل زخمی پہ لگاتی ہین ٹکورے انکھیان -

انگن - س - (اسکا مادہ اگی ہی جسکے معنی جلنا ہین) مذکر صحن

ہی تو شعلہ سا روشن ہی کچھ - درختون کا روشن سا آنگن

ہی کچھ -

آنو - ھ - آم - س - (اسکا مادہ اُم ہی جسکے معنی پیٹ کا بگاڑ ہین) مونث -

پیچش مین جو آنتون سے رطوبت بلغمی نکلتی ہی -

آنو آنا - آنو کا اجابت مین دفع ہونا -

آنو پڑنا - آنتو نمین آنو پیدا ہونا -

آنو گرنا - دیکھو آنو آنا -

آنول نال - ھ - مونث - نال اُس لنبی سی جوف دار آنت کو کہتے ہین

جو پیدا ہونے کے وقت بچے کی ناف سے لٹکی ہوی ہوتی ہی جسکی راہ سے جنین

کو غذا پہنچا کرتی ہی اور وہ ٹکیا جو تلی سے مشابہ دوسرے سرے پر اس آنت کے

ہوتی ہی اُسکو آنول کہتے ہین -

آنول نال کاٹنا - دستور ہی کہ پیدا ہوتے ہی بچے کی آنول نال کاٹ

ڈالتے ہین -

آنول نال گڑنا - دستور ہی کہ آنول نال کاٹنے کے بعد زمین مین

گاڑ دیتے ہین اور بعض جگہہ یہ بھی معمول ہی کہ زمین مین گاڑ کر اُسپر چالیس روز تک برابر

آگ سلگائی جاتی ہی -

چونکہ پیدا ہونے کی جگہ سے اُنس ہونا ایک فطرتی بات ہی اسلیے جب کسی کو کسی

جگہ سے محبت زیادہ ہوتی ہی تو کہتے ہین کہ وہان کیا تیری آنول نال گڑی ہی

مگر اب زبانون پر نال گڑنا ہی زیادہ ہی -

آنولا سار گندہک - آنولے کے رنگ سے مشابہ گندہک جو اعلے درجے

کی ہوتی ہی اور یہ قسم ہوسین کے کام مین بہت آتی ہی -

آینتی پاینتی - ھ - مونث - بالین و پائین - ف - آینتی سرہانا اور

پاینتی اُسکی ضد - آینتی اَتن سے مشتق ہی جو بمعنی چہرہ ہی - اور پاینتی پاد

سے مشتق جس سے متغیر ہوکر پاون بنا ہی اور تی جو دونون لفظون کے

آخر مین ہی اُسکی اصل تل یا تر ہی جسکے معنی ہین نیچے - چونکہ سرہانا سر اور چہرے کے

نیچے اور پاینتی پاون کے نیچے کی جگہ کو کہتے ہین لہذا یہ اشتقاق قرین قیاس

ہی آینتی پاینتی کا استعمال شعرا کے کلام مین نہین دیکھا البتہ بول چال مین

خال خال استعمال ہی - فقرہ - اجی ہماری کیا فکر ہی ہمین کچھ تکلف نہین آینتی

پاینتی جہان جگہہ پائین گے پڑ رہین گے اور بعض نے ٹکی کہانیونمین یہ فقرہ

سنا گیا ہی آینتی کی چھڑیان پاینتی کین اور پاینتی کی آینتی - اور صرف

پاینتی کا لفظ شعرا کے کلام اور بول چال مین بکثرت مستعمل ہی -

فصل الف ممدودہ مع واو

آو ؎ - ھ - آنا مصدر سے صیغہ جمع امر حاضر - نمبر (۱) بلانے کے لیے اور واحد کی

؎ آو بروزن فعلن و آو بروزن فعلن دونون طرح درست ہی اسیر ؎ گر سہی یہ پکاری آؤ آؤ -

گھر ایکا ہی قدم بڑھاؤ - گلزار نسیم ؎ دیکھا تو کہا خضر ملے آو - شنو کھو یو عدم کی راہ بتلاد -

تو من آو تمہین بھی دکھلا دون - اسیر تمہارے نے ہین خدائی کی - داغ ؎ آو ملجاو کہ یہ وقت

کبھی - مین بھی ہمراہ زمانے کے بدل جاونگا - مگر بول چال مین فاع ہے -

ہی - اور یون ہی ہر مصدر کا صیغہ جمع امر حاضر جسمین الف کے بعد واو ہو دونو

جیسے کماؤ - لاؤ - اُٹھاؤ -

طرف بھی اِس سے خطاب کیا جاتا ہی یعنی آگی جگہہ بھی آؤ کہتے ہین مگر آمین تحقیر ہی
اور آؤ مین مخاطب کی کسیقدر رعایت ملحوظ ہوتی ہی۔
نمبر(۲) چلو۔ فقرہ۔ آؤ تماشا دیکھ آئین۔
نمبر(۳) کہین حسن کلام کے لیے زائد آتا ہی۔ فقرہ۔ بیٹھے کیا کرتے ہین آؤ شطرنج
کھلین۔ فقرہ۔ جی گھبراتا ہی آؤ شعر ہی کہین۔

آوا جائی لگا رکھی ہی۔ جب کوی بے ضرورت یا بے موقع بار بار کسیطرف
سے کہین آتا جاتا ہی تو کہتے ہین کیا آوا جائی لگا رکھی ہی۔

آؤ بوا لڑین لڑے ہماری بلا۔ مثل۔ جب کوئی چھیڑ کر لڑنا چاہے
تو عورتین کہتی ہین کہ یہ وہی مثل ہوئی کہ ایک نے کہا آؤ بوا لڑین دوسری نے
جواب دیا لڑے ہماری بلا۔ اُسپر جھگڑا بڑھا اور لڑائی ہونے لگی۔ بوا کی جگہہ
خالا او بہن بھی بولتی ہین۔

آؤ بھگت۔ ھ۔ مونث۔ خاطر و تواضع۔ گلزار نسیم ؎ صورت سے فقیر تھا
بروکی۔ کی آؤ بھگت سمجھ کے جوگی۔

آؤ بھگت سے لینا۔ خاطر و تواضع سے پیش آنا۔
اور آؤ بھگت سے پیش آنا اور ملنا بھی مستعمل ہی۔

آؤ بھگت کرنا۔ اخلاق و مدارات سے پیش آنا۔

آؤ پڑوسن گھر کا بھی لیجاؤ۔ مثل۔ کسی نفع کی امید پر اپنی گرہ سے
بھی کچھ کھو بیٹھنے اور فائدے کی امید پر نقصان اُٹھانے کیجگہہ عورتین بولتی ہین جیسے

آؤ پڑوسن لڑین۔ زبردستی اور بے سبب لڑنے جھگڑنے کے محل پر
عورتین بولتی ہین کہ یہ وہی مثل ہی آؤ پڑوسن لڑین۔

سر گھر کا بھی لیجاؤ۔ دیکھو آؤ پڑوسن گھر کا بھی لیجاؤ۔ مگر اسجگہہ عورتونکی
بول چال کی تخصیص نہین ہی۔

آؤ تو جاؤ کہان۔ جب کسیکے غصے کی شدت کا اظہار کرنا ہوتا ہی تو یہ جملہ
بولا جاتا ہی۔ فقرہ۔ صاحبزادے کی تند مزاجی کا یہ حال ہی کہ ذراسی بات مین یہ معلوم
ہوتا ہی کہ بدن مین مرچین لگ گئین کل مینے اتنی ہی بات پوچھی تھی کہ بیٹا شکو
کہان تھے یہ سنتے ہی غصے کے مارے ایسے آپ سے باہر ہو گئے کہ
آؤ تو جاؤ کہان۔

آؤ جانے دو۔ لڑائی جھگڑا موقوف کرو۔ بہت غصہ [illegible]
کوئی کسی سے لڑتا جھگڑتا ہی یا کسی پر بہت خفا ہوتا ہی تو سمجھانے بجھانے
والے کہتے ہین کہ آؤ جانے دو۔ میر ؎ قتل کیے پر غصہ کیا ہی لاش مری
اُٹھوانے دو۔ جان سے بھی ہم جاتے رہے ہین تم بھی آؤ جانے دو۔
اور آؤ جانے بھی دو۔ آؤ بھی جانے دو کئی عنوان سے اسکا استعمال
بول چال مین ہی۔

آو جاو۔ مونث۔ نمبر(۱) آمد و رفت۔ آنا جانا۔ فقرہ۔ یہ کیا آو جاو لگا رکھی ہی۔
نمبر(۲) چلت پھرت۔ پھرتی۔ انیس (گھوڑے کی تعریف مین) ؎
وہ گشت وہ طرارے وہ سرعت وہ آو جاو۔ صدقے تھا اس ایک پہ کل زرین کے
سو بناو۔ آجاے نیند پاؤ قدم مین وہ چین پاؤ۔ جب جا ہو سیر عالم امکان
کی دیکھ آو۔

آؤ جاؤ گھر تمھارا کھانا مانگے دشمن ہمارا۔ مثل۔ بخیل کی نسبت کہتے
ہین اور اسیجگہہ فارسی کا یہ شعر مستعمل ہی۔ ؎ گر جان طلبد مضایقہ نیست۔
زر مے طلبد سخن درین ست۔

آؤ دیکھا نہ تاو۔ یہ جملہ اُس جگہہ کہتے ہین جہان کوئی بے محل جلدی سے

بے سوچے سمجھے کچھ کہہ اُٹھے یا کوئی کام کر بیٹھے۔ فقرہ۔ اُسنے آؤ دیکھا نہ تاؤ
تڑ سے اُسکے منھ پر کہدی۔ فقرہ۔ آؤ دیکھا نہ تاؤ دریا مین پھاند ہی پڑا۔

آؤنہ۔ نہ زائد اور داخل زبان ہی۔
نمبر(۱) آؤ۔ فقرہ۔ آؤنہ تمسے کون چھپنے والا ہی۔
نمبر(۲) چلو (کسی سے مخاطب ہوکر) آؤنہ ذرا ہوا کھا آئین۔ اور کبھی اپنے
تئین خطاب کرکے کہتے ہین۔ غالب ؎ کیا فرض ہی کہ سبکو ملے ایکسا
جو ... سیر کرین کوہ طور کی۔

آوارہ۔ ت۔ نمبر(۱) سرگردان۔ پریشان۔ ہرزہ گرد۔ ؎ داغ آوارہ کا تابوت
نہین لاشہ نہ رہا۔ ڈھونڈتی خلق بیابان مین پڑی پھرتی ہی۔ صبا ؎۔
آوارہ بشر کیون نہ ہے حرص ہوا مین۔ برباد ہو کیونکر نہ بگولے کی بھلا خاک۔
نمبر(۲) بدکار و بدچلن۔ اختر شاہ اودھ ؎ فاحشہ ہی وہ سخت آوارہ۔ یار ہین اُسکے اب بھی دس بارہ

آوارہ بنا دینا۔ بدراہ اور بدچلن کردینا۔

آوارہ پھرنا۔ خراب خستہ پھرنا۔ ہرزہ گردی کرنا۔ مومن ؎ اجازت ہو تو
پھر آؤن وطن مین۔ پھرون آوارہ کیون دشت محن مین۔ فقرہ۔ آپسے جدا
ہوکر بیس برس آوارہ پھرا پھر جے پور مین نوکر ہوگیا۔ (عود ہندی) فقرہ۔ یہ لڑکا
دن بھر آوارہ پھرا کرتا ہی۔

آوارہ رہنا۔ سرگردان رہنا۔ بھٹکتے پھرنا۔ ظفر ؎ خاک ہوکر بھی رہا
آوارہ ہی مین خاکسار۔ خاک اُڑاتی ہی مری بادِ سحر چارونطرف۔ کیف ؎
آوارہ تری راہ مین رہتی ہی ہمیشہ۔ وہ عقل جو پابند شریعت نہین ہوتی

آوارہ کرنا۔ نمبر(۱) سرگردان اور پریشان کرنا۔ مومن ؎ کیا کیا ہائے
کیا آوارہ۔ بیٹھے بٹھلائے کیا آوارہ۔ ناسخ ؎ خاک اڑوائی کیا جنگل مین
آوارا مجھے چرخ نے سمجھا گردباد۔ دامن صحرا مجھے۔
نمبر(۲) بدچلن کرنا۔ بُری راہ لگانا۔ فقرہ۔ بُری صحبت نے اُسکو بھی آوارہ کردیا

آوارہ وطن۔ غریب الوطن۔ مسافر۔ خلیل ؎ بیخ غربت کوی آوارہ وطن
سے پوچھے۔ ہوش اُڑا دیتی ہی انسانکی ہوائے غربت۔

آواز۔ ف۔ مونث۔ صدا۔ ندا۔ ناسخ ؎ چلاتے پھرین کیون نہ کہ یلا گئی
ہمکو۔ وہ نازکی رفتار وہ انداز کی آواز۔

استعمال کے مقامات

نمبر(۱) ہانک پکار کی جگہہ۔ فقرہ۔ آگے بڑھکر پکارو یہان سے آواز نہ پہنچے گی۔
نمبر(۲) گانے کی جگہہ۔ ناسخ ؎ طنبورے کے تار آب ہوئے تو جو الاپا۔
داؤدکی مانند ہی اعجاز کی آواز۔ فقرہ۔ کیا رسیلی آواز ہی۔
نمبر(۳) ساز اور باجونکی آواز۔ ناسخ ؎ گانے جو لگے میری غزل بزم
غنا مین۔ پردے مین چھپی شرم سے ہر ساز کی آواز۔ رشک ؎ میرے جلبیں
وصل مین مجھسے ہین ہمکلام۔ آواز چنگ و بربط ونے ہی صدائے عیش۔
فقرہ۔ اس ڈھول کی کیا اچھی آواز ہی۔
نمبر(۴) سودا بیچنے والونکے پکارکے بیچنے کی جگہہ۔ فقرہ۔ ابھی برف والے کی
آواز سُنی تھی دیکھو تو کدھر گیا۔
نمبر(۵) فقیر کی صدا۔ میر ؎ کرین تو جا کے گدایانہ اُسطرف آواز۔ اگر صدا
کوی پہچانے شرمساری ہی۔
نمبر(۶) تڑاقا۔ دھماکا۔ آہٹ۔ چرچراہٹ۔ سنسناہٹ۔ جھنکار وغیرہ۔
فقرہ۔ یہ کس چیز کے گرنے کی آواز ہوئی۔ آتش ؎ اُڑ گئے اغیار سنتے
ہی مری آواز پا۔ رنگ ہی مجلس مین عذر لنگ سے مجبور شمع۔ رشک ؎

مضمون ہر کمان کی آواز کا یہ ہی — تیری ادا و ناز کے ہین تیر لاجواب -

فقرہ - یہ ریل کی آواز ہی یا آندہی کی - وزیر ؎ آئی خون کے قطرون سے آواز آئے گھنگرو کی - پھڑک جائے تماشا دیکھکر وہ رقص بسمل کا - اور صرف آواز سے اونچی آواز بھی مراد ہوتی ہی - مثلاً ذرا آواز سے پڑھو -

صفات آواز

اِکھری آواز - سبک اور باریک - بیشتر کم عمر شخص کی آواز کو کہتے ہین -

اونچی آواز - بلند اور دور تک جانے والی - تسلیم ؎ گوش گل فریاد بیتابانہ سُننے کے نہین - لاکھ اونچی بلبل شیدا تری آواز ہی -

باریک آواز - مہین اور مدہم آواز -

بانکی آواز - اچھی اور دلمین چبھنے والی آواز -

بجھی آواز - نہایت پست اور دھیمی آواز -

بلند آواز - اونچی اور اُٹھان والی آواز - ذوق ؎ اسقدر ساز طرب ساز کی آواز بلند - چھیڑ مین گرتا کھرج کا تو ہو پیدا دہیوت - اسیر ؎ گوش دل سے ساکنان عرش سُن لیتے ہین صاف - خندۂ چاک گریبان کیا بلند آواز ہی -

بندھی آواز - وہ آواز جو گانے والے کے قابو مین ہو اور سُر پر قائم رہے بھٹکتی نہو -

بھاری آواز - نمبر (۱) پڑی ہوئی آواز - ؎ تجر روئے ہو صنم رات کسیکے لیے تم - سُرخ سُرخ آنکھین بھی ہین اور ہی بھاری آواز - ناسخ ؎ نہ سُنا پر نہ سُنا کیا ہی گران گوش ہین گل - ہو گئی نالون سے آواز عنادل بھاری -

نمبر (۲) موٹی آواز - جو خلقی بھدی ہو -

ی آواز - موٹی اور بُری آواز - یہ نا مطبوع باجون اور مغنیان بد آواز کی ہجو مین بولتے ہین -

بھرائی ہوئی آواز - اکثر نزلے کی تحریک یا گلے پر زور پڑنے سے آواز مین جو ایک تغیر خاص ہوتا ہی اُسے آواز کا بھرانا کہتے ہین -

بھٹکی ہوئی آواز - بے سُری اور قائم نہ رہنے والی - جو صاحب آواز کے قابو مین نہو -

بھنبھنی آواز - منمنی آواز - بھنگے کی سی آواز - وہ آواز جسمین سانس کی بھی شرکت ہو -

بھونرا سی آواز - باریک سُر کی گونجنے والی آواز -

بھیانک آواز - وحشت خیز آواز - دلپر بُرا اثر ڈالنے والی آواز جس سے ڈر معلوم ہو اور دم گھبرائے -

بھیگی آواز - آخر شب کو جب آواز بند ہجاتی ہی اور سُر ادتال پہ لگجاتی ہی اُسے کہتے ہین -

بیٹھی ہوئی آواز - جو آواز دشواری سے نکلے - اور دور تک نہ پہنچ سکے گلا پڑجانے سے اکثر ایسا ہوا کرتا ہی - تسلیم ؎ جاتے جاتے رک گیا دیکھا کھڑے ہوکر مجھے - جب پکارا یار کو بیٹھی ہوئی آواز سے -

بے سری آواز - وہ آواز جو سر تان سے میل نہ کھائے - اُسکو آواز خارج از آہنگ کہتے ہین -

بے نمک آواز — وہ آواز جسمین کچھ مزہ نہو - دلپر اثر نہ کرے -

بے ہنگم آواز - بے ڈھنگی آواز - بُری آواز -

پاٹدار آواز - پلے دار آواز - دور تک جانیوالی آواز - ہلال ؎ کیسے چُپ چاپ ہین ڈوبے ہوئے اہل محفل - پاٹ دار آپکی آواز ہی گویا دریا - تسلیم ؎

چُپکے چپکے جب کیے نالے خدا نے سُن لیے - رعد سے بڑھکر مری آواز سے پلّے داری -

پتلی آواز - رشک ؎ کمر کی یاد ہی نیند اُڑگئی ہی شوق سے چلا - نکالی تو نے کیون آواز ای مرغ سحر پتلی -

پھٹی ہوئی آواز - جھرجھری اور قابو سے باہر - اکثر ڈوک مین آواز آجانے یا بچپن مین زیادہ زور دیکے گانے سے بھی ایسا ہوتا ہی کہ [illegible] اُٹھتے ہین -

پیاری آواز - معنی لفظون سے ظاہر ہین -

تھکی ہوئی آواز - جو آواز گاتے گاتے یا چلاتے چلاتے کمزور ہو جائے -

ٹھکانے کی آواز - ٹھیک ٹھیک سُرون پر پہنچنے والی آواز جو بہک کر کہین سے کہین نہو رہے -

جادو بھری آواز - موثر اور دل تڑپانیے والی -

جھرجھری آواز - ناصاف آواز جو برابر نہ نکلے جسکا باعث اکثر کم طاقتی ہوتی ہی -

چنچنی آواز - نہایت صاف اور باریک آواز جسمین جھنجلاہٹ ہو اکثر بچونکی آواز کو کہتے ہین خصوصاً جب وہ جھنجلاہٹ کی حالت مین بولتے ہین -

حسین یا خوبصورت آواز - پیاری آواز - اچھی آواز -

خوش آیند آواز - کانون کو بھلی معلوم ہونیوالی آواز - ناسخ ؎ لاکھ نغمون سے زیادہ اپنے قلم کی ہی صریر - کب یہ آواز خوش آیند مزامیر مین ہی -

دردناک آواز - پُرسوز آواز - دلخراش آواز - جانگداز آواز - حزین آواز - جس آواز مین درد بھرا ہو کہ سننے والون کا اُس سے دل دُکھے - برق ؎ کہتا ہی میرے نالونکو سُنکر وہ طعن سے - آواز دردناک یہ کس بینوا کی ہی - میر ؎ اسد رب عندلیب کی آواز دلخراش - جی ہی نکلگیا جو کہا اُسنے ہائے گل - ولہ ؎ جانگداز اتنی کہان آواز عود و چنگ ہی - دلکے سے نالون کا ان پردون مین کچھ آہنگ ہی - ناسخ ؎ ہوگیا اک رنج میری جانکو عیش وصال آگئی جس رات آواز حزین سرخاب کی -

دلکش آواز - دلفریب آواز - دلچسپ آواز - دلکو کھینچ لینیے والی کانون کو بھلی معلوم ہونیوالی آواز - ناسخ ؎ بین کی آواز دلکش اسقدر ہوتی نہین - کرر ہی ہین سحر اُس مطرب پسر کی اُنگلیان - نصیر ؎ شہنائیونکی سنتے ہی آواز دلفریب باشندگان چرخ کو اکدم نہ تھا قرار - تسلیم ؎ کہون کیا عالم اُس بت کا دم رقص ادائین دلنشین دلچسپ آواز -

دُھری آواز - اکہری آواز کی ضد - دھرپتیونکی آواز اکثر دُھری ہوتی ہی -

دھیمی آواز - نرم اور نیچی آواز - تسلیم ؎ وہ گل ہی محو خواب ناز بلبل - ذرا دھیمی رہے آواز فریاد -

ڈراونی آواز - مہیب آواز - خوفناک آواز - وہ آواز جسے سُنکر خوف معلوم ہو - میر ؎ صدا جب مہیب اُسکی ہوتی بلند - جگر چاک کرتے ہوائی پرند -

رسیلی آواز - رس بھری آواز - دلونمین تاثیر کرنےوالی آواز - بچون اور عورتونکی خوبصورت آواز اکثر سریلی اور رسیلی ہوتی ہی اور بعض گویّونکی آواز مین مشق سے رسیلاپن آجاتا ہی -

رعشہ دار آواز - وہ آواز جو تھرتھرا کر مُنھ سے نکلے ؎ رعشہ دار آواز مین اک سحر پڑھنا شعر کا - فعل بد ایسا ہی جیسا ہی غنا تحریر مین -

سُریلی آواز - وہ آواز جسمین سب سُر ٹھیک ٹھیک پورے [illegible]

قابو مین ہو کہین سے بہکے نہین۔

صاف آواز۔ ستہری آواز جسمین کچھ نقصان نہو کہ سنجاے بہک سنجاے کہین سے اسمین ڈلک نہو۔

کافر آواز۔ بہت ہی عمدہ اور پیاری آواز۔

کرخت آواز۔ کڑی آواز۔ درشت اور ناگوار آواز۔

کویل یا پپیہے کی سی آواز[ع] - نہایت عمدہ اور پیاری آواز۔

گھرسی آواز۔ رسیلی آواز کی ضد۔

گری ہوی آواز۔ پست آواز۔

گنڈے دار آواز۔ وہ آواز جو تان لگاتے وقت کسی جگہ سے ٹوٹ جاے اور گویا چالاکی اور خوبصورتی سے اسی جگہ کوئی دوسرا پہلو پیدا کرکے اسکو آخر تک پہنچا وے۔

لچھے دار آواز۔ مسلسل آواز۔ جو آواز کہین سے الجھے رکے نہین۔

مست آواز۔ جو سننے والونکے دلونمین سرور اور نشہ سا پیدا کردے۔ بانسری اور تونبی کی آواز کی صفت مین بیشتر کہتے ہین۔

منجھی ہوئی آواز۔ مشق کی ہوئی آواز۔

موٹی آواز۔ بھدی آواز۔

نرم آواز۔ ملایم آواز۔ مہین اور باریک آواز۔

نیچی آواز۔ پست آواز۔ اونچی آواز کی ضد۔ تسلیم ؎ کچھ تو شرم عصمت پردہ نشینی کیجیے۔ آنکھین اونچی ہین تو ہین آواز نیچی کیجیے۔

ہلکی آواز۔ مدہم آواز۔

ع کویل اور پپیہا دو چڑیان ہوتی ہین جو آم کی فصل مین چہکتی ہین۔

یکسان آواز۔ دیکھو بندھی آواز۔

استعارات

آواز کی برچھی یا سنان آواز۔ تسلیم ؎ اسنے کین پردے مین باتین مین تڑپ کر کہا لگ گئی برچھی دل ناکام پر آواز کی۔

تیر آواز۔ تسلیم ؎ تیر آواز فغان دل توڑتا ہی سنگ کا۔ خون روتا ہی عدو سنکر مری فریاد کو۔

رشتۂ آواز یا سررشتۂ آواز۔ اسیر ؎ وہ پیکش ہو ... ہر بال زنا ہی گرہ دیتا ہی ساقی رشتۂ آواز قلقل مین۔ ولہ ؎ آہ موزون سے شکن مین نہ کرتی تھی اسیر مفت سر رشتۂ آواز خدا دل توڑا۔

شعلۂ آواز۔ ناسخ ؎ معنی شعلۂ آواز مین شک ہو جسکو۔ دیکھے عالم مرے نالونکی شرر باری کا۔ ذوق ؎ محتسب شعلۂ آواز سے جلجاوُنگا۔ گرچہ ٹوٹا دل آتش نفس جام شراب۔

آواز آنا - آواز سنائی دینا۔ فقرہ۔ کون ہی یہ کسکی آواز آئی۔ ناسخ ؎۔ حشر برپا ہوگیا ہے یار بزم عیش مین۔ نالے مطرب کے مجھے آواز آئی صور کی۔

آواز اٹھانا - آواز بلند کرنا۔ زیادہ تر گانے مین اسکا استعمال ہی۔ کہتے ہین کہ آواز اٹھاؤ یعنی اونچے سُرونمین گاؤ۔

آواز اٹھنا - لازم۔ فقرہ۔ ہزار آواز اٹھاتا ہون مگر کیا کرون اٹھتی ہی نہین۔

آواز اکھڑنا - تان لگانے یا اونچ لینے مین زور کھا کے آواز کا پھٹ جانا۔

آواز بدلجانا - بیماری یا اور کسی سبب سے اصلی آواز مین فرق آجانا۔ اسیر ؎ ہی اور سے اور اب تو دل زار کی آواز۔ سچ ہی کہ بدلجاتی ہی بیمار کی آواز۔

آواز بدلنا - اپنی اصلی آواز کو بدلکے بولنا۔ سودا ؎ جسوقت سنایئے ہین آواز

بدلگر۔ آپکی کہا گھر مین سے کشن چند کے یان ہی۔

آواز بڑھانا۔ آواز بلند کرنا۔

آواز بڑھنا۔ لازم۔ فقرہ۔ ہر چند گلے پر زور دیتا ہون مگر آواز نہین بڑھتی۔

آواز بکا یا گریہ۔ رونے کی آواز۔ رشک ؎ آواز بکا سے نہین کم نغمۂ بلبل
فرقت مین ہے گویا مجھے اندوہ سرا باغ۔ وزیر ؎ مضطرب بجا سے تاب ہون گر مجھ
حزین [illegible] لے۔ آواز گریہ آئے ترے جلنے تک سے۔

آواز ... دا نکا بڑا ہوجانا۔ اکثر گویونکی نسبت کہتے ہین۔ کہ اُسکی
آواز بگڑ ... اپنی نہین رہی۔

آواز بلند کرنا۔ چلا کے بولنا۔ اونچی آواز سے پڑھنا۔ گانا۔ ناسخ ؎ تیری آنکھین
تو سخن گو ہین مگر کون سنے۔ کیونکہ آواز کرین مردم بیمار بلند۔

آواز بلند ہونا۔ لازم۔ ناسخ ؎ قدر اپنی تیری مدح سے ہی جان جان
بلند۔ آواز جیسے ہوتی ہے وقت اذان بلند۔

آواز بند کردینا۔ آواز نہ نکلنے دینا۔ خاموش کردینا۔ ظفر ؎ وہ قیامت ہے
مرا نالہ کہ دم مین ہمدمو۔ بند کردون صور اسرافیل کی آواز کو۔

آواز بند ہوجانا۔ لازم۔ اسیر ؎ سرمہ تری آنکھونکا جو اُسنے نہین کھایا۔
کیون بند ہی جیسے ترے بیمار کی آواز۔ عاشق ؎ کیا خاک آہ گرم سے
گردونکو پھونکیئے۔ خوف شب فراق سے آواز بند ہے۔

آواز پا۔ پاؤنکی آہٹ۔ مومن ؎ ہے کسکا انتظار کہ خواب عدم سے بھی
ہر بار چونک پڑتے ہین آواز پا کے ساتھ۔ آتش ؎ اُڑ گئے اغیار سنتے
ہی مری آواز پا۔ رہگئی مجلس مین عذر لنگ سے مجبور شمع۔
آواز قدم بھی کہتے ہین۔ مومن ؎ اپنی آواز قدم سے بھی وہ ڈر کر رات کو

مُڑ کے پیچھے دیکھ لیتا تھا ہر قدم پر رات کو۔

آواز تپانا۔ آواز کا تھرتھرانا۔ فقرہ۔ وہ کیا گا سکے ابھی بیماری سے اٹھا ہے
ضعف سے آواز تپاتی ہے۔

آواز پر آنا۔ پکارنے کے ساتھ ہی آنا۔ فوراً حاضر ہونا۔ بعض بیوہ جو آواز پر
لگے ہوتے ہین وہ بھی آواز سنتے ہی آجاتے ہین۔

آواز پر کان دھرنا یا رکھنا۔ کسیکی آواز سننے کو متوجہ ہونا۔

آواز پر کان لگائے رہنا یا لگائے ہونا۔ آواز سننے کا منتظر
رہنا۔ آواز سننے کیطرف متوجہ ہونا۔

آواز پر کان لگے رہنا یا لگے ہونا۔ لازم۔ بحر ؎ کان آواز قدم
پہ لگے رہتے ہین مدام۔ آنکھ دروازے کی جانب نگران رہتی ہے۔

آواز پر گولی لگانا۔ قادر اندازی کی تعریف مین کہتے ہین کہ وہ آواز پر گولی
لگاتے ہین یعنی آواز سنکر شکار پر ٹھیک نشانہ لگاتے ہین۔

آواز پر لگا ہونا۔ آواز یا بولی پہچانتے ہی کوئی کام کرنے کا عادی ہونا۔
داغ ؎ جب مین نے آہ کی ہے قیامت اُٹھائی ہے۔ آواز پر ہی شورش
محشر لگی ہوئی۔ گلزار نسیم ؎ آواز پہ وہ لگی ہوئی تھی۔ آپ آن کے
ٹھاٹھ دیکھتی تھی۔ یہ محاورہ اکثر جانورونکے سدھے ہوے اور مانوس ہونیکی نسبت
بولا جاتا ہے کہ جہان آواز دیکھی پاس چلے آئے یا بول اُٹھے یا لڑنے لگے
اور اسکا متعدی آواز پر لگانا بھی مستعمل ہے۔

آواز پڑ جانا۔ زیادہ گانے چیخنے چلانے یا نزلے کی وجہ سے اور کبھی سیندور
یا سرمہ کھا جانے سے آواز کا بیٹھ جانا۔ رشک ؎ پڑ جاتی اگر سرمہ سے
تری آواز۔ مطلب مرا ای مرغ سحر خوب نکلتا۔ اسیر ؎ صیاد اگر

کی رخصت مجھے بھی دے۔ آواز پڑ گئی ہی مرے ہمصفیر کی۔

آواز پھولنا۔ آواز کا بھاری ہوجانا اور صاف نہ نکلنا۔ یہ کیفیت بیشتر زیادہ خوشی مین ہوتی ہی۔ **عاشق** ؎ کان رکھکر جو سنو تم تو یہ پھولے آواز۔ میری فریاد کرن پھول بنے کانو مین۔

آواز پیدا ہونا۔ آواز نکلنا۔ **آتش** ؎ شیر کی آواز پیدا ہووے نَے کے نالے مین۔ میرے مدفن کی جو مٹی سے نیستان سبز ہو۔ **ذوق** ؎ ہوئی بجانے سے ناقوس کی پیدا آواز۔ چلے جمنا کو برہمن کوئی لیکر مورت۔

آواز تھرانا یا آواز تھرتھرانا۔ ضعف یا خوف سے آواز کا نپنا۔

آواز جانا۔ آواز کسی حد تک پہنچنا۔ **میر** ؎ دل تو ہی عبث نالان یاران گزشتہ بن۔ ممکن نہین اُن تک آواز جرس جاوے۔

آواز جرس۔ گھنٹے کے بجنے کی آواز۔ قافلے کے پیچھے پیچھے گھنٹے کی آواز ہوتی چلتی ہی تاکہ اگر کوئی ساتھی راستہ بھولجائے تو گھنٹے کی آواز کی رہبری سے منزل پر کاروان سے ملجائے۔ ؎ وہ کب ہمارے محمل اپنے ہونے دے ہی سودا کو۔ مگر دنبال آواز جرس ہووے اگر ہووے۔ ؎ موقوف ہوئے نالۂ دل گو رمین ای رند۔ منزل پہ پہنچکر ہوئی آواز درا بند۔

آواز جکڑ جانا۔ نزلے کیوجہ سے آواز بیٹھ جانا۔

آوازِ خندہ۔ وہ آواز جو ہنسی مین پیدا ہو۔

آواز دب جانا۔ آواز کا پست ہوجانا۔ ؎ کیا رقیب روسیہ ہی چیز ناسخ کے حضور۔ دبگئی آواز خر کی شیر کی آواز سے۔

آواز دینا۔ نمبر (۱) بصورت متعدی۔ پکارنا۔ بلانا۔ **صبا** ؎ چاندنی اکثر ترے در پر آکر۔ تجکو آواز ہم ای ماہ لقا دیتے ہین۔ فقرہ۔ براہ عنایت کسی خدمتگار کو آواز دیدیجیے۔

نمبر (۲) لازم۔ صدا پیدا ہونا۔ **ناسخ** ؎ مسیکدہ میں آہین کرون پر ذکر کیا آواز کا۔ تیر جو آواز دے ہی نقص تیر انداز کا۔ **وزیر** ؎ کسکی آنکھ کے سرمے نے مجکو مار ڈالا ہی۔ نہ دے آواز گر ٹوٹے کوئی ساغر مری گل کا۔

نمبر (۳) لازم۔ سودا بیچنے والے کا صدا دینا۔ فقرہ۔ برف والا کہان چلا گیا ابھی تو یہین آواز دیتا تھا۔

آواز ڈوک مین آنا۔ زمانہ بلوغ مین کنٹھ پھوٹ جاتا ہی بچپن کی سی باریک اور سُبک آواز نہین رہتی ہی اُسکو آواز ڈوک مین آنا کہتے ہین۔ **انشا** ؎ ہی اندنون مین اُنکی جو آواز ڈوک مین۔ تو کہہ دہرا ہٹ اور ہی ہی نوک جوک مین۔

آواز سُنانا۔ اس سے مختلف مطالب ہوتے ہین کہین تسکین دینا کہین مخاطب کرنا کہین کسی کہی بدی بات پر آگاہ کرنا۔ کہین اپنی موجودگی ظاہر کرنا وغیرہ وغیرہ۔ **رند** ؎ کہتا نہین مین ہو جیسے بے پردہ مہربان۔ آواز تو سُناؤ اگر روبرو نہو۔ **مومن** ؎ ہاے اُسکے دم فسون پرداز۔ چلتے چلتے سُنا گئی آواز۔

آواز سُننا یا سُنائی پڑنا۔ آواز سنائی دینا کانو مین آواز پہنچنا۔ ؎ آواز تو سُنے گا نہ دیکھے گا کبھو۔ گھر اپنا اُسکے گھر کے ظفر متصل نہ کر۔ **رشک** ؎ آنکھین جو دم نزع ہوئین بند کُھلے کان۔ آواز سُنائی پڑی یاران وطن کی۔

آواز سے آواز مِلنا۔ نمبر (۱) سُر سے سُر ملنا۔ فقرہ۔ عجب بے لطف گانا ہی چارو مین سے ایک کی آواز دوسرے سے نہین ملتی۔

نمبر (۲) ایک آواز کا دوسری آواز سے مشابہ ہونا۔ **ناسخ** ؎ مگر لیلے کو

مجنون کردیا تیری محبت نے - کہ آواز جرس ملتی ہی آواز سلاسل سے - اسیر
یار کی آواز سے آواز مل سکتی نہین - گوشمالی ہی ضرور اسواسطے طنبور کی -

آواز سے شگون لینا - ہندوستان مین بعض جانورونکی آواز سے نیک اور بدبات کا شگون لیتے ہین - جیسے کوے کی آواز سے کسی عزیز یا دوست کے آنیکا شگون لیا جاتا ہی - یعنی جب کسی کے آنیکا انتظار ہوتا ہی اور کوا مکان پر بیٹھکر کہ کاگا اگر آج فلان شخص آتا ہو تو اڑجا - اگر یہ کہنے پر کوا اُڑجاتا اُڑ جاتا ہی اور اگر بیٹھا رہتا ہی تو خیال کرتے ہین کہ آج نہ آئیگا
ظفر - وہ آتے کب ہین مگر ہمنے اُنکے آنیکا - شگون سُنکے کچھ آواز زاغ لے تو لیا -

آواز صاف ہوجانا - آواز کا نقصان زائل ہوجانا - زیادہ تر اسکا استعمال گلا صاف ہوجانے کی جگہ ہی -

آوازِ صُور - صور وہ ہی جسکو حضرت اسرافیل بحکم خدائے جل جلالہ جس وقت پھونکدینگے تو جملہ ممکنات کا نشان مٹجائیگا اور قیامت آجائیگی - ذوق
نسیم کیا ہی کہ روضے مین تفتہ جانو نکے - نہ گل ہو باد سے آواز صور کی قندیل -

آوازِ غیب - الہام کی ایک قسم ہی جسمین عالم غیب سے آواز سُنائی دے -

آواز غیب سے آنا - الہام ہونا - شعر یا مادہ تاریخ کیطرف اشارہ کرکے بیشتر کہتے ہین کہ آواز غیب سے آئی یا سروش غیبی نے ندا دی اور قصہ خوان کہانیون مین جس جگہ کسیکو مصیبت کے حال مین مدد غیبی رہنما ہوتی ہی وہان کہتے ہین کہ غیب سے آواز آئی -

آواز کا پاٹ - آواز کی حد - آواز کی رسائی - سحر - سمندر کے تھے پاٹ آوازون مین - وہ مجہین تھین یا تار تھے ساز و نہین -

آواز کا پاٹ نہ ملنا - آواز کا بہت اونچا اور نہایت بلند ہونا - گانے والونکی اصطلاح مین یہ محاورہ بڑے بلند آواز گویّے کے حق مین بولا جاتا ہی - فقرہ - اس دُھرپدیے کی ایسی پلے دار آواز ہی کہ پاٹ نہین ملتا -

آواز کا چڑھاؤ اُتار - آواز کا نیچا اور اونچا ہونا -

آواز کان پڑی نہ سُنائی دینا - زیادہ شور غل ہونیکی جگہ کہتے ہین کہ کان پڑی آواز نہین سُنائی دیتی - ذوق - گاہ تھی خلق اُس در پہ یہ حیران پڑی آواز نہ تھی - گاہ یہ غل کہ سنائی دیتی کان پڑی آواز نہ تھی - مصحفی
شب فراق یہ چلاّ رہی تھی جان پڑی - سُنائی دیتی نہ آواز بھی تھی کان پڑی -

آواز کان مین آنا - آواز سُنائی دینا - نصیر - تیشۂ فرہاد کی آواز آئی کان مین - اس دل دیوانہ نے جس سنگ پر پہلو کیا - اور آواز کان تک جانا بھی ہی - ناسخ - کان تک جسکے نہ لگ گئی جیکی اُسکو - سُننے مین آئی نہین ایسے اثر کی آواز -

آواز کان مین پڑنا - آواز سُنائی دینا - صبا - غل مچائین اڑنی کلا ہم اگر ای موسے - لن ترانی کی نہ آواز پڑے کانونمین - اور آواز کان پڑنا بھی کہا ہی - ظفر - الٰہی کسکی یہ آواز میرے کان پڑی - کہ جس سے پھر تن بیجان مین میرے جان پڑی -

آواز کان مین (یا کان تک) پہنچنا - آواز سننا - سُنائی دینا - فقرہ - اُسکی آواز کانون مین پہنچتے ہی مین بیچین ہوگیا - فقرہ - اللہ رے ضعف کہ اپنے آواز کانون تک نہین پہنچ سکتی -

آواز کانونمین بھر گئی ہی یا بھری ہی - جب کوئی آواز زیادہ اور بار بار سُننے کا اتفاق ہوتا ہی تو ہر وقت ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ ... کا

آرہی ہی اور جب کسی خوش آواز کے گانے کا سماں بندھجاتا ہی اور اُسکے اُٹھ جانے کے بعد بھی وہی اثر باقی رہتا ہی تو اسجگہ بھی کہتے ہین کہ ابتک وہی آواز کانونمین بھری ہوئی ہی- **جانصاحب** ؎ لحن داؤد کا رتبہ نہین جسکے آگے - ہی بھری کانونمین وہ ایک بشر کی آواز-

آواز کرنا - نمبر(۱) ظلشت پکارنا- آواز دینا- **ناسخ** ؎ صبحدم جب صحن مسجد مین اذان ہونے لگی- ہمنے بھی میخانے کے دروازے پر آواز کی - **ظفر** ؎ تمہارے گھر مین شب کو کسطرح ہم آئین چوری سے - کہ چوکیدار کھٹکا سنتے ہی آواز کرتے ہین - **میر** ؎ گلوگیر ہی ہوگئی یاوہ گوئی - رہا مین خموشی کو آواز کرتا-

نمبر(۲) بندوق تپنچا چھوڑنا- فقرہ- شوق ہی تو کسی شکار پر بندوق لگاؤ خالی آوازین کرنے سے کیا فائدہ-

نمبر(۳) توڑنا (کسی برتن کا) فقرہ - ٥ ماجزادے روز ایک آدہ گلاس کی آواز کیا کرتے ہین-

نمبر(۴) ظلشت فقیر کا صدا دینا- **میر** ؎ کرین توجا کے گدایانہ اُسطرف آواز- اگر صدا کوئی پہچانے شرساری ہی- **رند** ؎ چلے جاتے ہین دم بخود خاموش اک صدا تیرے بینوا کرکے - نمبر ا- و نمبر ۴ کے معنو نمین زبانو نپر آواز دینا ہی- آواز کرنا نہین بولتے ہین-

آواز کُھل جانا- دیکھو آواز صاف ہو جانا-

آواز کی اُٹھان - آواز کی ابتدا (گانیوالونکی اصطلاح)

آواز کی چَل پھر یا چلت پھرت - آواز کی گردش - آواز کی تعریف مین کہتے ہین- **اسیر** ؎ آنکھ پھر جاتی ہی چل دیتے ہین زہرہ کے حواس - فی الحقیقہ تری آواز مین کیا چل پھر ہی-

آواز کی گرج- بیشتر رعد اور توپ کی آواز کو گرجنا کہتے ہین- **قلق** ؎ جب صدا توپ کی گرجنے لگی- ڈیوڑھیون پہ بھی وردی بجنے لگی-

آواز گوش آشنا ہونا- وہ آواز جسے پہلے سنا ہو- **سرور** ؎ نالے مرے سُنکے یار بولا- آواز یہ گوش آشنا ہی-

آواز گوش زد ہونا- آواز سنائی پڑنا- **آتش** ؎ گوشزد کہین کوس سفر کی آواز- چل کھڑے ہونگے کمر باندہکے چلا

آواز گونجنا- دیر تک ہوا مین آواز کا اثر باقی رہنا- اور اسکا استعمال آواز شیر و کبوتر کی نسبت زیادہ خصوصیت رکھتا ہی- اور یون بھی کہتے ہین کہ کیا آواز ہی سارا مکان گونج اُٹھا-

آواز لڑنا- آواز کا خوب سُر پر پہنچنا- جس جگہ آواز کا لگنا بولتے ہین کہ اُسکی آواز خوب لگتی ہی یعنی سُر پر خوب پہنچتی ہی اُسی جگہ اسکا بھی استعمال ہی-

آواز لگانا- اسکا استعمال چند مقام پر ہی-

نمبر(۱) بولنا (جانور کا) **سحر** ؎ کوکلوں کی غضب کرتی ہی ہلجاتا ہی دل- کیا ہی آوازین لگاتا ہی پپیہا متصل

نمبر(۲) نقیب کا بولنا- اور پکارتے چلنا **سحر** ؎ رعد کیطرح سے آواز لگاتے ہین نقیب - جھومتے آتے ہین ہاتھی کی روش ابر بہار-

نمبر(۳) فقیر کا صدا دینا- بھیک مانگنا- فقرہ- فقیر کب سے دروازے پر آواز لگا رہا ہی کچھ دے آؤ-

نمبر(۴) گویونکا سُر بھرنا- تان لگانا- فقرہ- واہ میان کیا آواز لگائی ہی کہ تانسین کی روح بے چین ہوگئی-

نمبر(۵) سودے والے کا پکار کے سودا بیچنا۔ فقرہ۔ یہ دال موٹھ والا کیا جلد بازی ہی ایک آواز لگائی اور ہوا ہو گیا۔

آواز ملانا۔ سوز خوانون یا گویونکا آکر کے باہم آواز کا برابر کرنا۔ تاکہ پستی و بلندی نہ رہے۔

آواز ملنا۔ لازم۔ **ناسخ** ؎ ساتھ میری آہ کے زنجیر نے آواز کی۔ رگ سے آہ جیسے ساز کی۔

آواز منھ سے نہ نکلنا۔ کسی خوف یا ڈر سے یا ضعف سے۔ **اسیر** ؎ کیا تجھسے کہے درد دل ای غیرت عیسی۔ ہی ضعف نکلتی نہین بیمار کی آواز۔ فقرہ۔ وہ تو ایسا ڈر گئے کہ منھ سے آواز نہ نکلی گھگی بندھ گئی۔

آواز مین پتّی لگجانا۔ آواز کا گھر گھرانے لگنا۔

آواز مین پیچ دینا۔ تان لیتے وقت خوبصورتی سے کوئی مزے کی بات گانے مین پیدا کر جانا۔

آواز مین چُھریان (یا کٹاریان) بھری ہین۔ بہت موثر اور دردناک آواز ہی کہ سامعین کو تڑپائے دیتی ہی دل پہ چوٹ لگتی ہی۔

آواز مین رَعشہ ہونا۔ آواز کا تھر تھرانا۔ کانپنا۔ ؎ ای بحر فی الحقیقۃ کامل ہوا پنے فن مین۔ آواز مین ہی رعشہ لغزش نہین سخن مین۔

آواز مین کھٹکا ہونا۔ ایک قسم کی پر اثر کیفیت آواز مین ہونا جو دلکو بہت ہی بھلی معلوم ہو اس کیفیت خاص کو گانے والونکی اصطلاح مین کھٹکا کہتے ہین **صبا** ؎ روح رہ رہ کے تڑپتی ہی ترے گانے پر۔ چٹکیان لیتا ہی آواز کا کھٹکا دلمین۔ **شعور** ؎ خدا سازی صنم ہی وہ تری آواز مین کھٹکا۔ ادھر مین وجد مین آیا ادھر مطرب نے سر پٹکا۔

آواز مین گھنڈلانے پڑنا۔ دیکھو آواز مین پتّی لگجانا۔

آواز مین لوچ ہونا۔ آواز کا ہلنا ایسی نزاکت کے ساتھ جیسے لو نازک چیزونکا لوچ ہوتا ہی۔

آواز مین نمک ہونا۔ آواز مین درد ہونا۔ **ذوق** ؎ شور بلبل بھی یہ رکھتا ہی نمک آج کہ گل۔ بنگیا کثرت شبنم سے نمکدان کی مثال۔

آواز نکالنا۔ **مصحفی** ؎ صیاد نہ چھوڑے گا تجھے زندہ قفس مین۔ آواز جو ای مرغ گرفتار نکالی۔ فقرہ۔ ابکے آواز نکالی تو اور پٹے گا۔ (بیشتر بچونکو تنبیہا رونے چیخنے سے روکنے کیجگہ کہتے ہین) اور اُس جگہ بھی کہتے ہین کہ ماشاء اللہ کیا گلا ہی آواز نکالتے ہی محفل کا اور رنگ ہو گیا (یعنی گانا شروع کرتے ہی سمان بندھ گیا۔)

آواز نکلنا۔ منھ سے بات نکلنا۔ صدا آنا۔ آواز پیدا ہونا۔ نواب مرزا شوق ؎ غش سے فرصت جو مینے کچھ پائی۔ تن بیجان مین سب کے جان آئی۔ جب نکلنے لگی مری آواز۔ لگے سب گھر مین کرنے تدر و نیاز۔ **سوز** ؎ ہر موسے مرے نکلے ہی آواز انا الحق۔ پر دل کے سوا کوئی خبردار نہین ہی۔ **کیف** ؎ آواز نکلتی ہی یہ گھنگرو سے تمہارے۔ پامالی عشاق کی خاطر ہی بلا رقص۔

آواز نہین چلتی۔ آواز کام نہین دیتی ۔۔ آواز مین گانے یا پڑھنے کی طاقت نہین ہی۔

آواز ہونا۔ کسی چیز سے صدا نکلنا۔ فقرہ۔ یہ کس چیز کی آواز ہوئی۔

آوازہ۔ مذکر۔ نمبر(۱) ف۔ غلغلہ۔ شہرہ۔ دھوم۔ **آتش** ؎ اُن ہاتھونکی دولت سے کرم عام ہوا ہی۔ اُن پاؤن سے آوازہ خلخال ہوا ہی۔

دھوم ہی چار طرف یار کی آرایش کی - شور پازیب ہی آوازۂ خلخال ہی آج -
شہیدیؔ سُنکے میرے مرگ کا آوازہ وحشت نے کہا - اُٹھگیا دنیا سے
وارث خانۂ زنجیر کا -

نمبر (۲) ف - بلند آواز - غل - **آتشؔ** کیا ہی جسنے کہ مین تری سوال
ای دوست - ہوا ہی غیب سے آوازۂ جواب بلند - **ذوقؔ** آوازۂ دملمہ و نوبت
سے گونج اُٹھا - وہ جو سب آسمانون کے ہی اوپر آسمان -

نمبر (۳) ھ - طعن و تشنیع - بولی ٹھولی - **ناسخؔ** باغ مین آواز چاک جیب گل
صاف ہم دیوانون پر آوازہ ہی - **رشکؔ** دیوانے جب ہین مرغ گلستان
بریدہ ہوش - آوازے ایسے ایسے ترے بینوا کے ہین -

آوازہ بلند ہونا - نمبر (۱) مشہور اور نامور ہونا - دھوم مچنا - فقرہ - انکی سخاوت کا
آوازہ تمام عالم مین بلند ہی -
نمبر (۲) مش آواز یا شور بلند ہونا - مثال کے لیے دیکھو آوازہ نمبر ۲ -

آوازہ پہنچنا - شہرہ پہنچنا - **رشکؔ** رقص مہر ای رشک مہ چشم مسیحا سے گرا -
تا فلک پہنچا ترا آوازۂ اعجاز رقص -

آوازہ پھیلنا مش - دھوم مچنا - شہرت ہونا - **رشکؔ** ای پری آوازہ تیرے
ناچنے کا پھیلے کیا چھپ گئی ہی ساز کی آواز مین آواز رقص -

آوازہ سُننا - نمبر (۱) شہرہ سننا - **میرؔ** آوازہ ہی جہان مین ہمارا اُسنا
کرو - عنقا کے طور زیست ہی اپنی بنام یان -

نمبر (۲) طعن و تشنیع سننا - فقرہ - کبتک اُسکے آوازے سُنا کرون مین یہ گھر ہی
چھوڑ دونگا - اسجگہ جمع کے ساتھ زبانون پر زیادہ ہی -

آوازے پھینکنا - طعنہ زنی کرنا - چھیڑ کرنا - **نصیرؔ** بردۂ ابر سے
ای رعد خروشان تونے - آج آوازہ بتا کس پہ مجھے پھینکا - **احسانؔ**
ای رقیب آتو یہان ای تری دم کو کتر دن - ڈھیلی آواز سے آوازہ یہ کس پر پھینکا

آوازے سُنانا - طعنہ زنی کرنا - چھیڑنا - **جراتؔ** مجکو در پردہ سُناتے ہو
عبث آوازے - فقط آواز کے سُننے کا گنہگار ہون مین -

آوازے کرنا - طعن کرنا - طنز سے کچھ کہنا - **رندؔ** گیسو انکے سلسلے کا جو
ہی وہ پابند ہی - کون کرسکتا ہی آوازے ترے آزاد پر -

آوازے کسنا - دیکھو آوازے سُنانا - **بسانؔ** نے نصیر اب اُنکے
ہاتھون ناک مین دم ہی - جہان وہ دیکھتے ہین مجکو آوازے ہی کستے ہین -
بحرؔ مغبچے آوازہ کستے ہین مری دستار پر - ٹوکا کبتک یہ سر بعزت و توقیر کا -

آواگون - ھ - (اصل گُنا گمن ہی جسکے معنی سنسکرت مین جانا آنا -
مرنا جینا ہین - گنا گمن الٹ کر آگمن گمن ہوگیا اور اُس سے آواگون بنگیا) مذکر
ہندؤونکا اعتقاد ہی کہ ہر جاندار مرکر کسی دوسری شکل مین پھر پیدا ہوتا ہی اُسے
آواگون کہتے ہین - **بحرؔ** اگر آواگون سچ ہی تو بہر دو نون جنم لینگے - سیہ گون
زلف سا پہنو مین دل پر داغ مور دنمین -

آورد - ف - آمد کی ضد تکلف اور بناوٹ سے کسی بات کا پیدا کرنا - جو فطرتی طور پر
طبیعت مین نہو اکثر شعر و سخن مین اس لفظ کا استعمال ہی اور جیسے آمد ایک عمدگی
ہی ویسے ہی آورد ایک نقص ہی - **ناسخؔ** قاصد محبوب کی آمد نہین -
اسلیے ہر شعر مین آورد ہی - **سوداؔ** کسطرح خانۂ گردون کی بنا ہو دلچسپ
معنی اس بیت کے اکثر ہم ہین سو آورد کے ساتھ -

آوردہ - مذکر - لایا ہوا - متوسل - جب کوئی کسی افسر یا حاکم کے وسیلے سے
نوکر ہو تو اُس ملازم کو اُسکا آوردہ کہتے ہین - **ظفرؔ** خانۂ دل کا مرے ہی عشق

بھگوا اختیار۔ رنج وغم و درد و الم جو ہی ترا آوردہی۔ فقرہ۔ اپنے آوردون کے سوا کوئی شخص ایسا نہ سچا جسکی تنخواہ مین تھوڑی بہت کمی تنگی ہو۔

آوہ ۔ ف۔ مذکر۔ وہ بھٹی جسمین کمہار کچے برتنون کو رکھکر پکاتے ہین۔

آوہ اتارنا۔ بھٹی سے پکانے کے بعد برتن نکالنا۔

آوہ اُترنا۔ لازم۔

آوہ لگانا۔ بھٹی مین پکانے کے واسطے برتنونکو چن کر آگ دینا۔ جان صاحب ۵ بڑھاپے آوے مین مین جب کہنہ ۔ ۵ برتن۔ یہ دیکھا اُسنے کہ سب کچے ہی ایک کچا ہی۔

آوہ چڑھنا۔ لازم۔

آوے کا آوہ خراب ہی۔ پورا خاندان یا جتھے کا جتھا خراب ہی جب کسی گھر مین یا کسی صحبت کے بہت سے لوگ کسی بُرائی مین مبتلا ہوتے ہین تو کہتے ہین کہ آوے کا آوہ خراب ہی۔ آوے کا آوہ بگڑا ہوا ہی۔

آوے مین ناند کھوگئی۔ ناند چونکہ ایک بڑی چیز ہوتی ہی رکابی پیالے کے مثل نہین ہوتی لہذا یہ مثل اُسجگہ کہتے ہین جہان کوئی صریح خیانت کرے اور تاویلات سے چاہے کہ الزام اپنے سر سے دفع ہو یعنی کہا جاتا ہی کہ بھلا یہ بھی کہین ہو سکتا ہی کہ اس عذر کو کوئی مان لے یہ تو وہی مثل ہوئی کہ آوے مین ناند کھوگئی۔

آوے ۔ ہ۔ آنا سے مشتق۔ صیغہ مضارع واحد مذکر غائب۔ لکھنؤ مین اسجگہ آئے کا استعمال ہی ارباب دہلی نے آئے صیغہ ماضی جمع مذکر غائب سے التباس رفع کرنے کے لیے اس واو کو اختیار کیا ہی۔ ۵ ظفر وہ خواب مین کسطرح آوے میرے پاس۔ کہ جب نہ خواب بھی رنج و ملال مین آوے۔ مومن ۵

ہاے اذیت کیونکر جاوے۔ چین نہ آوے موت نہ آوے۔

آویزان ۔ ف۔ لٹکا ہوا۔ معلق۔ ناسخ ۵ دل پُر داغ آویزان ہی اُسکی زلف پیچان مین۔ ہوئے ہین پھول یا لالے کے پیدا سنبلستانین۔ قلق ۵ نقرئی ٹٹیون مین انجم سان۔ قمقمے نور کے تھے آویزان۔ زبانونپر یہ لفظ اکثر اشتہار کے واسطے کرنا اور ہونا کے ساتھ مستعمل ہی جیسے کچہری مین اشتہار آویزان کردیا گیا ہی۔ صدہا اشتہار آویزان ہین۔

آویزہ ۔ ف۔ مذکر۔ ایک قسم کا زیور ہی جسے عورتین کان کی لو مین پہنتی ہین۔ سودا ۵ حسن سے کان کے آویزے مین یہ لطف کہ جون۔ مستعد قطرۂ شبنم کہ پڑے گل سے ٹپک۔ ظفر ۵ کان کے آویزۂ لعلین یہ کب ہی زلف یار۔ سانپ یہ پتھر چٹا ہی لیتا ہی پتھر کو چاٹ۔ بحر ۵ آویزہ بار بار الکتا ہی زلف مین۔ افعی کا دانت بنکے ڈسے گا گہر کسے۔

فصل الف ممدودہ مع ہاے ہوز

آہ ۔ ف۔ نمبر(۱) کلمہ افسوس۔ ۵ بس مین ہوتا مین نزاے نہ کبھی ہی ناسخ آہ میرا مرے قابو مین اگر دل ہوتا۔

صفات آہ

آتشین۔ آتشبار۔ آتشناک۔ ذوق ۵ اس سے تو اور آگ وہ بیدرد ہوگیا۔ اب آہ آتشین سے بھی دل سرد ہوگیا۔ ناسخ ۵ ہجر ساقی مین بط مے ہوگئی جلکر کباب۔ جاے قلقل ہی صراحی آہ آتشبار کھینچ۔ سودا ۵ کیا صداے آہ آتشناک نے جو حرف۔ یہ غیرت اُسکو کہتی تھی کہ خاموش۔

اثردار۔ صاحب تاثیر۔ آتش ۵ گوش بتان کے پردے پھٹے شور سے۔ رحمت خدا کی اپنی باثر دار آہ پر۔ ماسینر ۵ دوڑ

آپ چلے آئینگے اکدن - ہی آہ بڑی صاحب تاثیر ہماری -

لب نارسیدہ - میر ؎ سدا خون لبین تپیدہ ہوئین - کہ آہ ملب نارسیدہ ہوئین -

بے آواز - ناسخ ؎ سیکڑون آہین کرون پر ذکر کیا آواز کا - تیر جو آواز دے ہی نقص تیر انداز کا -

بے اثر - بے تاثیر - برق ؎ پتا نہ پوچھیے آوارگان الفت کا - بھٹکتے پھرتے ہین ہم آہ بے اثر کیطرح - ناسخ ؎ ضبط مین کرتا نہین آتی ہی غیرت دوستو - کیا بھلا منھ سے نکالون آہ بے تاثیر کو -

پردود - اسیر ؎ آہ پُر دود نے عالم کو کیا خاک سیاہ - آندھیان آتی ہین کیا کیا تہ افلاک سیاہ -

پریشان - ناصر ؎ اگر وحشت مین نالے کھینچتا ہی چل بیابانکو - پریشانی ہوا کی دے کمک آہ پریشانکو -

پیچان - اسیر ؎ نہین فرق سر مو ایک ہی سانچے مین ڈہالا ہی - ہماری آہ پیچان کو تمھاری زلف پُر خم کو

پیہم - مومن ؎ کان رکھون جو آہ پیہم پر - صدمہ نو بنو رہے دم پر -

تاب شکن - تاب گسل - (طاقت و صبر بچانیوالی) مومن ؎ ای دل آہستہ آہ تاب شکن - دیکھ ٹکڑے جگر نہو جاوے - ولہٗ ؎ اب کیجے آہ تاب گسل ہر جفا کے ساتھ - جب جان سے گزر گئے پھر درگزر نہو -

جانکاہ - میر ؎ علم بازی آہ جانکاہ ہی - رہے ٹوٹتے ہی علم پر علم -

جگر گداز - مومن ؎ کیا سبھی سینے جل چکے کیا سبھی دل گھل چکے - دے کباب اب نہین آہ جگر گداز مین -

آلودہ - میر ؎ حسرت آلودہ آہ بھا یہ کہین - شوق کی اک نگاہ تھا یہ کہین -

خارا گداز (پتھر کو گھلانے والی) ناصر ؎ سُنکے وہ سنگدل بھی رو دیا آہ خارا گداز کیا کہنا -

خطا کار - تسلیم ؎ سر جھکائے ہوے بیٹھے ہین گنہگار سے ہم - کیا پشیمان ہین اس آہ خطا کار سے ہم -

خونچکان - خونبار - خونفشان - مومن ؎ رکھے سے ہاتھ کب مانتا ہی دل - نہ جبتک روئیے دو چار آہ خونچکان کیجے - ولہٗ ؎ کیسی آہ کرے خونباری - کیسی چشم سے دریا جاری - ولہٗ ؎ خونفشان لب پہ وہ آہین باہم - حسرت آلودہ نگاہین باہم -

دردآمیز - ناسخ ؎ ساتھ آہونکے نہ درد دل نکلجائے کہین - اسلیے ہی ضبط مجکو آہ دردآمیز کا -

دردفزا - مومن ؎ نالہ جانکاہ آسے ہی تب تک - دردفزا آہ آئے ہی تب تک -

رسا - کیف ؎ جا ہون تو لامکان کی مٹی خراب ہو - تمکو نہین ہی کچھ مری آہ رسا کا خوف -

زبانہ کش - مومن ؎ مین آہ زبانہ کش جو کھینچون - باندھے ہی ابھی حصار آتش -

سرد - ٹھنڈی - آتش ؎ رفع حجاب یار کیا آہ سرد نے - کھولے نسیم صبح نے بند قبائے گل - رشک ؎ گرمیان اور نئی اُس بت کافر کی یہ ہین - ٹھنڈی آہونکو سمجھتا ہی بو کے جھونکے -

سوزندہ - سوزان - سوزناک - میر ؎ کہین آگ آہ سوزندہ نہ چھاتی مین لگادیوے - خبر ہوتے ہی ہوتے دل جگر دونون جلادیوے - رشک ؎ اب فلک پر کیون نہ پہنچے آہ سوزان کا دماغ - ساکنان عرش گھبراسے مری فریاد سے

تسلیم ؎ دل میں داغ نامرادی لب پہ آہ سوزناک ۔ دو رفیق بیکسی رکھتے ہین تنہائی مین ہم ۔

شب خیز ۔ مسرور ؎ وصل قسمت مین نہ تھا باب اثر تک جاکر ۔ آہ شب خیز مجھے اور بھی رسوا کرتی ۔

شبگیر ۔ مومن ؎ نہین تاب و توان آہ شبگیر ۔ دعائے کردہ کی ہو جائے تاثیر ۔

شرر فشان ۔ پر شرر ۔ شرر بار ۔ آتش ؎ آہ شرر فشان کا برا ہو شب فراق لاکھون مکان اس نے ہزارون مکین جلا ۔ مومن ؎ کھینچون مین آہ پر شرر ہردم ۔ بزم مین اسکو دیکھکر ہردم ۔ سودا ؎ لطف ای رشک کہ جون شمع گھلا جاتا ہون ۔ رحم ای آہ شرر بار کہ جلجاؤنگا ۔

شعلہ فشان ۔ شعلہ زن ۔ شعلہ بار ۔ ؎ آگے تو کچھ اس سے آہین گرم شعلہ فشانی تھین ۔ ابتو ہوسے ہین میر اک ڈھیری خاکستر کی جلکر ہم ۔ مومن ؎ سر سے شعلے اٹھتے ہین کسطرح روکون کیا کرون ۔ جلگیا جی ضبط آہ شعلہ زن کی فکر مین ۔ ناسخ ؎ مجھ ناتوان کی ہی یہ اک آہ شعلہ بار ۔ خم گشتہ قد کمان ہی تیر شہاب کی ۔

عالم سوز ۔ مومن ؎ اف رے دعوے آہ عالم سوز کے ۔ دن پھرے کس عاشق بدروز کے ۔

عرش پیما ۔ عرش رس ۔ منتظر ؎ آج آہ عرش پیما سے یہ پایا ہی قرار ۔ گڑگڑا کر تو دعائین مانگ مین آمین کہون ۔ نصیر ؎ ای فلک مت ڈر اس آہ عرش رس کے بوجھ سے ۔ گنبد کہنہ نہین گرتا کلس کے بوجھ سے ۔

فتنہ انگیز ۔ آتش ؎ زندگی کی کونسی صورت فراق یار مین ۔ فتنہ انگیز آہ ہی نالہ بلا انگیز ہی ۔

فسون تاثیر ۔ مومن ؎ یہ مایوسی دل وجان نالۂ شبگیر تو کھینچو ۔ کھچیگا اسکا دل آہ فسون تاثیر تو کھینچو ۔

فلک پیما ۔ فلک تاز ۔ تسلیم ؎ ناامیدی کلہ مین ہولے عرض مطلب ہی وہی روز کہدیتے ہین کچھ آہ فلک پیما سے ہم ۔ مسرور ؎ وقت پیری وہ دل عاشق جانباز کہان ۔ قوت کشمکش آہ فلک تاز کہان ۔

فلک رتبہ ۔ مومن ؎ شعلۂ آہ فلک رتبہ کا اعجاز تو دیکھ ۔ اول ماہ مین چاند آئے نظر آخر شب ۔

فلک فرسا ۔ ناسخ ؎ منکران آسمان کے قول کو کردیگی راست ۔ رفتہ رفتہ ایکدن آہ فلک فرسا ئے دل ۔

کرسی نشین ۔ مومن ؎ ثوابت ہین سیارہ مثل شرر ۔ مری آہ کرسی نشین ہوچکی گرم ۔ رشک ؎ پگھلادل تفنگ مری آہ گرم سے ۔ بیجا نہین ہی اسکا پیالہ جو بہگیا ۔

موزون ۔ ؎ آہ موزون تجھے گلشن مین نہ کرتی تھی اسیر ۔ مفت سر رشتۂ آوازۂ عنادل توڑا ۔

ناتوان ۔ ضعیف ۔ انشا ؎ ادب گر حضرت جبریل کا مانع نہو مجکو ۔ تو شاخ سدرہ سے سیری یہ آہ ناتوان لپٹے ۔ میر ؎ نہون بیہمایت ضعیف ایک آہ در و بام پر حسرتون سے نگاہ ۔

نارسا ۔ وزیر ؎ پہنچی نہ اسکے کان تلک آہ نارسا ۔ کیا فائدہ زمین سے اگر تا فلک گئی ۔

تشبیہات واستعارات آہ

آتش ۔ مومن ؎ آتش آہ بے اثر سے مری ۔ آسمان گلشن

اُنگلی - بے آہ کی اُنگلی اُٹھا کر کونسی شب ای نصیر - مہ جبین کے ہجر مین گننے سے ہم تارے چھٹے -

تجلی - صاعقہ - رشک ؎ ایام فراق ہین کہ برسات - آنکھین ابر آہین بجلیان ہین - ناسخ ؎ کسکو کہتے ہین خدا جانے تجلی ای کلیم - صاعقے گرتے ہین مجھپر آہ بے تاثیر کے -

برچھی - میر ؎ مجھے آہ اک اُسکے دل کی لگی - کہے تو کہ سینے مین برچھی لگی -

بلّم - نصیر ؎ تیغ ابرو کی صفائی کیا دکھاتے ہو میان - پاس اپنے آہ کا بھی ایک بلّم اور ہے -

تیر - خدنگ - ؎ دل بخواہ مین تھا مارنا یا چشم بد بین مین - فلک پر ذوق تیر آہ گر مارا تو کیا مارا - مومن ؎ ہماری جان تجھ بن شب دلِ ناکام لیتا تھا - خدنگ آہ سے تیر قضا کا کام لیتا تھا -

تیر انداز - ناسخ ؎ کچھ رقیبونکی عداوت سے نہین دہشت مجھے - نالہ برق انداز ہے اور آہ تیر انداز ہے -

تیغ - اسیر ؎ ای تیغ آہ رنج نہ دے یہ شب وصال - پہلے سحر کے گردن مرغ سحر تراش -

چھڑی - نصیر ؎ بینوایانہ ہے زلف کے کوچے مین یہ دل - آہ کی لیکے چھڑی شام و سحر پھرتا ہے -

خط شعاع - برق ؎ بے پردہ پیش مہر جو وہ رشک حور ہو - خط شعاع آہ دلِ ناصبور ہو -

دود - ناسخ ؎ مین نے دیکھی رات بدلی مین جو بجلی کی چمک - دودِ آہ و جگر کا دھوکا ہوا -

زنجیر - رشک ؎ یاقوت کے ٹکڑے ہین شرارے نہ سمجھئے - نالون سے ہوئی آہ کی زنجیر مرصع -

سرو - شمشاد - رشک ؎ نخل بے سایہ سو آہ ہے اک - یون تو ہوتے ہین سایہ دار درخت - میر ؎ - نالہ بلبل غنچۂ غم شمشاد آہ دلفگار -

سنان - منتظر ؎ خبر رکھیو ای آسمان آہ کی - قیامت کریگی سنان آہ کی -

سیخ - ناسخ ؎ زر[illegible] ہا یکشی مین جو ساقی گزک نہین - لے لینگے لختِ دل کوئی ہم سیخ آہ سے -

شرر - شرارہ - برق ؎ شرارے آہ سوزان کے فلک پر اُڑ کے جاتے ہین - علوے عشق نے تارا بنایا میرے جگنو کو -

شعلہ - رشک ؎ پھر ہوا سقف فلک جلنے کا لوگونکو یقین - پھر نکلتا ہے مرے سینے سے شعلہ آہ کا -

شمع - سودا ؎ بزم غم خون جگر پر مرے مہمان تھی رات - آہ سر گرم مری شمع شبستان تھی رات - صبا ؎ وہ بت راہ پر آ گیا رات کو - مری آہ شمع ہدایت ہوئی -

شہاب ثاقب - اسیر ؎ ابلیس خو رقیب اگر ہے تو غم نہین - آہ رسا سے رکھتے ہین تیر شہاب ہم -

شمشیر - احسان ؎ اُٹھے ہے شور محشر بیٹھے ہے سقف گردون - گر آہ کا ابھی ہم شمشیر کھینچتے ہین - یہ تشبیہ مبتذل ہے -

صرصر - نسیم - ہوا - اسیر ؎ چاہتی ہے ہجر مین صرصر ہماری آہ کی - ایک ہی جھونکے مین اُڑ جائے دھوان افلاک کا - ناسخ ؎ نسیم آہ کے جھونکے سے

کھولدون دم مین۔ بھرا ہوا ترے دروازے کا اگر پٹ ہو۔ صبا ؎ ایسی ہوا
چلی مری آہون کی رات کو۔ سب آسمان پہ خرمن انجم بکھر گیا۔
فتیلہ۔ آتش ؎ آہ کا اپنی فتیلہ نہین کس رات جلا۔ عمل حُب کی بہت ہمنے
بھی دعوت دی ہی۔ ذوق ؎ پھر دلمین آہ سرد ہوی میرے جوشزن۔
لو پھر بھڑک اُٹھا یہ فتیلہ بجھا ہوا۔
قوس قزح۔ صبا ؎ دل ہمارا کشتۂ نیرنگ ہی۔ آہ مین قوس قزح کا
رنگ ہی۔
کلک۔ ذوق ؎ گر کلک آہ کو پھیرین تو سُرمہ دود دل سے پھر۔ سب صفحہ
ماہ منور کا جون سینۂ باز منقش ہو۔
کلید۔ برق ؎ دعاے وصل شب غم مین مستجاب ہوئی۔ خدنگ آہ
کلید در قبول ہوا۔
کمند۔ اسیر ؎ اُسطرف دام اِدہر آہ رسا کی ہی کمند۔ آپ پھنسنے کہ پھنسانے
مجھے صیاد آیا۔
کوڑا۔ آتش ؎ کالے کوسون نظر آتی ہی دلا منزل گور۔ آہ کا ابلق ایام کو
کوڑا دکھلا۔
گرد باد۔ ناسخ ؎ عالم نہ اپنی آہ مین ہو گرد باد کا۔ تو دے ہمارے دلمین
ہین گرد ملال کے۔
مد۔ آتش ؎ نہووے گوش زد یار تو تعجب ہی۔ قد بلند سے کوتاہ
مدِ آہ نہین۔
مصرع۔ مصحفی ؎ سنتے ہی لوٹ گئے عرش برین پر قدسی۔ مصرع آہ کے
مضمون کی تاثیر تو دیکھ۔

ناوک۔ میر ؎ جگر کی سپر پھوٹ جانے لگی۔ بلا تو رہی ناوک آہ کا۔
نخل۔ صبا ؎ ہم نخل آہ سے چمن روزگار مین۔ باندہا کیے ہوا پے نشو د
نماے رنج۔
نشان۔ علم۔ ناسخ ؎ ساتھ اشکو نکے دود آہ نہین ہین مری فوج کے
نشان سیاہ۔ صبا ؎ ضبط سے خاک نگون ہو علم آہ اے دل۔ فوج اشک
آئے تو روکے صف مژگان کیونکر۔
ہوائی (آتشبازی کی قسم)۔ سودا ؎ سر چھاتی نقارے ہین فریاد و فغان شہنائی ہی۔
سوز جگر ہی آتشبازی ہر اک آہ ہوائی ہی۔
آہ۔ نمبر (۲) کسی تکلیف سے کراہنے کی صدا۔ فقرہ۔ بیمار ونکی آہ آہ سے
رات بھر نیند نہین آتی ہی۔
آہ آہ رہنا۔ ہاے ہاے ہوتی رہنا۔ کراہتے رہنا۔ کیف ؎ تمام شب
کوئی لیتا ہی چٹکیان دلمین۔ فراق یار مین کیونکر نہ آہ آہ رہے۔ ضیا
؎ بسر ہو وضع سے غم ہو کہ اسمین شادی ہو۔ نہ آہ آہ رہے اور نہ
قاہ قاہ رہے۔
آہ آہ کرنا۔ کراہنا۔ ؎ عشق مژہ مین کرتے ہو کیون کیف آہ آہ۔ بیمار ہی
دل کوی نوک سنان سے کیا۔ ناسیر ؎ ہنستے تھے جو قاہ قاہ شیشے۔
اب کرتے ہین آہ آہ شیشے۔ وزیر ؎ وہ عندلیب ہون فریاد میری سُن سنکر۔
چٹک کے غنچۂ گل آہ آہ کرتے ہین۔
آہ اُٹھنا۔ دل سے آہ نکلنا۔ معروف ؎ سرد مہری سے تری میرے دل افسردہ
سے۔ جز دم سرد ابتو آہ آتشین اُٹھتی نہین۔
آہ اللہ۔ زیادہ تر عورتین یہ جملہ زبان پر لاتی ہین۔ رنگین ؎ ایسے ظالم

دل دیا ہے۔ آہ اللہ کیا کیا ہے۔

آہ میرے اللہ اور ہائے اللہ بھی کہتے ہین۔

آہ بھر کر رہجانا۔ ضبط غم کرنا۔ کلیجا تھام کے رہجانا۔ **میر** ؎ سرگزشت اپنی سبب ہی حیرت احباب کا۔ جس سے دل خالی کیا وہ آہ بھر کر رہگیا۔

آہ بھرنا۔ آہ کرنا۔ ؎ مومن اُس بت کو دیکھ آہ بھری۔ کیا ہوا لاف دینداری آج۔ ؎ آہین بھرتے ہین صبا آپ خدا خیر کرے۔ اس ہوا سے چمن زیست خزان ہوتا ہے۔

آہ پڑنا۔ صبر پڑنا۔ ظالم پر آہ مظلوم سے کوئی صدمہ پہنچنا۔ **ناسخ** ؎ آہ پڑجائے الٰہی تجھپہ مجھ مخمور کی۔ محتسب تونے صراحی کیا ہی چکنا چور کی۔ **رشک** ؎ پڑگئین آہین ہماری وہ مسین بھیگی نہین۔ چار بوسے نہ دیے اس سے ہوا چار ابرو۔

آہ جگر۔ **ظفر** ؎ جان لب پر آگئی آہ جگر سے پیشتر۔ راہرو منزل پہ پہنچا راہبر سے پیشتر۔

آہ روکنا۔ آہ کا ضبط کرنا۔ **رند** ؎ ضبط نالے کو کرون ہر دم کہ روکون آہ کو۔ مجھسے اب چھپتی نہین کبتک چھپاؤن آہ کو۔ **بحر** ؎ روکی تہین گرم آہین اک لحظہ عمر بھر مین۔ ہین آجتک پھپھولے اپنے دل وجگر مین۔

آہ سرد بھرنا۔ ٹھنڈی سانس لینا۔ **وزیر** ؎ مین نے جو آہ سرد بھری اُسنے ہنس دیا۔ گل کی کلی نسیم سحر سے چٹک گئی۔

آہ سحر کرنا۔ آہ بھرنا۔ **میر** ؎ اُسکے مُنھ پر پڑی جو اُسکی نگاہ۔ ناامیدی کے ساتھ سحر کی آہ۔ اب یہ متروک ہے۔

آہ شب۔ وہ ہائے کا نعرہ جو درد مند کے دلسے رات کو نکلے۔ **مومن** ؎ سوتے سے اُٹھکر آئے ہین یارب نہ جائین وہ۔ شرمندۂ آہ شب سے دعائے سحر نہو۔

آہ صد آہ۔ افسوس صد افسوس۔

آہ کا نعرہ مارنا۔ زور سے آہ کرنا۔ فقرہ۔ یہ کسنے آہ کا نعرہ مارکہ دل تھرایا۔

آہ کرکے رہجانا۔ آہ بھر کے رہجانا۔

آہ کرنا۔ آہ مُنھ سے نکالنا۔ کراہنا۔ **وزیر** ؎ جو دیکھے سرد تو آئی گل ہوا مجھے تاب۔ ترے فراق مین گلشن بھی آہ کرتے ہین۔

آہ کھینچنا۔ آہ کرنا۔ **نصیب** ؎ تاب کیا ہے جو تجھے اونظر سے دیکھے۔ کھینچکر آہ کرون چشم قمر مین تنکا۔ **داغ** ؎ وہ ٹھنڈے ٹھنڈے چین سے گھر کو چلے گئے۔ ہے اور آہ سرد دل پُرملال کھینچ۔ **ناسخ** ؎ ہجر ساقی مین بطمی ہوگئی جلکر کباب۔ جاسے قلقل کی صراحی آہ آتشبار کھینچ۔

آہ لینا۔ کسیکو ستا کے اُسکے وبال مین پڑنا۔ **نسیم لکھنوی** ؎ ایجان دل جلا کے نہ لیجے کسیکی آہ۔ آنچ آتی ہے جو آگ سے شعلا اُٹھائیے۔

آہ مردان نہ اوہی زنان۔ محض نکمے آدمی کی نسبت کہتے ہین۔

آہ نکالنا۔ آہ کرنا۔ (دل۔ سینہ۔ جگر۔ لب۔ مُنھ۔ انہین سے کیکا ذکر اس محاورے کی تکمیل کے واسطے ضرور ہے چنانچہ اشعار مثال سے پیدا ہے **ظفر** ؎ آہ آتشبار کیا نکلے دل پُرداغ سے۔ جینے روشن کی ہے یا رد یہ چراغ گل سے شمع۔ **ولہ** ؎ نکالینگے ترے تفتہ جگر جو آہ سینے سے۔ تو کر کے اُسکو آلودہ دنتر رون مین نکالینگے۔ **آتش** ؎ نکلی لبون سے آہ کہ گردون نشانہ تھا۔ گویا کہ تیر جوڑے ہوے تھے کمان مین ہم۔

؎ آہ کو دل ہی سے علاقہ ہے مگر یون بھی کہا ہے اسلیے لکھدیا۔

آہ نکلنا - لازم -

آہ نہ آئے - ذرا افسوس نہو - نواب مرزا شوق ؎ رحم تجھ پر خدا کو آہ نہ آئے - تیرے پرزے کرون تو آہ نہ آئے - **قلق** ؎ پیسے پر رکھکے بوٹیان کر ڈالے - توڑ امید سے دلکو آہ نہ آئے -

آہ نیم شب - وہ آہ جو آدمی رات کو دردمند کے دل سے نکلے یہ وقت زیادہ قبولیت کا ہی - **مومن** ؎ ہوے بیخواب آہ نیم شب سے تو لگے کہنے - کہ سوتونکو جگا دیتے ہو تم بھی کیا قیامت ہو

آہ و بکا - رونا پیٹنا - واویلا - **کیف** ؎ روز کہتے تھے جو غزلین وہ زمانہ گزرا - اب تو ہی آہ و بکا شعر و سخن کے بدلے -

آہ و زاری - دیکھو آہ و بکا - **رشک** ؎ آہ و زاری کے سوا کچھ بھی نہ سوجھا ہجر مین - تیرگی ایسی خدا نے دی شب دیجور کو -

آہ و زاری کرنا - رونا دھونا - ؎ کر دیا راز اپنا ظاہر سب یہ تو نے ای ظفر - دل لگا کر کوی کرتا آہ و زاری یون بھی ہی -

آہ و فغان - نالہ و فریاد - **رشک** ؎ جو پھول باغ دہر مین ہی گوش گو ہی - بلبل کے شور آہ و فغان مین اثر نہین - **ظفر** ؎ اپنا اثر دکھائے اگر عشق جانگداز - کر ڈالے کوہ کو مری آہ و فغان گداز

آہ و فغان کرنا - گریہ و زاری کرنا -

آہا یا آہاہا - ھ - تعجب اور خوشی ظاہر کرنے کا کلمہ فقرہ - آہا آپ یہان کیونکر آگئے - فقرہ - آہا کیا چٹپٹے کباب ہین - اور اہا الف مقصورہ سے بھی بول چال مین ہی -

آہار - ف - نشاستے وغیرہ کی لیئی پکا کے کاغذ اور وصلیون پر پھیرتے ہین اور خشک ہو جانے کے بعد مہرے سے رگڑتے ہین تاکہ حرف خوب چمکین - اور قلم روان ہو اور اُٹھانا چاہین تو حرف صاف اُٹھ آئین - اب ہار بحذف الف بول چال مین زیادہ ہی -

آہار مُہرہ - آہار دیکر مُہرے سے رگڑنے کو کہتے ہین -

آہٹ - ھ - (اسکی اصل آہت معلوم ہوتی ہی جسکے معنی سنسکرت مین کسی چیز پر کسی چیز کا پڑنا ہین - اسی سے آہٹ پاؤنکی آواز کے معنو مین مستعمل ہو گیا) مونث - آواز پا - ف - **اسیر** ؎ یہ اتحاد ہی ٹوٹا کبھی جو ہجر مین دل یقین ہوا مجھے اُسکے قدم کی آہٹ کا - **مصحفی** ؎ شور محشر نہ کرے کیونکہ اُسے جنگلے سلام - دیوے مُردونکو جگا پاؤنکی اُسکے آہٹ - اور آواز پا کے علاوہ اور آواز اور کھٹکے کو بھی کہتے ہین - **میر** ؎ کیا لڑکے دلی کے ہین عیار اور نٹ کھٹ دل لیتے ہین یون کہ ہرگز ہوتی نہین ہی آہٹ - **قلق** ؎ کان پردے سے خود لگاے رہی - ڈر سے آہٹ کے دم چڑھاے رہی -

آہٹ پانا - آہٹ معلوم ہونا - **قلق** ؎ پاؤنکی آہٹ اُسنے کچھ پائی روشنی بھی اُسے نظر آئی - **انشا** ؎ غرض وہ شوخ میری پا کے آہٹ لگی دکھلانے اپنی چلبلاہٹ -

آہٹ سننا - آہٹ پانا - **بحر** ؎ بچھایا کمرے مین فرش جھٹ پٹ درست کی سیج کی سجاوٹ سُنی جو مین نے کسیکی آہٹ گمان گزرا کہ یار آیا - ؎ تاک کے سائے مین آکر بیٹھ جائین باغ مین بلبلین ہین سنکے انشا تیری آہٹ ہو لقی

آہٹ لینا - کسی آواز یا کھٹکے کی شناخت او تمیز کرنا - فقرہ - ذرا آہٹ تو لو یہ کسکی آواز ہی -

آہر جاہر - ھ - آمد و رفت - ف -

آہر جا ہر لگانا - بار بار آنا جانا -

آہر جا ہر لگنا - لازم -

آہستہ - ف - ٹھہر ٹھہر کر - سہولت سے - نرمی سے - چپکے سے - رند ؎ وہ خواب ناز مین ہی چل آہستہ ای نسیم - آنچل نہ روے یار سے جاوے کہین الٹ
داغ ؎ زلف آہستہ جھٹکئے مرا جی ڈرتا ہی - دیکھیئے ہاتھ کا جھٹکا نہ کمر تک پہنچے -
قلق ؎ اُسنے آہستہ پاس جاکے کہا - کیون یہ تم روتے ہو سبب ہی کیا -
گلزار نسیم ؎ آہستہ پھرا وہ سروبالا - سایہ بھی نہ اُس پری پہ ڈالا - اور آہستہ آہستہ تکرار کے ساتھ بھی کہتے ہین - اور اس صورت مین رفتہ رفتہ کے مقام پر بھی استعمال ہوتا ہی - سوز ؎ مری آنکھون سے اب تھمتا نہین ہی اشک اک پل بھی - یہ زخم آہستہ آہستہ ہوا اک چور کیا کیجے -

آہستگی - ف - مونث - سہولت - نرمی -

آہن - ف - مذکر - لوہا - ھ - آتش ؎ زرہ جسم دن سے ای قاتل گلے مین تو نے ڈالی ہی - طلاؤ نقرہ کو اک رشک ہی اقبال آہن پر -

آہن دل - سنگدل - سخت دل - مجازاً ظالم معشوق - سوز ؎ نہین کچھ سوز دل سہتا اُس آہن دل کی خاطر مین - زبان شمع کی تقریر کو گلگیر کیا سمجھے -
آتش ؎ آہن دلون سے چشم کرم ہی خیال خام - کرتا ہی سبز نخل کو آب تبر کہان

آہن رُبا - ف - مذکر - سنگ مقناطیس - چمک پتھر - (وہ پتھر جو لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہی - ناسخ ؎ خنجر سفاک کو کیا میری گردن چھوڑدے - جو کہ ہو آہن ربا کس طرح آہن چھوڑدے - خلیل ؎ دل اُڑ کے آپ پھنستا ہی اسدی کشش - آہن رُبا کا جذب ہی زلفون کے جال مین -

آہنگر - ف - لہار - ھ - ناسخ ؎ بیڑیان لطی بیڑیان توڑی ہین مین نے ای جنون - جاے آہن اب تو سیم وزر ہی آہنگر کے پاس ظفر ؎ اور سودا ہوگا افزون یاد آئیگی وہ زلف لاؤ مت آہنگر و زنجیر میرے روبرو -

آہنیع (یا آہنین) ف - لوہے کی بنی ہوئی چیز - جیسے آہنی پل - آہنی صندوق - ؎ پار اُترے خوب دریائے وفاداری سے تجر خنجر جلاد تکو آہنی پل ہوگیا - رشک ؎ سخت جانی نے کیا تن کو حصار آہنین - آج تیر سے تیر کا دیکھین گے ای خونخوار توڑ -

آہنی قلم - لوہے کا قلم یہ لوگ انگریزی قلم کو کہتے ہین جرأت ؎ دلا دیوانہ ہو وہ تو کہ کلک آہنی لیکر - زمانے مین لکھین سب نام ہر زنجیر پر تیرا -

آہنگ - ف - نمبر (۱) الاپ - نغمہ - انشا ؎ رہا ہی ہوش کچھ باقی اسے بھی اب نظیر سے جا - یہی آہنگ ای مطرب پسر ٹک اور چھیڑے جا - ذوق ؎ ذوق مستی سے ہی طاؤس چمن مین رقاص - شوق آہنگ سے ہی سرو پہ قمری قوال - ناسخ ؎ اُٹھ چلے صبح شب وصل آپ سنکر زمزمہ - نام رکھا جغد ہمنے مرغ خوش آہنگ کا -

نمبر (۲) قصد - ارادہ - درد ؎ ہردم دل بیتاب مرا دردکرے ہی - جون نغمہ نکل آنے کا آہنگ ہوا پر - سودا ؎ ہوئی گرمی سے ڈولی کی وہ جب تنگ کیا اُسنے ہوا کھانے کا آہنگ -

آہو - ف - ہرن - ھ - اسیر ؎ کیا راہوار یار کا پیچھا کرے کوئی - آہو کی چوکڑی کا ہی عالم شلنگ مین -

آہو چشم - ف - مذکر - معشوق کو کہتے ہین - رشک ؎ یار جانی ہوا وہ آہو چشم یعنی ہمنے ہرن شکار کیا - اور آہو نگاہ بھی کہتے ہین - ظفر ؎ مجکو جو وہ آہو نگہ

ع آہنی مین صرف یاے نسبت ہی اور آہنین مین یا و نون دونون نسبت کے واسطے ہین -

آنکھین دکھاتا ہی - دلِ وحشی کو میرے اور وحشت دونی ہوتی ہی -

آہو کا کالا ہونا - ہرن کا سیاہ ہوجانا - کنوار کی سخت دہوپ مین ہرن کالا ہوجاتا ہی - **ناسخ** ؎ گرمیٔ رخسار سے بیمار ہوگی چشم یار - دہوپ کی شدت سے آہو کالا ہوجائیگا -

آہوگیر - ف - نمبر (۱) صفت - عیب جو - **ذوق** ؎ سنوارتی ہی جو شام اپنی زلفِ مشکین کو - سواد مشک ختن پر ہی لاکھ آہوگیر - **وزیر** ؎ بندہ گیا ہی غیر سے مضمون غزال چشم کا - اسیرو بشاخین نکالے کہد آہوگیر کو -
نمبر (۲) ہرن کو گرفتار کرنے والا - صیاد - **ناسخ** ؎ کچھ نہین پروا مجھے دشمن اگر ہی عیب جو - خوف کیا شیر نیستان کو ہی آہوگیر کا -

آہوے حرم - مکہ معظمہ کے ہرن - بحکم شریعت اسلام اطراف کعبہ مین مقامات معین ؎ تک شکار کھیلنا حرام ہی اسلیے آہوے حرم جب کہتے ہین تو یہ خصوصیت صید سے محفوظ ہونے کی ملحوظ ہوتی ہی - **رند** ؎ خانہ دوست سمجھکر کیے کعبے کے طواف - قیس آہوے حرم کو سگ لیلے سمجھا - **ہلال** ؎ غصے کی آنکھون سے ای صیاد دیکھے گا جو تو - بھاگ کر ہر شیر آہوے حرم ہوجائیگا -

آہوے فلک - ف - آفتاب سے کنایہ ہی - **صبا** ؎ دام تزویر مین کیونکر دل روشن ہوا اسیر - آہوے چرخ ہو نہین صید فگن کیا ارکین -

فصل الف ممدودہ مع یاے تحتانی

آیا - نمبر (۱) ھ - آنا مصدر سے صیغہ ماضی - **اسیر** ؎ بال کھولے جو وہ شمشاد پریزاد آیا - قمریان باغ مین چلائین کہ صیاد آیا - کبھی یہی آیا کسیکے پکارنے پر جواب مین حاضر ہوا کی جگہ بولتے ہین - کبھی کوئی کسیکو بلائے اور اُسے آنے مین کچھ دیر ہوجائے تو کہتے ہین "آیا" کبھی دھمکانے اور ڈرانے کی جگہ بھی بولتے ہین کہ آکے تجھسے سمجھتا ہون - **ذوق** ؎ لگای زلف کو شانے نے جو انگلی پکارا دل - یہ گستاخی بھلا رہ تو سہی او بے ادب آیا -
نمبر (۲) پرتگیزی - مونث - وہ عورت جو انگریزون کے بچون کی نگرانی کرتی کہلاتی اور بہلاتی ہی یا میم صاحب کو کپڑے پہناتی اور خدمت کرتی ہی - اصل مین یہ لفظ سنسکرت کا معلوم ہوتا ہی کیونکہ آ سنسکرت مین اُس شخص کو کہتے ہین جو عورتون کی نگہداشت کرے اسلیے سنسکرت کے قاعدے سے جب اسکی تانیث کیگئی تو آیا ہوگیا - جیسے گنگ مذکر ہی اسکی تانیث الف بڑہا کے گنگا ہوگئی -
نمبر (۳) ف - کلمہ استفہام - کچھ پوچھنے کے لیے - **انشا** ؎ کعبے کا کرون طوف کہ بتخانے کو جاون - کیا حکم ہی مجکو + ارشاد مرے حق مین بھی کچھ ہوئیگا آیا ای پیر طریقت -

آیا بندہ آئی روزی گیا بندہ گئی روزی - مثل - یعنی رزق ہر شخص کا اُسکے ساتھ ہی - جس گھر مین جتنے لوگ ہین پروردگار نے رزق بھی اتنا ہی اُتارا ہی اور آدمیون کی کمی بیشی کے ساتھ رزق کی بھی کمی بیشی ہوتی رہتی ہی -

آیا رمضان بھاگا شیطان - مثل - چونکہ روزے کی حالت مین نفس مضمحل ہوجاتا ہی اور شرارت سے باز رہتا ہی اسواسطے اس مثل کا وہان

؎ کعبے کی جانب مشرق چھ کوس اور جانب جنوب بارہ کوس اور جانب مغرب اٹھارہ کوس اور جانب شمال چوبیس کوس تک شکار کھیلنا جائز نہین -

؎ افواہ ہی کہ ایک بادشاہ نے خزانہ بڑہانیکے خیال مین تخفیف شروع کردی اُسیدن رات کو خواب مین دیکھا کہ کچھ لوگ خزانے سے توڑے اُٹھاے لیے جاتے ہین پوچھا کہ یہ روپیہ تم لوگ کیون اور کہان لیے جاتے ہو جواب دیا کہ جہان ملازمان تخفیف شدہ جائین اب جسجگہ وہ لوگ جائین گے اُنکا رزق وہان اُنکو پہنچایا جائیگا - بادشاہ نے صبح اُٹھتے ہی تخفیف موقوف کردی -

استعمال کرتے ہین جہان کسی عمدہ اور نیک آدمی کے آنے سے بد اور شریر اُٹھنے لگتا ہی اور بیشتر مذاق سے جب کسی بے تکلف دوست کے آنے پر دوسرا صحبت سے اُٹھتا ہی تو کہتے ہین -

آیا کتا کھا گیا تو بیٹھی ڈھول بجا ؎ - مثل - (عو) غافل اور بےفکر عورت کی نسبت بولتی ہین کہ چیز ضایع اور برباد ہوگئی مگر اسکو کچھ خبر نہین اپنے حال مین مست ہی -

آیاگری کرنا - آیا کا پیشہ کرنا -

آیاگیا - آنے جانے والا - وارد - صادر - جیسے کچھ تو آئے گئے کا خیال کیا کرو - آئے گئے کی خاطر کرنا ہی پڑتی ہی -

آیت - ع - مونث - جمع - آیات - (عربی کے قاعدے سے) - آیتین (اُردو کے قاعدے سے)

نمبر (۱) قرآن شریف کا جملہ - جیسے قُل ہُوَ اللہُ اَحَد - رشک ؎ قرآن روے یار ہی باتین ہین آیتین - جلدِ بدنِ زار جلدِ کلام مجید ہی -

نمبر (۲) وہ گول نشانی (○) جو قرآن مجید مین جابجا ٹھہرنے کیلیے لکھی ہوتی ہی -

آیاتِ مُتَشابِہ - اسکی تعریف حنفیہ کے نزدیک یہ ہی کہ باری تعالے اور حضرت رسول اللہ صلعم کے سوا دوسرا شخص مراد آیت پر واقف نہو امید معرفت بالکل منقطع ہو فقط اعتقاد حقیقت معنی ضروری ہی شافعیہ اور معتزلہ یہ تعریف کرتے ہین کہ باری تعالے اور رسول اللہ صلعم اور دیگر علماے راسخین فی العلم اُسکی تاویل اور مراد سے واقف ہون - منشا ان دو اختلافون کا یہ ہی کہ آیہ لَا یَعْلَمُ تَاوِیْلَہٗ اِلَّا اللہُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ آمَنَّا بِہٖ مین حنفیہ کے نزدیک الا اللہ پر وقف ہی اور شافعیہ اور معتزلہ وقف نہین مانتے -

آیاتِ مُحکَم - اُس آیت کو کہتے ہین جسمین احتمال نسخ و تبدیل کا باقی نرہے اسکی دو صورتین ہین - ایک وہ کہ اُس آیت کی دلالت ایسے معنون پر ہو کہ کسی حالت مین اُن معنون کا منسوخ ہونا ممکن نہو - جیسے وہ آیات جو دال ہین باری تعالے کی توحید اور صفات پر اس محکم کو محکم بعینہ کہتے ہین - جیسے اِنَّ اللہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یا اَللہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ -

دوسرے وہ کہ ابتداے نزول سے انتہاے عمر رسول اللہ صلعم تک اُسپر عملدرآمد رہا ہو - اسکو محکم لغیرہ کہتے ہین - آیات منسوخہ کے علاوہ کل قرآن اسکی مثال ہوسکتا ہی -

آیت (یا آیہ) **آنا** آسمان سے آیت اُترنا - اسیر ؎ نکلا نہین ہی مصحف عارض پر اُسکے خط - آیا ہی اپنی شان مین آیہ عذاب کا -

آیت (یا آیہ) **اُترنا** - آیہ آنا - ناسخ ؎ چشم زاہد مین ہون گو خوار گناہون سے مگر - مغفرت کا تو مری شان مین آیا اُترا -

آیتِ سِجدَہ - قرآن شریف کی وہ آیت جسکو سُنکر یا پڑھکر سجدہ کرنا واجب ہی ناسخ ؎ گیا سجدہ مین دیکھا جب سے تیرے مصحف رُخ کو - نہین کم سجدہ کی آیت سے رتبہ بیت ابرو کا -

---

؎ نقل ہی کہ حضرت امیر خسرو ایک روز کہین جاتے تھے راہ مین پیاسے ہوے ایک کنوین پر پنہارنون کو پانی بھرتے دیکھا اُنکے پاس گئے اور جاکر اُنسے پانی مانگا اُنمین سے ایک انہین پہچانتی تھی اُسنے ساتھوالیون سے کہا یہ خسرو ہی جسکے گیت سب گاتے ہین پھر آپسمین صلاح کرکے اُنسے ایک نے کہا کہ ایسی انمل کہہ دے جسمین کھیر کا ذکر ہو تو پانی پلاؤن - دوسری نے چرخے کو کہا تیسری نے ڈھول کو چوتھی نے کتے کو اُنھون نے یہ انمل کہدی - کھیر پکائی جتن سے چرخا دیا جلا - آیا کتا کھا گیا تو بیٹھی ڈھول بجا - یہ آخر مصرع اپنے معنی کی مناسبت سے مثل کیطرح مشہور ہوگیا -

آیت لا - اسکی دو صورتین ہین - ایک وہ لا جو بغیر اُس چھوٹے دائرے کے ہو جسکو مجازاً آیت کہتے ہین - یہ آیت لا مجازاً وہ علامت ہی جہان وقف ناجائز ہو اگر حیاناً اُس علامت پر سانس ٹوٹ جاسے تو پھر ماقبل کی آیت کو مابعد کی آیت سے ملاکر پڑھین - دوسرے وہ لا کہ دائرہ علامت آیت پر لکھا ہو یہ آیت لا - مجازاً وہ علامت ہی کہ قاریون کے نزدیک اُسمین وقف سے وصل اولے ہو - لیکن مشائخ اور فقہا وقف اور وصل کو یکسان جانتے ہین -

آیت مطلق - مجازاً اُس علامت کو کہتے ہین - جہان آیت ماقبل علامت کا وصل آیت مابعد علامت سے مستحسن نہو - وجہ یہ ہی کہ یہ علامت اُس ہی کہ آیت سابقہ کے معنی کو آیت لاحقہ سے ربط نہین ہی -

آیت (یا آیہ) نازل ہونا - آیہ اُترنا - **وزیر** ؎ شوق سے حکم کرے سجدے کا پیغمبر حسن - آیتین سجدے کی نازل ہوئین ابرو ہوکر -

آیت و حدیث ہی - آیت و حدیث کی برابر ہی - یہ دونون جملے اُس جگہ بولے جاتے ہین جہان کسیکی بات کی بزرگی جتانا ہو کہ اُسپر عمل کرنا ضرور ہی - فقرہ - مرید کو پیر کی بات آیت و حدیث کے برابر ہی اور طعن کے محل پہ بھی بولتے ہین کہ اُنکا کہنا کیا آیت و حدیث ہی یعنی تعمیل اُسکی کچھ فرض نہین ہی -

آیہ - ع - مذکر - جمع آے - (اُردو کے قاعدے سے) دیکھو آیت نمبر ۱ - **صبا** ؎ بتون کے داغ محبت سے وہ سیہ دل تھا - ہوا مرے لیے آیہ عذاب کا پہاہا - **رشک** ؎ تو وہ ہی مصحف ناطق کہ وصف بچ رہتا - کردآیے اگر تیری شان مین آتے -

آیۂ رحمت - قرآن شریف کی وہ آیت جسمین رحمت باری تعالے کا مذکور ہو جب کسیکی صفت مین کہتے ہین تو موصوف کی رحیم مزاجی مراد ہوتی ہی - **رشک** ؎ حرز جان قوت دل آیۂ رحمت سمجھین - ہاتھ آجاے جو بازو ئے بتان کا تعویذ -

قلق ؎ صاحب خلق حامی اُمت - شافع حشر و آیۂ رحمت -

آیندہ - ف - نمبر (۱) آمدن مصدر سے صیغہ اسم فاعل - آنے والا - **صبا** ؎ سال آیندہ نہوگا یہ بھی عالم دیکھنا - وہ کہان سال گزشتہ کی بہار اب کے برس نمبر (۲) آگے - پھر کبھی - دوبارہ - فقرہ - جو کچھ کہنا تھا ہمنے کہدیا - آیندہ تم جانو تمہارا کام جانے - فقرہ - خیر اب کے تو قصور معاف کردیا آیندہ ایسا نکرنا -

آیندہ کو - آگے کو - زمانہ آیندہ کے لیے - فقرہ - جو مکان بن چکے ہین اُنہین ڈہادو آیندہ کو ممانعت کا حکم سنادو - (عود ہندی)

آئی - قضا موت - جیسے یا اللہ اُسکی آئی مجکو آجاے - **میر** ؎ گلی مین اُسکی رہا جا کے جو کوئی سو رہا - وہی تو جاوے ہی وان جس کسو کی آئی ہو -

آئے[ع] - ھ - آنا سے مشتق - نمبر (۱) صیغہ ماضی جمع مذکر غائب - **صبا** ؎ وہ دیوانے ہین جب دم بھر بٹھایا قید مین ہمکو - بپا یہ غل مچاتے خانۂ زنجیر مین آئے نمبر (۲) صیغہ مضارع واحد مذکر غائب - **قلق** ؎ دیدوا دیدا دہر بھی ہوجاے - ہم تلک بھی یہ دور جام آئے -

آئے آم جاے لبیدا - یہ مثل اُسجگہ بولتے ہین جہان یہ کہنا مقصود ہوتا ہی کہ کسی طرح مطلب و مقصود حاصل ہوجانے کچھ ہی کیون نہ صرف ہوجاے

آئی بات کا روکنا ذہن کند کرتا ہی - یا لوگونکو جب کسی پر کوئی پھبتی یا

[ع] آے بروزن فاع اور آئے بروزن فعلن دونون صحیح درست ہی - **قلق** ؎ لب پہ جرأت کی جب حکایت آے - دل نامرد مین حرارت آے - **ولہ** ؎ بولی کیا آپ کیلیے چلے تم ہاے (ماضی) - کچھ تواضع کبھی ہم نکرنے پاے (مضارع) - **صبا** ؎ اثر ایسا کہان ہے نالۂ شبگیر مین آئے (مضارع) - کہ جس سے فرق جو آسمان قمرین آئے - **بحر** ؎ سنگ اسود کو جو دیکھا تو صنم یاد آیا - سیہ سے کعبے سے جو اُٹھے تو کلیسا آئے (ماضی) -

اور کسی طرح کی شوخی سوجھتی ہی تو اُسوقت کہتے ہین مطلب یہ ہوتا ہی کہ اب ضبط نہین ہوسکتا اور کبھی اسیقدر کہتے ہین کہ یار داب ذہن کند ہوتا ہی یعنی رُکا نہین جاتا اور رُکتا ہون تو ذہن کند ہوتا ہی۔

آئے بائے کھاٹ کے پائے - واہیات بے معنی باتین فصحا اِسکی جگہ آئین بائین شائین بولتے ہین۔

آئی بلا ٹالنا - آئی بلا سر سے ٹالنا - آئی ہوی آفت یا مصیبت دور کر دینا۔ **داغ** ؎ جو سر مین زلف کا سودا تھا سب نکال دیا - بلا ہون مین بھی کہ آئی بلا کو ٹال دیا۔ **آتش** ؎ شام شب فراق سے پہلے موے جو لوگ آئی ہوئی بلا گئے سر پر سے ٹال کے۔

آئی بلا ٹلنا - آئی بلا سر سے ٹلنا - لازم۔

آسے بیر بھاگے بیر - یعنی بدون سے نیک ہمیشہ الگ رہتے ہین اور (خباثت سے مراد ہی) انکی صحبت سے پرہیز کرتے ہین۔

آئی پر نہین چوکتے - یہ جملہ حاضر جواب کی نسبت کہتے ہین جو ضبط نکر سکے اور دلمین جو بات آسے بید ھڑک کہہ بیٹھے۔

آسے بیر بھاگے بیر - مثل - یعنی نیکون کے سامنے بدون کی کچھ نہین چلتی ہمیشہ بھاگ کھڑے ہوتے ہین۔

آئی تو رہائی نہین تو خالی چارپائی - مثل - بدچلن اوباش لوگ بولتے ہین معنی ظاہر ہین۔

آئی تو روزی نہین تو روزہ - آیا تو نوش نہین تو فراموش - یہ مثلین متوکل اور صابر کی نسبت بولی جاتی ہین یعنی توکل پر گزران ہی کچھ ملگیا تو کھا پی لیا نہین تو صبر و شکر کیے بیٹھے ہین۔

آئے تو کیا آئے - یہ جملہ بیشتر وہان بولتے ہین جہان یہ کہنا مقصود ہو کہ دم بھر ٹھہر کر چلتے ہوئے - ایسے آنے سے نہ آنا اچھا تھا اور کبھی کے ساتھ بھی بولتے ہین کہ آئے بھی تو کیا آئے۔ ؎ وہ جو آئے بھی تو کیا آئے نہ دم بھر ٹھہرے - ای ظفر رہ گئے ارمان تو جی کے جی مین۔

آئی تھی آگ کو رہ گئی رات کو - مثل - (عو) بیغیرت اور بے حیا عورت کی نسبت کہتے ہین جسکو بدچلنی کے لیے ذرا سا حیلہ کافی ہو۔

آئے تھے ہر بھجنے کو اوٹنے لگے کپاس - یہ مثل اُس محل پر بولتے ہین کہ آدمی قصد تو کسی اچھے کام کا کرے اور کوئی ذلیل سا واہیات کام کرنے لگے۔

آئی ٹلجانا یا آئی ہوئی ٹلجانا - آفت اور بلا کا پہنچکر رُک جانا - فقرہ - خدا کی قدرت سے یہ آئی بھی ٹلجائیگی۔

آئے دن - ہر روز - تیسون دن - ہمیشہ - **بحر** ؎ آئے دن یار کی صورت کا تماشائی ہی - آئنہ بھولگیا میری طرح گھر اپنا۔

آئے کا آیا - آنے مین کچھ دیر نہین - کوی دم مین آنیوالا ہی - فقرہ - وہ تو آئے کا آیا ہی ذرا دیر اور توقف کرو - لکھنؤ مین اسجگہ آیا سمجھو بولتے ہین۔

آئے کی خوشی نہ گئے کا غم - مثل - بے پروائی اور استغنا کے محل پر بولتے ہین یعنی نہ کسی چیز کے حاصل ہونیکی خوشی ہوتی ہی نہ کسی چیز کے جاتے رہنے کا ملال ہوتا ہی - اور کبھی ایسی بے حقیقت اور حقیر چیز کی نسبت بھی کہتے ہین جسکے ملنے سے کوئی نفع ہو نہ جاتے رہنے سے ضرر۔

آئے گا تو اپنے پاؤن سے جائے گا کسکے پاون سے - یعنی انکو

ع ؎ رلمانر بے اُڑانا - استعمال مین لانا۔

تو چلا آئے گا مگر نکل کیونکر جائے گا جب کسیکو دعوے ہوتا ہی کہ دشمن اگر مجھے ملجائے تو ہرگز نکلنے ندون وہان یہ جملہ بولا جاتا ہی -

آئے گا کتا تو پائے گا ٹکا - مثل - یعنی بے دوڑ دھوپ اور کوشش و محنت کسکو کوئی فائدہ حاصل نہین ہو سکتا -

آئے گئے کا سودا - کمال آمادگی مرگ - داغ ؎ دیکھ کہتے ہین اسے آئے گئے کا سودا - ہم ترے آتے ہی سو جان سے قربان گئے - یہ محاورہ لکھنؤ مین نہین سنا داغ دہلوی سے معلوم ہوا کہ حالت مرگ و نوبت آخر کو دلی والے کہتے ہین -

آئی گئی میرے ماتھے - سارا الزام سارا غصہ میرے ہی سر -

آئی گئی ہوگئی - نمبر (۱) جب کوئی چیز رہن رکھی جاتی ہی اور مدت تک رہن رہنے اور سود نہ پہنچنے سے اصل قیمت کی برابر یا اُس سے زیادہ زر رہن اور سود ہو جاتا ہی تو راہن شئی مرہونہ سے دست بردار ہو جاتا ہی اور مرتہن اصل اور سود کے عوض اُسے لے لیتا ہی اُسے آئی گئی ہوگئی کہتے ہین اور کبھی وعدے پر فک رہن نہونے سے بھی ایسا ہوتا ہی -

نمبر (۲) بھولگئی - رفت و گزشت ہوگئی - جیسے وہ بات آئی گئی ہوگئی - اور اسکو آئی گئی ہوئی بھی کہتے ہین -

آئے مل جی آئے - جب کسیکو بنیون کی ایسی وضع اور اول جلول قطع سے آتے ہوئے دیکھتے ہین تو مذاق سے کہتے ہین یعنی آپکی دھج دیکھیے کس شان سے چلے آتے ہین -

آئی موج فقیر کی دیا جھونپڑا جلا - مثل - یہ اُس محل پر بولتے ہین جب کوئی بے پروا اور آزاد منش اپنی چیز ضایع کر دینے کی کچھ پروا نکرے -

آئے میر بھاگے پیر - مثل - جہان اعلے پہنچا پھر ادنے اُسکے آگے نہین ٹھہر سکتا -

آئے نہ آئے برابر - یہ جملہ اُسوقت کہتے ہین جب کسی شخص کے آنے کا کوئی حاصل نہو یا سفر سے آئے اور ملاقات نکرے ادہر اُدہر رہے یا آتے ہی جلد چلا جائے -

آئی نہ گئی کون ناتے بہن - مثل - (عو) جب کوئی بغیر جان پہچان کے اپنا رسوخ ظاہر کرے اسجگہ کہتی ہین اور فصحا کون ناتے کیجگہ کس رشتے بولتے ہین -

آئی نہین ٹلتی یا آئی ہوئی نہین ٹلتی - جملہ قضا نہین رکتی - موت اپنے وقت پر بغیر آئے نہین رہتی - بحر ؎ حال پر ہی تمھین لازم تھی ضرور آنا تھا - فرض کردم مری آئی ہوی کیا ٹلجاتی -

آئے ہو تو گھر سے چلو - ہندوستانی ٹھگونکی اصطلاح مین یہ ایک اشارہ ہی کہ جب مسافر کے قتل کا حکم دینا ہوتا ہی تو یہ جملہ زبان پر لاتے ہین جو لوگ کہ مسافرونکے قتل پر متعین ہوتے ہین وہ اشارہ پاتے ہی اُسکا کام تمام کر دیتے ہین ایسے اشارے کو اُنکی زبان مین جھرنی کہتے ہین -

آئے ہوش (یا حواس) جانا - بدحواس ہو جانا - (گھبرا جانے یا زیادہ خوف خواہ شدت غم و تردد کی حالت مین) بحر ؎ اب آئے ہو تو نہ رخصت کی بات چیت رہے - خدا کے واسطے جاتے ہین ہوش آئے ہوئے - اور ہوش و حواس کی جگہ عقل بھی کہتے ہین - داغ ؎ بات لگی نہ لب تک آتی تھی فکر مین آئی عقل جاتی تھی -

آئے ہوش (یا حواس) کھونا - بدحواس کر دینا - بحر ؎ ہوش آئے ہوئے کھوتی ہی یہ مژگان کی جھپک - دل کو تڑپاتی ہی ہر بار یہ چتون ترے نظر -

آئی ہی جان کے ساتھ جائیگی جنازے کے ساتھ۔ مثل۔ جس شخص کی عادت نہ بدلے اُسکی نسبت کہتے ہین کہ وہ بھلا اپنی یہ عادت کاہے کو چھوڑیگے آئی ہی جان کے ساتھ جائیگی جنازے کے ساتھ۔

آئین۔ ف۔ مذکر۔ قانون۔ دستور العمل۔ قاعدہ۔ رسم و رواج۔ **کیفؔ** واہ کیا لوگ ہین کیا حکم ہی کیا آئین ہی۔ شہر سے بادہ فروشون کی دکان دور رہے۔

قلقؔ جمع ارکان سلطنت تھے تمام۔ حسب آئین کیا ادب سے سلام۔

گلزار نسیمؔ کھویا تجھے تیری آرزو نے۔ جا تیری سزا یہی کہ تو نے۔ کی ہی حرکت خلاف آئین۔ پتھر کا ہو نصف جسم پائین۔

آئین جاری کرنا۔ ضابطہ مقرر کرنا۔ **آتشؔ** نئے ہر سال سر کا جنون سے داغ ۔۔ ین۔ بہار گل کیا کرتی ہی جاری تازہ آئین کو۔

آئین جاری ہونا۔ لازم۔

آئین ہوجانا۔ دستور اور رسم و رواج ہوجانا۔ قاعدہ اور قانون ہوجانا۔ فقرہ۔ جو حاکم نے فیصلہ کیا وہی آئین ہوگیا۔

آئین بائین شائین۔ مونث۔ ژٹل۔ بےمعنی مہمل بات۔ بےٹھکانے بے سر پاؤن کی بات۔

آئین بائین شائین اُڑانا۔ بیہودہ بکنا۔ بے سر پا باتین کرنا۔

آئین بائین شائین بکنا یا کرنا۔ بےمعنی مہمل بات کہنا جو سمجھ مین نہ آئے۔ فقرہ۔ خدا جانے کیا آئین بائین شائین بکتا ہی کچھ سمجھ مین نہین آتا۔ فقرہ۔ ذرا سمجھ کر بات کہو یہ کیا آئین بائین شائین کہے چلے جاتے ہو۔

آئین بی عاقلہ سب کا مومنین داخلہ۔ مثل۔ (عو) اُس جگہ بولتی ہین جب کوئی کسی ایسے کام مین دخل دے جس سے ناواقف ہو۔

آئینہ یا آئنہ[ع] ف۔ مذکر۔ مرآۃ۔ ع۔ درپن۔ ھ۔ (اصل آہنہ جو آہن اور ہای نسبت سے مرکب ہی) آہنہ سے آئنہ ہوجانے کی وجہ یہ ہی کہ ہا سے ہوز بعض الفاظ فارسی مین ہمزہ ملینہ سے بدلجاتی ہی جیسے اندام کہ اصل مین ہندام تھا اور رائگان کہ اصل مین راہگان تھا۔ چنانچہ چار آئنہ جو ایک آہنی لباس جنگ ہی آہن ہی کے باعث سے اُسکا یہ نام رکھا گیا نمبر (۱) مُنھ دیکھنے کا شیشہ۔ **ذوقؔ** خاک آئینے سے ہی نام سکندر روشن۔ روشنی دیکھتا گر دل کی صفای کرتا۔

ص: ابیات

آئنہ۔ **ناسخؔ** چشم جوہر سے تری فرقت مین رویا اسقدر۔ ہو گیا اندھا نہین آتا نظر آئینے کو۔

تصویر نما۔ **غالبؔ** معلوم ہوا حال شہیدان گزشتہ۔ تیغ ستم آئینہ تصویر نما ہی۔

[ع] کتب تواریخ سے ثابت ہی کہ سکندر اعظم نے اسے ایجاد کیا تھا جب سکندر نے حکیمون سے اپنی رائے ظاہر کی کہ ہم ایک ایسی چیز بنانی چاہتے ہین جسمین ہر چیز کا عکس دیکھ لیا کرین تو اُنہون نے معدنیات سے اسکو بنانا چاہا مگر جب اس سے مطلب حاصل نہوا تو سکندر کی تدبیر سے رستام لہار نے فولاد سے یہ کام لیا اور لوہے کو ایسی جلا دی کہ اُسمین ہر چیز کا عکس دکھائی دینے لگا صرف اتنی کسر رہی کہ اگر لوہے کا ٹکڑا چوکھونٹا ہوتا تھا تو اُسمین چوکھونٹی شکل دکھائی دیتی تھی اور جو لمبا ہوتا تھا تو لمبی۔ مگر آخیر کو جب گول آئینہ بنایا تو یہ سب دقتین جاتی رہین اور ہر چیز جون کی تون دکھائی دینے لگی جب یہ آئینہ سکندر کے حسب منشاء تیار ہوگیا تو اُسنے بڑا جشن کیا اور اُسمین اپنی صورت دیکھکر پشت آئینہ کو بوسہ دیا۔ آگے وہیں سے ہی کا آئینہ بنا کرتا تھا۔ دو تین صدی سے جب کانچ دریافت ہوئی اور اُسنے آسانی کام دینے لگی تو اسکا رواج جاتا رہا مگر بعض بعض لوگون کے یہان اب بھی پڑا ہوا ہی اور اسکی تمثیل دکھیون کے ستھوڑے سے جو بہت شفاف اور چمکتا ہوا ہوتا ہی خوب سمجھ مین آسکتی ہی (ارمغان)

حبابی - میرؔ ؎ حباب کو بھی ہی جو چراغوں کی تاب - حبابی تھا آئینہ جوں سطح آب -

حیرتی - میرؔ ؎ منھ تکا ہی کرے ہی جس تس کا - حیرتی ہی یہ آئنہ کسکا -

روسیہ - میرؔ ؎ روسیہ آئنے سے ہمکو فراغت ہی نہین - سرمۂ تیرہ درون سے کہین فرصت ہی نہین -

سادہ لوح - اسیرؔ ؎ سادہ لوح آئنہ گستاخ جو ہی ہونے دو - تم تو حسین ہو یہ مجہین دور کر دو جاہل ہی -

شوخ چشم - اسیرؔ ؎ شوخ چشمی آئنے کی کب گوارا ہی اسے چن دیے جسنے سکندر سیکڑون دیوارین -

نمودار - ناسخؔ ؎ یاد گیسو مین جو دیے مارتا ہی آپ کو - ہو گیا مودار سب مانند گیسو آئنہ -

تشبیہات

آفتاب - ناسخؔ ؎ نگہ ٹھہرتی نہین اپنے عکس پر اسکی - شعاع حسن سے آئینہ آفتاب ہوا -

چاند - ناسخؔ ؎ تو وہ ہی خورشید تابندہ کہ تیرے عکس سے - بنگیا مثل مہ تابان شب تار آئنہ -

چشم - چشم شوق - صباؔ ؎ چشم آئینہ رہے دور سے کب تک نگران - دانت زلفون پہ لگائے ہے شانہ کب تک - اسیرؔ ؎ ہی محو جلوۂ رخ جانان ہر آئنہ بند اپنی چشم شوق کرے کیونکر آئنہ -

چشم پر آب - ذوقؔ ؎ برنگ آئنہ چشم پر آب ہے میری - گلہ نا اشک کیا پاس آبرو میرا - ؎ چشم پر آب سے سودا کی نہ ٹپکا کبھو اشک - صورت آئنہ کچھ دیدۂ تر اسکا ہی -

چشمہ - جوئے آب - ذوقؔ ؎ چشمۂ آئینہ مین کب تر ہوا پائے نگاہ - سطح جاتے ہین دکھا پاکدامن آب مین - ؎ دیکھا دم تزئین جو منھ اس حور نے اے رشک - آئینہ ہوا چشمۂ کوثر سے زیادہ - ناسخؔ ؎ دل ہی اپنا ہو گیا کیا تیرے آگے آب آب - جب ہوا تیرے مقابل بنگیا جو آئنہ -

دیدۂ حیران - ناسخؔ ؎ کون وہ دل ہی جو محو رخ جانان نہوا - کون آئینہ ہی جو دیدۂ حیران نہوا -

سد سکندر - رشکؔ ؎ اس بادشاہ حسن کی تزئین تو دیکھیے - آئنے کو سد سکندر بنا دیا -

صفحۂ باطل - اسیرؔ ؎ کور باطن قدر کیا سمجھین مرے دیوان کی - صفحۂ باطل ہی دست بے بصر مین آئنہ -

قلعۂ فولاد - اسیرؔ ؎ آئنے مین عکس اسکا دیکھکر سمجھے یہ ہم - ہی پری شیشے کے بدلے قلعۂ فولاد مین -

گرداب - ناسخؔ ؎ ہون وہ سرگشتہ جو دیکھا مین نے منھ اپنا کبھی - آئنے مین صاف صورت ہو گئی گرداب کی -

لوازم و خواص

آئینے کا بال - رشکؔ ؎ زلف بتان کے شوق مین ہستی وبال ہی - یاد کمر سے آئنہ دل مین بال ہی -

جوہر - نصیرؔ ؎ اپنی صورت جو ہوا دیکھکے وہ دیوانہ - جوہر آئنہ سب بنگئے زنجیر کے پیچ -

عہ مٹی کے شیشے کا آئنہ جسمین دل ہو -

چوکھٹا۔ ناسخ ؎ پڑتے ہی عکس رخ جانان کے ہی تشبیہ تمام۔ چوکھٹے کو
ہالے سے آئینے کو مہتاب سے۔

زنگ۔ ناسخ ؎ کدورت اپنے چہرہ کی نظر آتی ہی گو انکو۔ تماشا ہی کہ
اُلٹے آئینے مین زنگ ٹھہرایا۔

زنگار۔ میر ؎ اس آئینے کی مانند زنگار جسکو کھاوے۔ کام اپنا اُسکے
غم مین دیدار تک پہنچا۔

آئینے کی حیرت۔ مومن ؎ مجکو کیا کام کہ آئینے کی حیرت دیکھون۔
دیکھ تو آئینہ اور مین تری صورت دیکھون۔

دیوار۔ع ناسخ ؎ ہوگئے عریان حضور اُسکے غضب تمنے کیا۔ غش سے
گر پڑا اگر بآئینہ دیوار آئینہ۔

فریم۔ چوکھٹا۔ ناسخ ؎ ترے رخسار تابان کا کبھی جو عکس پڑتا ہی۔ فریم آئینے کی
بنتی ہی ہالہ ماہ کامل کا۔

آئینہ۔ نمبر(۲) شاہد۔ ظاہر کرنیوالا۔ آتش ؎ قرار اسکو نہین آتا ہماری
بیقراری سے۔ زمانہ آئینہ ہی اپنے احوال دگرگون کا۔ برق ؎ حیرت
سے سب ملال عیان ہین نہ پوچھیے۔ آئینہ مین فراق مین ہون اپنے
حال کا۔

نمبر(۳) حیران۔ متحیر۔ تصویر۔ بے حس وحرکت۔ صبا ؎ چشم وا کبھی
دیکھا جو طلسمات جہان۔ آئینہ بنگئے ہم محو تماشا ہوکر۔ اور تشبیہاً بہت صاف
شفاف اور مجلے چیز کو بھی آئینہ کہتے ہین۔ ؎ آج اے ناسخ ہون مین
اسکندر ملک سخن۔ ہین صفائے لفظ ومعنی سے سب اشعار آئینہ۔ فقرہ۔ ہو کا

ع ؎ دیوار اسکے لوازم مین اسواسطے لکھا گیا کہ پشت بدیوار آئینہ لگاتے ہین۔

برتن مانجنے سے آئینہ ہوجاتا ہی۔

نمبر(۴) ظاہر۔ عیان۔ اسیر ؎ زنگ یکرنگی دورنگی نے کیا آئینہ۔
رفتہ رفتہ میری صورت یار کی صورت ہوئی۔

آئینہ اُلٹا دکھانا۔ جب عورتین کسی کا خوب بناؤ سنگار کرتی ہین تو
ٹوٹکے کے طور پر دفع نظر بد کے لیے اسکو آئینہ اُلٹا کر کے دکھاتی ہین گلزار نسیم
؎ روح افزا کا سنگار کرکے۔ محو اُسکی ہوئی جو پیار کرکے۔ [illegible] اُسے
آئینہ دکھایا۔ خط سمجھی وہ [illegible]ن کا سایا۔

آئینہ اندھا ہوجانا۔ جب آئینہ اسقدر زنگ آلودہ اور خراب ہوجاتا ہی
کہ اُسمین صاف صورت نہین نظر آتی تو اُسے اندھا کہتے ہین ناسخ ؎
چشم جوہر سے تری فرقت مین رویا اسقدر۔ ہوگیا اندھا نہین آتا
نظر آئینے کو۔

آئینہ اندھے کو دکھانا۔ چونکہ اندھے کو آئینہ دکھانے کا کچھ حاصل
نہین ہی لہذا اُسجگہ کہتے ہین جہان کوئی کسی جوہر ناشناس کے سامنے اظہار
ہنر کرے یا اُسکو نصیحت کرے جسمین نصیحت قبول کرنے کی صلاحیت
ہی نہو۔

آئینہ باطن۔ صاف دل۔ صاف باطن۔

آئینہ بنا دینا۔ نمبر(۱) حیران کردینا۔ ناسخ ؎ نہ کچھ بھی راہرو حیرت
مین رہجاتے ہین چلنے سے۔ تری رفتار آئینہ بنا دیتی ہی جیحون کو۔

نمبر(۲) قلعی کرنے یا مانجنے وغیرہ سے چمکا دینا۔

آئینہ بنجانا۔ لازم۔ نمبر(۱) قلق ؎ فرط حیرت سے وہ بت دلگیر آئینہ
بنگیا پیکر تصویر۔

نمبر (۴) رندؔ جوکرین ہم وصف زیبا ہی صفاے قلب کا ۔ آئنہ دیکھا ہی
ہمنے دلکو بنجاتے ہوئے ۔ ناسخؔ کیا صفا ہے پیکر دلدار کی تاثیر ہی ۔
گروہ لگکر بیٹھے وہین بنجاے دیوار آئنہ ۔

آئینہ بیمار کو نہین دکھاتے یا آئینہ بیمار کے آگے نہین لاتے ۔
بیمار کو اس خیال سے آئینہ نہین دکھاتے ہین کہ اپنی زار حالت دیکھکر اُسے اور بھی صدمہ ہوگا ۔ ناسخؔ سامنے آنکھونکے آئینہ بہت رکھا نہ کر ۔ اے صنم
لیجاتے ہین کم پیش بیمار آئینہ ۔

آئینہ تمثال) ۔ کنایۂ معشوق و رخسار معشوق ۔ ظفرؔ ۔
خط نہین رُخ پہ ہی اُس آئنہ تمثال کے سبز ۔ آئنہ پیچھے ہی طوطی کے
پر و بال کے سبز ۔

آئینہ جڑنا ۔ آئنہ نصب کرنا ۔ بہت صاف اور شفاف کرنا ۔ چمکا دینا ۔
فقرہ ۔ کیا قلعی کی ہی گویا در و دیوار مین آئینے جڑ دیے ہین ۔ اسیرؔ ۔
پرتو افگن جب سے دریا مین ہی وہ روے صبیح ۔ جڑ دیا ہی آئنہ دیوار
موج آب مین ۔

آئینہ حلب ۔ حلب ایک شہر کا نام ہی وہان کا آئینہ بہت مشہور ہی ۔
آتشؔ رُخسار صاف چاہیے نظارے کے لیے ۔ آئینہ ہو حلب کا
ویا ہو فرنگ کا ۔

آئینہ خانہ ۔ وہ مکان جسمین چار طرف آئینے لگاے گئے ہون کہ جدہر
آنکھ اُٹھے آئینے ہی نظر آئین ۔ آتشؔ نظر آتی ہین ہر سو صورتین ہی
صورتین مجکو ۔ کوی آئینہ خانہ کارخانہ ہی خدائی کا ۔ غالبؔ ۔
مدعا محو تماشاے شکست دل ہی ۔ آئنہ خانے مین کوی لیے جاتا ہی مجھے

آئینہ دار ۔ ف ۔ آئینہ رکھنے اور دکھانے کی خدمت جس سے متعلق ہو ۔
اسیرؔ بن بنکے چلے جو وقت رفتار ۔ طاؤس ہوا اُسکا آئنہ دار ۔ سحرؔ
تیرے مجرے کے لیے آتا ہی روز اے شاہ حسن ۔ آئنہ دار و نہین لکھے
خط و خال آفتاب ۔

آئینہ داری ۔ مشاطگی ۔ آئینہ دکھانے کی خدمت ۔ رشکؔ آپ
مجکو خدمت آئینہ داری دیجیے ۔ جانیے اے جان جان تصویر پشت آئنہ ۔
سحرؔ اُسکے جلوے سے ہون محروم کثافت کے سبب ۔ صاف دل
ہو تو مجھے آئنہ داری ہو جاے ۔

آئینہ دکھانا ۔ اسکی کئی صورتین ہین ۔ یعنی مشاطہ بناو سنگار کرنے کے
بعد اور خدام امرا کو ہر روز صبح کیوقت اور حجام خط بنانے کے بعد یا تیوہارون
مین اپنے ججمانون کو آئینہ دکھاتے ہین ۔ اور بعض مسلمان عورتون مین
آگے یہ رسم تھی کہ جب کوئی عزیز سفر کو جانے لگتا تھا تو اُسکی پیٹھ کو
آئینہ دکھاتی تھین اور یہ ٹوٹکا اسلیے تھا کہ مسافر خیریت سے پھر گھر
آئے ۔ (جیسا کہ فارس مین سفر کے وقت آئینے پر پانی ڈالنے کا
دستور ہی)

آئینہ ڈھالنا ۔ آئینہ بنانا ۔ آئینہ تیار کرنا ۔ رشکؔ ڈھالے تصور رُخ روشن کے
آئنے ۔ آئینہ گر ہین حیرتی اختراع دل ۔

آئینہ رخ ۔ آئینہ رو ۔ آئینہ رخسار ۔ معشوق حسین سے کنایہ ہی ۔
وزیرؔ ان آئنہ رُخون کا نظارہ کیا کرے ۔ دیوانہ ہی بناے جو آئینہ
سنگ سے ۔ خلیلؔ وصف خط کیا کرون اُس آئنہ رو کے آگے
کیا سناؤن مین سکندر کو سکندر نامہ ۔ ظفرؔ منہ لگ نہ

اُسکے وہ کھ بیٹھتا ہی صاف - جو آئے ہی اُس آئنہ رخسار کے مُنھ مین

آئینہ ساز - آئینہ بنانے والا - ناسخ ؎ کرتے ہین آئینہ ساز آئینے روشن خاک سے - ملگئے ہین جو ہزارون روے روشن خاک مین -

آئینہ سامنے رکھکے طوطی پڑہانا - طوطی پڑہانے والے طوطی کے سامنے آئینہ رکھکر آواز دیتے ہین وہ اپنی تصویر کو آئینے مین بولتا ہوا سمجھکر بولنے لگتا ہی اور پڑہانے والے کی آواز پر بہت جلد سدہ جاتا ہی اور کہتے ہین کہ جو طوطی کبھی نہ بولتا ہو جب آئینہ اُسکے سامنے رکھا جاتا ہی اپنے عکس کو مدمقابل جان کے بولنے لگتا ہی - ؎ مین وہ طوطی نہین گویا کرے آئینہ جسے محکو - وزیر الطاف ایزد سے یہ میری خوش بیانی ہی -

آئینہ سامنے سے نہ ہٹنا - محو آرایش و زینت رہنا - ہر وقت بناؤ سنگار مین مصروف رہنا - قلق ؎ اُس بت شوخ کا اسد رے شوق زینت - آئنہ سامنے سے اتو نہین ہٹتا ہی -

آئینہ سکتے مین دکھانا - سکتے کی حالت مین امتحان مرگ و زیست کے لیے اطبا سکتے والیکے چہرے کے پاس لاکر آئینہ دکھاتے ہین اگر اسکی سانس سے کچھ غبار آئینے پر پڑکر محسوس ہوتا ہی تو جانتے ہین کہ ابھی زندہ ہے - مومن ؎ کوئی کہتا ہی یہ سکتا ہی نظر و نمین ہماری تو - کئی بار احمقون نے لاکے آئینہ دکھایا ہی -

آئینہ سیما[ع] - معشوق سے کنایہ ہی - ناسخ ؎ عکس سے میرے داغ سودا کا سویدا بنگیا - یعنی اس آئینہ سیما کا ہی پہلو آئنہ -

ع ؎ پیشانی -

آئینہ صفر مین دیکھنا - بعض اہل اسلام ماہ صفر کا چاند دیکھکر آئینہ دیکھنا مبارک سمجھتے ہین - ناسخ ؎ دیکھتا ہون مین فقط آئینہ رخسار یار - ڈھونڈتا ہی اک جہان ماہ صفر آئینے کو - بحر ؎ ای چرخ چاند دیکھکے مُنھ کسکا دیکھیے - آئینہ رو نہین ہی ہلال صفر نہو -

آئینہ عذار - معشوق سے کنایہ - بحر ؎ اسقدر بھی نہو کج خلق وہ آئنہ عذار - صاف مُنھ پر تو رہے دل مین کدورت رکھے -

آئینہ قد آدم - بڑا آئینہ - قد انسان کی برابر آئینہ جسمین پورے قد کی تصویر نظر آئے ایسے آئینے کوٹھیون اور محلون مین آرایش کے لیے لگاتے ہین - صبا ؎ سج دیا حیرت عشاق نے اُس بت کا مکان - قد آدم ہین لگے آئینے دیوارون مین -

آئینہ کر دینا - نمبر (۱) ظاہر کر دینا - اسیر ؎ ہون مین حیران کیا جلسون مین بٹھاتے ہو مجھے - آئنہ کر دیگا میرا حال سب مین آئنہ -

نمبر (۲) چمکا دینا - مانجکر یا قلعی وغیرہ سے -

آئینہ گر - آئینہ ساز - مومن ؎ تیری غفلت سے یہ حالت ہی کہ اب دیکھ مجھے - ترک آئینہ گری آئنہ گر کرتا ہی -

آئینہ لگانا - آ[illegible] کرنا - آئینہ جڑنا - ناسخ ؎ طاق کعبہ پر لگایا ہی کسنے آئنہ - یا جبین صاف ہی یہ ابروے خمدار پر - بحر ؎ بارہ دریون مین لگائے گئے جہاڑ آئینے - چلمنین سبز بندہین پردے گلابی گلنار -

آئینہ لگنا - لازم - آتش ؎ دکھلا رہی ہی دلکی صفا دو جہان کی سیر - کیا آئنہ لگا ہوا اپنے مکان مین ہی -

آئینہ ہر وقت سامنے رہنا - بناؤ سنگار مین مصروف رہنا -

رند ؎ دمراہی رہتاہی آئینہ روبرو ہروقت - پسند آئکو بھی اپنی کیا ادا آہی

آئینہ ہونا - صاف اور شفاف ہونا - ؎ آج ای ناسخ ہو نہین اسکندر ملک سخن

ہین صفائے لفظ و معنی سے سب اشعار آئینہ -

نمبر (۲) ظاہر ہونا - کھل جانا - سحر ؎ کسیکو علم نہین استخوان شناسی کا -

بشر کے عیب و ہنر آئینہ ہین شانے ہین -

نمبر (۳) حقیقت نما ہونا - برق ؎ حیرت سے سب ملال عیان ہین نہ پوچھیے

آئینہ مین فراق مین ہون اپنے ... کا -

آئینے مین بال آجانا یا پڑجانا - کسی ضرب یا صدمے سے آئینے

مین خفیف سا شکست کا خط نمودار ہونا - آتش ؎ خط کے یہ رونگٹے

نہین رخسار یار پر - بال آگئے ہین آئینہ آفتاب مین - وزیر ؎ رونگٹے

کب ہین ان آئینون مین ہین پڑگئے بال - ہاتھ زانو پہ کبھی یار نے دے مارے ہین

آئینے مین چاند دکھانا - جب آئینہ چاند کے سامنے لاتے ہین تو

چاندکی پوری تصویر آئینے مین اتر آتی ہے بچے یہ سمجھکر کہ آئینے مین چاند نکلا ہے

بغور دیکھتے ہین اکثر عورتین بچونکو رونے اور ضد کرنے کیوقت یہ تماشا دکھلا کر

رات کو بہلا لیتی ہین -

آئینے مین چاند دیکھنا - اکثر عید کے مشتاق انتیسوین رمضان کو

دوپہر کیوقت زیر آسمان ایک طشت مین پانی بھرتے اور اسمین آئینہ رکھکر

آفتاب کے قریب دیکھتے ہین اگر چاند ۱۲ درجے آفتاب سے تجاوز کرچکا ہی تو

نظر آجاتا ہی اور کبھی صرف پانی طشت مین بھر کر دیکھتے ہین -

آتش ؎ ابرو کا تیرے دیدۂ تر مین رہا خیال - دیکھا کیے ہلال کو

ہم طشت آب مین -

آئینے مین منہ تو دیکھو - یہ جملہ بے تکلفی مین طنزاً اسوقت کہتے ہین جب

کوئی شخص کسی بات کا دعوے یا ارادہ کرے اور اسکی قابلیت نرکھتا ہو یا کسی

ایسی چیز کا سوال کرے جو اسکے مرتبے اور لیاقت سے بڑھکر ہو -

یعنی تم اس قابل نہین ہو اپنی صورت دیکھو اور اس حوصلے کو دیکھو - اور

کبھی کسیکی حالت زار دیکھکر سمجھانے کے طور پر کہتے ہین کہ کسقدر

چہرہ اتر گیا ہی زرد ہو گئے ہو ذرا آئینے مین اپنا منہ تو دیکھو - اور آئینے

مین صورت تو دیکھو - آئینہ لیکے منہ تو دیکھو یہ سب بولتے ہین -

آتش ؎ چاند کے اوپر نہین پڑتی کسی صورت سے خاک منہ تو دیکھین

لیکے یوسف کے برادر آئینہ - ظفر ؎ مین نے کہا جی چاہتا ہی یون

آج بھڑا دون منہ سے منہ - کہنے لگے وہ آئینہ لیکر اپنا منہ تو دیکھو تم -

کیف ؎ ہم نہ کہتے تھے نہ زلف و عارض جانانہ دیکھ - آئینہ تو لیکے

صورت ای دل دیوانہ دیکھ - گلزار نسیم ؎ رحم اپنی جوانی پر ذرا کر -

منہ دیکھ تو آئینہ منگا کر - صورت تری زار ہو رہی ہی - گل ہو کے تو

خار ہو رہی ہی - قلق ؎ آپ کو کچھ نہین خیال اپنا - دیکھو آئینے مین

تو حال اپنا -

تمت بالخیر